نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنّف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ یا محاورہ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد نہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب جشن خدمت

سرکار آصفیہ

سنہ ۱۳۳۷ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۸ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن
۴۲۵۸
آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہزاکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ **مؤلّف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی **مؤلّف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر [illegible] سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین ومعاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کردیا ہے معزز ناظرینِ کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کلِّ شیٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم الله الرحمن الرحیم

بحمد الله که نوبت به نهمی جلد این کتاب رسید و به یمین دولت ابد قرار سرکار آصفیه و بحسن التفات و قدر آقای ولی نعمت ـ قدر قدرت قوی شوکت ـ سلیمان منزلت اعلیحضرت ـ حضور پرنور ـ بندگانعالی ـ آصف جاه سابع ـ نظام الدوله نظام الملک والممالک میر عثمان علیخان بهادر فتح جنگ ـ جی ـ سی ـ ایس ـ ائی ـ فرمان روای سلطنت آصفیه مؤلف این کتاب را شاهرهٔ دوصد و پنجاه روپیه بصلهٔ خدمات علمی و رای وظیفهٔ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام الله اقباله و ضاعف اجلاله ابداً

قصیده بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تار ها
از زبان شعله جای دود خیزد مارها

سبزهٔ خط رستهٔ تخم سیاه خال اوست
جز برخسارش ز ریحان نشگفد گلنار ها

از شگفت مسکن خالش که آب و آتش است
آب حسرت در دهان دارند آتشخوار ها

عاشقانش نقش دیوار اند در سودای زلف
گل ز فیض موقلم جا کرد بر دیوار ها

از دهان تنگ او تنگ شکر دارد مذاق — تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتارها

بلبلان صبحند گرم نغمهٔ تر در چمن — شبنم سوز ترنم ریزد از منقارها

عنکبوتی پردهای گلشن از جوش بهار — از مگس صد غنچهٔ نوگل کند در تارها

ساز و برگ صد هزاران نغمه می سازد نهار — از رگ گل تارها و ز شاخ گل مزمارها

رهبر عشق تو در دشت جنون ساز چمن — قطرهٔ خونش گل انگیزد ز نوک خارها

قطرهٔ اشکم بتار گریه از جوش بهار — گل برآرد از رگ گل سبحه از زنارها

(گریز) کیست او کز یمن عهد اوست این جوش بهار — عندلیبانند گرم نغمه در بازارها

زانکه مخصوص چمن نگذاشت گلرا کثرتش — او نخواند رنگ و بو در گوشهٔ گلزارها

گفتمش محبوب محبوب است ممدوح زمن — حلقه در گوش‌اند از دلداریش دلدارها

تا که عثمان غنی آمد سر آرای ملک — غنچه از گلهای گلشن گل کند دینارها

گاه بزم او را نظام الملک آصفجاه نام — فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکارها

مهر ذاتش آفتاب چرخ او رنگ دکن — ثابت از اعیان دولت هستی سیارها

تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا — دیدهٔ عالم نشد منت کش اغیارها

خسروا ذات تو چیز دیگر آمد در صفات — گرچه بر او رنگ هستی دیده ام بسیارها

تا چه می بالد فلک بر آب نیسان بهار — ابر گوهر بار در دست تو دیدم بارها

پنجهٔ خورشید نبود مایهٔ ناز سپهر — سر زند بر فرق دستار تو از زرتارها

سلطنت را یک سر مو نیست پروای معین — ذات والایت خبر دارد ز کار و بارها

شحنهٔ عدلت بحسن انتظام دولتت
می کند بر نیت اقدام گیر و دار ها

شیر در عهد تو با بزغاله بازی می کند
کبک و شاهین‌اند زیر دامن کهسار ها

همدرین عهد ند سربازان دولت سرفراز
همدرین دورند سرتابان بفرق دار ها

سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند
عاجزان از یمن اقبال تو استظهار ها

زانکه عفو خسروی تردامنان را دل نشین ست
بر زبان دارند از رعب تو استغفار ها

آستینت دردمندان را دل آسائی بدست
قطره های اشک غم می چیند از رخسار ها

سلطنت رانان عالم چون صنوبر در چمن
در تماشای تو سر بر کرده از دیوار ها

خاصهٔ بیداری عهد همایون مهد تست
خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیار ها

هرچه از نخل ثنایت در حضورت باریافت
دانهٔ از خوشه و مشتی است از خروار ها

ای ولا خاموش و ز طول امل هشیار باش
گرچه داری از صفاتش در سخن طومار ها

(دعا)

جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست
تا دعای دولت آمد ختم گفتار ها

هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد
داورا آسان شود بر ذات او دشوار ها

تا بود گل در گریبان هواجویان شاه
بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خار ها

برسر عالم الهی تا قیامت زنده باش
برخورند از نخل اقبال تو برخوردار ها

آمین

(الف) **بالا رفتن طاعت** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر بدرجۂ قبول رسیدن طاعت - مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست و متعلق است از ------

(ب) **بالا رفتن کار** کہ بقول بحر بمعنی نیک انجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است - (صائب ۵) مشو مقید ہمراہ گرچہ توفیق است ٭ کہ از جریدہ روی کار مہر بالا رفت ٭ (ابوطالب کلیم ۵) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ٭ رہ نوردان را ز زانو خار می باید کشید ٭ مخفی مباد کہ بعض محققین لفظ بالا را درینجا بمعنی ششم گیرند کہ پیش است بلکہ معنی ششم را قائم کردہ اند از ہمین قسم استعمال بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تعلق مجازی ہم ندارد و درینجا ہم لفظ بالا بمعنی بلندی و رفعت است کہ ذکرش بمعنی پنجم گذشت کہ بلندی کار کنایہ باشد از کامیابی حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است با معنی حقیقی لفظ بالا با اعتبار مجاز سخنوران نازک خیال تصفیۂ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا - طاعت کا مرتبۂ اعلی حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا - بقول آصفیہ - فارسی - مقصد پورا ہونا - مراد بر آنا - فتح پانا -

بالا صنوبر اصطلاح - بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است - مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست - اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) بالا صنوبر - یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد -

(۱) **بال افشان** مصدر اصطلاحی -

(۲۲۳۵) (۲) **بال افشاندن** (۲) بمعنی طپیدن
(۳) **بال افشانی** مرغ در دام
یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
و (۳) حاصل بالمصدر (ظهوری ؎
سهل باشد رشک بال افشان آزادان با
بخت مرغابی که در دامت پر اندازان کنند
(وله ؎) همایون طائر دل ذوق
بال افشانی دارد ٭ دران بستان که از
پرہاے مرغان بال می روید ٭ (وله ؎
کرده بر تارک همای بخت بال افشانیے ٭
شاهباز دل بدام خط و خال انداختم ٭
(صائب ؎) کجا واصل باین بیدست
و پائی دل تواند شد ٭ چه قطع ره ببال
افشانی بسمل تواند شد ٭ (اردو) (۱)
پھڑکنے والا۔ پھڑپھڑانے والا۔ (۲) پھڑکنا
پھڑپھڑانا۔ (مرغ کا دام مین یا بسمل کا
ذبح کے وقت (۳) پھڑک یا پھڑکن۔ مؤنث

بال افگندن مصدر اصطلاحی۔
بقول (جهانگیری در ضمیمهٔ کتاب) و برہان
و رشیدی و جامع و بهار و انند (۱) کنایه
از عاجز شدن **مؤلف** عرض کند که (۲)
بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی
متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند
حیف است که سند استعمال پیش نشد تخفی
مباد که چون پرنده را پر و بال ریخته شود از پرواز
باز ماند و ازهمین است معنی اول (اردو)
(۱) عاجز ہونا۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ
سے۔ پر جھاڑنا کے سوا۔

(۲۲۴۰) **بالا کردن سر** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن
سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبه یا دفع ندامت
و غیر ذلک متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا (ظهوری ؎
سر از شرمندگی فردا ظهوری چون کند بالا ٭
خدایا روی دل از آرزوی غیر برتابش ٭
(اردو) سر اٹھانا۔ بقول آصفیه سر اوپر کرنا

سر اونچا کرنا۔ سر ابھارنا۔

(الف) بالاکشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار ولقل نگارش (انند) بمعنی قد کشیدن مؤلف عرض کند کہ (قد کشیدن) بقول بحر ظاہر ونمایان شدن و بہ تعظیم برخاستن وخود بہار ہم بر معنی دوم قانع پس اندرین صورت تعریف بالاکشیدن اکتفا بر قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ ...

(ب) بالاکشیدن از آغوش بمعنی نشو ونما وپرورش یافتن در آغوش باشد (صائب ے) می کند در سایہ افگندن کنون استادگی ؛ سرو بالائی کہ از آغوش من بالاکشید ؛ و

(ج) بالاکشیدن زنگ بمعنی بلند شدن زنگ است وکنایہ از ظاہر شدن تش (صائب ے) در دل من درد را نشو ونمای دیگر است ؛ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا

می کشد ؛ وہمچنین

(د) بالاکشیدن شعلہ بمعنی بلند وتیز شدن شعلہ باشد (آقا زمان واضح ے) مرد را پامال خواری می کند طغیان حرص ؛ شمع کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ؛ واز ہمین قبیل است

(ہ) بالاکشیدن نخل ونہال بمعنی بلند شدن نخل ونہال (صائب ے) نخل بہتر در زمین نرم بالا می کشد ؛ سرفرازی بیشتر چون خاکساری بیشتر ؛ (مسیح کاشی ے) دارد م گردون نہان در خاک چون بیج درخت ؛ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ؛ مخفی مبادکہ از سند دوم مذکورۂ بالا مصدر اصطلاحی (بالاکشیدن کسی) ہم پیدا می شود بمعنی بلند شدن قد کسی باین حال لفظ بالا درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت (اردو) (الف) ظاہر ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا

(ب) گو دمین پلنا (ج) زنگ آنا ظاہر ہونا
(د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور نہال بلند ہونا

بالاگذاشتن پا مصدر اصطلاحی
بقول بہار کہ بر (پا بالاگذاشتن) نوشتہ
بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی
ع) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالاگذار
درد دل بیچا چرا پیش مسیحا می کنی؟ **مؤلف**
عرض کند کہ بر سبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم
لفظ بالاست کہ از برداشتن ہم بلندی
پیدا می شود (اردو) پاؤں اٹھانا۔
پاؤں اٹھا کے چلنا۔ پاؤں اٹھا کے جانا۔
بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھا کر
جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالاگر اصطلاح۔ بقول برہان با کاف
فارسی بر وزن بالاتر چوب بزرگ و ستون
و چوبی کہ در پوشش عمارت بالای شاہ تیر
گذارند۔ صاحب جہانگیری بر ستون قائم

مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر
بالار ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بالا
کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالاگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و وارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما
این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا
پسند کردہ اند یعنی (بالاگرفتن) را بمعانی
متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد
با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین
تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر
معنی این مصدر چنانکہ در ملحقات می آید۔
بالجملہ بالاگرفتن (۱) بلند شدن و بلندی
گرفتن۔ چنانکہ (بالاگرفتن آتش) و (بالاگرفتن
صدا و شہرت) و (بالاگرفتن دولت) و
(بالاگرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و
حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالاگرفتن چیزی
از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالاگرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام یافتن چنانکه (بالاگرفتن زمان) و (بالاگرفتن کار) (۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکه (بالاگرفتن سرو) و (بالاگرفتن کسی) و (۶) برداشتن و دور کردن چنانکه (بالا گرفتن شیشه از جاے) و (بالاگرفتن نقاب از چهره و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) اثر ایجانا (۳) رونق دینا (۴) رونق پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا دور کرنا

بالاگرفتن آتش (مصدر اصطلاحی) بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است وارستہ و بہار و بحر ذکر این بر (بالاگرفتن) کرده اند مؤلف عرض کند که لفظ بالا درینجا متعلق است بمعنی بخشش که گذشت (صائب ؎) آتش سودای ما از چوب گل بالاگرفت ٭ شوخی این طفل پیش از بستن گہواره شد ٭ (ظهوری ؎) مجنون بدود آه سیه کرد خیمه ٭ بالا گرفت آتش ما خانه سوختیم ٭ (اردو) آتش بلند ہونا۔ آگ مشتعل ہونا۔

بالاگرفتن چیزی (مصدر اصطلاحی) مصدر تعمیمی است برای تخصیص ہائی که درہمین باب می آید و بمعانئی که ہمہ را انجا مذکور شود چنانکه (بالاگرفتن آتش و شعله و صدا و دکان وغیر ذلک۔ بخیال ما تخصیص بهتر است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا

بالاگرفتن چیزی ازکسی (مصدر اصطلاحی) وارستہ و بہار و ہم صاحب بحر بر (بالاگرفتن) نوشته اند که شخصی را غافل کرده چیزی از مال او ربودن است و وارستہ و بہار صراحت مزید کند که این را بہ ہند (اکاس لینا) گویند مؤلف گوید که چیزی بفریب و حیله حاصل کردن ازکسی باشد و متعلق بہ معنی یازدہم بالا و اصل این بہ بالاگرفتن چیزی از کسے

بود فارسیان در محاورهٔ خود موحدهٔ اول
را حذف کردند دیگر ہیچ (واسته ٥)
طرز رعنائی و زیبائی بباغ ٭ سرو و شمشاد
از قدش بالا گرفت ٭ (مخلص کاشی ٥)
سرو در پا ر نذارد زرعونت نقدی ٭ گر
از قامت رعنای تو بالا گیرد ٭ (اردو)
دکن میں کہتے ہیں اُٹر الیجانا ۔ صاحب آصفیہ
نے (اٹرانا) پر فرمایا ہے ۔ چرا کر لانا ۔ مفت
حاصل کرنا ۔ حاصل کرنا ۔

بالا گرفتن حدیث و صدا مصدر
اصطلاحی ۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی
بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز ٥)
حدیث عشقم اے سرو صنوبر ٭ بوصف قامتت
بالا گرفتہ است ٭ (بیدل ٥) قامتش
در رس خموشی از نگاہ ما گرفت ٭ این صدا
فتنہ از تار نظر بالا گرفت ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ باشد از مشتہر شدن حدیث
و صدا و مجازاً متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا (اردو) صدا بلند ہونا ۔

بالا گرفتن دکان (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن
دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ بجایش گذشت (میر خسرو ٥) لعل
او در دلبری استاد بود ٭ خط دکان ترا استاد
بالاتر گرفت ٭ (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قد برافراختن
و جلوہ گر شدن **مؤلف** عرض کند بلندی
گرفتن دولت باشد متعلق بہ معنی پنجم لفظ بالا
کہ گذشت (میر معزی ٥) زین فتح تو کہ کردی
ملت گرفت قوت ٭ زین ملک تو کہ بردی
دولت گرفت بالا ٭ (اردو) دولت کا ترقی کرنا

بالا گرفتن سرو (۱۳۲۲) مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی تفوّق و ترجیح و بلندی حاصل کردن سرو باشد و این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا و داخل است در تعمیم (بالا گرفتن چیزی و کسی) بہار بذیل (بالا گرفتن) باستناد میر خسرو فرماید کہ عبارت از قد برافراختن و جلوہ گر شدن است (میر خسرو ؎) اگر سرو من در چمن جا بگیرد ٭ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ٭ مقصود شعر اینست کہ اگر یار من در چمن برود سرو را در راستی و بلندی تفوّقی کہ بر دیگر درختان باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوّق حاصل کرنا ۔ بلندی اختیار کرنا ۔

بالا گرفتن شعلہ مصدر اصطلاحی ۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی گرفتن است مؤلف عرض کند کہ بمعنی تیز شدن و بلند شدن شعلہ متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا کہ بجایش گذشت (بیدل ؎) ز امداد نفس بالا بگیرد شعلۂ قہرش ٭ بہ ہستی بادم افشاند ہمچون صبح دامانی ٭ (اردو) شعلہ کا بلند ہونا

بالا گرفتن شیشہ از جای (۳۳۴۲) مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی برداشتن شیشہ از جائی و این متعلق است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا کہ برداشتن ہم داخل بلندی است صاحب بحر بر (بالا گرفتن) بمعنی خارج کردن و دور کردن نوشتہ (محمد قلی سلیم ؎) بی سببی نیست ہمہ گردش افلاک اینجا ٭ شیشہ ترسم کہ ازین میکدہ بالا گیرند ٭ (اردو) شیشہ اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگہ سے) ۔

بالا گرفتن فتنہ مصدر اصطلاحی ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر بالا گرفتن گوید کہ بمعنی ترقی کردن است و بہار این را متعلق بہ (بالا گرفتن کار) می فرماید مؤلف عرض کند کہ بلند شدن فتنہ ۔ ترقی کردن است و (بالا گرفتن کار) رونق و نظام یافتن

کار است وخود بہار ہمدرانجا ذکر این معنی کردہ
کہ می آید۔ بای حال این متعلق است بمعنی پنجم
لفظ بالا کہ گذشت (رضی دانش ؎) فتنہ
از رفتار طاؤس چمین بالا گرفت ٭ خوش خرامان
راامشق جلوہ مائل می کند ٭ (صائب ؎)
دست بیداد فلک را زود کوتہ می کند ٭ فتنۂ
کز قامت رعنای او بالا گرفت ٭ (اردو)
فتنہ بلند ہونا۔

بالا گرفتن فرد (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
یعنی فرد جعلی دانستہ از دفتر برآوردن و
از پایۂ اعتبار فروافگندن **مؤلف** گوید
کہ سکندری خوردہ است و از معانی بالا
کار ندارد و آراستہ این را متعلق کند بمعنی
(بالا گرفتن چیزی از کسی) کہ بجایش گذشت
و متعلق باشد بہ معنی یازدہم لفظ بالا کہ بجایش
مذکور شد (طاہر وحید ؎) فردیست آفتاب
کہ مستوفیان چرخ ٭ از دفتر جلال تو بالا گرفتہ اند
٭ (اردو) فرد اڑا لیجانا۔

بالا گرفتن قطرہ (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی
گرفتن است چنانکہ (بالا گرفتن قطرہ) وفرماید
کہ آری قطرہ مادام کہ از دریا جدا است
قطرہ است وچون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست
عین دریاست **مؤلف** عرض کند کہ گشتن
کردن و دراز شدن کہ قطرہ را بعد از انکہ از
سحاب بر زمین افتد ترقی ہمانست کہ با
سیل بدریا رود۔ بای حال متعلق است
بمعنی چہارم کلمۂ بالا بر سبیل مجاز (حکیم زلالی
؎) چو قطرہ سوی او بالا گرفتم ٭ رہ دریای
بی پہنا گرفتم ٭ (اردو) قطرہ کا بہتا ہوا
روان ہونا۔

بالا گرفتن کار (مصدر اصطلاحی)
بہار ذکر این کردہ گوید کہ رونق ونظام

یافتن کار است و صاحب بحر ہم نذیل (بالا گرفتن) ذکر بمعنی رونق و نظام یافتن کردہ مؤلف عرض کند کہ بلندی کار۔ رونق اوست پس لفظ بالا درینجا بر سبیل مجاز متعلق بہ معنی پنجم اوست کہ بجایش گذشت و آنانکہ بالا را بمعنی ششمش آوردہ اند نزد شان پیش رفتن کار است و نتیجہ بخش شدنش (قاسم گونابادی ؎) چو گل بر سر چمن جا گرفت ٭ چمن را از و کار بالا گرفت ٭ (خواجہ شیراز ؎) شدم عاشق ببالای بلندش کہ ٭ کہ کار عاشقان بالا گرفتست ٭ (انوری ؎) زہی کارت از چرخ بالا گرفتہ ٭ حدیثت ز چین تا بہ صنعا گرفتہ ٭ (اردو) کام کا رونق حاصل کرنا۔ درست ہونا نتیجہ بخش ہونا۔

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قد برافراختن و جلوہ گر شدن است سندش بر (بالا گرفتن سرو) گذشت و بخیال ما تفوق و ترجیح حاصل کردن است و (۲) بمعنی حاصل کردن بلندی ہم چنانکہ از کلام انوری پیدا می شود کہ بر (بالا و پہنا گرفتن کسی) می آید (اردو) (۱) تفوق حاصل کرنا۔ ترجیح حاصل کرنا (۲) بلندی حاصل کرنا۔

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی)

بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی برداشتن و بالا کردن نقاب و امثال آن مؤلف گوید کہ بلند کردن نقاب ہم بہ ہمین معنی آمدہ و درین اصطلاح تخصیص نقاب نباشد بالجملہ این ہم متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا کہ بجایش مذکور شد۔ (مخلص کاشی ؎) بخت بد رفتہ بخواب آہ سبک سیر کجاست کہ ٭ کہ نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد ٭ (اردو) نقاب بلند کرنا۔ نقاب اٹھانا۔

بالا گرفتن نہال (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالاگرفتن) بلندی گرفتن نوشته و
از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض
کند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالا که پیش
گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است
(رباعی) باز این سر محنت زده سودا گرفت ✻
در سینه نهال آه بالا گرفت ✻ پیچید چنان بکام
دود نفس ✻ کین دل همگی رنگ سویدا گرفت ✻
(اردو) نهال بلند ہونا۔

بالاگیر اصطلاح۔ بقول صاحب جامع
بر وزن بالا تیر چوب بزرگ و شه تیر و ستون
و بعضی شه تیر سقف بجز شه تیر گفته اند و فرماید
که در برهان بفتح کاف بر وزن بالا تر گفته گویا
سهو ناسخ باشد مؤلف عرض کند که مقصد ما
اینست که این را اسم فاعل ترکیبی گیریم مرکب
از امر حاضر مصدر گرفتن و کلمه گر را جزو
این مرکب قرار ندهیم پس در معنی بالا گر
ستون و شه تیر را جا داده ایم که قائم کننده
سقف است و صاحب سقف و در ینجا معنی
لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر
باعتبار صاحب جامع همین لغت مرکب را اصل
گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف
فارسی و تحتانی است (اردو) دیکهو بالاگر

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف باشد
و بقول برهان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوشش
عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار
و بتحقیق ما چنانکه بر بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکهو بالار

بالان بقول سروری و برهان و رشیدی و
ناصری (۱) بالنده و نمو کننده (خاقانی ۵)
سرو بالان که ز بالین سرش آمد بستوه ✻ دایگان
راتن نالانش ببر باز دهید ✻ صاحب جامع
فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و
صاحب نوادر ز بالودن و بالیدن را بمعنی
نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که
بال امر و اسم فاعلش و بالان مثله (الخ)

مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر بجای خودش می آید و درینجا همین قدر کافی است که بالان بقاعدهٔ فارسیان امر مصدر بالانیدن و اسم حال بالیدن تسامح بهار است و غلطی صاحب جامع که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن نگاشت - اسم فاعل بالیدن بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده - فتامل (اردو) پھولنے والا۔ نمو کرنیوالا۔ اسم حال۔ بالان بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۲) بالان۔ بقول سروری و برہان بمعنی جنبان و متحرک صاحب نواد ر بالاندن و بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن ریش آورده بالان را بمعنی ریش جنبان نوشت مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر بجای خودش می آید و درینجا همین قدر کافی است که تسامح صاحب نوادر است که این را با ریش مخصوص کرد - باقی حال اسم حال است از مصدر بالیدن و درینجا مجازاً بمعنی متحرک مستعمل شد (حکیم سنائی ؎) بازنا صنعتے در انداز د ؛ ریش بالان بسوی ده تازد ؛ (اردو) متحرک -

(۳) بالان - بقول سروری و جهانگیری و برہان و جامع و ناصری بمعنی دہلیز خانه (حکیم عنصری ؎) یکی راسد یاجوج است بارہ ؛ یکی را روضهٔ خلد است بالان ؛ (شمس فخری ؎) مخالف ارچه که خود را چو سنگ می پنداشت ؛ ز تاب آتش تیغش چو موم شد نخپان ؛ فگند بالان نالان بماند اندر گل ؛ و داغ کرد بناچار خانه و بالان ؛ صاحب رشیدی فرماید که بدینمعنی مرادف بالانه مؤلف عرض کند که حقیقت دہلیز خانه بر بالانه عرض کنیم و صراحت ماخذ این هم همدر انجا۔ (اردو) دیکھو بالانه -

(۴) بالان - بقول سروری و جهانگیری و

برہان بمعنی تلہ کہ جانوران را بآن صید کنند
و گیرند۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید
کہ ازینجاست کہ در مثل سائر است کہ کسی
کہ مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شدہ
باشد آن را (گرگ بالان دیدہ) گویند یعنی
تلہ دیدہ و عوام بغلط (باران دیدہ) گویند
و ظاہرا بعضے بواسطۂ تغیّر لہجہ بالان را
باران خواندند چنانکہ شائع است میان
را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فہمیدہ اند
و صاحب جامع ہمزبان رشیدی۔ صاحب
ناصری بذکر قول رشیدی گوید کہ از کلام
نظامی باران فہمیدہ می شود چہ گرگان در
ایام زمستان و روز باران بجہت طعمہ
بیرون می آیند و بر سر راہ ہا و دیہہ ہا کمین
کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار
یکی از ہم جنسہای خود باجتماع ریختہ می درند
و میخورند (از ناصری س) دوش می رفتم
بکوی یار و بارانم گرفت ٭ در میان عاشقان
من گرگ باران دیدہ ام ٭ مؤلف عرض
کند کہ تلہ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی غیر
مشدّد و مطلق آنچہ جانور دران بقید در آید
(الخ) صاحب غیاث گوید کہ تلہ لغت ترکی
است نوعی از دام صیادان طیور کہ بخاک
پنہان کردہ شکار جانوران کنند و صاحب
کنز فرماید کہ لغت فارسی و در ترکی بمعنی آلہ
شکار مستعمل بالجملہ بالان بدین معنی اسم جامد
فارسی زبان گیریم و جا دارد کہ مجاز معنی
اوّل باشد کہ چون این آلہ را بخاک پنہان
کنند شاید چنان بنظر می آید کہ زمین آنجا بلندہ
و بلند است واللہ اعلم (اردو) بالان
ایک شکاری آلہ کا نام ہے جس کو خاک مین
چھپا کر جانورون کا شکار کرتے ہین۔ مذکر
(۵) بالان۔ بتحقیق ما امر حاضر است از
مصدر بالاییدن و بالاندن کہ می آید

شامل بر ہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و حرکت دادن مرادف بالانیدن کہ می آید (حکیم سنائی سے) یک قصیدہ ہزار جا خواندہ ٭ پیش ہر سفلہ ریش بالاندہ ٭ و بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن ریش و بقول صاحب انند مرادف بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن فرماید کہ (۱) جنبانیدن و حرکت دادن و (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التصرف) و مضارع این بالاند مؤلف عرض کند کہ متعدی بالیدن است بمعنی اوّل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و مخفف بالانیدن۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن می آید (اردو) (۱) ہلانا۔ حرکت دینا (۲) دیکھو بالیدن۔

بالاندہ بقول سروری و برہان جنبانیدہ و متحرک ساختہ سند این از حکیم سنائی بر بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر بالیدن گوید کہ برین قیاس است بالش و بالندہ و بالیدہ و بالانیدہ و بالاندہ و بالان معنی نشو و نما کنندہ و فزایندہ مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق بکار بردہ است و حقیقت جویان را بغلط انداختہ خبرین نیست کہ این اسم مفعول است از مصدر بالاندن و معنی این حرکت دادہ شدہ و صاحب رشیدی سکندری خورد کہ این را متعلق بہ مصدر بالیدن کرد و بالش و بالندہ و بالیدہ و بالان را ہیچ تعلق ازین نیست۔ بالش بجای خود می آید و بالندہ اسم فاعل بالیدن و بالیدہ (از زیادت ہا بر ماضی بالیدن) افادت معنی ماضی قریب و ہم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

لله العجب چه مایه بی اعتنائی ها بکار برده اند
ترک این سر بیان تعوق داشت که از اشتقاق
بالاندن بود چون تعریف غلط کردند چاره
نبود جز این که عرض حقیقت کنیم (اردو)
ہلایا ہے - ہلایا ہوا -

(الف) بالانشین اصطلاح - (الف)
(ب) بالانشینی بقول انند بحواله فرہنگ
فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب
ره) تلاش صدر در بیرون در بگذار و
خوش نشین ۴ که بر بالانشینان بیشتر جا تنگ
می گردد ۴ (ظهوری ره) در گذشت و خانقه
بالانشینان دیده ام ۴ هر کجا بر هر که می گوئی تقدم
عاشقست ۴ و (ب) صدارت باشد بزیادت
یای مصدری بر (الف) (ظهوری ره)
عیب بالانشینی دشمن ۴ از هنرهای سخت
پست میپرس ۴ (اردو) (الف) بالانشین
بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - صدر نشین
صدر مجلس - میر مجلس (ب) بالانشینی - صدارت
میر مجلسی - مؤنث -

بالانه بقول سروری همان مرقوم که دالان
باشد و بعربی دهلیز صاحب جهانگیری گوید که
بمعنی بالان که مرقوم شد (حکیم سنائی در
کتابتی که بصدر اجل قوام الدین نوشته) ۴
قوام الدین که تخت و تاج خواص در بالای
علیین منتظر قدر اوست در بالانه اسفل السافلین
چکار دارد ۴ و بقول برهان و جامع بروزن
کاشانه دهلیز خانه - مخفی مباد که صاحب
منتخب بر دهلیز فرماید که مابین دروازه و
اندرون سرا و دهالیز جمع آن و دالان
بقول برهان دهلیز خانه و کوچه سرپوشیده و
خان آرزو در سراج بر دالان گوید که دهلیز
خانه و آنچه بمعنی رواق و ایوان در هندوستان
شهرت دارد غلط خواهد بود - مؤلف عرض
کند که اصل این بالان است که گذشت -

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه جوشن
و جوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق و بلندی
و کنایه از کوچه سر پوشیده که بابین دروازه و
اندرون سرا بود و متعلق از سقف مکان
و ہای ہوز در بالانه زائد پس بالانه مرادف علیه
بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی۔ بقول آصفیه
ہندی۔ اسم مؤنث۔ پٹا ہوا دروازہ۔ دہلیز

بالا نهادن پا مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده گوید که (بالا نهادن پا)
بشتاب رفتن و دویدن بهار ببر (پا بالا نهادن)
ذکر این کرده (صائب ؎) داغ ناسور
مرا گر بر دل صحرا نهند پا از خجالت لاله پا
بر کوه پا بالا نهند ؏ مؤلف عرض کند که متعلق است
به معنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکھو بالا گذاشتن پا

بالائی بقول ضمیمه برهان بر وزن والائی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و (۲) اسب کندرو
و (۳) اسب بارگیر صاحبان انند و مؤید و هفت بمعنی دوم و سوم قانع مؤلف عرض
کند که (بالانیدن) بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن می آید پس بمعنی اول اسم مصدر و حاصل
بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی و یای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید و نسبت معنی دوم
عرض می شود که پالائی به بای فارسی بمعنی سوم می آید و پالان بیای فارسی بمعنی پلاسی که
بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبتدل پالائی گیریم که بای فارسی بعربی بدل شود
چنانکه اسپ و اسب و معنی دوم را مجاز معنی سوم که اسپ بارگیر سست و کندرو باشد
بر خلاف اسپ سواری که تیز روی می کند و عجبی نیست که فارسیان برای معنی سوم
یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند و منسوب به پالان اسپی را نام کردند که
بار کشد و اسپ کندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور بلحاظ ہماری تحقیق کے

کے جنبش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ حرکت۔ تحرک۔ لرزش۔ چال۔ (۲) ٹٹھا گھوڑا۔ مذکر (۳) لدّو گھوڑا۔ باربرداری کا گھوڑا۔ مذکر۔ لدّو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ باربرداری کے لائق۔ بوجھ اٹھانیکے قابل وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹو۔ خچر وغیرہ پس لدّو گھوڑا کہہ سکتے ہیں۔

بالانیدن بقول برہان و جامع و موارد وانند بر وزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن وحرکت دادن۔ صاحب نوادر فرماید کہ جنبانیدن وحرکت دادن ریش را و بقول بحر (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التصرف) مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالاندن کردہ ایم و آن مخفف این باشد و اسم مصدر این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت۔ مصدر اصلی است نہ جعلی و معنی دوم خلاف قیاس و مجرد قول صاحب بحر۔ طالب سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند و این اصل باشد و بالیدن لازم این و بالانی کہ گذشت حاصل بالمصدر این ہم و بالان امر حاضر و بالاند مضارع این (اردو) دیکھو بالاندن۔

بالا و پست اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بمعنی (۱) فوق وتحت و (۲) کنایہ از آسمان و زمین و (۳) عالم دنیا۔ صاحبان مؤید و بحر بر معنی دوم وسوم قانع صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ مولف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم وسوم مجازی و لفظ بالا دریجا بمعنی بحجم اوست (اردو) (۱) بلندی اور پستی۔ مؤنث۔ (۲) آسمان و زمین (۳) دنیا۔ مؤنث۔

بالا و پہنا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

(۲۲۳)

بقبضه آوردن بلندی و پستی و زمین و آسمان
و این مبالغه ایست باظهار تسخیر کل کائنات
دنیا (انوری ؎) زمان و زمین با بساط
بحالت ہا چو خورشید بالا و پہنا گرفته ؎ مخفی مباد
که این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع
دوم و اگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان و زمین
را بالانفراد گیریم مصادر (بالا گرفتن) به
معنی بلندی حاصل کردن و (پہنا گرفتن)
بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا
می شود فقط آئل (اردو) زمین اور آسمان
پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر
کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید
بفتح واو کوزۂ پر آب صاحب ناصری بر
کوزۂ آب قانع خان آرزو در سراج فرماید
که ظاہرا بال درینجا بمعنی نشو و نماست و
آور بمعنی آرنده یعنی چیزی که آدمی را نشو و نما
آرد و کوزۂ پر آب موجب نشو و نمای آدمی
است و در وجه تسمیه اینقدر کافی است
(انتهی) **مؤلف** عرض کند که کافی نیست
زیرا که نشو و نما بخش ہر ذی روح حتی که
نباتات ہم آب است نه کوزه اگرچه در تعریف
ظرف از صفات مظروف کار گرفتن عیبی ندارد
ولیکن بضرورت ہرگاه برای کوزه و صراحی
بصفت ذاتش کنایه بالاور درست می شود
پس ضرورت ندارد که گره را ناخن زنیم ما
می دانیم که بالا درینجا بمعنی پنجم اوست یعنی
بلندی و کلمۂ ور بقول برہان افادۂ معنی
صاحب و خداوند و دارنده می کند وقتی که
با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور
و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی
است که گردن صراحی و کوزه بلند باشد
و آنانکه در معنی این پر آب را بصفت کوزه

در آوردہ اند غلط کردہ اند ما با صاحب ناصری
اتفاق داریم کہ مجرد کوزہ آب باشد۔
(اردو) صراحی۔ بقول آصفیہ عربی اسم
مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا
چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔

بالاوشیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی (۴۹۹۹)
و پستی است و (۲) کنایہ از آسمان و زمین
مرادف بالاوپست (شیخ شیراز ؎) بقدرت
نگہدار بالاوشیب ٭ خداوند دیوان روز
حسیب ٭ مخفی مباد کہ لفظ بالا دریں جا بمعنی نجم
اوست (اردو) دیکھو بالاوپست کے پہلے اور دوسرے معنے

بالاہمت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر ہای ہوز و میم مشدد مفتوح
بمعنی عالی ہمت و فراخ حوصلہ و کریم طبع۔
مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ہمت بلند دارندہ
معاصرین عجم بر زبان دارند مخفی مباد کہ ہمت
لغت عربست بقول منتخب بالکسر و تشدید میم
بمعنی قصد و آہنگ (اردو) بلند حوصلہ
بقول آصفیہ (فارسی و عربی) عالی ہمت
فراخ حوصلہ۔ فراخ دل۔ سخی۔

بالاے بقول برہان بسکون یای حطی (۱)
اسپ جنیبت را گویند کہ اسپ کوتل باشد و
بقول جامع مرادف بالاذ صاحب مؤید نیز
این گوید کہ افصح با بای فارسی است و بحوالہ
زفانگویا فرماید کہ (۲) بمعنی افزای و (۳)
صافی کن و صافی شو و (۴) افزایندہ و
بحوالہ قنیہ و شرفنامہ نویسد کہ بمعنی (۵) صافی
کنندہ و صافی شوندہ صاحب ہفت بر معنی
اول قانع (فردوسی ؎) فرود آمد از
کوہ بالاے خواست ٭ ہمان جامۂ خسروآرای
خواست ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول
مزید علیہ لفظ بالا است کہ بجایش گذشت

فارسیان یای زائد در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ و بلحاظ معنی دوم وسوم (اگر سند استعمال بدست آید) توانیم عرض کرد کہ بالائیدن را بہردو تحتانی مصدری قرار دہیم بمعنی افزودن و صاف کردن زیرا کہ بالائیدن بنون پنجم بدین معنی نیامدہ تا بقاعدۂ تبدیل نون را بہ تحتانی بدل می کردیم و بمعنی صاف کردن را از ماخذ این ہیچ تعلق نیست بلکہ (پالائیدن) بہ بای فارسی و ہردو تحتانی بمعنی زیادہ کردن و صاف نمودن می آید پس مقصود زفانگویا از (پالاے۔ بہ بای فارسی) باشد نہ بای عربی و نسبت بمعنی چہارم و پنجم عرض می شود کہ آنہم بہ بای فارسی باشد و در بیان معنی فاعلی ہم غور نشدہ کہ بحالت ترکیب بدست می آید نہ غیر آن فتامل (اردو) (۱) دیکھو لفظ بالا کے پہلے معنے۔ (۲) تا (۵) دیکھو (پالاے بہ باے فارسی)

بالاے بادمی کردن

مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بہ بیان سریع السیری و جلدبازی کسی استعمال کنند مخفی مباد کہ لفظ بالا دریجا بمعنی پنجم اوست (اردو) ہوا پر سوار ہوتا ہے" صاحب آصفیہ نے (ہوا پر سوار ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلدباز۔ شتاب کار ہونا۔ جانے مین جلدی کرنا۔

(الف) بالای یاردم گوز زدن

(ب) بالای یاردم گوزیدن

مصدر اصطلاحی

(ب) بقول وارستہ و بہار و انند لاف و گزاف بیجا زدن صاحب بحر ذکر (ب) باتفاق و از گوید کہ (یاردم) بہ راے مہملہ موقوف و دال مہملہ مضموم ران بند اسپ و گاو کہ از مصالح زین و پالان است و بمعنی دوم ہجی زین اسپ ہم (فوقی یزدی (الف) ۵) ہمیشہ گوز

به بالاے پا ردُم زنم از عقل ؏ چو این خران
بزر و سیم افتخار ندارم ؏ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سنداست و (ب) معنی مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کرده محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاوره خود گوز زدن را بہتر
از گوزیدن دانند وبس (اردو) شیخی
بگھارنا بقول آصفیه ڈینگ مارنا۔ بزرگی
کا اظہار کرنا۔ دون کی ہانکنا۔ بڑائی مارنا۔
لاف وگزاف کرنا۔

(الف) بالای چشم ابرو گفتن	مصادر
(ب) بالای چشمت ابرو گفتن	اصطلاحی

(الف) بقول وارسته (۱) حرف راست گفتن۔
بیشتر در جائی که حرف راست و درست بر روی
مخاطب نتوان گفت یعنی با آنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بہار (۲) کنایه از حرف سہل
گفتن و (۳) اندک تعرّض کردن (سالک
قزوینی ؎) مه نو کے جگر دارد که گوید ؏
که بر بالاے چشمت ابرو ؏ (امیر بیگ
نظیری ؎) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ؏ که گر گویم ترا بالاے چشم ابرو
می رنجی ؏ و خان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرّض نه کردن
(طغرا ؎) گل چیان گوید که در بالای چشمت
ابروست ؏ چشم نرگس را چو هرگز در ته ابرو
ندید ؏ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که بنای خطاب و نون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه ایست و صراحت زائد را نه پسندیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بہار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده بپابندی استعمال
طغرامی پرسیم از وکه نون نفی را درین مصدر

ازکجا پیدا کرد و تای خطاب را درین مصدر
چگونه قائم دارد و کلمهٔ در را چسان می گذارد
و نون نفی را از کجا می آرد ۔ شک نیست که
این مصدر اصطلاحی را از کلام طغرا پیدا کردن
و بمعنی بیان کردهٔ ش آوردن حق اوست ۔
بالجمله ادعایش لفظاً و معنیً باطل واز کلام
ملاطغرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود
سکوت صاحب بحر خبر می دهد ازین که عیبش
را می پوشد ولی داند که در غلط انداز حقیقت
جویان می کوشد آفرین بر بهار که پاس وارستہ
مصدرش را لفظاً قائم داشت و در معنی
تصرف خفیفی کرد که راست گفتن را سهل
گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و
لیکن باعتبار معنی بیان کردهٔ خان آرزو
منفی را مثبت قرار داده به مصدر الف
نگاشت این است طبع آزمائی محققین با نام
و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان ۔

(اردو) (الف) (۱) سچی بات کہنا (۲)
سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا
(ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا ۔ واضح ہو کہ
تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے ۔
حائل ہونا ۔ مزاحمت ۔

بالایک بقول ضمیمهٔ برہان پشته کوچک
صاحب انند ہم بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد که فارسیان کاف
تصغیر بر لفظ بالای زیاده کرده اند دگر یای
تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی
خفیف و کنایه از پشته کوچک معاصرین عجم بر
زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا ٹیلا ۔ مذکر ۔

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲)
اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفه ۔ بهار گوید
که چون نمد بالائی و خرج بالائی صاحب

فرہنگ فدائی نسبت معنی اوّل صراحت کند
کہ بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم
ساکت **مولف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی
پنجم لفظ بالا است و در آخر این یای مصدری
و بمجاز بمعنی زیادتی ہم کہ داخل معنی اوّل و
متعلق بمعنی ششم لفظ بالا است چنانکہ (بالائی
قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظہوری ع
کالا بچہ بالائی قیمت بچہ پستی ؎ صبر است
سبک بار خریدار گران است ؎ و نسبت معنی
دوم عرض می شود کہ صاحب سروری سندی
کہ از فردوسی برای این معنی پیش کردہ ہمان
است کہ بر لفظ (بالاے) بہ تحتانی واحد
در آخر گذشت پس خیال ما این است کہ
(بالاے) را کاتب سروری (بالائی)
نوشت و اگر سندی دیگر برای اینمعنی بدست
آید توانہم عرض کرد کہ اصل این (اسپ
بالائی) است یعنی اسپی کہ بالاے اسپ

سواری یعنی علاوہ اسپ سواری باشد معاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) بالائی۔
بقول آصفیہ فارسی۔ بلندی۔ اونچائی۔ علاوہ
اوپری۔ دودھ کی ملائی۔ (۲) دیکھو بالا کے پہلے معنے

بالائین بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی
منسوب بہ بالا است **مؤلف** عرض کند کہ
جز این نیست کہ یا و نون نسبت در آخر این
زیادہ کردہ اند (اردو) بالائی بمعنی منسوب بہ بالا

(۳۳۵) **بال برآراستن پرند** مصدر اصطلاحی بمعنی
آمادۂ پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی ع
ہمای ظفر صید فرخندہ فال ؎ بقربان ترکش
برآراست بال ؎ (اردو) آمادۂ پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از احسان
قمی سندی پیش کردہ کہ بہ بال و پر برآوردن
می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

(۳۳۶) **بال برآہیختن نیزہ** مصدر اصطلاحی)

کنایه از بلند شدن نیزه باشد (کمال اصفهانی
ع) همچون کشف بسینه سر اندر کشد اجل ؛
آنجا که نیزهٔ تو بر آهیخت بال را ؛ بجای ل
ما لفظ بال درینجا بمعنی ہفتم اوست ۔ که قد
و قامت باشد و (بر آهیختن) بمعنی برکشیدن
باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزه
قد و قامت خود را و کنایه از بلند شدنش
(اردو) نیزہ کا بلند ہونا ۔

بال برافشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از ظهوری
سند آورده **مؤلف** عرض کند که ازین بیت
(بال طیاری برافشاندن) پیداست که
بمعنی آمادهٔ پرواز شدن باشد که بجاے
خودش می آید و لیکن معاصرین عجم (بال بر
افشاندن) راهم بر زبان دارند بمعنی (بال
افشاندن) که گذشت (اردو) دیکھو
بال افشاندن ۔

(۲۲۴۶) **بال بر بال پرند** اصطلاح ۔ از قبیل
قدم بقدم کسی باشند و مراد از سراپا پیروی
پرند چنانکه ظهوری گوید (ع) بال بر بال
هما هر سو نگاهم می پرد ؛ از تماشای جمالت
دیده در رفتن شکست هست ؛ (اردو)
بال ببال کهه سکتے ہین جیسا کہ قدم بقدم
کہتے ہین ۔ یہہ انسانون کے لئے ہے اور
وہ پرند کے لئے ۔

بال بر دوختن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از اسدی
طوسی سند آرد که بر (بال و پر بر دوختن)
می آید و مجرد بال بر دوختن محاورهٔ فارسیان
نباشد (اردو) دیکھو بال و پر بر دوختن

بال بر کندن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
گوید که بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال طائر
بر کندن و دور کردن که طاقت پرواز

زائل شود۔ واز پرواز باز ماند واین متعلق است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی ؎) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ٭ چہ می خواہی از باز برکندہ بال ٭ (اردو) پرکھیڑنا

بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز شانی شہدی سند آوردہ کہ بر (بال وپر پرواز بستن) می آید فارسیان استعمال (بال بستن) ہم برائے طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز زائل کردن است از بستن بال وپر (ظہوری ؎) چہ بینش است کہ این بال بستگان دارند ٭ بچشم دام تو خوش کردہ اند دانۂ تو (اردو) پر باندھنا بقول آصفیہ پرمین ڈور باندھنا تاکہ جانور نہ اُڑ سکے۔

بالبوس بقول انند ورشیدی وناصری (ہری) بسکون لام وضم با بحوالۂ نسخۂ میرزا ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان وجامع گویند کہ بہمین معنی بجای باے ابجد یای حطی ہم آمدہ صاحب برہان بر قندہار فرماید کہ بفتح اول بروزن شرمسار نام شہریست معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست وبقول بعض از ہندوستان بہار بر قندہار گویند کہ نام معبدی در گنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی فرماید در سکندر نامہ (؎) دگر بارہ بر مرز ہندوستان ٭ گذر کرد چون باد بر بوستان ٭ از آنجا بمشرق علم بر فراخت ٭ یکی ماہ بر دشت بر کوہ تاخت ٭ از ان راہ چون دوزخ تافتہ ٭ کز و پشت پای تپش یافتہ ٭ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ٭ کہ ترکانش خوانند گنگ بہشت ٭ ہوائی در و دید چون نوبہار ٭ پرستش گہی نام او قندہار ٭ وفرماید کہ اغلب کہ معرب است ودر اصل گندہار بروزن خمدار بکاف فارسی ودال مخلوط الہا

کہ تلفظ آن برغیر ہندی دشوار **مؤلف** عرض
کند کہ از جغرافیۂ حال قندہار شہریست در
جنوب افغانستان۔ داخل افغانستان و خارج
از ہند مقصود محققین ما بعد الذکر خزین نباشد
کہ عوض موحدۂ دوم تحتانی گیریم چنانکہ صاحب
برہان بالیوس را بہ یای حطی چہارم بہ ہمین
معنی آوردہ و شک نیست کہ ہمین اصل است
صاحب کنز گوید کہ بالیوس بہ موحدۂ اول و
تحتانی چہارم بترکی زبان وکیل دولت و
قنصل را گویند (انتہی) پس عجبی نیست کہ در
زمانۂ باستان وکیل دولت را در ہمین شہر
مقام باشد و ہمین نام شہرت گرفت و عوام
ناواقف از ماخذ تحتانی را موحدہ دانستہ
استعمالش بموحدہ کردند اندرین صورت
مفرس باشد (اردو) گندہار بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ شہر قندہار **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار
کو ترک فرمایا ہے۔

بال بہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بال (۳۳۴۸)
و پر را باہم حرکت دادن تا گرد و غبار
بریزد و پرہا صاف و پاک شود (صائب
ع) می زنم بال بہم تا فتد آتش در من ؎
(اردو) پر جھٹکنا۔

(الف) **بال پرواز** (اصطلاح)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف) (۳۳۴۹)
بالی کہ ذریعۂ پرواز باشد مرکب اضافی۔
متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ۵)
بال پرواز ہزاران چشم است ؎ از قناعت
پر کاہی کہ مراست ؎ (ب) حاصل کردن
و پیدا کردن پر و بال است برای پرواز
(ظہوری ۵) دل برآوردہ بال پروازی
؎ کردہ کنجشک صید شہبازی ؎ (اردو)
(الف) پر و بال۔ بال و پر۔ پر و پرزے
مذکر۔ (ب) بال و پر نکالنا۔ پر و پرزے نکالنا

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے
(بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں۔
(الف) **بال تدرو** اصطلاح (الف) بقول بہار
(ب) **بال تذرو** کنایہ از ابر سپید کہ
ناگاہ از سیاہی پدید آید و باران آرد صاحب
بحر گوید کہ پارچہ ابر را گویند۔ صاحب غیاث
بر (تذرو) بہ ذال معجمہ دوم گوید کہ بمعنی
خروس صحرائی است و بدال مہملہ نوشتن
و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست و ہم
او بر (ب) فرماید کہ لکۂ ابر است و خان
آرزو در سراج (تذرو) را بہ ذال معجمہ
آوردہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار
کہ اکثر در پای سرو گردد ازین جہت عاشق
سرو گویند کذا فی الرشیدی و بحوالہ قوسی فرماید
کہ تذرو تر نگ۔ مرغی است از جنس ماکیان
و خروس کہ در بیشۂ استرآباد و مازندران
بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید
کہ اعتماد **مؤلف** بر قول قوسی است کہ
صاحب زبان است (الخ) (میرزا
جلال اسیرؒ) پر می زند چو بال شکاری
قدح ز موج ٭ بال تذرو دیدہ در آئینۂ
ہوا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق کامل
(تذرو) بجای خودش می آید اکثر محققین
فارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ اند
و بعض شان بدال مہملہ ہم و کثرت بذال
معجمہ و ہمین قابل وثوق است پس این
اصطلاح را ہم بذال معجمہ عوض دال مہملہ توان
گرفت و جا دارد کہ در سند میرزا جلال ہم
ذال معجمہ باشد نہ دال مہملہ کہ محقق سند ترا
بضرورت خود نقطہ را حذف کردہ باشد
چنانکہ عادت اوست و جا دارد کہ کاتب
مطبع دست تصرف دراز کردہ حیف است
کہ ہر دو محققین اوّل الذکر صراحت حروف
نکردند بای حال مرکب اضافی است و تحقیق

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی حقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا۔ مذکر۔

بالتیق بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار دریاے بالتک را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالٹک کہ بہ تاے ہندیست (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تاے ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و برای اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالٹک زبان انگریزی میں ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے مؤنث

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر اومانی ؎) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ٭ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ٭ (اردو) پر مارنا۔ بقول آصفیہ پرواز کرنا اڑنا۔ دخل پانا۔ رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال۔ مرکّب اضافی است بمعنی نموے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بر معنی ششم بال کردہ ایم (صائب ؎) دریای رحمتی است کہ موجش ز عنبر است ٭ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ٭ (اردو) خط کا نمو خط کا ابھار۔ مذکر۔ خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیداست نہ بال خواستن مخفی مبادکہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادۂ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید۔ (اردو) بال و پر چاہنا۔ گریز پر آمادہ ہونا۔

بال دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(۲۲غ)

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از بلند کردن و بالا کردن متعلق بمعنی ہشتم لفظ بال (صائب ؎) سنگ و آہن را بہمت می توانم بال داد ٭ صید گر خواہم بشاہین ترازو می کنم ٭ شاعر گوید کہ اگر خواہم کہ بشاہین ترازو صید کنم یعنی اگر خواہم کہ بہ دغل و فریب وزن جنس را کم سازم ہمت من می تواند کہ سنگ و آہن یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن جنس کمی رود ہ (اردو) بلند کرنا۔

(الف) **بالدار** اصطلاح۔ صاحب سما

(ب) **بال داشتن** بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر (الف) کردہ گوید کہ بہ معنی پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بہ لحاظ (الف) کہ اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر است بمعنی با بال و پر بودن ولیکن از سند آصفی بال و پر داشتن پیداست کہ بجای خودش می آید (ارسلان مشہدی ؎) گرد سرت گشتی و کردی طواف ٭ کعبہ اگر بال و پری داشتی ٭ مخفی مبادکہ (الف) متعلق بہ معنی دوم لفظ بال است کہ بجایش گذشت (اردو) (الف) پردار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ پروالا۔ اڑنے والا۔ (ب) پر و بال رکھنا۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب بہار عجم گوید کہ جناب سراج المحققین می فرمایند کہ صحیح (بال بہ سر کشیدن) است زیرا کہ حفظ سر در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب باشد و زانکہ برادرش (بہار) گوید کہ لفظ در بمعنی بر نیز آمدہ چنانچہ (از عہدہ در آمدن) بمعنی (از عہدہ بر آمدن) گذشت پس غلط کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات عرض می کند کہ اگر غلط کاتب را دخلی نباشد غلط سراج المحققین است کہ دخل در معقولات

و محاورۂ اہل زبان می دہد (باقر کاشی ۵)
دلیری کہ چون تیغ کین برکشد ٭ زبیمش ملک
بال در سر کشد ٭ خیال ما این است کہ سراج
المحققین و زرآلہ بردارخوان آرزو یش ہر دو
در بر و در می جنگند و کسی ازین ہر دو اصل
معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب
چہ مایہ احتیاط است و چہ رنگ تحقیق بہ تحقیق
ما (بال در سر کشیدن) خود و مغفر پوشیدن
است و این کنایہ باشد و کلمہ بال درینجا
متعلق بہ معنی دوم اوست کہ مغفر دو قسم باشد
یکی آہنین و دیگری ازپشم بافتہ کہ تیغ درو
کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در
سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ہند
نژاد از معنی اصطلاحی بہرہ نگرفتہ (اردو)
خود سر مین پہننا۔

بال دل استعمال۔ مرکب اضافی است
بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہہ دادہ نظر

بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری ۵)
ببال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ٭
کہ گنجشک حضیض خود شمارد اوج عنقا را ٭ (اردو) بال دل۔ ترکیب فارسی
لکھہ سکتے ہین۔ اسم مذکر۔ دل کی تشبیہہ
بازوی پرند کے ساتھہ۔

بال دمیدن استعمال۔ صاحب آصفی
بال روئیدن ذکر ہر دو مصادر کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بر
آمدن بال و پر است (ظہوری ۵) فروغ
آنچنان از مشاغل دمد ٭ کہ از زاغ بال حواصل
دمد ٭ (کمال اصفہانی ۵) بال مرغ طرب
از بادۂ رنگین روید ٭ داند این آنکہ حرز سوی
دلش راہبر است ٭ (اردو) پر نکلنا۔

بال ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بے بال و پر شدن و افگندن

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی
ﮯ) شدم آگہ کہ در دامت چرا خوار است
مرغ دل ٭ چو دیدم ریختہ بال ملائک بر
سر کویت ٭ (ظہوری ﮯ) بجائی کہ بال اجابت
بریزد ٭ بپرواز ہمت دعائی رساند ٭ (اردو)
پر جھڑنا۔ پر گرنا۔ پر گرا دینا۔

(الف) **بال زدن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **بال زن** (الف) بقول بحر (۱)
بمعنی پریدن و بپرواز آمدن و بتحقیق ما (۲)
بال افشاندن پرندہ بسمل و مذبوح (شفائی
اصفہانی ﮯ) در آرزوی ناوک او بال
می زند ٭ صید حرم کہ زد و نگرد و شکار
کس ٭ و (ب) بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون نون (۱) بہ
معنی پران و پرندہ و بلحاظ تحقیق ما (۲) مرادف
بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا
بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) پر جھاڑنا
پر جھٹکنا۔ (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ و سکون تحتانی
و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و لفک اضافت
مستعمل و متعلق باشد با معنی اول لفظ بال
طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے
بازو کا حصہ۔ بازوے زین۔ مذکر۔

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و سراج بالام مفتوح بسین زدہ دوشیزہ
و بکر را گویند (مولوی معنوی ﮯ) کیست
کہ از دمدمہ روح القدس ٭ حاملہ چون مریم
بالست نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ این مرکب
است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ
معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی
زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت
(کذا فی الساطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و براے
دوشیزہ و باکرہ استعمال کردند از کثرت استعمال
فتح سین مہملہ بلام نقل شد (اردو) باکرہ
بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ دوشیزہ
کنیا ۔ اچھوتی ۔

بال سمندر استعمال ۔ مرکب اضافی است
بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال ۔
(صائب ت) آسودہ نیست پردۂ شرم
از نگاہ گرم ٭ آتش حریف بال سمندر نمی شود
٭ مخفی مباد کہ سمندر بقول برہان نام جانوریست
کہ در آتش متکون می شود و از پوست او کلاہ
و رومال سازند و از موی او جامہ بافند پس
فارسیان درینجا بال را بمعنی مو استعمال کردہ اند
و این لغت سنسکرت است کذا فی الساطع) (اردو)
بال سمندر ۔ سمندر کے بال ۔ مذکر ۔

بال سوختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش
بال و پر سوختن پیداست کہ بجای خودش می آید
کہ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو ۔
(طغرای مشہدی ت) قلع راز بس چہرہ افروختہ
٭ بط بادہ را بال و پر سوختہ ٭ (اردو) بال و
پر جلنا ۔ بال و پر جلانا ۔

بالش بقول جامع و سروری (۱) معروف
و بقول برہان و ناصری بر وزن مالش آنچہ
زیر سر نہند ۔ وارستہ نسبت این گوید کہ مرادف
بالشت است صاحب رشیدی فرماید کہ بالین
و بالش و بالشت و بالشک معروف ازینجاست
کہ چار بالش ملوک واکابر بمعنی مسند و صدر
است صاحب ناصری فرماید کہ بالشک بامعنی
کاف بہمان معنی و بقول مؤید چیز تکیہ ہنگام غلطیدن
بر زیر سر کنند و نیز آنچہ بدان تکیہ کنند چون
بدست نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو
در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ بالین و بالش
و بالشت و بالشک ہمہ ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن و چون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد و گاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چهار بالش ملوک و اکابر و چهار بالش ازان
گویند که سابق تکیهٔ کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر یمین و یسار می داشتند
پس حقیقت چهار بالش همان چار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق اینست که بال بمعنی
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
و بالش حاصل بالمصدر ش که بر معنی دوم
می آید و درینجا مرکب از بال و شین نسبت بمعنی
منسوب به بال چنانکه توپش منسوب به توپ.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده و بالش راهم سند این آورده پس
بالش با شین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ما

و اهل زبان بود صراحت کرده مخفی مباد که پیشینیان
و اهل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
را در بالش می کنند و میکردند و همین است
تعلق بالش با بال (و ناز بالش) که می آید
تکیهٔ نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده و بالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند و فی زماننا
بر بالش استراحت آرام مرسوم و بمشاهدهٔ ما
هم آمده و معاصرین عجم هم در خصوص با ما متفق
و بالین بزیادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو و جناح تکیهٔ نرمی که بر بالش
استراحت دو طرف نهند و لفظ بال درینجا
بمعنی اول اوست یعنی بازو و مجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شد و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
و مرادف بالش چنانکه فرامش و فرامشت و
یاداش و یاداشت محققین بالا کار را از نزاکت

معنی و ماخذ نگرفتہ اند و اسپ و خر را بیک تازیانہ رانده خان آرزو کہ بالین و بالش و بالشت و بالشک ہر چہار را ماخوذ از بالیدن آورده حق آنست کہ پی بحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ از بال است و این ہر چہار اصطلاح ہم از ہمان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو بعید از تحقیق است و ہم او حقیقت چار بالش را کہ بالابیان کرده سکندری خورده یعنی منفرد کہ دو تکیۂ پشت و دو تکیۂ یمین و یسار را چار بالش نام کردند و اینقدر رفع دخل کند کہ پیشینیان در پس پشت تکیۂ کلان نمی داشتند چنانکہ زمانیان بلکہ بعوض آن دو تکیۂ پس پشت می کردند (الخ) می پرسیم ازو کہ این واقعۂ تاریخی را از کجا پیدا کرد چنین نیست کہ برای تکمیل تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعہ را تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و یسار و بالش زیرین را نام است و ہمین بالش زیرین بر معنی پنجم می آید چنانکہ حکیم سنائی گفتہ (۵) تا کہ بنشست خواجہ بر بالش ٭ با بالش آمد ز ناز در بالش ٭ اینست تحقیق محققین بانام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو) تکیہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بالش۔ سرہانے رکھنے کی چیز۔

(۲) بالش۔ بقول سروری نمو و افزایش و بقول جامع و برہان بالیدن و نمو کردن صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ معنی بالیدن صاحب مؤید بحوالۂ دستور فرماید کہ بمعنی افزون و بقول خان آرزو در سراج حاصل بالمصدر بالیدن۔ سند این از حکیم سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند کہ ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف جامع و برہان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب سفرنگ ہم در (نامۂ شت وخشور جمشید) بر

فقرۂ صد و پنجاہ و چار ودر (پند نامۂ سکندر)
در بیستمی فقرہ ذکر این کردہ (امیر خسروؔ)
دگر گفت از خور شہا تن چو سیر است ۔ در آن
بالش ز بالا یا ز زیر است ۔ (اردو)
نمو ۔ مذکر ۔ افزایش ۔ مؤنث بالیدن کا حاصل بالمصدر

(۴۳) بالش ۔ بقول برہان و سراج بندی
را نیز گویند کہ بر صندوق و قہا زنند خصوصاً جانب تنگ
قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز
معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر پوش
صندوق از آہن و مس وغیر ذلک درست
کنند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ آن
صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن
پاپڑک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار
گیرند ۔ (اردو) چھپکا ۔ بقول آصفیہ ہم
مذکر ۔ صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی
مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے مؤلف عرض
کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پدک کہتے ہین
اُس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق
یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے
لگاتے ہین کہ اسمین قفل لگا دین ۔

(۴۴) بالش ۔ بقول برہان زری باشد بمقدار
معین ۔ صاحب ناصری گوید کہ این اصطلاح
مغل است خان آرزو در سراج گوید کہ
زری بمقدار ہشت مثقال و دو دانگ کہ
در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود ۔
مؤلف عرض کند کہ (بالش زر) اصطلاحی
است بہ ہمین معنی و (بالش نقرہ) ہم کہ می آید
و از مجرد بالش این سکہ طلا و نقرہ را نتوانیم
گرفت تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید و
بوجود سند توانیم عرض کرد کہ این سکہ ہم
بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم
حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی مین بالش ہے دیکھو بالشِ زر اور بالش نقرہ۔ مذکر (۵) بالش۔ بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ زیرانداز مسند باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پرہای طیور یا پنبہ پُر کنند و جزو مسند است و مجازاً مسند ہم و ما اشارۂ این بر معنی اوّل کردہ ایم و از کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم بہ بحث سلخی مذکور (اردو) بالش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ آرام کی جگہہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فارسیون نے زیرانداز مسند اور مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پرون کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے ہین۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن استعمال۔ بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی اوّل بالش باشد۔ (ظہوری ۵) می نہد خوش بالش نرمی بزیر سر مرا ٭ از خس و خاشاک کویش بستری می بایدم ٭ (ولہ ۵) بزیر سر ورع را خواب مستی می نہد بالش ٭ ظہوری گر چنین افسانۂ جام و سبو گوید ٭ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پر اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی بقول انند و بہار تکیہ کہ پرہا دران آگندہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پرون کا تکیہ۔ مذکر۔ یعنے وہ تکیہ جسمین پر بھرے ہوئے ہون

بالشت بقول سروری و جہانگیری و وارستہ و جامع مرادف بالشش و بقول برہان بالشی کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ رباعی) در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ٭ منزل عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ٭ پوشیدن بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ٭ زیر سر عاشقان

چہ بالشت وچہ خشت ہا (یحیی کاشی سہ) باسر
بیدوستان دولت نگرد وجنت اگر ہا از پرو
بال ہما سازند پر بالشت را ہا مؤلف
عرض کند کہ ما حقیقت این بر بالش بیان
کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست بہار این
را بمعنی سند ہم آوردہ مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچہ ہمین معنی بر معنی پنجم بالش گذشت
و حقیقتش ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو
بالش کے پہلے اور پانچوین معنے۔

بالشت پر استعمال۔ بہ فتح بای فارسی۔
بقول بہار بہ سند ملا طغرا مرادف (بالش پر)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است (ملا طغرا سہ) صد مرغ دل بمنقار
از بال خود کشد پرہا جائیکہ آن پر پر و بالشت
پر ندارد ہا بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد کہ جائی
کہ پر پر و بالشت خود را پر واگندہ ندارد
مرغ دل بمنقار خودش از بازوی شہپر می کند
تا بالش پر پر و را پر کند۔ قاتل (اردو) دیکھو بالشت پر

بالشت پیل اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنچہ
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتار
از پنبہ بمقدار تکیہ کلان راست کنند و یا ولی
دہند صاحب انند بحوالہ غیاث و صاحب
غیاث بحوالہ شرح قران السعدین ذکر این
کردہ مؤلف عرض کند کہ بالش کلانی کہ
بالای پشت پیل کنند برای سواری معاصرین
عجم تصدیق این کنند۔ مرکب اضافی است
و معاصرین عجم این را بر سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان تر ہم استعمال کنند مخفی
مبادا کہ (یا ولی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیرانیدن جانور
دیگر۔ بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وہ بڑا تکیہ یا گدی یا گدا
اور گدیلہ جسکے ذریعہ سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اُسکی پیٹھہ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین ۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ مذکر

بالشتچہ اصطلاح ۔ بقول مؤید و ہفت
بالشت خورد صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ چہ بقول برہان باخفاے
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ و طاقچہ پس تکیہ کوچک باشد
و بس مرادف بالشتک کہ می آید و مرکب از
بالشت و چہ (اردو) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر ۔

بالشتک بقول ضمیمۂ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ و جامۂ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند و فرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجای فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام و فتح
فوقانی است و بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
اوّل قانع ۔ صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون پنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغّر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است بمعنی بالشتک بہ فوقانی و بالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد و بنابرین حال بمعنی اوّل تکیۂ خورد
و بمعنی دوم ہم شبیہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند ۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث دہ تہ بتہ
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھکر
اوپر سے پٹی باندھ دیتے ہین ۔

بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام و سکون شین معجمہ دعا کردن در حق دیگری و بہمین معنی بہ سین مہملہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدر ہست غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این نکردہ اند و بزبان عربی و ترکی و سنسکرت وغیرہ ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر بمعنی پر کردن می بود موافق قیاس بود کہ ہم مصدر این بالش قرار میدادیم بائی حال طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق میں۔

بالشچہ بقول ہفت بکسر لام و فتح جیم فارسی مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی بجیم گذشت صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب از بالش و چہ چنانکہ تعریفش بر بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ۔

بالش زر۔ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در (ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و دو دانگ و بقول برہان و بحر مخصوص برای طلا و فرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک مصطلح بود و صاحب جامع فرماید کہ در قدیم ہشت مثقال و دو دانگ طلا بود مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی حقیقی است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند و ظاہر اً نام سکۂ طلا باشد بوزن مذکور کہ ہیئت کذائیش بالش کوچکی را ماند و کنایہ باشد (اردو) زمانۂ قدیم میں شاہان ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی میں بالش زر تھا۔ مذکر۔

(۲۲۴) بالش زیر سر نہادن استعمال۔ ہمان است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت (ٹھوری ۵) گستر انم بہر طاقت بستر بیتابئی ہا بالش بیمارئی زیر سر صحبت نہیم ۲۔

(اردو) دیکھو بالش بزیر سر نهادن -

بالش عالی اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برهان کنایه از مسند عالی - صاحبان بحر و هفت و مؤید بر مسند عالی قانع مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و بمعنی لفظی این مسند بلند و هیچ کنایه نیست و متعلق است بمعنی سیم لفظ بالش که گذشت (اردو) مسند عالی مؤنث -

بالشک بقول برهان با کاف (۱) بر وزن نازک و بمعنی بالشت است که در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش - صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع و بقول رشیدی مرادف بالشت صاحب جامع بذکر بالشت و بالشک فرماید که با تا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که اگرچه بکسر لام و سکون شین و کاف نوشته اند در صورتی که سند آن بهم رسد ظاهرا در اصل تصغیر بالش باشد که بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شده و در اصل بمعنی تکیهٔ زیر سر است مؤلف عرض کند که بیچاره نمیداند که کاف زائد در آخر کلمه می آید چنانکه زلو و زلوک - پرستو و پرستوک پس چرا در معنی اول اشکالی پیدا کرده می خواهد که بر معنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست که بمعنی اول مزید علیه بالش است چنانکه بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش که اشاره این بر بالش هم کرده ایم (اردو) (۱) تکیه - مذکر (۲) چهوٹا تکیه - مذکر -

بالش کج نهادن مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) نزد بعضی نخوت و غرور بهم رسانیدن دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نهادن) به معنی اول می آید و هم برین قیاس این را هم توان گرفت خلاف قیاس نیست که کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

کہ گران خواب بہ بیخبری پہلو بدل کند و بالینش
بجای خود نماند - برای معنی دوم طالب
سند باشیم کہ معنی حقیقی ہیچ تعلق از نخوت
و غرور ندارد (اردو) (۱) گہری نیند
سونا - بقول آصفیہ نہایت غافل اور بیخبر
سونا - خواب خرگوش میں ہونا - سکھہ نیند
سونا - (۲) غرور کرنا -

بال شکستن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی بازو شکستن و پر و بال و
موی شکستن باشد بلحاظ معنی اوّل ؛ دوم
لفظ بال (مسیح کاشی ؎) چشمت بدامن
مژگان بر کباب دل ؛ بادی زدہ کہ بال
سمندر شکستہ است ؛ (صائب ؎) پروانہ
من بہ بال و پر تست زینہار ؛ مشکن مرا کہ
می شکنی بال خویش را ؛ (ولہ ؎) در آہ
اختیار ندارند بیدلان ؛ بال شکستہ مانع پرواز
تیر نیست ؛ (اردو) بازو توڑنا - ٹوٹنا
پر و بال توڑنا - ٹوٹنا -

(۳۳۴۵) **بالش گذاشتن بچیزی** استعمال بمعنی قائم
کردن بالش بر سر آن چیز (ظہوری ؎)
خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ؛
کہ بالشی بسر آستانہ بگذارم ؛ (اردو)
تکیہ قائم کرنا - تکیہ رکھنا -

بالشن بقول سروری بکسر لام (۱) ہمان
بالش مرقوم بمعنی اوّل (حکیم فرخی ؎) ز رختها
رودہ از دینار و از گوہر توانگر شدہ ؛ کوزن
از لالہ اندر دشت با بالشن و بستر شدہ ؛ صاحب
شمس بحوالہ ابراہیمی گوید کہ بفتح اوّل و کسر
سوم (۲) بمعنی آشنا **مؤلف** عرض کند
کہ از سند بالا پیداست کہ بسکون شین معجمہ
و نون است و جز این نیست کہ مزید علیہ بالش
باشد چنانکہ گذارش و گذارشن و بہ معنی
دوم تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار

را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے معنے (۲) دیکھو آشنا۔

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن	مصادر
(ب) بالش نرم زیر سر نہادن	اصطلاحی
(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن	(الف)

و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن کسی را بطریق خوشامد و تیتال بہار بذکر معنی بالا گوید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ (۲) بمعنی خوشامد کردن از راہ تمسخر و ریشخند است صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی نسبت (ب) بر معنی اوّل قانع و صاحب سروری در ضمیمۂ کتاب گوید کہ کنایہ از خوشحال کردن کسی را بفریب و خوشامد گفتن و غرور دادن خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید کہ خوشامد کردن و گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق رسیدہ (ظہوری ع) راحت نہادہ بالش نرم ہا زیر سر داغت از جگر ہای خود و لطف عرض کند کہ از سند ظہوری معنی اوّل بہ ثبوت میرسد و معنی دوم را تعریف صاحب سروری حکم سند دارد کہ از اہل زبان است ولیکن جدّت خان آرزو را نمی پسندیم کہ (کسی) را داخل اصطلاح کردہ میخواہد کہ موضوع کتاب چراغ ہدایت را در ریشخند اندازد و وای بر محققی کہ (بالش زیر سر) را (زیر کسی) قرار دہد۔ فتامل۔ بالجملہ معنی حقیقی این (۳) تکیۂ نرم را زیر سر کردن است و معنی اوّل و دوم کنایہ باشد (اردو) (الف) و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا (۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ سرہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقرہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری ہشت درم و دو دانگ باشد صاحب

(۱۴۸۶)

برہان گوید کہ برای نقرہ مخصوص صاحبان جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است از قبیل بالش زر نام سکۂ از نقرہ کہ وزن آن بمقدار ہشت درم و دو دانگ است کہ در زمانۂ باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی سکہ جس کا وزن آٹھ درم اور دو دانگ اور زمانہ سلف مین مروج تھا اسکی تاریخی حالت معلوم نہ ہوسکی ۔

بالشنگ صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان است کہ بہ بالشنگ بہ فوقانی بمعجم گذشت و ذکر ماخذ این ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بالشتنگ ۔

بال طیاری برافشاندن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ از آمادۂ پرواز شدن است (ظہوری سہ) گہی کشادہ زسیم ہا دہان براہ خوری ہا گہی زبال برافشاندہ بال طیاری ہا مخفی مباد کہ طیاری در ینجا بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن) چیزی است کہ طیور قبل از پرواز جناح خود را بر می افشانند و این علامت آمادگی برای پرواز است (اردو) آمادۂ پرواز ہونا ۔ اڑنے کے لئے پر جھٹکنا ۔ پر تولنا ۔

بالغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کردہ شدہ کہ بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانۂ شراب (استاد عمارہ سہ) باچنگ سغد یانہ و با بالغ شراب ہا آمد بخوان چاکر خود خواجہ با صواب ہا و فرماید کہ (۲) در نسخۂ میرزا اسطور است کہ بضم لام نام ولایتی است شمالی و بحوالۂ مؤید گوید کہ بہ بای فارسی و فتح لام است صاحب برہان نذکرہ ہر سہ معانی فرماید کہ معنی اول مگر جستان متعارفست

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده و بر (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که
از شاخ کرگدن و گاو و استخوان فیل و چوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند
صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلّف عرض کند که (۲) در عربی زبان بقول منتخب بمعنی
نیکو رسنده و جوان بحد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی
دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین
خطا است بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السّعدین بوضوح می پیوندد (الخ)
مؤلّف گوید که درست می گوید و نسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل
لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله و جام شراب و این
مبدل پاتق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق و آروغ بعض معاصرین
ترک تصدیق پاتق کنند ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت بای حال بالغ مبدل
پالغ باشد که می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه اسپ و اسب و تپ و تب و معنی دوم
را وجه تسمیه معلوم نه شد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کردند حیف است که معاصرین
عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیهٔ این از لفظ بالغ پیدا می کردیم و ظاهر المخفّف
(خان بالغ) است و خان بالغ که نام شهر بود مرکب توصیفی بمعنی خانهٔ نیک باشد نظر بر خوبی
آن شهر یا (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرد و الله اعلم بحقیقة الحال نسبت معنی
سوم همین قدر کافی است که فارسیان این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کرده اند

که در ملحقات می آید ازینجاست که ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ۔ مذکر
(۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر
(۳) بالغ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ جوان۔ سیانا۔ پورا مرد۔

(الف) بالغ کلام
(ب) بالغ نظر
اصطلاح۔ بہار ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و از فقرهٔ ظهوری سند گیرد که در مدح ممدوح نوشته (وهو هذا) بالغ کلامان مدرسهٔ سخن طفلان مکتب زبان دانیش " مؤلف عرض می کند که مراد از پخته کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ که گذشت و نسبت (ب) فرماید که آنکه به اعمال بنگرد (صائب ؎) نیست صائب راخبر ز افسانهٔ عشق مجازی دیدهٔ بالغ نظر برابجد طفلانه نیست (واله هروی ؎) با او همه کس ز زادهٔ خود نیز نسنجد میزان چو تمیز آمده بالغ نظران را صاحب بحر عجم ذکر (ب) کرده بخیال ما این هم متعلق است بمعنی سوم لفظ بالغ که گذشت اسم فاعل ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام۔ کہہ سکتے ہیں۔ یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب) بالغ نظر۔ بقول آصفیہ۔ غائر نظر۔ حقیقت بین

(الف) بال فشان
(ب) بال فشاندن
اصطلاح۔ همان بال افشان و بال افشاندن که گذشت و بال افشانی حاصل بالمصدرش (صائب ؎) با قامت خمیدهٔ جوانان زیستن در زیر تیغ بال فشانی ز بسملست (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی
مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از سایه افگن کردن طائر بر سر کسی (ظهوری ؎) سایهٔ رنگ نازکم بر دبرش ز بال و پیر

بخت بفرقم ار کند بال فشان همای را مخفی
مباد که از همین سند - بال فشاندن طائر بر فرق
هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود
(اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا ۔

بال فشان کردن مصدر اصطلاحی
گردنش در قفس که پرندگان را در قفس ز حرانی
صحبت پر و بال می ریزد (صائب ؎)
من همان روز ز بال و پر خود شستم
دست ؛ که درین تنگ قفس بال فشانم

طائر در قفس کنایه باشد از مقید (۹۴۷۷)
کردند (اردو) طائر کو پنجره مین
بند کرنا ۔

بالقفس بقول برهان بکسر قاف و سکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی
اگر آن را بخایند و بر گزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند - و
ابو خلسا همانست. صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی
و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است
و ما تعریف این بر ابو خلسا کرده ایم (اردو) دیکھو ابو خلسا ۔

بال کاغذی اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاحات
به معنی بال سست باشد مؤلف عرض
کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار
دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی
(صائب ؎) ببال کاغذی عقل می پرم
صائب ؛ دران چمن که سمندر کباب میگردد
ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن)
بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتأمّل
و این من وجهٍ متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن)
که می آید (اردو) مصنوعی بازو مصنوعی پر و بال کر

بالکانه صاحب سروری بحواله نسخه حسین وفائی
گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
به بینند و بحوالهٔ تحفه گوید که مراد از دریچهٔ
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرهنگ
که در فرهنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ع)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت ٭
زهرگونه دران تمثالها ساخت ٭ ز عود و
عنبر آنزا آستانه ٭ درش سیمین و زرین
بالکانه ٭ (کمال اسمعیل ع) ترسم ز بالکانهٔ
دیده برون جهد ٭ این چند قطره خون که محلّ
وفای تست ٭ صاحب برهان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبّکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض معنی شبکه مطلقاً نهایتش
آنکه از آهن و برنج وغیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارگانه ـ دریچهٔ مشبّکی که از درون ـ بیرون
توان دید و به بای فارسی اصح است و بقول
صاحب جامع پنجرهٔ آهنی و برنجی که مشبّک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه به بای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاهر نیست صاحب
برهان (پالگانه) را به با و کاف فارسی دریچهٔ
خانه گفته و صاحب رشیدی بر (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه هست
نه دریچه مؤلّف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش هم رانجا کرده ایم و درینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
دغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالگانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدّل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که بر بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

که دریچه بالا گذشت و بر پالگانه هم می آید
- دریچهٔ مشبک را نام است و بس که بنای
آن برای نفوذ هوا است قلب اضافت
خانهٔ باد آنچه دریچه ها خای معجمه به کاف بدل شده
است هم قرین قیاس است چنانکه خمان
و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (پالگانه)
را که به با و کاف فارسی می آید بکاف عربی
هم نوشته اند تصفیه آن بجای خودش کنیم
که هر دو صحیح باشد و آنچه صاحب رشیدی
(بارکانه) مرادف (پالکانه) نوشته اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدل
است که رای مهمله به لام و بالعکس بدل
می شود چنانکه چنار و چنال بالجمله ازین قدر
تحقیق متحقق شد که اصح به بای عربی است
نه فارسی چنانکه بعض محققین بدون غور بر ماخذ رای
زده اند - این است حقیقت این لغت -
(اردو) دیکھو بادگانه -

بال کشادن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) بمعنی بال و پر کشادن که
طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طهرانی
ـه) تذرو بال کشاید ز شوق بر سر سرو ٭
چنانکه بر سر خوبان علاقهٔ دستار ٭ و (۲) پریدن
و سیر کردن (حافظ شیراز ـه) عقاب جور
کشاد است بال در همه شهر ٭ کمان گوشه
نشینی و تیر آهی نیست ٭ (اردو) (۱) پر
کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور
بٹیر اور مور اور فیل مرغ گھوما کرتا ہے
(۲) اڑنا - چکر لگانا - منڈلانا - بقول آصفیه
چیلون کا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا چکر
لگانا - گھومنا - (آتش ـه) منڈلا رہے
ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح ٭ شاید دہان
سگ سے مرا استخوان گرا ٭

بال کشیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کرده اش (بال و پر کشیدن در آب) پیداست که بجای خودش می آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب ۔

بالکون اصطلاح ۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) بالاخانہ و (۲) مہتابی ۔ صاحب بولچال بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ مفرّس (بال کنی) است کہ در لغت انگلیسی مہتابی را گویند مخفی مباد کہ مہتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک کہ برلب حوض برای سیر مہتاب سازند و بقول بہار عمارتی بلند مسطّح بی سقف خواہ از گچ و سنگ و خشت خواہ از خاک کہ پیش ایوان یا در میان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مہتاب (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بال بمعنی فوق و بالا بر معنی ہشتمش گذشت و کون بضم اوّل و سکون ثانی بقول برہان بمعنی نشستگاہ پس اگر این را ترکیب بال با کون قلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاہ بالا و کنایہ از بالاخانہ و مہتابی باشد اندرین صورت ہیچ ضرورت ندارد کہ این را مفرّس گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانہ و بارجا و برآمدہ (اردو) (۱) دیکھو بالاخانہ ۔ مذکر (۲) مہتابی ۔ بقول آصفیہ ایک اونچا بڑا ۔ کھلا ہوا کٹھہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے ہین ۔ (مؤنث) ۔

بال گرفتن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سند پیش کرده اش بال و پر گرفتن پیداست که بجای خودش می آید و مجرد بال گرفتن بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن

باللّه رفتن مصدر اصطلاحی ۔ (الف) بقول ضمیمۂ برهان و بحر کنایه از مکتب خانه رفتن

(ب) بالمدّر رو و (ب) (۱) بقول مؤیّد بحوالهٔ تاتارخوانی بمعنی بر و مکتب **مؤلّف** عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی هم یعنی بمکتب رونده. مخفی مبادکه در مدرسه های سلف تعلیم عقائد و فقه مقدّم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمهٔ آن ازینجاست که (بالمدّر رفتن) که بمعنی حقیقی سوی مدر رفتن است کنایه شد از رفتن بمدرسه که اکتساب علم واقف می کند ازو (اردو) (الف) مدرسه جانا (ب) (۱) مدرسه جا. (۲) مدرسه جانے والا۔

بال ماهی اصطلاح. بقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار پر ماهی که هر دو طرفش باشد صاحب بول چال هم ذکر این کرد. **مؤلّف** عرض کند که مرکّب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال (اردو) پر ماهی. مچھلی کے پر. مذکر۔

بال ملائک استعمال. مرکّب اضافی است بمعنی جناح و پرهای فرشتگان. ظهوری ؎

نمی بایست در بال ملائک شعله سر دادن
؏ چه حدّ من که سوزم آتشت را خام میدانم

(اردو) فرشتون کے پر. مذکر۔

بالنده بقول برهان و هفت و انند بروزن سازنده هر چیز که آن بالیده و تنومند شده باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشو و نما کننده و فزاینده **مؤلّف** عرض کند که اسم فاعل مصدر بالیدن است که می آید و تعریف برهان برای بالیده باشد نه بالنده و ضرورت نداشت که مشتقات بالیدن را ذکر کنیم. نمیدانیم که محققین نازک خیال چه نزاکت در معنی خیال کرده اند که جو پای کعبه را به ترکستان برده اند و ما ذکر این را بر ترکش ازین وجه ترجیح دادیم که غلطی تعریف را ظاهر کنیم (اردو) نشو و نما کرنے والا. اچھلنے والا. بالیدن کا اسم فاعل

بال نفس استعمال۔ مرکب اضافی است که فارسیان بآل را بمعنی ورم گرفته اند و به تحقیق ما اسم مصدر است که ذکرش بر معنی ششمش کرده ایم و این متعلق به ہمانست (ظهوری ؎) کنند شعله های درونی کباب‌شان از بیال نفس گر فغان برتیر دہا (اردو) سانس کا پھولنا۔ حاصل بالمصدر۔ اُس نالی کا ورم جس سے سانس چلتی ہے۔ (۲۲۵۰)

بالنگ بقول سروری۔ بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت نازک که مربا کنند (لسیحی اطعمه ؎) به شیخ وسیب مفتی وریواس محتسب ؛ بالنگ شد کلاو ترنجش مشیر گشت۔ صاحب جہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) جنسی از خیار ہم که آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جہانگیری و جامع ذکر ہر دو معنی کرده صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید که قوسی بمعنی ترنج بزرگ آورده پس آنچه رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محل تامل و معنی دوم ہم ذکر کرده مؤلف عرض کند که کلمهٔ با مخفف باد است و لنگ مبدل رنگ چنانچه چنار و چنال۔ پس بالنگ مخفف و مبدل (بادرنگ) است که بہر دو معنی بالا گذشت و آنچه خان آرزو بمقابلهٔ کلام قوسی بر قول صاحب رشیدی تامل کند می پرسیم از و که چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد۔ شاید تخفیفی که درین لغت لفظاً راه یافت بخیال نازکش ترنج را معنیً بزرگ کرد تحقیق ما این است و اتفاق محققین اہل زبان ہم که ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفته اند و ہمین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے۔ دیکھو ازرنگ و باتس۔

بالنگبویه | بحث این بر بادرنگبویه گذشت و مخفف این بالنگویه که بحذف موحده می آید (ارزو) دیکھو بادرنگبویه و بالنگویه ۔

(الف) بالنگو | (الف) بقول برہان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی بہ واو

(ب) بالنگویه | رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند و در عربی بقلۃ الاترجیہ ۔ صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه ہمان بادرنگبویه که گذشت و گوید که تخمی که الحال پیش عطاران بہ بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو ہمانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر ہردو لغت فرماید که در برہان (الف) را بکسر ثالث گفته و آن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که ہمان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بو شبیہ بہ (بادرنجبویه) و سبز مائل بہ سفیدی و برگ آن بی کنگره و بی تشریف و تخم آن درازتر از تخم ریحان و در افعال قریب بہ شاہسفرم و گرم و تر در آخر اول و مقوی قلب و جہت خفقان و رفع توحش و اسہال معوی و دموی باگلاب مجرب (الخ) مؤلف عرض کند که پریشان بیانی محققین در شکل انداز د ۔ ہمین صاحب محیط بر افرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خودرو گویند و بر بالنگو ہیچ اشارۂ افرنجمشک نکرد و درینجا (الف و ب) را مرادف نگیرد پس (ب) را مخفف و مبدل (بادرنگبویه) دانیم که دال مہمله و موحده ہفتم حذف و رای مہمله بہ لام بدل شد چنانکه چنار و چنال و (الف) ریحانی دیگر

شبیہہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید وصراحت کند که فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد کہ بالنگو لغت کدام زبان است و بوضوح پیوست که اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم توانیم عرض کرد کہ واو نسبت بر بالنگ زیادہ کردہ اند کہ در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہند - ہندو و آنچہ صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت (ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ - بکثرت استعمال بای موحدہ از ہر دو حذف شد (اردو) (الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہین (ب) دیکھو بادرنگبویہ -

بالو بقول جہانگیری بواو معروف (۱) دانہای سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و درد نکند و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در بعضی از ولایات فارس و عراق عجم کوک خوانند و بتازی ثولول و بہ ترکی کونیک و بہ تبریزی سکیل و بہندی مسّا گویند (شمس فخری ۵) بروبت ہر کہ روشن نیست چشمش * بود مقلہ بچشمش در چو بالو * و (۲) برادر را نیز خوانند - صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ برادری کہ از یک مادر و یک پدر باشد و (۳) بمعنی آواز حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت اوّل فرماید کہ بیاے فارسی مشہورتر است صاحب جامع متفق با برہان در ہر سہ معانی و صاحب سوار السبیل فرماید کہ بالو بہ لام مشدد بالیطالیانی گوی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو
در سراج به نقل معانی برهان قناعت کرده و
از ماخذ بحثی نکرده ما نسبت معنی اول عرض کنیم
که واو تصغیر یا نسبت بر کلمهٔ بال زیاده
کرده اند چنانکه دخترو و پسرو و هندو و بال
بمعنی ورم یا فربهی گذشت پس معنی لفظی این
ورم یا فربهی خفیف یا منسوب بورم یا فربهی
و کنایه از آژخ و نسبت معنی دوم عرض میشود
که بال بلغت سنسکرت کودک و طفل را گویند
پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد
از برادر حقیقی و شک نیست که این را مفرس
گیریم و بمعنی سوم مبدل بالا است که بزبان
زند و پازند فریاد و فغان را گویند که می آید
بای فارسی بموحده و الف به واو بدل میشود
چنانکه اسپ و اسب و تاغ و توغ فتامل
(اردو) (۱) دیکھو آژخ (۲) حقیقی بھائی
مذکر (۳) فریاد و فغان - مؤنث -

بالوا بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرضی
است که ازان ناخن بریزد - دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و خبری
نباشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند
صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است
که ناخن مانند ابرک سفید و براق شود و به
ادنی سبب بشکند بسبب استیلای یبوست
بران و سببش قلت خون است بجهت
ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن
و تنشف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال
و بقول انطاکی سبب آن سردی و خشکی است
که تکثیف و حبس کند (الخ) حیف است که
سند استعمال پیش و وجه تسمیه هم معلوم نشد
- اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو)
فارسیون نے بالوا مرض طلقیه کو کها هے
جسکے عارض هونے سے ناخن جهڑ جاتے هین مذکر -

بالوازه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ

باد پیچ را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که جا دارد که این را مبدل بالواسه گیریم که به سین مهمله عوض زای هوز می آید بمعنی تار که مقابل پود است و بادپیچ هم ریسمانی است که که بران نشینند و در هوا آیند و روند پس اسم جامد فارسی زبان باشد به تبدیل سین مهمله به زای هوز همچون سماروغ و زماروغ و عجبی نیست که اصل این بال وزه باشد مرکب از بال که بمعنی پر مرغ یا جناح است و وزّ در لغت عرب بمعنی بط آبی آمده فارسیان زای مشدد را به تخفیف خوانند و برای سهولت تلفظ الف زائد بعد واو آورده های نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به بازوی بط آبی که طاقت جست و پرواز دارد دیگری نتواند که تیز بال شود و همین قدر است حرکت بادپیچ در هوا والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو بادپیچ -

بالواسه بقول جهانگیری با لام موقوف تارها را گویند که بجهت بافتن مهیا ساخته باشند و آنرا تانه نیز خوانند و بقول برهان و جامع بروزن شاه کاسه بمعنی تار که مقابل پود است - خان آرزو در سراج ذکر این بخاموشی کند و از ماخذ ساکت مؤلف عرض کند که لفظ بال بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است و فارسیان هم (بال سمندر) به همین معنی گفته اند چنانکه گذشت پس اصل این (بال آسا) بود الف اول از ممدوده (آسا) بدل شد بواو چنانکه آلغونه و والغونه بمعنی لفظی این مثل موی و کنایه از تار (اردو) تانا بقول آصفیه اسم مذکر تار بخلاف پود وه طولانی تار جسے جولاہوں نے بننے کے واسطے ترتیب دیا ہو -

بالوانه بقول برهان بروزن آسمانه

(۱) مرغکی باشد کوچک و سیاه که شیرازیان
آنرا آواشه گویند صاحب جامع بذکر معنی
اوّل فرماید که (۲) بر وزن خاگیانه پرستوک
صاحب مؤید نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا
فرماید که مرغکی است مقدار کنجشکی سیاه و سپید
کوتاه پای بر درخت و دیوار نشیند و
اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند
و بحواله شرفنامه گوید که بهمین معنی با یای
حطّی آمده چنانکه می آید - خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در برهان
بالوایه بفتح تحتانی بر وزن چارخایه بمعنی
پرستوک آورده و اغلب که هر دو یکی است
و یکی ازین دو تصحیف - مؤلف عرض کند که
محقق با نام و نشان حق تحقیق ادا نکرد و طرز
بیانش تقاضای تحقیق کند معاصرین عجم با ما
اتفاق دارند که پرستوک بر زمین کم نشیند
و چون می نشیند جناح خود را بلند دارد تا در

پریدن زحمت نگیرد و چون بر درخت و دیوار
می نشیند جناح را بلند نکند که هوای مقام بلند
معین جناحش می شود و هم او گوید که عادت
(واشه) مبدّل (باشه که گذشت) همچنین
است و او زنهار بر زمین نیاید الّا بر دیوار
و شاخ درخت ها. معلوم می شود که در جناح
او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بالا نشینی را
بقسمت این هر دو ودیعت کرده اند پس معنی
لفظی این محافظ جناح باشد که بال بمعنی جناح
گذشت و وآن بمعنی نگهدارنده و نگهبان و
های هوّز در آخرش زائد. ازین قدر تحقیق
که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که
(بالوانه) به نون را صحیح گیریم و (بالوایه)
به تحتانی ششم که می آید مبدّل آن که نون
با تحتانی بدل شود چنانکه آونج و آویج این
است حقیقت این لغت که خان آرزو به
آسانی گفت که درین هر دو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افسرگر۔

بالواہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان پرندہ ایست کہ آنرا بعربی خطّاف گویند صاحب مؤیّد بحوالۂ ادات گوید کہ مرادف بالوایہ پرندہ ایست کہ آنرا فرشک نام است و بعربی خطّاف و بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ بالوایہ بہ تحتانی عوض نون ہم آمدہ و گوید کہ بابای فارسی ہم کہ ہرسہ لغظ مشترک است و آن مرغکی است ہمچون گنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد مؤلّف عرض کند کہ مخفف ہمان بالوانہ بحذف نون و حقیقت این ہمہ رانجا مذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایہ صاحبان جہانگیری و برہان و مؤیّد ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر (بالوانہ) بیان کردہ ایم کہ این مبدّل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

(۳۵۱) **بال و پر** استعمال (۱) بال و پر ہر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش یائی حال فارسیان برای طیور استعمال این ہر دو لغظ بہ یکجا کنند و بقاعدۂ خود بامصادر فارسی مرکّب ہم سازند چنانکہ در ملحقات می آید و (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکہ در (بال و پر جستجو) می آید (صائب ؎) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ٭ ذوالفقار شمع از بال و پر پروانہ است (اردو) (۱) بال و پر۔ پر پرزے۔ مذکر۔ طیور کے پر و بال۔ (۲) طاقت۔ مؤنث

(۳۵۲) **بال و پر برآوردن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن بال و پر و قوت پرواز گرفتن است (احسان قتی ؎) ہر حرف ہمچو مور برآورد بال و پر ٭ تا نامہ ام بہ آن بت شیرین زبان رسید ٭ (اردو) بال و پر پیدا کرنا۔ بال و پر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال و پر نکلنا)

کا ذکر کیا ہے۔

(۳۲۵۳) **بال وپر پرانداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال وپر باشد بمعنی متعدّی و دست از پرواز شستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ؎) اوج پرواز شان اگر بکمال ٭ نرسد بال و پر براندازند ٭ (اردو) بال و پر گرا دینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۳۲۵۴) **بال وپر بردوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و بال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ؎) خدنگ الف از خم نون ٭ و دال ٭ برون راند و بر دوختش پرّ و بال ٭ مخفی مباد کہ در بعض نسخ پر و بال را (ہر دو بال) نوشتہ محاورۂ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندہنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۳۲۵۵) **بال وپر بستن** استعمال۔ پر ہای طیور را از رشتہ بر بستن و مقید کردن پرندہ و باز داشتن از پرواز است (ظہوری ؎) کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی ٭ نبودی دانہ از خال تو گر دام محبت را ٭ (اردو) پر باندہنا۔ بقول آصفیہ پر مین ڈور باندہنا تاکہ جانور پھر نہ اڑ سکے۔ بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۳۲۵۶) **بال وپر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیہ بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن کہ ذریعۂ پرواز است (ظہوری ؎) دران صحرا کہ می گردد سمند رشت خاکستر ٭ مبادا اندیشۂ پرواز بال و پر پرستان را ٭ (اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۳۲۵۷) **بال وپر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ؎) در تو تاثیری ندارد نالۂ من ورنہ دوش ٭ طائر قدس را بال و پر پرواز بست ٭ (اردو)

پر باندھنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔
مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۳۳۵۸) بال وپر جستجو اصطلاح۔ بمعنی طاقت
جستجو و تعلق بمعنی دوم بال وپر (صائب
ؔ) از شرم نیست بال وپر جستجو مرا، چون
باز چشم بستہ شکارم دل خود است، (اردو)
جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۳۳۵۹) بال وپر خاریدن مصدر اصطلاحی۔
بمعنی خراشیدن بال وپر باشد کہ جانوران
در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و
مادۂ فیل مرغ و گنجشک وغیرہ ذلک (ظہوری
ؔ) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف، از شعلۂ شمع
چو بال وپر بخارم، (اردو) پرون کو چونچ
سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی مین
بار بار کھجلاتے ہین۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا
اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۳۳۶۰) بال وپر خواستن مصدر اصطلاحی۔
(۱) کنایہ باشد از ارادۂ گریز کردن (اسدی
طوسی ؔ) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد
بخواہشگری بال وپر از کبوتر، (۲)
بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال وپر
کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا
(۲) بال وپر چاہنا۔

(۳۳۶۱) بال وپر داشتن استعمال۔ بحث این
بر بال داشتن گذشت و سند استعمال این
ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۳۳۶۲) بال وپر ریختن استعمال۔ بحث این بر
(بال ریختن) گذشت (رضی ارتیمانی ؔ)
آسمان اینجا ببوسد آستان، جبرئیل اینجا
بریزد بال وپر، (اردو) دیکھو بال ریختن

(۳۳۶۳) بال وپر زدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
افشاندن بال است یعنی بیقراری پرند در
قفس یا پر زدن بسمل (ظہوری ؔ) عجب
است در رفتہ ما چمن بال وپر زدن،

زین عادتی کہ در شکن دام کردہ ایم ؛

(اردو) پھڑپھڑانا۔

بال و پر سوختن | استعمال۔ تعریف این (۲۴۴)

بر (بال سوختن) کردہ ایم (اردو)

دیکھو بال سوختن۔

بال و پر شکستن | استعمال۔ بمعنی حقیقی (۲۴۵)

است لازم و متعدی ہر دو (صائب ؎)

کنجی گرفتہ از قفس و دام فارغم ؛ بال و پر

شکستہ پریخانہ من است ؛ (اردو) بال

و پر ٹوٹنا۔ بال و پر توڑنا۔

بال و پر شمع | اصطلاح۔ مرکب اضافی (۲۴۶)

است کنایہ از زبان شمع (ظہوری ؎)

سوز عشقست کہ پرواز بیال و پر شمع ؛

خویش را گرم تر از شعلہ کشد در بر شمع ؛ (ولہ

؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغست ہمای

؛ شہرتش اوج گرفتست بیال و پر شمع ؛

(اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ صاحب

آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔

زبان شمع۔

(۲۴۷) بال و پر فشانی کردن | مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از آمادہ پرواز شدن (صائب

؎) تا خدنگ غمزہ بال و پر فشانی می کند

؛ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ؛

(اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے

کو مستعد ہونا۔

(۲۴۸) بال و پر کشادن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ

باشد از پرواز کردن (انوری ؎) دائی

چو خود ہمای بقا در ہوای دہر ؛ از بہر

مدت تو کشاد است بال و پر ؛ (اردو) اڑنا۔

(۲۴۹) بال و پر کشیدن در آب | مصدر اصطلاحی

شنا کردن ماہی یا بط یا دیگر پرندہ آبی (اثر

شیرازی ؎) گر بدریا پرتو اندازد چراغ

روی تو ؛ می کشد پروانہ ہمچون موج بال

و پر در آب ؛ (اردو) مچھلی یا پرند کا پانی میں تیرنا۔

(۲۲۷۰) **بال و پر گرفتن** استعمال۔ حاصل کردن بال و پر و بلند پروازی اختیار کردن (عرفی ۵) براہ عشق نگیرم ز شوق بال و پری؛ کہ نی پیادہ شمارند و نے سوارمرا؛ (اردو) بال و پر حاصل کرنا۔ بلند پرواز ہونا۔

(۲۲۷۱) **بال و پر یافتن** استعمال۔ بمعنی بال و پر حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است (حسن غزنوی ۵) دلی کہ از کرم عشق بال و پر یابد؛ چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد؛ (اردو) بال و پر پانا۔ قوت پرواز پیدا کرنا۔

(الف) **بالود** (الف) بقول برہان بضم ثالث و سکون واو و دال (ب) **بالودن** بمعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲) بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن اصحابان ہفت و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالا افزودہ کہ (۴) بمعنی بر آمدن ہم و گوید کہ کامل التصرف است و مضارع این بالاید و بقول صاحب جامع بمعنی سوم و چہارم و بقول صاحب موارد و نوادر بمعنی اوّل و سوم۔ ہر دو محققین آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفتہ اند و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل این و بالان و بالا مثلہ و بالش حاصل بالمصدرش (مولوی معنوی ۵) این نسب پیوست او را بودہ است؛ گر شہنشاہان ہمہ بالودہ است؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بالیدن است **مؤلف** عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدل بالیدن کہ می آید کہ یای حطی بدل شدہ بہ واو چنانکہ انگیل و انگول و اسم مصدر این ہمان بال کہ بجایش گذشت مخفی مباد کہ معنی اوّل لازم است و معنی چہارم متعلق بہ معنی سوم مضارع این بالد نہ بالاید چنانکہ صاحب عجم

گفته۔ قائل و باآل امر حاضر است و باآلنده اسم
فاعل۔ بعض محققین بالا تسامح کرده اند که باآل
را اسم فاعل گفته اند که بدون ترکیب افادهٔ
معنی فاعلی نمی کند و باآلان درینجا اسم حالیست
و بلحاظ مصدر باآلاندن امر حاضرش چنانکه بیجاش
ذکر کرده ایم آنانکه باآلان را درینجا امر حاضر
و اسم فاعل گفته اند بر نزاکت قواعد فارسی
غور نکرده اند۔ نمی دانیم که باآلا را چطور مرادف
باآلان قرار دادند و نمیدانیم که بذیل مشتقات
ضرورت بیان لفظ باآلا چه بود۔ خبر نیست
که طالبان حقیقت لغات را ہمچو محققین بے تحقیق
در غلط اندازند و فرق نازک الفاظ را برباد
دہند بخیال ما ضرورت نداشت که با بیان
مصدر تامنی مطلقش را ہم درعنوان جا دہیم
غلطی برہان وانند و ہفت است که چنین
کرده اند و پے بحقیقت نبرده اند طرز بیان
شان (الف) را اسم جامد قرار می دہند و این
غلط است (اردو) (۱) زیاده ہونا (۲)
پھولنا (۳) نمو کرنا۔ بڑا ہونا (۴) نکلنا۔

بالور | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح واو و سکون رای مہملہ لغت فارسی
زبان است بمعنی پردار و بالدار۔ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔
مؤلف عرض کند که وَر بقول برہان
کلمه ایست که افادهٔ معنی صاحب و خداوند
کند وقتیکه با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور
و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی
لفظی این صاحب بال و پر است و بس
(اردو) بال و پر رکھنے والا۔ پردار۔
طائر۔ اڑنے والا۔

بالوس | بقول سروری بر وزن سالوس کافور مغشوش را گویند و بشین معجمه نیز
آمده و بحوالۂ فرہنگ فرماید که لوس بمعنی غشی است که کافور مخلوط سازند پس برین تقدیر

این لغت مرکّب باشد (کسائی ے) کافور تو بالوس بود مشک تو باناک پُر بالوس تو
کافور کنی دائم مغشوش ۱۲ و فرماید که این ضعیف را اندک تاملی درین معنی و مثالش می رود
صاحب جهانگیری بذکر بالوس و بالوش همین معنی را بیان کرده صاحب رشیدی
متّفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید که بابای فارسی هم آمده
صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که لوس
بقول بعض بمعنی غش آمده پس این مرکّب بمجاز در کافور مغشوش استعمال یافته مؤلف
عرض کند که لوس بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را
بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی که داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ
فارسیان لوس را بسبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کرده اند و همین لغت (لوس)
اسم مصدر (لوسیدن) است که بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمه مبدّل
لوس که سین مهمله به معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی مخفی مباد که اصل لوس لاس
بالف باشد که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ابریشم ناصاف . فارسیان بقاعدهٔ خود
الف را با واو بدل کرده (چنانکه تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کرده اند و دیگر
معانیش هم بسبیل مجاز است پس بالوس مرکّب است از کلمهٔ با بمعنی همراهش و لفظ
لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارنده عموماً و مستعمل برای کافور مغشوش خصوصاً .
و بالوش که به همین معنی می آید مبدّل این و پالوش که به بای فارسی و شین معجمه بهمین معنی می آید
مبدّل بالوش که به موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ ضعیف است که صاحب

سروری وجه تامل را ظاهر نکرد (اردو) غیر خالص کافور۔ مذکر جس مین آمیزش ہوئی ہو

بالوسه بقول رشیدی وشمس به لام موقوف بمعنی تارکه ضد پود است که تانه نیز گویند مؤلف عرض کند که مخفف بالواسه که گذشت به تخفیف الف دوم وصراحت ماخذش بجای خودش کرده ایم (اردو) دیکھو بالواسه۔

بالوش بقول برہان وجامع وجہانگیری مبدل بالوس که به سین مہمله گذشت ومااشارهٔ این باصراحت ماخذ ہم در انجا کرده ایم۔ (اردو) دیکھو بالوس۔

بالون بقول صاحبان روزنامه ورہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی غباره صاحب بول چال صراحت کند که بالون و بیلون بدون الف ہر دو آمده صاحب سوار السبیل فرماید که معرب است از بالن به تشدید لام که بفرنساوی قسمی است از گہوارهٔ مخترعه که بران نشسته در ہوا به بالا

می روند حتی که از دیده غائب شوند و باز بحکمت عملی فرو دمی آیند واین از اختراعات عجیبهٔ زمان حال است و بہندی غباره و بعربی منطار خوانند۔ مؤلف عرض کند که بیلون لغت انگلیسی است به ہمین معنی معاصرین عجم تحتانی را بالف بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه بکدش واکدش و یرمغان وارمغان دیگر ہیچ (اردو) غباره۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا تو ان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہوائے لطیف وگرم بھر کر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیله سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بیلون یا اڑن کھٹولا

کہتے ہین ۔

بالویہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ برستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بر زیادت الف باین معنی آمده دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بر (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کرده ایم و این مخفف آنست و بس (اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ؎) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام * دیدم کُس فراخ بمانند بالۂ * صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ درو خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار رقص بی تکلم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چارو انہند و چون ساز و سامان درو کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیۂ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیاده کرده اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب سواء السبیل فرماید کہ بالا بزبان ایطالیانی بلونده کہ دران اسباب وغیره بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاول اقوی من الآخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ فرید علیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بر معنی نہمش گذشت جزین نیست کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو ابر غنچ (۲) دیکھو بال کے نوین معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار

(بالہ دادند) را بمعنی رقص کردند نوشتہ کہ ماضی مطلق
ہمین مصدر راست و متعلق بمعنی دوم لفظ بالا
کہ گذشت (اردو) رقص کرنا۔ ناچنا۔

بال ہما استعمال۔ مرکب اضافی است (۲۲۷۲)
بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ؎)
بال ہما و تارک اقبال دیگران ٭ تا فرق خود
بسایۂ زاغی رساندہ ایم ٭ (صائب ؎)
دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ٭
سایۂ بال ہما را بقفس نتوان کرد ٭ (اردو)
ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

بالی مرکب است از بال و یای مصدری (۲۲۷۳)
و بال در ینجا لغت عرب است بمعنی حال
و دل پس لغت عربی را بترکیب فارسی
استعمال کردہ اند چنانکہ شکستہ بالی بمعنی
شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی
پرندگیرہم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو)
اس کا استعمال اردو مین نہین ہے اور
ترکیب فارسی کے ساتھہ (شکستہ بالی) بمعنی
شکستہ حالی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ
نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از حسن غزنوی سندی پیش کند
کہ بر بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو
بال و پر یافتن۔

(الف) بالید (الف) بقول سروری
(ب) بالیدگی بمعنی نموکرد و افزود۔
(ج) بالیدن صاحب برہان فرماید
کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید
و نموکرد و بزرگ شد و برآمد و ہم او بر (ج)
فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون
گردیدن و (۲) نموکردن و بقول رشیدی
نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است و ہم او
ذکر معنی اول ہم کردہ صاحب سروری بر
معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری

بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بمعنی (۳) برآمدن
ہم و بقول جامع و بحر و موارد و نوادر مرادف
بالودن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ
(۴) بمعنی شگفتہ شدن از مسرت ہم واین
مجاز معنی اوّل است سند این در ملحقات
بر بالیدن آسمان می آید و بالودن کہ گذشت
مبدل این و اسم مصدر این بال کہ بجای
خودش گذشت فارسیان یای معروف
برو زیادہ کردند و علامت مصدر (دن)
در آخرش آوردہ مصدری ساختند
کہ بقاعدۂ مقننین فارسی مصدر جعلی است
و در نفس الامر باصول ما مصدر اصلی کہ اسم
مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است
نہ السنۂ غیر و امر حاضر این بال و مضارع
این بالد و حاصل بالمصدر این بالش و
بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مباد کہ ہمہ
معانی (ج) در (الف) باشد کہ ماضی مطلق
(ج) است (صائب ب ۵) می کند پر فربہی پہلوی
لاغر اختیار ⁂ ہر کہ داند رنج باریک مہ از
بالیدگی است ⁂ (ولہ ۵) بالیدگی است
لازمۂ التفات خلق ⁂ فربہ بیک دو ہفتہ ہلال
از اشارہ شد ⁂ (اردو) (الف) زیادہ
ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی
بڑھاؤ۔ پیدایش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲)
نمو کرنا۔ نشو نما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔
(۴) شگفتہ ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی افزودن آرزو دست مؤلف عرض
کند کہ متعلق بہ معنی اوّل بالیدن است و
بخیال ما شگفتہ شدن آرزو بہتر از افزودن
باشد کہ با معنی چہارم بالیدن تعلق دارد
چنانکہ گویند ع آرزوی ما می بالد کہ بامشاہدۂ
جمالش را آرزو می کردیم تا ملاقات حاصل شد

ومکالمہ ہم ؁ (اردو) آرزو زیادہ ہونا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے آرزو پھولنا

بالیدن آسمان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد از مسرت اوست ومتعلق بہ معنی چہارم بالیدن (ظہوری ؎) ببالد آسمان چون در سرافرازی کہ خورشیدش ؁ جبین در سجدۂ خاک درش نقش زمین کردست ؁ (اردو) آسمان کا شگفتہ ہونا۔ مسرت سے پھولنا۔ (۲۲۶۴)

بالیدن ایر مصدر اصطلاحی۔ نعوظ عضو تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت واین متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر سبیل مجاز کہ نعوظ ہم داخل نمو باشد (وطواط ؎) ایر اندر میان شلوارم ؁ پیرہن ہای پیرہن ہمی بالید ؁ (اردو) نعوظ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل کھڑا ہونا)۔ دیکھو انگیز۔ (۲۲۶۵)

(۲۲۶۶) **بالیدن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ افزون شدن ونشو ونما یافتن وبرآمدن وشگفتہ شدن آن چیز باشد واین مصدر عام است وبالیدن آرزو وآسمان وایر کہ گذشت داخل تعمیم ہمین مصدر باشد (ظہوری ؎) ذوق در بالیدن کاہیدن است ؁ گم شدن در خودنما یانیست این ؁ (اردو) کسی چیز کا بڑھنا۔ نشو ونما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۲۲۶۷) **بالیدن حیا** مصدر اصطلاحی۔ افزودن حیا باشد متعلق بمعنی اوّل بالیدن (بیدل ؎) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان ؁ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ؁ (اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

(۲۲۶۸) **بالیدن قد** مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن وبزرگ شدن قد باشد (ناصر بخچہ ؎) ز بالیدن قد آن دلربای ہا بگل سرو آزاد را ماند پای ؁ (اردو) قد بلند ہونا۔

بالیده بقول سروری (۱) هرچیزکه به بالا بلند باشد ونموکرده وافزوده (شاعره) رخسار وقدت کز گل وسروش عارست ⁂ بالیده نهالیست که ماهش بار است ⁂ صاحب برهان گوید که آدمی ودرخت را گویند که تنومند وبلند شده باشد وبقول رشیدی نشو ونما کننده وفزاینده صاحبان هفت و انند نقل نگار برهان **مؤلف** عرض کند که هاى هوز که افادهٔ معنى مفعولى كند زیاده کرده اند بر ماهیٔ مطلق بالیدن ومعنی لفظی این بالیده شد یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده باشد وتخصیص برهان باآدمی ودرخت در غلط می اندازد وآرزو می بالیده گفتن غلط نباشد معنی بیان کردهٔ صاحب رشیدی برای (بالنده به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود که اسم فاعل بالیدن است وبالیده افادهٔ معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان مصدر لازم را اسم مفعول نباید ازاینجاست که این را بلحاظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن نمی گوییم مخفی مباد که اگر های هوز را از آید گیریم (۲) افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل ہو چکی ہو (۲) نمو کیا ہے۔ پھولا ہے۔ زیادہ ہوا ہے۔

بالیک بقول برهان وجامع ومؤید وسراج بروزن تاریک کفش وپاپوش چرمی را گویند **مؤلف** عرض کند که این مبدل پالیک است، که به همین معنی بجای خودش می آید مرکب از پا بمعنی حقیقتش ولیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا وکنایه از پاتابه وکفش پا۔ بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ وتب واسپ واسب محاورهٔ فارسیان بالیک مبدل پالیک را مخصوص کرده است با کفش وپاپوش۔ (اردو) دیکھو افزار پا۔

بالین بقول برهان بروزن کابین (۱) بالشی را گویند که زیر سر نهند صاحبان رشیدی

وسراج وبهار عجم این را مرادف بالش گفته اند
وصاحب ناصری گوید که موضوع از بال است
وآنچه زیر سر می نهند بپارسی دری (سرین
بفتح سین) وآنچه در زیر تن نهند بستر وبرجوآ
ونهالی وتوشک نیز گویند۔ صاحب فرهنگ
فدائی که از اهل زبانست بر بالین گوید که (۲)
دو پارچه است که مانند پیلهٔ بزرگ می دوزند
وآن را به کلفتی سه چار گره از پشم وپنبه پر
می کنند وهنگام خواب برای آسایش تن
آن را گسترده سر بنی بر یکسر آن نهاده بر آن
می خوابند وآن همه را بستر می گویند مؤلف
عرض کند که بالین بمعنی حقیقی منسوب به بال (۳)
تکیه را نام است که بر بستر استراحت دو طرف
باشد وهمین را بالین بر هم گویند اشارهٔ این بر بالش
کرده ایم وصراحت ماخذ که همه را انجاست
متقاضی معنی سوم ومعنی اول ودوم هم مجاز
معنی سوم باشد (ظهوری ۵) ناتوان گشته ام
از سنگدلی بی مهری ٭ بستر از آهن وبالین
سنگ از خاره مرا ٭ (واله ۵) چو به بیهوده
ته کند زانو ٭ هیچ بالین چو آستان تو نیست ٭
(صائب ۵) بالین زسر گرانی ما نیست
در عذاب ٭ از دست خود بود چو سبو تکیه گاه
ما ٭ (باباطاهر همدانی بدری ۵۲) دلم شهباز
هجرانت غمینه ٭ سر پنجم خشت وبالینم زمینه ٭
(صائب ۵۳) شمع را بالین به بال وپر
پروانه است ٭ بستر آسودگی خاکستر
پروانه است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیہ۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبہ دار (۳)
بازو کا تکیہ جو بستر استراحت پر دونوں جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۳۳۶۵) **بالین بزیر سر نهادن** استعمال تکیه زیر
سر کردن (ظهوری ۵) بزیر سر نهد از
سوجه بالین در دل دریا ٭ اگر خواهی گذر

برچشم چیچون بارم اندازد ۞ (اردو)
تکیه سرہانے لینا۔

(الف) بالین پرست اصطلاح (الف
(ب) بالین پرستنده بقول صاحب

سروری وجہانگیری وبرہان وجامع (۱)
تنبل وکاہل وبیکاره وہیچکاره صاحب بحر
ووارسته فرماید که شخص آرام دوست که
سر از بالین نتواند برداشت وخدمتگاری
که هیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ے
سر فردی چو خورشید از دو عالم آرزو دارم
نه از بالین پرستانم که جفتم آرزو باشد ۞
صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که (۲)
بمعنی خدمتگار ہم (امیر خسرو ے) ز چین تا
قیروان بالین پرستش ۞ ز مشرق تا بمغرب
زیر دستش ۞ (نظامی ے) چو تو خدمت
پای و نیروی دست ۞ حوالت کنی سوی
بالین پرست ۞ چو بالین پرستت نماند بجای
۞ نه آنکه بمانی تو بیدست و پای ۞ زلالی
ے) شده بالین پرست بخت من ہوش ۞
سراپا چشم و نظاره فراموش ۞ مؤلف
عرض کند که هر که پرستش بالین کند و صبح تا
شام بستر استراحت را دوست دارد و نگذارد
هیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل
ترکیبی است و آنچه وارسته و بحر خدمتگاری
را بالین پرست گفته اند که از بالین جدا نشود
و صاحب رشیدی به مطلق خدمتگار قناعت
کند از این هر دو. قول رشیدی را معتبر دانیم
زیرا که معنی اول عام است برای هر کسی که
هیچکاره باشد به بالین پرستی اعم از اینکه غلام
باشد یا مولی و آنچه خدمتی را بالین پرست
نام کرده اند حقیقت آن اینست که عادت
غلامان عرب و عجم است که چون حکم آقای
خود بجا آرند بر بالین دراز کشند و باز بجد
بر می خیزند و بعد ادای خدمت بر بستر خود

درازمی شوند واین عادت شان برای دفع تعب خویشتن است دیگر هیچ ازینجاست که فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده‌اند واین عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل هنر ومعقولیت شانست که دفع ماندگی خود می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند و (ب) هم بر هر دو معنی (الف) شامل (نظامی ۵۲) چو بالین پرستنده شد چیره گوی ٭ ازو بیشتر مهربانی مجوی ٭ (اردو) (الف و ب) (۱) سست کاہل (۲) خدمتی - خدمتگار - غلام مذکر -

(۳۳۸۰) **بالین چیدن** اصطلاح - منتخب کردن و قرار دادن تکیه (ظهوری ۵) به بستر حوا افتم کسی از براہیم ٭ بجز خشت آن کوی بالین نچینید ٭ (اردو) تکیه قرار دینا - تکیه تجویز کرنا -

(۳۳۸۱) **بالین خواب** استعمال - مرکب اضافی است بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش گذشت (صائب ۵۶) آن گران خوابم که نتوانم زجا برخاستن ٭ دامن محشر اگر بالین خواب من شود ٭ (اردو) بچھونا - بقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - بستر - توشک -

(۳۳۸۲) **بالین در زیر سر کشیدن** استعمال - تکیه زیر سر گرفتن است (ظهوری ۵) کشد در زیر سر بالین زانوی مسیحا را ٭ کسی گر آرزوی خویش را بر بستر اندازد ٭ (اردو) تکیه سرہانے لینا -

(۳۳۸۳) **بالین ساختن** استعمال - تکیه درست کردن و بالش قائم کردن (ظهوری ۵) زبرگ گلم نیز سازند بالین ٭ زخاشاک کوی تو بستر شناسم ٭ (اردو) تکیه بنانا -

(۳۳۸۴) **بالین شدن** استعمال - قرار یافتن بالین است (ظهوری ۵) شود بالین سری را آستانش ٭ که در غوغای محشر بر ندارند ٭ (اردو) تکیه بننا -

بالین شکستن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته وبحر وبهار - پارهٔ تعظیمی کردن که

آن از بالین جدا شدن است گویند فقره
"پیشتر او رفتیم برای ما بالین شکست" یعنی
اعتنائی بحال ما نکرد (صائب ۵) صد کبوتر
گر فرستد کعبه بالین نشکنیم ؛ ما و بت یکروز در
بتخانه پا فشرده ایم ؛ مؤلف گوید که معنی
این حرکت کردن از جای باشد و همین معنی
درست می شود بهر دو سند بالا قرینهٔ فقرهٔ
اول اند کی حرکت خفیف را بمعنی قدری تعظیم
می آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیف هم
کردن) را مقصود دارد پس نظر بهر دو فقره
استعمال این به المخصوص با تعظیم کردن -
عام را خاص کردن است فتامل مخفی
مباد که (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن
می آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت
کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی
حرکت کرنا تعظیم کے لیے اپنی جگہہ سے ہلنا۔
بالین فراغت | استعمال ؛ مرکب اضافی است (۲۲۵۵)
بمعنی بستر فراغت که فراغت باشد (صائب
۵) از جسم کن بستر و بالین فراغت ؛ از بالین
پنبه چو حلاج مهیا سنی سازم ؛ (اردو)
راحت کو (بستر راحت) بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں
بالین کج نهادن | مصدر اصطلاحی یکی از تعبیر
بحر و بهار و وارسته (۱) خواب گران کردن
و (۲) نزد معنی نخوت و غرور بهم رسانیدن
الاول هو الاصح (طالب آملی ۵) فلک
وسیلهٔ بیدارئی مهیا سازم ؛ که بخت خفتهٔ
ما کج نهاد بالین را ؛ مؤلف عرض کند که
مرادف (بالش کج نهادن) است که گذشت
واز حقیقت این معنی همه را انجا بحث کرده ایم
(اردو) دیکھو بالش کج نهادن -
(۲۲۵۶) بالین کردن از چیزی | استعمال تکیه زیر
سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن
بر چیزی که بالین بمعنی بستر و تکیه آمده (صائب
۵) دل را ز کینه هر که سبکبار کرده است ؛

بالین و بستر از گل بیخار کردہ است ؎ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گرداندن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر (بالین گرداندن بیمار) گوید کہ این حالت در شدت بیماری می باشد و از اسنادیکہ پیش کردہ اش (گرداندن بیمار بالین را) پیدا است۔ عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست و (بالین گرداندن) بمعنی حقیقی است کہ خصوصیت با بیمار ندارد و کنایہ باشد از بیقراری کہ ہر گرا خواب نیاید بر یک پہلو قائم نہ ماند (میرزا صائب ؎) دلم ہر لحظہ از داغی بداغ دیگر آویزد ؎ چو بیماری کہ گرداند ز تاب درد بالین را ؎ (میرزا اصغر فطرت ؎) دل از جامی رود ہر دم بیاد شوخی چشمش ؎ چو بیتابانہ می گرداند این بیمار بالین را ؎ (اردو) کروٹین بدلنا۔ کروٹین لینا بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا تڑپنا۔ بے کل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار کا کروٹین بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے

(۲۲۸۷) **بالین نہادن** استعمال۔ بمعنی فرش بالین کردن و بالین گستردن (ظہوری ؎) بالین بنہ ز عشق ظہوری کہ پہلویم ؎ از لاغری بفرش ہی بوریا رسید ؎ اگر بالین را بمعنی بالین سر گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔ (اردو) بچھونا بچھانا۔ تکیہ رکھنا۔

بالیوز بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است کہ از سوی پادشاہی در شہر خسروبیگانہ برای کارپردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال ما این مبدل بالیوس است کہ بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و کیل دولت

که سین مهمله بزای هوز بدل شد چنانکه سمار روغ و زمار روغ پس مفرس باشد (اردو)
سفیر بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - ایلچی - وکیل آپ ہی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے -
(انگلش) اسم مذکر - وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار مین رہے -

بالیوس بقول برہان و سراج و جہانگیری و مؤید و جامع و اننددو شمس و ہفت بروزن
خاکبوس ولایت قندہار را گویند مؤلف گوید که اگرچه محققین بالا این را لغت فارسی گفته اند
ولیکن بخیال ما لغت ترکی است بمعنی سفیر و قنصل و عجبی نیست که قندہار - در زمانی مستقر
باشد که نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس توان گفت و الله اعلم (اردو) قندہار
ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب مین واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے

بام بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری (۱) بمعنی معروف صاحب جہانگیری
فرماید که بدین معنی بان به نون ہم آمده صاحب برہان صراحت کند که طرف بیرونی سقف
خانه را گویند و بعضی طرف درونی خانه را گفته اند بقرینه پشت بام وظاہرا که تمام
پوشش خانه را بام بگویند - خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده - صاحب فرہنگ
فدائی که از معاصرین عجم است می فرماید که بالای خانه که رویش به آسمان است صاحب
کنز که محقق ترکی زبانست ذکر این بمعنی سقف کرده فرماید که لغت فارسی است و صراحت
فرماید کند که ہمین لغت فارسی بترکی برای قنطره یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند
که خیال اکثر محققین ہمین قدر معلوم می شود که این اسم جامد فارسی زبان است و از
استعمال انوری بام - بالای سقف ظاہر می شود و بان که به نون عوض میم می آید مبدل

این جا دارد که این را مجاز بمعنی چہارم گیریم که از آواز بلند۔ بلندی عمارت وسقف را مجازاً گرفتہ باشند واللہ اعلم۔ بای حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت ہم یافتہ می شود ومعاصرین عجم ہم بر زبان دارند (انوری ؎) این نیارم از رہ فکرت رسیدن در تو وای زانکہ بر نتوان شدن بر آسمان از راہ بام ؎ (اردو) چھت۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ سقف۔ پٹاؤ۔ کوٹھا۔ بام اور آپ ہی نے بام پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کوٹھا چھت۔ بالاخانہ۔ اٹاری۔

(۲) بام۔ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وجامع وناصری بمعنی بامداد۔ صاحب برہان صراحت فرماید کہ مخفف بامداد است کہ صبحگاہ باشد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آوردہ گوید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ مقابل شام است وبس وظاہر اصل بامداد نہ مخفف آن کہ بامداد وبامدادان وبامگاہ ہمہ ازہمین یک اسم جامد بترکیب قرار یافتہ اند کہ بجای خودش صراحت کنیم (انوری ؎) بوقت شام ہمین این وآن سیاہ دگل گو بگاہ بام ہمی آن باین دہد اختر ؎ (شیخ اوحدی ؎) نیمشب دیدہ مؤذن شام گو دیدہ زنیسوی شام وزانسو بام ؎ (اردو) صبح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تڑکا۔ فجر سحر۔ پگاہ۔

(۳) بام۔ بقول سروری وبرہان وجامع وناصری بمعنی قرض کہ وام ہم گویند وبقول رشیدی مرادف وام وبقول خان آرزو در سراج مغیر وام مؤلف عرض کند کہ وام

بہ واو اوّل عوض موحّدہ۔ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اُردو بہ ہمین معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہ ہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای موحّدہ بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برنجن و ورنجن بعضی برانند کہ فارسیان وام را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ امّا صاحب ساطع کہ محقّق زبان سنسکرت است از لغت وام ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وِآم بالکسر و مدّ ہمزہ بر وزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواساکردن آمدہ پس فارسیان بہ تبدیل حرکات مفرّس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتدائاً ذریعۂ موافقت و مواسات است و در آخر مقراض محبّت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدّل وام است و بس (اردو) وام بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قرض۔ اُدہار۔ رِن۔ جیسے قرض وام لیکر کام چلالو (شاہ نصیرؔ) اُس نے بوسے لب میگون کے دیے وعدے پر ہاۓ مژدہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب ہۓ

(۴۸) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بَم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری و برہان تار بم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن تار گندہ باشد کہ در ساز ہا بندند و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر و مخفّف بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مؤید فرماید کہ رودۂ سطبر باشد کہ بتازی آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقّق لغات عربیست بر بم فرماید کہ بالفتح و تشدید میم تار سطبر از تارہای ساز مؤلّف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفّظ

فریدعلیہ بم (لغت عربی) است و بم مخففش وجا دارد کہ فارسیان بم را بہ تخفیف بم کردہ باشند ولیس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باتی حال بم و بام ہردو در فارسی مستعمل است وشک نیست کہ مقرس باشد و بم مخفف بام اصلا نیست چنانکہ خان آرزو گمان بردہ وصاحب رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکردہ بالجملہ بام و بم ہردو بمعنی صدای بلند وکلان است کہ مقابل زیر باشد و زیر بالکسر بیای معروف آواز باریک کہ مقابل بم است و تار سازی کہ آواز باریک دہد (خاجوی کرمانی ؎) چو مطربان سحر آہ زیر و بام کنند ٭ معاشران صبوحی ہوای جام کنند ٭ (ولہ ؎) بسوز نالہ زارم ز عشاق ٭ نوای زیر و بامی بر نیامد ٭ (اردو) بم۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔

(۵) بام۔ بقول برہان وجامع نام قلعہ ایست در ماوراء النہر خان آرزو در سراج گوید کہ صاحب برہان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراء النہر کردہ واین خطاست کہ بلخ داخل خراسان است نہ ماوراء النہر زیراچہ این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند کہ منظر بلندی این قلعہ نامش بام کردہ باشند متعلق بہ معنی چہارم و اول۔ وجہ تسمیہ این ہمین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعہ کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے۔ مذکر۔

(۶) بام۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است گوید کہ کشادگی یا دوری میان دو دست کہ ہنگام کشودن بغل و دراز کردن ہردستی بہ برون سوی خودش راست یا چپ بام می گویند۔ چنانکہ کشادگی و دوری میان دو پا را ہنگام راہ رفتن یک گام نامیدہ اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بم و بام

ہر دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمدہ کذا فی الساطع وما اشارۂ این بہ معنی دوم باز کردہ ایم
و بر اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرس دانیم (صائب ؎) از پیچ و تاب حلقۂ
کند بام آفتاب ہم اصلاح دست اگر نزند بر کمال خطش (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے
(۷) بام - بہ تحقیق ما بمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمدہ و این مجاز معنی اول یا چہارم (۲۷۸)
باشد سند این بہ (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی - رفعت - مؤنث -

بام بدیع اصطلاح - بقول ضمیمۂ جہانگیری
و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک و عرش و
کرسی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ از
آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر
عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و
کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است محققین اول الذکر کہ واو عطف
را درمیان فلک و عرش آوردہ اند غور
نکردہ اند (اردو) نوان آسمان - مذکر
عرش - دیکھو بادبان اخضر - کرسی اسم مؤنث
آٹھوان آسمان -

بام بردن از چیزی مصدر اصطلاحی (۲۷۹)
کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در
بلندی و بلند تر شدن است بمقابل چیزی
و این متعلق است بہ معنی ہفتم بام (انوری
؎) قدرت از گردون گردان بردہ قدرش
رایت از خورشید تابان بردہ بام (اردو)
کسی چیز کے مقابلہ مین بلندی حاصل کرنا -
زیادہ بلند ہونا -

بام بلند اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ
برہان (۱) کنایہ از قصر و عمارت بلند و رفیع
و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس
و بحر بترک معنی اول ذکر معنی دوم کردہ گویند
کہ (۳) عرش و (۴) قصر ہامان مؤلف

عرض کند کہ مرکّب توصیفی و بمعنی اوّل حقیقی
است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ باشد
حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذّکر سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارت
کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) دیکھو
آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر
ہامان۔ مذکّر۔ (۲) صاحب آصفیہ نے ہامان
پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) **بام نشست**

(ب) **بام نشستن و آستان برخاستن**

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب
نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران
شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ
ازین است کہ خراب شد و ویران گردید و
صاحب مؤیّد ہم بحوالہ قنیہ ذکر (الف) کردہ
و بہار نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از خراب و
منہدم شدن خانہ باشد مؤلّف عرض کند کہ
بام نشستن مصدریست مرکّب کنایہ از افتادن
و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلقش
و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم
و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است
و (ب) مقولہ ایست و لیکن نباید کہ بصورت
مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی
را بینند کہ منہدم شدی گویند کہ "بام نشست
و آستان برخاست" مقصود شان انہدام خانہ
آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم
باقی نماند (حکیم خاقانی ؎) چار دیوار خانہ
روزن شد، بام نشست و آستان برخاست
؎ (اردو) (الف) مکان بیٹھ گیا (ب)
مکان گر کر ڈھیر ہونا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ
برہان و بحر سقف را گویند مؤلّف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندہ
بام است و بام درینجا بمعنی مطلق خانہ

بمعنی اوّلش (اردو) مکان کی سقف یعنی مکان کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و بحر و بہار کنایہ ہم پلک چشم کہ بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بمجاز گفتہ باشند از جہتہ آنکہ بالای چشم خانہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد کہ جفن ہمچون سقفی است بر خانۂ چشم مخفی مباد کہ پلک در فارسی زبان بقول برہان بر وزن فلک و نیز بفتح و کسر اوّل و سکون ثانی لحاف چشم است نہ مژگان و ہندیان مژہ را پلک گویند (سوزنی ؎) چون بوم بام چشم با بر و بر و زخشم ٭ و زکینہ گشتہ پردہ بنیش بلیوار ٭ (اردو) پپوٹا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔ نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

باہچہ استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ صراح گوید کہ لغت فارسی است بمعنی زہار امّا در کتب موجودہ یافتہ نشد و در منتہی الارب بمعنی عدانہ زہدان و زہار نوشتہ و ظاہر اکنایہ از زہار باشد مؤلف عرض کند کہ زہار بکسر اوّل شرمگاہ یعنی موضع فرج و ذکر مرد و باہچہ مصغر بام است یعنی بام کوچک و این کنایہ باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف ۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصّہ۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ بام بمعنی اوّل اوست و خضرا لغتِ عرب است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایہ از آسمان (اردو) دیکھو آسمان ۔ حضرت امیر نے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہاً
مین لکھا ہے۔

(الف) بامداد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بامدادان ضمیمہ برہان نزدیک
سفیدۂ دم صبح و ہم او نسبت (ب) گوید کہ
(۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را
گویند و بعضی مابین طلوع فجر و برآمدن آفتاب
را بامداد گویند و غدوہ و غداۃ ہمان است
خان آرزو در سراج بر (ب) گوید کہ تحقیق
آنست کہ بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت
است و مابعد آن مجاز۔ بہار نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ تسامح بعض محققین است
کہ بامداد را اصل گرفتہ اند و بام را مخففش
چنانکہ اشارۂ این بر لفظ بام کردہ ایم بامداد
مرکب است از بام کہ بمعنی صبح گذشت
و داد بقول کنز اللغات قوام و قوام بفتح راستی
و بکسر اول نظام و اصل چیزی کہ بدان قائم باشد
آن چیز پس بامداد قلب اضافت دادِ بام
بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح
راست است و مزید علیہ آن بزیادت الف
و نون بامدادان دیگر ہیچ و برای معنی دوم
اگر سند استعمال پیش شود غیر از مجاز نباشد
(انوری ــہ) تا رسم تہنیت بود اندر جہان
بعید ؛؛ ہر بامداد بر تو چو عید خجستہ باد ؛؛ (ولہ
ب ــہ) سلامی ز گیتی بسوی تو آید ؛؛ کہ پر ان
کند بامدادان سلامت ؛؛ (اردو) (الف)
و (ب) (۱) صبح صادق۔ بقول آصفیہ۔ عربی
اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح
جسکے ساتھ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح
ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح
گجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد
آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا
یون کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت
پہلے مشرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ؎) صبح صادق جسکو کہتے
ہیں وہ ہے موی سپید ٭ رات اک رنگ خضابی
ہے سپہر پیر کا ٭ (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) بامدادان پگاه اصطلاح (الف)
(ب) بامداد پگاه بقول صاحب ہفت
بحوالۂ اصطلاح صبح را گویند و ہکذا فی البحر۔
وصاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح ذکر (ب) کردہ
گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ؎)
ملک را آفتاب روی تو ہست ٭ ابد الدہر
بامداد پگاه ٭ (ولہ ؎) بزرگوارا من بندہ
را بدولت تو ٭ نماز شام اہل گشت بامداد
پگاه ٭ (ولہ ؎) مباد خود نبود تا بشام گاه
آید ٭ شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاه ٭ مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح
صادق روز و پگاه درینجا مجازاً بمعنی روز
باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح مؤنث

بامدادین اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت فجر
(۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداة و غدوة
آوردہ است و میان نماز بامداد و برآمدن
آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف
بامدادان نوشتہ و فرقی در ہر دو نکردہ مؤلف
عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم
کہ معنی لفظی این بہ زیادت یا و نون نسبت منسوب
بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین و حقیقت
بامداد بجای خودش گذشت و نسبت معنی دوم
اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ
مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین
کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بقول رشیدی و ضمیمہ برہان و ناصری کنایہ
از فلک و عرش و کرسی و بقول بحر فلک عرش
و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و مرادف بام بدیع کہ گذشت حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد و لیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان و ہفت و بحر کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکّب اضافی و توصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

بامرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن دامگہ زینہ و نردبان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد و بس (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑہی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ مرکّب اضافی است و کنایہ باشد و خلاف قیاس نیست زیراکہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتوان آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی و ناصری بسکون میم و فتح زای معجمہ نوبتی کہ در بامداد نوازند یعنی کوس و نقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع و بحر و برہان بر مطلق کوس و نقّارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام بمجاز باشد جہتہ آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بر بام می زنند تا آواز آن دورتر رسد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود و اگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکّب از لفظ بام و زد کہ مخفف زدہ باشد (خلّاق المعانی ؎) بامزد حسن تو زد آسمان ٭ نامزد عشق تو آمد جہان ٭ (ولہ ؎) ما و شکر ریز عیش کرد در خمار ٭ بامزد خرّمی ببام بر آمد ٭ (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث

نقّارہ۔ دھونسا۔ باجہ کوس۔ طبل۔ دمامہ۔ ڈنکا (اختر ؎) نقارچی کبھی ہجر مین میرے رقیب مین ۞ نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک نہین بجی ۞ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے بادشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور اُسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد مین پانچ وقت بجنی شروع ہو گئی جسکی وجہ مورخون نے یہ لکھی ہے کہ بادشاہ مذکور کے دشمن بادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون کو بٹھا کر سحر و افسون پڑھا کرتے تھے اور بادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور بادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہئے اور مشہور کر دیا کہ بادشاہ مرگیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے بادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور اس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیا (الخ) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ نوبت مین نقّارہ۔ شہنائی۔ قرنائے۔ جھانجھہ داخل ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نو بجے صبح (۳) وقت زوال (۴) سرشام (۵) دوپہر رات مراد ہے۔

بام زمانہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و رشیدی و مؤیّد و شمس (۱) کنایہ از فلک و بقول برہان و جامع و بحر و ہفت (۲) کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و ما با معاصرین آخر الذکر اتّفاق داریم کہ معنی دوم بہ تخصیص زمانہ بہتر از معنی اوّل است و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست مسلّمہ معاصرین عجم نیست

معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان۔ مذکر۔

با مزه اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلف عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی ہمه ہم اوست و معنی لفظی این مزه دارنده و مزه حاصل بالمصدر مزیدن است که بمعنی مکیدن می آید ترجمهٔ ذوق (اردو) بامزه کھہ سکتے ہین۔ ذائقه دار۔

(الف) **بامس** بقول سروری بضم میم پای بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون تواند رفت و بقول جهانگیری کسی که از بودن او شهری و دیاری تنگ آمده باشد و بنابر موانع از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برهان گوید که بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او باشد دلگیر شده و تنگ آمده باشد و بنابر مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد و در نهایت عسرت و پریشانی گذراند و باین دو معنی بضم ثالث هم بنظر آمده و بابای فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید که بفتح میم شخصی که عاجز و بیجا مانده چنانکه حرکت نکند و سخن نگوید گویا او را بمس یعنی بزنجیر کرده اند صاحبان جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند و گرفتار رو ندکر قول قوسی و رشیدی نسبت جهانگیری گوید که بضمّ میم گرفتن خطاست (الخ) مخفی مباد که مس بفتح اوّل و سکون ثانی بقول برهان پای بندی که کسی را از ان خلاص و نجات مشکل و دشوار باشد و بقول بعض بندی که بر پای مجرمان نهند و بضمّ اوّل مانعی باشد که کسی بسبب آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اوّل نزدیک است و بکسر اوّل جوهری از فلزات که دیگ و طبق و غیره از ان سازند (الخ) صاحب جامع

هم همزبان برهان وخود خان آرزو بر لفظ مس
گوید که حق تحقیق آنست که مس بفتح میم معنی پابند
است مطلقاً وفرماید که تحقیق فتح در لفظ پامس
گذشت (انتهی) پس بخیال مؤلف کلمهٔ پا درین
لغت بمعنی معنی همش باشد ومعنی لفظی این پای بند
دارنده ومجبور وبی اختیار وبی چاره تحقیق کامل
مس بجایش می آید ودرینجا همین قدر کافی است
که خان آرزو که پامس را بضم میم غلط می پندارد
انگاهی ادعای او بر اسنادی است که بدست
آمده وبه تحقیق لغت همت نمی گمارد هرگاه صاحب
جامع که از اهل زبانست مس را بضم هم آورده
پس ما را نمیرسد که بدون وجه موجه برخلافش
رودیم قول صاحب جامع مصداق سند باشد
(حکیم دقیقی ؎) خدایگانه پامس شهر بیگانه
فزون ازین نتوانم نشست دستوری ۔
(شمس فخری ؎) همچون خر لنگ است
حسودت بوحل در افتاده وپه بار بمانده
شده پامس (حکیم سوزنی ؎) از شرف
وفر وجاه بر فلک سا دسید در چمن باغ او
یاسمن ونرگسید با همه سنگ ورنگ بیهده
وپامسید خود بخود از بکید گر راز نهان بر رسید
(سعید اشرف ؎) پادشاه شرع ودین
قاضی القضات عقل پیش طبع او پامس بود
مادح تو چون توئی باید بزرگ گر چه هم
آرایندهٔ گل خس بود پایی حال استعمال این
پامصدر بودن وشدن چنانکه ـ ـ ـ ـ

(ب) **پامس بودن** از کلام سعید اشرف
(ج) **پامس شدن** وشمس فخری پیداست

که بمعنی پابند بودن وپابند شدن باشد وماخذ
پامس بهای فارسی بجایش عرض کنیم (اردو)
(الف) معذور۔ مجبور۔ عاجز۔ بے اختیار۔
بے چارہ و (ب) و (ج) مجبور ہونا۔ بے اختیار
ہونا۔ معذور ہونا۔ عاجز ہونا۔

پامسلمان الله الله پارمیهن راهم راهم مثل

صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بحق کسی زنند
کہ با ہر کس کہ سخن کند اتباع کلامش نماید و از املا
خود ظاہر نکند و چون مباحثۂ مذہبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را ہم مشربش
ظاہر کند (اردو) رکابی مذہب - بقول
آصفیہ - تھالی کا بیگن - (خالو جعفر علی مرحوم
سے) سب اسے جانتے ہین ہے وہ رکابی مذہب
کہ اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈہل جائیگا - صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو مین بھی مستعمل ہے یعنے کسی سے کچھ خصومت
نہین ہر ایک سے معاملہ اُسکے ڈہنگ پر یعنے
صلح کل ہین اور ظرفا بطور طعن رکابیا مذہب
بولتے ہین -

بامشاد بقول سروری و جہانگیری و برہان
و جامع و ناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچہری سے) بلبل باغی بباغ دوش نوائی بزد
خوبتر از باربد نیک تر از بامشاد - صاحب
رشیدی نسبت وجہ تسمیہ میفرماید کہ وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند کہ ہمہ کس را شاد
می کرد خان آرزو در سراج گوید کہ برین تقدیر
بامشاد لقب او باشد نہ علم و فرماید کہ می تواند
کہ از جہت تیمن بدین نام مسمّی شدہ باشد
از عالم صباح الخیر کہ نام کنیز کنند (اردو)
بامشاد - ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا - مذکر -

بام فراخ اصطلاح - بقول ضمیمۂ برہان
و مؤید و بحر و ہفت (۱) کنایہ از فلک نہم کہ
عرش باشد و (۲) ہر آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است - خلاف قیاس
نیست - بشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان -

(الف) **بام گشادہ رفیع** اصطلاح - صاحب
(ب) **بام گشادہ رواق** بحر نسبت ہر دو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع
نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و
کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت
(ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی
صاحب هفت (نسبت (الف) با صاحب جامع
متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان اتفاق
مؤلف عرض کند که هر دو مرکب توصیفی
است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی
نیست۔ موافق قیاس است برای همه معانی
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو
بام بدیع (۲) دیکھو آسمان۔

بامگاه اصطلاح۔ بقول بهار و انند مرادف
بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع
فجر و (۲) وقت ظهر (سنجر کاشی ۵) بمن
شراب میهای بامگاه مباد که مست گردم
واز دیدن تو بیخبر افتم ۞ مؤلف عرض کند
که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض
کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بام
بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بام
بمعنی وقت صبح نسبت معنی دوم طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح
۔ صبح کا وقت۔ مذکر (۲) ظهر کا وقت۔ مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح۔ بقول ضمیمه
برهان و رشیدی با کاف فارسی کنایه از
فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق)
که بکاف عربی گذشت مخفی مباد که کشادن به
کاف عربی و فارسی هر دو آمده (اردو)
دیکھو بام کشاده رواق۔

بام گلان اصطلاح۔ بقول برهان و بحر
و جامع و سراج بضم کاف فارسی ولام بالف
کشیده و بنون زده سنگیست مدور طولانی
تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا
سخت و محکم شود مؤلف عرض کند که گلان این

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن و افشاندن دامن
جامہ و قالین و امثال آن می آید پس گُلان
امر حاضر است و بام گُلان اسم فاعل ترکیبی
بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کنندۂ
سقف و آن سنگی است مدوّر کہ بر سقف
پختہ خانہ ہای عجم بعد از آنکہ کار آہک ختم
شود می غلطانند چنانکہ در ہند ہمین جور سنگ مدوّر
را برای استواری راہ ہا بکار گیرند و بزبان
انگلیسی آنرا رولر نامند کہ سنگینی آن در غلطانیدن
سطح را ہموار و مستحکم و سخت کند (اردو)
بیلن۔ بقول آصفیہ۔ وہ لوہے یا پتھر کا گول
ڈھول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر
کرتے ہین عجم مین پختہ چھتون کی تیاری کے وقت
چونہ اور کنکر بچھانے کے بعد اسی قسم کا بیلن
اس پر پھراتے ہین جسکو فارسیون نے (بام
گُلان) کہا ہے۔

(۷۷۳۰) **بام ماہ** | اصطلاح۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ
از ماہ کہ نظر بہ بلندیش بام ماہ گفتہ اند و (۲)
آسمان را توان گفت یعنی بامی کہ بر و ماہ باشد
آسمان است (صائب لہ) رویت ز ہالہ
حلقہ کند بام ماہ را ہا دل سرد ز آفتاب کند
صبحگاہ را ہا (اردو) (۱) ماہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ چاند۔ قمر۔ حیدر ماہ۔ ماہتاب
(ظفر ؎) ڈر ہے چشم ماہ کی تم کو نہ لگ جائے نظر
ہا دیکھو کوٹھے پر چڑھو اپنے نہ تم بہار ات کو ہا (۲)
دیکھو آسمان حضرت امیر مینائی نے تشبیہات
آسمان مین بام کا ذکر کیا ہے۔ اور بام ماہ
سے آسمان مراد ہو سکتی ہے۔

بام مسیح | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
و مجرد جامع و مؤید۔ کنایہ از فلک چارم باشد
صاحب برہان گوید کہ باعتبار بودن عیسی در
آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است (اردو) چوتھا آسمان۔ مذکر۔

بامن | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
معنی را بالفظ ہیچ تعلق نیست ۔ سند استعمال پیش نظر
نشد ۔ جلیہ لغت بیان نشد معاصرین عجم بر
زبان ندارند ۔ اعتبار را نشاید عجبی نیست
کہ لغت بامون را کہ می آید بحذف واو
وتصرف در معنی بکم غوری و بی خبری مانند
باغلطی کتابت بدین صورت نقل کردہ باشد
خدایش بیامرزد (اردو) پس ماندے مذکر

بام ناگشادہ رواق اصطلاح ۔ بقول
مؤید بمعنی فلک دیگرکسی از محققین فارسی نیز بآن
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد
وموافق قیاس است مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو آسمان ۔

بامن دارد مقولہ ۔ خان آرزو در چراغ
گوید کہ مرادف (با او دارد) کہ گذشت واز
کلام خود سند آرد (ع) چشم گویای تو پیدا ست
کہ بامن دارد ؛ صاحب بحر ہم زبانش **مؤلف**
عرض کند کہ ماحقیقت این ہمہ را انجا عرض
کردہ ایم (اردو) دیکھو ۔ با او دارد ۔

بام نسیان اصطلاح ۔ بقول بہار ترکیب
اضافیست ومشہور طاق نسیان (عرفی ۵)
جاہ را کوس بلند آوازگی ؛ بر فراز بام نسیان
می زنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بام نسیان
نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر ہیچ
(اردو) نسیان بقول آصفیہ ۔ عربی ۔
اسم مذکر ۔ بھول ۔ فراموشی ۔ سہو ۔ چوک ۔
خطا ۔ بام نسیان بھی کہہ سکتے ہیں ۔

بام نشستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول ضمیمہ
برہان و رشیدی و شمس کنایہ از خراب شدن
و ویران شدن ۔ سند این بر (برآستان بر نشستن)
گذشت و ما ذکر این بر (بام نشست) کردہ ایم
ونقل سند ہم کہ نشستن بام کنایہ باشد از فتادن
ومنہدم شدنش (اردو) گھر بیٹھ جانا ۔
بقول آصفیہ ۔ گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا ۔

(اردو) جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ہے
مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ؎

بام نورد اصطلاح۔ صاحب ناصری گوید کہ نورد بام و نورد بان یعنی آنچہ طول بام را بدان نوردند و بہ نردبان معروف شد و میم و نون بایکدگر تبدیل یافتہ۔ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اصل (نردبان) (بام نورد) است از قبیل ہم اورد کہ یعنی ہم گرد آمدہ و بام نورد چیزی را گویند کہ سلسلہ اش بہ بام می رسد۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از نردبان و زینہ ہمین لغت مرکب ماخذ نردبان است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد و پس از ان واو را حذف کردند چنانکہ خاموش و خامش و ہوشیار و ہشیار و میم را بنون بدل کردند ہمچون لجیم و لجین معاصرین عجم بزبان ندارند بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبان است ذکر این کردہ ایم و حالا نردبان بر زبان است (اردو) سیڑھی دیکھو اربہ چین۔

بام نہم اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و بحر کنایہ از آسمان نہم کہ عرش باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ فلک را بام قرار دادہ و نہم صفت آن۔ (اردو) دیکھو بادبان اخضر۔ اس کا لفظی ترجمہ نوان آسمان۔

بامنین بقول سروری بہ میم و ہمزہ بر وزن نازنین قصبہ ایست از اعمال ہرات بر ناحیۂ باذغیس۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و وجہ تسمیہ ہم معلوم نشد (اردو) بامنین ہرات کے ایک قصبہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بام وسیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ مرادف بام بدیع و بام رفیع کہ گذشت و بقول صاحبان برہان و بحر و جامع کنایہ از عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش وکرسی۔ مؤلّف عرض کند که مرکّب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع) مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع۔ جس پر ترجمہ موجود ہے ۔

بامون بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) مغلم و لوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وهم او بر ماتون به میم اوّل و موحّده سوم گوید که بر وزن صابون لغت فارسی است و نام علّتی و حیز و مخنّث و پشت پای و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد چه مفعول ابنه باشد و ابنه علّتی است در موضع مخصوص مؤلّف عرض کند که صاحب برہان هم بر مابون همین قدر گفته و تحقیق آن بجایش کنیم درینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که قلب بعض باشد چنانکه اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز و اغلده و الغده (اردو) (۱) نامرد۔ بقول آصفیہ۔ ہیجڑا۔ ہیز۔ زنخہ۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ (۲) لوطی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مغلم۔ کودک باز۔

بامہ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بر وزن نامہ (۱) دراز ریش که آنرا لمبه نیز گویند صاحب رشیدی گوید که ضدّ کوسه و مرادف لمبه وظاهرا یکی تصحیف است۔ خان آرزو در سراج فرماید که (۲) بامه ریش دراز و انبوه و بمعنی (۳) مردم دراز را گویند وظاهرا این مرکّب باشد از بام بمعنی سقف و های نسبت یعنی قدی که به بام خانه برسد صاحب برہان گوید که بامه ریش دراز بزرگ و انبوه باشد و بقول بعض مردم دراز ریش وهم او بر لمبه نیز همین قدر نوشته و صاحب ناصری فرماید که بمعنی ریش انبوه ضد کوته و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسه بقول برہان شخصی که او را بر زنخ زیاده بر چند موی نباشد مؤلّف عرض کند که بمعنی منسوب

به بام است یعنی چنانکه بام سقف عمارت است
همین طور ریش انبوه ظاهر اصورت سقف دارد
از انبوهی وبلند ریش و معنی حقیقی همین قدر ست
وآنچه ریش دراز را هم بدین اسم موسوم
کرده اند بر سبیل مجاز است وبلکه مبدل بنا
است که الف به لام بدل شود چنانکه سگ آبی
وسگ لابی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف
یکی از هر دو درست نیست (اردو) (۱) گهنی
اور لانبی ڈاڑہی رکہنے والا (۲) گهنی اور لانبی ڈاڑہی
مؤنث ۔ (۳) دراز قد ۔ اونچا شخص ۔

بامی بقول سروری وجهانگیری وجامع وبرهان
لقبی است شهر بلخ را صاحب سروری فرماید
که شاه ناصر خسرو باضافهٔ نون قافیه کرده (حکیم
سوزنی ے) شود عالم چنان معمور از انصاف
توکاسان توان از بلخ بامی شد ببام مسجد اقصی
صاحب ناصری مذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید
که از بناهای کیومرث پیشدادی بود وکیکاؤس در
عمارت آن افزوده چندی تختگاه گشتاسب
ومحل آتشکدهٔ نوبهار بود ۔ در عهد اسلام چنان
آباد شد که آنرا امّ البلاد خواندند وقبّة الاسلام
می نامیدند چنگیزخان دران شهر قتل عام نمود
اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست **مؤلف**
عرض کند که جز این نیست که یای نسبت بر لفظ
بام زیاده کرده اند بمعنی منسوب ببام واین
لقب برای شهر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلند بنا
کرده باشند دیگر هیچ بعض محققین وجه تسمیهٔ این
را بر بامیان که می آید ذکر کرده اند (اردو)
بامی شهر بلخ کا لقب ہے ۔ مذکر ۔

بامیان بقول سروری بکسر میم وبعد از میم
یای حطّی (۱) الکه ایست در کوهستان میان غزنه
وبلخ ده منزل است وبریکی از کوه های بامیان
صورت دو بت کنده بودند یکی را خنگ بت
ودیگری را سرخ بت می گفتند (سیف اسفرنگی
ے) مردم نادان اگر حاکم دانا ستی شحنهٔ

یونان بدی خنگ بت بامیان ۵ و فرماید که
که سرخ بد و خنگ بد بدال مهمله عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برهان بذکر
معنی اوّل گویند که (۲) مردم بدنویس و غلط
نویس را هم گویند صاحب رشیدی فرماید که
بلخ را بدو نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید که نام شهریست میان کابل و بلخ
و بجهت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوهی است و دران کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده که هر یک از انها بقدر
شصت ذرع طویل و عرض آن شانزده
ذرع و میان آن مجوّف است چنانچه از کف پای
شان راه نردبان ساخته اند که در تمام
جوف آنها توان گردیدن حتی سر انگشتان هر یک
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
و گفته اند که این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند و گفته اند که
سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوق
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی یعوق و یغوث خوانند
و گفته اند قریب باین دو پیکر صورتی دیگر است
بشکل پیره زنی و آنرا نسر هم نام بوده والله اعلم
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری و
برهان و رشیدی بحوالهٔ قوسی گوید که نام شهریست
در سند که مردم آن به بدنویسی مشهورند و فرماید
که درین بحث است و بامیان نام الکه ایست
و نام شهری نیست و در خراسان است نه در
سند و صاحب مؤیّد گوید که نام شهریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن که اهل بامیان به زشت خطی و غلط نگاری
مشهور بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند آنچه صاحبان رشیدی
و ناصری در وجه تسمیهٔ (بلخ بامی) بامیان را

داخل کردہ اند درست نیست و متحقق است کہ
بامیان شہری است و جا دارد کہ نظر بر بلندی
آن بامی گفتہ باشند و الف و نون زائد در آخرش
آوردہ بامیان کردند کہ مزید علیہ بامی است
و فرق میان لقب بلخ و این شہر ہمان است
کہ آن بامی است و این بامیان دیگر ہیچ
و جا دارد کہ بنای این بعد بنای بلخ و غزنہ
شدہ و بدین وجہ کہ وقوع این درمیان
ہر دو شہر مذکور است موسوم شدہ بہ (بامیان)
و کلمۂ بادریجا بمعنی سفید ہم اوست واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) بامیان ایک
شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان
واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس
غلط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

(الف) بامین (الف) بقول برہان و جامع
(ب) بامیین بروزن آمین نام قصبہ ایست
از اعمال ہرات بر ناحیۂ بادغیس وہم او بر (ب)
گوید کہ بروزن تابعین مرادف (الف) صاحب
رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج بذکر (الف)
قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ
الف ہم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخرش
زیادہ کردہ باشند و معنی لفظی این منسوب بہ بام و کنایہ
از قصبہ کہ بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب)
زائد دیگر ہیچ (اردو) (الف) بامین (ب) بامیین ایک
ہی قصبہ کا نام ہے جو ہرات میں واقع ہے۔ مذکر۔

بان بقول سروری و رشیدی بحوالۂ تحفہ (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برہان بمعنی بانگ
و فریاد و آواز ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بانگ کہ بہ ہمین
معنی می آید مزید علیہ این کہ کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد ہم آمدہ چنانکہ مردہ ریگ
و مردہ ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاوّل اقوی من الثانی (اردو) بانگ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ آواز۔ صدا۔

(۲) بان بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان وامثال آن وبقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع دارنده ومحافظ وبمعنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه دربان وفیلبان صاحب برهان گوید که بمعنی صاحب وخداوند وبزرگ هم۔ صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب وافادهٔ معنی فاعل وعامل می کند چه نخچیر که بمعنی شکار شکار است آهو وگوزن خواهد بود وآنها وحشی اند۔ گوسفند نلیند که چوپان وشبان داشته باشند ونخچیربان افادهٔ معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (ے) درخت افگن بود کم زندگانی ؛؛ بدرویشی کشد نخچیربانی ؛؛ خان آرزو درسراج گوید که بمعنی صاحب وخداوند مثل فیلبان ومراد از جهانبان درعرف ملک داری پادشاهی است نه نگاهبان جهان هرچند بران نیز صادق آید وبرین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدارالافاضل گفته (الخ) **مؤلف** عرض کند که بان کلمهٔ ایست که بترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند یعنی دارنده وصاحب ومجازاً برای محافظ هم مستعمل همه امثال بالا ذیل این تعریف درست می آید وبخیال ما مبدّل وان باشد که لغت سنسکرت است بهمین معنی چنانکه (دهن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را بموحده بدل کنند همچون آو وآب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاورهٔ فارسیان است بسیاری را ازین هیچ تعلق نیست وازسند نظامی هم بسیاری ظاهر نمی شود ومعنی

عجم ہم بالاتفاق دارند بہ تحقیق بامعنی لفظی نخچیربان ۔ صاحب شکار و شکار کنندہ و شکاری است ۔ خان آرزو محشی کہ نسبت باجبان و جہانبان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان بمعنی صاحب باج است و کنایہ از باج گیرندہ و جہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از بادشاہ است و بس (اردو) صاحب ۔ محافظ ۔ صاحب آصفیہ نے کلمہ بان پر لکھا ہو کہ فارسی ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر مین لگانے سے محافظ ۔ دارندہ ۔ مالک کے معنے دیتا ہے ۔

(۳) بان ۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی ؎) سر فرو کردہ دمی از بان چرخ ۔ تا زنم من چرخہا بر سان چرخ ۔ صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل بام است ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد و میتواند کہ مبدل بود چنانکہ آستیم و آستین و کجیم و کجین مؤلف عرض کند کہ با ہر دو محققین بالاتفاق داریم کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے ۔

(۴) بان ۔ بقول جہانگیری در عربی نام درختی است کہ بر آن خوشبوی شود و آنرا حب البان گویند و در دواہا بکار برند و بپارسی بانک نامند و بقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ گویند و آن مانند پستہ می باشد لیکن زود می شکند ۔ و عربان فستق الہا ویہ خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ ۔ صاحب ناصری بحوالہ رشیدی گوید کہ این لغت عربیست و فارسی این بانک بفتح نون ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ ۔ و بقول صاحب محیط اسم عربی شجریست بزرگتر از درخت گز و ثمر آنرا حب البان گویند و نوعی از این در ہند یافتہ می شود آنرا

بکائن نام است وبقول بعض بکائن حب البان را گویند ۔ ثمر آن بزرگ سفید ۔ ممتلی گران وزن وخوشبوست کہ بہ آسانی متقشر وسودہ می گردد گرم وخشک در دوم وبقول شیخ گرم در سوم وخشک در دوم ودران تنقیہ است خصوصاً دبغر آن کہ مقطع اخلاط غلیظ وباسرکہ وآب مفتح سدد ومنافع بسیار دارد (الخ) حقیقت بانک بجای خودش عرض کنیم (اردو) بکائن ۔ بکان بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ومؤنث ایک درخت کا نام ہے جسکی پتی نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمین بکولون کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہین صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ مین گذر چکا ہے ۔

(۵) بان ۔ بقول برہان وجامع وسراج ومؤید بمعنی لادن وآن نوعی از عنبر ومشمومات باشد کہ بعربی حصین البان گویند وبقول مؤید چیزی خوشبوی از عطرہای سوختنی صاحب محیط بر حصی البان فرماید کہ این را بفارسی حسن لبہ ودر انگریزی بن زوبن وبہندی لوبان نامند وآن صمغ ضرو است وکمکام عبارت از انست ۔ خوشبوترین صمغہا ۔ گرم در دوم وخشک در اوّل وبسیار جالی ومحلل وجذاب ۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ کہ محقق زبان اردوست لوبان را لغت عربی گوید ومحققین عربی زبان ازین ساکت وبقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی است وبسنسکرت راج رال وہم او بحوالہ (شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ) گوید کہ صمغی است

خوشبو کہ بعضی آنرا حسن لبہ و حصی لبان نامند و صاحب غیاث این را بدون واو لبان
بالفتح آوردہ گوید کہ صمغی است کہ آنرا کندر نام است و صاحب منتخب لبان را
بالضم بمعنی کندر آوردہ و ہم او برکندر نوشتہ کہ شیرۂ درختی است و صاحب برہان
لبان را فارسی می داند و گوید کہ صمغ کندر را گویند و صاحب محیط لبان را معرب
داند از لبیا نو کہ لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند کہ نتیجۂ تحقیق اینکہ
لوبان لغت ہندی است و آنچہ صاحب آصفیہ این را عربی داند تسامح اوست کہ
لبان عربی را لوبان خیال کردہ و از تعریف صاحب محیط کہ نسبت لوبان و لبان
است بہ تحقیق رسیدہ کہ در ہر دو فرق است بالجملہ بان مخفف لوبان ہندی و مفرس
باشد (حکیم الوری ۔) آہو بسبزہ مگر نافہ بیداخت ۔ کز خاک چمن آب بشد عنبر و
بان را ۔ بعض محققین فارسی ہمین شعر را بسند معنی چہارم آوردہ اند و بخیال ما مناسب تر
است برای معنی پنجم (اردو) لوبان ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک درخت
کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے ۔ کوڑیا لوبان عمدہ
ہوتا ہے ۔ صاحب جامع الادویہ نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگہہ لکھہ کر فرمایا ہے
کہ اسکی فارسی درخشک اور عربی صنوبر ہے ایک درخت کا گوند ۔ خشک مشابہ مصطکی لوبان
کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ ۔

(۶) بان ۔ بقول برہان و مؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید
کہ بار درخت مشک بید کہ از و مشک گیرند صاحب برہان بر بید مشک فرماید کہ نوعی از

بید است کہ بہار آن یعنی شگوفہ آن بغایت خوشبو می باشد و عرق آن را بجہت تفریح دل و تبرید بیاشامند صاحب محیط بر بیدمشک گوید کہ اسم فارسی است و آنرا مشک بید وگربہ بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی در تف و در شام شاہ بید و در روم بہرامج نامند و بقول بعض ضومران وگاہ اطلاق آن بر گل این شجر۔ بقول جالینوس سرد و تر و بعضی معتدل گفتہ اند۔ ملطف۔ مفتح سدہ خفیف دماغی۔ مقوی دل و دماغ و مطیب نفس و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ ماخذ این غیر ازین نباشد کہ فارسیان برسبیل مجاز مشک بید را نظر بر عطریت و خوشبوئیش بآن گفتہ باشند مجازمعنی پنجم طالب سند استعمال باشیم (اردو) بیدمشک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ مین زرد مگر مائل بہ سبزی و سیاہی ہوتے ہین اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے ہین مزاجاً سرد تر ہے صاحب جامع الادویہ نے بیدمشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بر بیتا اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری در ضمیمہ ذیل لغات زند و پازند بہ بای مفتوح و بای ثانی مکسور و یای معروف و تای فوقانی فیل باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ جانوریست کلان در ہندوستان و ہم او بربیتا گوید کہ باولّ بثانی رسیدہ و فوقانی بالف کشیدہ بہ لغت زند و پازند بمعنی خانہ است (الخ) مؤلف عرض کند کہ بیتا غالباً ماخوذ است از بیت عربی کہ تحقیقش بجای خودش می آید و لفظ بان دریجا بمعنی اوّل بام کہ سقف باشد و معنی لفظی این مرکب۔ سقف بالای خانہ وکنایہ از فیل کہ بلندی و وضع پشتش سقف خانہ

را مانند۔ بدینوجہ کہ جانور ہند است و در عجم نیست فارسیان بجای این لفظی مرکب کردند۔ (اردو) ہاتھی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ فیل۔ پیل۔ ہستی۔ گج ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا۔

بان پرست اصطلاح۔ صاحب اتند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بفتح بای فارسی و رای مہملہ و سین بی نقطہ در زبان سنسکرت گوشہ نشین و زاہد را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ (بان پرستھہ) بہ ہای ہوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرانشین و عابد آمدہ ولیکن درینجا بہ ترکیب فارسی ہم درست می شود کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندۂ بام وکنایہ از گوشہ نشین و زاہد کہ دائماً گوشۂ خانہ را لیسند می کند و بعبادت الہی مشغول باشد و نظر بسوی سقف یعنی بہ عالم بالا دارد از قبیل بادہ پرست کہ از پرستش درینجا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشہ نشین۔ دیکھو اہل نشست

بانتر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کولنگ و نامرد۔ صاحب برہان بر کولنگ گوید کہ بروزن ہوشنگ خیز و مخنث را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی ہم نیست نمیدانیم کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد ماخذ این ہیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد۔ دیکھو باموں۔

باندازۂ گلیم پا دراز کن مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را بحکم (اندازہ
نگہدار) می زنند مقصود شان این است
کہ در ہر کار اندازۂ حیثیت و حوصلہ خود ملحوظ
باید داشت چنانکہ گویند در مخارج اندازۂ
مداخل نگہدار کہ خرچ از آمد بیرون نشود۔
(پا از گلیم دراز کردن) مصدری است کہ
می آید و این مثل مشتق از ہمان است۔
(اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے
"جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" "جتنی
اوڑنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال
ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اُتنے
پاؤں پھیلاے" ان تمام کہاوتوں کا یہ
مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ
سے بڑھکر نہ کرنا چاہیئے۔

(۲۲۵۱) **باندام آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از درست اندام و متناسب شدن
(انوری ؎) کار آن عشرت ز تو اندر
نیافت ؛ زانکہ تو چیست و باندام آمدی
؛ (اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا۔

(۲۲۵۲) **بانظر سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از اندازہ کردن و شناختن بذریعۂ مشاہدہ
(صائب ؎) بیش و کم را بانظر سنجد روشن گوہران
؛ احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ ؛
(اردو) نظر میں تولنا۔ مشاہدے سے اندازہ
کرنا۔ پہچان جانا۔

بالِقش اصطلاح۔ بقول سروری و برہان بسکون نون و کسر قاف بن باشد کہ شور و
بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی حبۃ الخضراء۔ صاحب محیط بر حبۃ الخضرا فرماید
کہ ترجمۂ آن بفارسی بن باشد بضم و بر بن گوید کہ مشہور بہ قہوہ و آن ثمر درختی است
کوہستانی بہترین آن بستانی از یمن۔ دانہ ہای سبز متوسط در کوچکی و بزرگی خوشبو کوبیدہ

چرب می باشد وخوش طعم ۔ سرد وخشک در دوم ۔ یبوست دماغ کند وبیخوابی وخشکی مزاج می نماید جہتہ تخفیف رطوبات سرفۂ بلغمی ونزلات وتفتیح سدد وادرار بول نافع مرکب القوی ومقوی معدہ ۔ بواسیر وجذام را نافع ورفع ماندگی کند ومنافع بسیار دارد ولیکن صداع می آرد وباعث بیداری ولاغری بدن وزردی رنگ وقطع شہوت وتقلیل منی ونفخ وقولنج ومالیخولیا وکابوس (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ راست گفتہ اند (۵) آن سیہ رو کہ نام او قہوہ ؛ مانع النوم وقاطع الشہوہ ؛ وبہ تحقیق ما اصل این (بُن قشر) بود قلب اضافت قشر بُن یعنی پوست بُن سوقیان عجم بہ ماخذ این غور نکردہ بزیادت الف بعد موحدہ وحذف رای مہملہ (بانقش) کردند ومطلقاً برای بُن استعمال کردند وجا دارد کہ الف را زائدہ گیریم بلکہ مبدل واو است از بون کہ بمعنی بن می آید ۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ این لغت ترکی است بمعنی قہوہ ۔ حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت قیاسہا تائید قولش می کند کہ شان لغت ہم متقاضی آنست ۔ (اردو) بُن ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مذکر ۔ قہوہ ۔ کافی ۔ ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہیں اور اکثر چاہی کی طرح جوش کرکے پیتے ہیں ۔ ہماری تحقیق میں عربی زبان کا لفظ ہے ۔ (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) خزانہ کہ در آن پول برای حصول سودش محفوظ کنند صاحب بول چال برمطلق خزانہ ومکان صرافی قانع

مؤلف عرض کند کہ مفرس بیانک باشد کہ (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان بحذف تحتانی مفرس کردہ اند (اردو) بنک ۔ بقول آصفیہ ۔ انگلش ۔ اسم مذکر ۔

وہ جگہہ جہان امانتاً روپیہ رکھا جاے۔ ساہوکاری کوٹھی۔ بنک گھر۔ روپیہ جمع رکھنے والی کمپنی۔
(۲) بانک۔ بقول جہانگیری با نون مفتوح بمعنی حب البان کہ بمعنی چہارم بان گذشت۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون نون و کاف فارسی است و صاحب جامع ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج بذیل بان فرماید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علاحدہ الخ مؤلف عرض کند کہ مقصودش ہمین باشد کہ بکاف عربی است۔ صاحب ہفت صراحت کند کہ بنون و کاف فارسی زدہ باشد۔ پس بخیال ما مزید علیہ ہمان بان است کہ ہمین معنی گذشت و بحث کاملش بمعنی چہارم لفظ بان مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیادہ کردہ بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکہ مروہ رمی و مردہ ریگ۔ خان آرزو کہ کاف آخر را عربی و برای تصغیر گرفتہ است کم غوری اوست۔ فارسیان بان عربی را بزیادت کاف فارسی مفرّس کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) درخت بان کا پھل۔ مذکر۔

بانگ بہ سکون نون و کاف فارسی۔ بقول سروری و برہان فریاد و فغان (سند این در ملحقات می آید) و فرماید کہ بمعنی مطلق صدا و آواز ہم (انوری ؎) ایمن اندر نظارہ گاہ سپہر ٭ گوش جانت ز بانگ طبل رحیل ٭ بہار گوید کہ بہر دو معنی بالاا بضم اوّل نیز استعمال کنند چنانکہ مسیح کاشی گفتہ (رباعی) آتش بزبان شعلہ برمن زد بانگ ٭ کز بہر چہ بسان خاکستر گنگ ٭ گفتم کہ بدین خسان ندارم سر جنگ ٭ با آنکہ پرم ز پای تا سر چون گنگ ٭ و فرماید کہ بالفاظ آمدن و برداشتن و رسیدن و ریختن و زدن و کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است این لغت فارسی زبان است بمعنی صوت و

در ترکی ہم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر (بانگیدن) کہ می آید و فارسیان در لب و لہجۂ خود بحذف الف بضم اول و سکون نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف را قائم دارند ہمین است مقصود بہار و لیکن سند پیش کردہ اش بکارش نمی خورد بلکہ از ان ثابت می شود کہ سیح کاشی بانگ بحذف الف بالفتح آوردہ و استعمال گنگ را کہ بقول اہل لغت بالضم بمعنی لال و ابکم است بالفتح گرفتہ و در مصرع سوم و چہارمش بانجنگ و گنگ کہ بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور است قافیہ کردہ اگر بقول بہار بانگ را در مصرع اول بالضم گیریم لازم می آید کہ در مصرع سومش جنگ را ہم بالضم گیریم و در مصرع چہارمش گنگ را کہ اہل لغت بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور نوشتہ اند مضموم خوانیم اندرینصورت دو لفظ جنگ و گنگ را برخلاف اہل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر قافیۂ مصرع سوم را بگذاریم و از اعراب کار نداریم (کہ در رباعی وجود قافیہ در مصرع سوم لازم نیست) اندرینصورت ہم لازم می آید کہ در مصرع چہارم گنگ را بمعنی رود خانہ بالضم خوانیم و تحقیق اہل لغت بالفتح است حاصل اینست کہ بخیال ما صورت اول الذکر بہتر است از آخر فتامل بالجملہ بان بدینمعنی اصل است کہ بجای خودش گذشت و بانگ بزیادت کاف فارسی در آخرش مزید علیہ و ما اشارۂ این بربان کردہ ایم (اردو) دیکھو بان۔ فریاد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ غل۔ واویلا۔ مظلومون کی آہ و زاری۔ آہ و نالہ۔ (ریند ۵) تھرا گئے اوج چرخ فرشتے تری سنکر ٭ تا عرش جو پہنچے کبھی فریاد ہماری ٭

| بانگ آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز
؎) کس ندانست که منزلگه معشوق کجاست
٭ اینقدر هست که بانگ جرسی می آید (اردو)
آواز آنا۔

بانگ آور اصطلاح۔ صاحب آصفی
ذکر بانگ آوردن کرده از معنی ساکت و
سندی که پیش کرده از ان (بانگ آور) پیداست
که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و
افغان برپاکننده (ازرقی هروی بصفت تیر
؎) فلک پیمای کجر آشوب عالم سیر انجم
تک ٭ شبه خفتان در پیکانش آتش میغ بانگ
آور ٭ (اردو) شور برپا کرنے والا۔

بانگ اسلام استعمال۔ مرکب اضافی
است (۱) کنایه از دعوت اسلام و (۲)
اذان باشد (صائب ؎) نالهٔ عجز نیش
سنگدلان ٭ بانگ اسلام و کافرستان است

(اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت
اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے
کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست
کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت
اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ
نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانون
نے عربی زبان مین بنا رکھی ہے۔

بانگ اللہ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان
وہفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز۔ مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است (اردو)
اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے

بانگاه داشتن مصدر اصطلاحی۔
صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه
قاچار (بانگاه داشته) بمعنی مقید و محبوس
نوشته که اسم مفعول همین مصدر باشد که
بمعنی قید کردن و مقید داشتن است (اردو)

نظر بند رکھنا۔ نظر بند کرنا۔ بقول آصفیہ حراست مین رکھنا۔ نگرانی مین رکھنا۔ آپ ہی نے (نظر بند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔

بانگ بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند شدن صدا است (ملا جامی ؎)
بانگ بر آمد ز ہمہ کای شگفت ٭ یک کشف اینک بد و ربط گشتہ جفت ٭ (انوری ؎)
بسر حلقۂ زلفت دلم نہان زد وچشمم ٭ چنانکہ بانگ بر آمد کہ این کہ کرد وکہ داند ٭ (اردو) صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔

بانگ بر آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی ؎)
ستازن بر آورد بانگ سرود ٭ سرود نو آئین ترا ز صد درود ٭ (انوری ؎)
ای شاہ جہان حبۂ ز صندوق خزانت ٭ از ہر چہ نخاس تو شود بانگ بر آرد ٭ (اردو) صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ بجنا۔

(الف) **بانگ بر ابلق زد** اصطلاح۔
(ب) **بانگ بر ابلق زند** (الف) بقول شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد۔ صاحبان ضمیمۂ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب مؤید بر (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند و محو سازد۔ و صاحب ہفت بر (ب) نسبت معنی اوّل با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب انند متفق با ہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ بر ابلق زدن) است و بدینوجہ کہ ابلق صفت اسپ و روزگار است معنی اوّل این مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و معنی دوم اسپ را اشارہ کردن برای

تیز روی حیف است از محققین با نام و نشان که بدون تامل بر ماخذ تصرف ها در لفظ و معنی کرده اند۔ صاحب شمس بر الف ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان مفیر (؟) و کاتب چاپکدستش لفظ زجر را خبر کرد و صاحبان ضمیمهٔ برهان و بحر آزار را هم داخل معنی کرده اند و صاحبان مؤید و هفت و آنند (؟) و غیرهم را در معنی این جا داده اند و وای براینها که یکی از اینها بحقیقت معنی ابلق غور نکرد و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔ (اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲) گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا حکم دینا (الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بلند شدن صدا است (شاہی سبزواری ؒ) چو مطرب از غزل شاہی این سخن برخواند ؎ ز ساکنان فلک بانگ آفرین برخاست ؎ (اردو) صدا بلند ہونا۔

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) صدا و آواز بلند کردن و (۲) کنایه باشد از اذان بقرینهٔ لفظ مؤذن (سعدی شیرازی ؒ) مؤذن بانگ بی هنگام برداشت ؎ نمی داند که چند از شب گذشتست ؎ (اردو) (۱) صدا بلند کرنا شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ برقدم زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر شتاب بسیار راه رفتن و بقول بهار جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم ؒ) ز مسجد نعرهٔ مستان علم زد ؎ مؤذن بانگ از آنجا برقدم زد ؎ مؤلف عرض کند که چون انسانی یا جانوری را خواهند که شتاب رو

بانگ می زنند واشاره آن باشد که تیز روان شود وقدم تیز کند از همین رسم این مصدر اصطلاحی قرار یافت و لفظ بسیار راه در تعریف تحجر زائد از ضرورت است ومقصود این اصطلاح به تیز گامی فرار شدن. (اردو) تیز چلنا۔ جلد چلنا تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللّٰهی اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ کشتی گیران چون حریف را از جا بردارند وخواهند کہ بر زمینش بنیدازند اللہ اکبری کہ ببانگ بلند گویند آنرا بانگ خلیل اللّٰهی خوانند وجہ تسمیہ آنکہ حضرت ابراهیم خلیل اللہ علیہ السلام در جمیع حرکات وسکنات اللہ اکبر گفتی بدین مناسبت این آواز را باین نام موسوم ساختند۔
(میر نجات ؎) گوش بر حرف تو دارند زمہ تا ماهی
گاہ کشتی چو کشی بانگ خلیل اللّٰهی
خان آرزو در چراغ ہدایت باستناد همین شعر گوید کہ بانگی رسا کہ پہلوانان ایران هنیز نند و درانها مرسوم است بہار وصاحب بحر وغیاث باوارستہ متفق مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ہم تصدیق قول وارستہ می کنند مرکب اضافی است واجمال بیان خان آرزو ماخذ رامی پوشد وجدت رامی کوشد (اردو) بانگ خلیل اللّٰهی فارسیوں نے (اللہ اکبر) کو کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوسوقت کہتے ہین جب کہ حریف کو زمین پہ دیمارین۔ مؤنث

(۴۵۲۲) **بانگ درا** اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی وفتح دال ورای مهملہ مرکب اضافی است بہ معنی بانگ جرس کہ درا جرس را گویند۔
(صائب ؎) نصیحت برنہ انگیزد زمین گیران غفلت را
برہ خوابیدہ مہیاتست از بانگ درا خیزد
(اردو) بانگ جرس بانگ درا۔ وہ آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرمایا ہے۔ مؤنث

بانگ رسیدن استعمال بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی ؎) در قافلۂ کہ اوست دانم نرسم ہم؛ این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم؛ (اردو) آواز پہنچنا

بانگ رواروا اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و بہار و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صور و (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش بادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز۔ مؤنث (۲) نقیبوں کی صدا جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑھو کہتے ہوے چلتے ہیں۔ مؤنث

بانگ ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم مشہدی ؎) عشق آمد و از حلقۂ در بانگ جرس ریخت؛ برخاست صفیری کہ بپایان قفس ریخت (اردو) آواز دینا۔ آواز آنا۔

بانگ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہوتو للکارتے ہیں کہ خبردار۔ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اُس کام سے باز رہے۔ اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہوسکتا ہے۔
(۲) بانگ زدن۔ بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ؎) باست ار بانگ برزنما زند ؛ گرگ راسیرت شبان باشد ؛ مخفی مباد که باس لغت عربست بمعنی خوف (وله ؎) سهمش ار بانگ برزبانه زند ؛ خون شود ژاله در سحاب از بیم ؛ (اردو) للکارنا ۔ بقول آصفیه دهمکانا ۔ دهمکی دینا ۔ کڑک کر بولنا ۔

(۳) بانگ زدن ۔ بقول برهان وبحر کنایه از نگاهداشتن چیزی ۔ مؤلف گوید که محافظین کشت زار روز وشب هایی وهوی کنند وصداها بلند سازند تا حیوانات ودزدان آگاه شوند که کسی نگهبان است ومال زراعت را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا ۔

(۴) بانگ زدن ۔ بقول برهان وجامع و بحر کنایه از راندن ودور کردن کسی از پیش مؤلف عرض کند که قریب به معنی سوم است که طیور را از کشت زارها بوسیله بانگ دهقان که هایی هوی کنند پرواز میکنند ودور می شوند فارسیان گویند " دهقان بر گنجشکان بانگ می زند " یعنی می راند ودور می کند و همچنین گویند " فلان بر فلان بانگ زد " مقصود آنست که از پیش خود راند ودور کرد (اردو) دور کرنا ۔ بهگانا (منہ کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا ۔ زور کے ساتھ (چلے جاو) کہنا ۔

(۲۲۹۵)

(۵) بانگ زدن ۔ بتحقیق ما صدا بر آوردن وآواز کردن واین معنی حقیقی است (انوری ؎) گشت بیفائده کم زن که نه بادی نه دخان ؛ بانگ بیفائده کم زن که نه نائی نه درای ؛ (اردو) للکارنا ۔ آواز کرنا ۔ آواز لگانا ۔ نعره مارنا ۔

بانگ زن اصطلاح ۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ موذن را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده وسند

استعمالش ہم پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ بدون اضافت بہ اذان یا مؤذن یا صلوٰۃ وغیر ذٰلک اینمعنی را تسلیم نہ کنیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے لوگوں کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر بی تامل از عہدۂ حساب برآمدن مؤلف عرض کند کہ آنانکہ با علم حساب مناسبت کلی دارند بدون خامہ و آمہر قسم عمل حساب را بذریعۂ بنان خود حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد (محسن تاثیر ۵) ہر نقد دل کہ می بردآن دست خوش نگار ہ آخر بما حساب بانگشت می دہد ہ (اردو) انگلیون پر حساب سمجھانا۔ یعنی کثرت مشق اور محاورہ کی وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیون پر سوال حساب کو حل کرنا۔ بلا تامل جلد حساب دینا۔

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر مرادف بانگشت حساب دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از سہولت حساب است (سلیم ۵) شمار دور فلک از سلیم گر پرسی ہ چو آفتاب بانگشت خود حساب کند ہ مؤلف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ نباشد کہ درین ہر دو فرق بین یعنی کسی کہ عمل حسابی را بسہولت و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان خود می کند آنرا می گویند کہ بانگشت حساب می کند و کسی کہ محاسبہ ذمۂ خود را بہمین عمل می دہد نسبت او گفتہ می شود کہ ”بانگشت حساب می دہد“ پس (حساب بانگشت) در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

دادن وکردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکه بالا مذکور شد پس ہر دو را مرادف یکدیگر قرار دادن چنانکه صاحب بحر وا رستہ می کند درست نباشد قائل (اردو) انگلیون پر حساب کرنا۔ چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

(۲۲۵۴) **بانگشت عیب کسی شمردن** مصدر اصطلاحی۔ بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا کہ بانگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف ز مردان حسابیست ؛ (اردو) انگلیون پر کسی کا عیب شمار کرنا۔ یعنی بسہولت عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری وجہانگیری در ضمیمہ وبرہان ورشیدی وبحر وجامع کنایہ از شمردن وحساب کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تازہ بانگشت خطاہاش مگیر ؛ مجمر آساش فرو گستر دامان برسر ؛ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ تعمیم این مصدر باید کہ (بانگشت گرفتن چیزی) قائم کنیم یا بلحاظ سند (بانگشت گرفتن خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شور وغوغا بند شدن است (وحید قزوینی ؎) لب نمی بندد ز افغان تا جرس جنبان بود ؛ می طپد در سینہ دل تا بانگ وغوغا بشکند ؛ (اردو) شور وغوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شنیدن صدا وآواز باشد (خسرو

ع) تا که زساقی شنود بانگ نوش * پنبه برون کرد صراحی زگوش * (اردو) آواز سننا

بانگ عنقا | اصطلاح - بقول جہانگیری (و ناصری و رضیمه و برهان و رشیدی و جامع وبحر) نام پرده ایست از موسیقی (حکیم سنائی ع) زدستان قمری و رد بانگ عنقا * زآواز بلبل درو زخم مزمر * صاحب برهان بر عنقا فرماید که سیمرغ را گویند و او را عنقای مغرب بضم سیم خوانند و بسبب مغربیت حمل بر چیز های نابود و معدوم و عدم کنند و کنایه از هر چیز نایاب باشد خان آرزو در سراج گوید که حق آنست که مراد از بانگ عنقا درینجا آواز عنقا است که سازیست چنانکه بر عنقا بیاید و مقابله مزمر که مخفف مزمار بمعنی نی است نیز دلالت برهمی دارد و هم او بر عنقا گوید که نام سازی که در فرهنگ شهرت دارد و چون سازندگو نیز گردن دراز دارد او را عنقا گویند مؤلف عرض کند که ما قول جامع و ناصری را که از اهل زبانند معتبر تر از خان آرزو دانیم که هندنژاد است و خیال ما این است که لفظ عنقا درینجا بمعنی نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ نایاب و کنایه از پردهٔ موسیقی و جا دارد که بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم که همچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی سازی می آید لازم نباشد که بانگ عنقا را بمعنی پردهٔ خاص نه گیریم و جا دارد که پردهٔ همان عنقا را بانگ عنقا نام باشد - و قیاس غالب آنست که این پردهٔ طنبور است (اردو) بانگ عنقا - فارسی مین ایک راگنی کا نام ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا - مؤنث - غالبًا یہہ آہنگ طنبور ہے -

بانگ کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز دادن (عرفی ع) موجهٔ دریای طبعش بانگ کوثر کرد و گفت ٭ تشنه منشین ای فدای زادهٔ دریای من ٭ (اردو) آواز کرنا۔ آواز دینا۔

بانگ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بانگ کردن است و سند این بر بانگ خلیل اللهی گذشت مخفی مباد که درین هر دو فرق همین قدر است که در بانگ کشیدن طوالت صوت است برخلاف بانگ کردن۔ (اردو) آواز کھینچکر نکالنا۔

بانگ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که اختیار کردن بانگ و مراد از بانگ کردن و زدن است (جمال اصفهانی ع) ملک ورد الله اکبر گزیده ٭ فلک بانگ السیف و اصدق گرفته ٭ (اردو) آواز دینا۔ صدا کرنا۔

بانگ گزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قبول و پسند کردن بانگ است (جمال اصفهانی ع) بجای نغمه و الحان مطربان لطیف ٭ کسی گزیند آواز بوم و بانگ غراب ٭ (اردو) آواز پسند کرنا۔

(الف) **بانگ هارون** اصطلاح (الف)
(ب) **بانگ هاون** بقول صاحب شمس کنایه از آوازهٔ دین محمدی علیه السلام و (۲) علم شریعت صاحبان ضمیمهٔ برهان و بحر و مؤید (ب) را بالفتح واو به هر دو معنی بالا نوشته اند مؤلف عرض کند که هاون بقول برهان بکسر واو لغت زند و پازند است بمعنی گاه اول از جملهٔ پنجگاه یعنی پنج وقت عبادتی که زردشت قرار داده بود و تا بعد

اومی کردند و ہارون بقولش بر وزن قارون
نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و بمعنی
نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و قرنا
که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف
عرض کند که (الف) تحریف است و دست
درازی صاحب شمس که رای مہملہ را زیاده
کرد و بعوض ہاون ہارون را بہتر خیال کرد
که نام پیغمبری است معروف علیه السلام
اما خیال نکرد که از ہر دو معنی متذکرهٔ بالا
ہارون را چه تعلق جز این نیست که (خرّ موسی)
را (خرّ عیسی) کرد وای برین تصرفات
بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح واو نوشته اند
جز این نباشد که خیال کسر شان کردند و فتح را
اولی دانستند و خیال نفرمودند که ہاون
بالفتح بمعنی ظرفی است که دران اشیا را
کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان
و این را ہم از ہر دو معانی بالا ہیچ تعلق نیست
یا خیال شان این باشد که از الف رای
مہملہ حذف شده ہاون باقی ماند اندرین
صورت می بایست که واو و نون ہر دو
را ساکن گیرند بخیال ما (ب) به کسر کاف
فارسی و کسرهٔ واو مرکب اضافی است
بمعنی آواز عبادت اوّل از پنج عبادات
زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای
برای آوازهٔ دین محمدی و علم شریعت استعمال
کردند دیگر ہیچ حیف است که سند استعمال
پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شہرت
مؤنث (۲) علم شریعت ۔ مذکر ۔

بانگیدن بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ
فرہنگ بانگ و فریاد کردن دیگر کسی از محققین
مصادر ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نباشد
که اسم این مصدر ہمان بانگ است که گذشت
و تحتانی پنجم زائد و دن علامت مصدر بقاعدهٔ
متقدّمین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیرا کہ بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد و حاصل بالمصدر روامر	حاضرش ہم بانگ (اردو) آواز کرنا ۔صدا دینا ۔

بانن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر آن کردہ صاحب محیط برموز گوید کہ لغت عربی است و نیز بعربی طلح و بفارسی بفرک و بانگلیسی پلین ٹن و بہندی کیلہ مانند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود ۔بقول گیلانی گرم در اوّل و تر در آخر آن ۔با قوّت قابضہ و جالی و کثیر الغذا ۔دیر ہضم ۔خون و باہ می افزاید و مولد خون غلیظ و مسمن بدن و مفرح و ملین خشونت حلق و سینہ و نافع حرقت آنہا وجہتہ حبس شکم و تحریک باہ محرورین و دفع لاغری گردہ نافع و بقول شیخ غذای آن اندک و آن ملین است و نافع سوزش حلق و سینہ و مزید منی و موافق گردہ و مدر بول و بقول گیلانی در جگر سدہ پیدا می کند خصوصاً در پیران و سرد مزاجان و لہذا بالای آن عسل و مربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بانن لغت فارسی نباشد و نہ ترکی و عربی و سنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین ایران از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بحقیقت الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا ۔بقول آصفیہ ۔مذکر ۔موز ۔طلح ۔ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہین اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے ۔

بانو بالضم نون و سکون واو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی خاتون خانہ ۔صاحبان برہان و جامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانه. صاحب مؤید بر مطلق عروس قانع و صاحب فرہنگ فدائی می نویسد که
خانم خانه و خاتون سرای و آن زنی است در یک خانه بزرگ ہمه باشد و در ترکی
ہم بمعنی ست وسیده مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید که این مرکب است از
لفظ بان و واو نسبت. بان بمعنی بام و مراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب به بلندی
که بمقام خاتون بزرگ ایوان خانه باشد که کرسی آن از کرسی مکان بلند و بخشش بر
(ایوان) گذشت دیگر ہیچ (خاقانی ۵) کافرم گرچو تو در اسلام و کفر ہیچ بانو خوانده ام
یا دیده ام ؛ (اردو) بانو بقول آصفیہ. فارسی. اسم مؤنث. خاتون خانه. بیوی بیگم. گھر کی مالک.
(۲) بانو. بقول سروری و جہانگیری وجامع. صراحی گلاب و شراب و امثال آن و بقول
برہان ظرف گلاب و صراحی شراب. صاحب رشیدی بذکر این گوید که مستندش ظاہر
نیست و صاحب ناصری فرماید که صاحب فرہنگ برای این معنی شاہدی ندارد صاحب
مؤید گوید که آوند گلاب و شراب باشد خان آرزو در سراج فرماید که این مجاز است مؤلف
عرض کند که اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود
که ہر دو از اہل زبانند. و صاحب جامع معتبر و قدیم تر از ناصری است جا دارد که
معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشته باشند و معاصرین ما ہم بر زبان ندارند
ولیکن در صحت لفظ شبہی نیست صراحی گلاب و شراب را بر سبیل مجاز بانو نام کردند از انکه
مقام آن ہم بر بلندی باشد و بر زمین نمی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی مؤنث

وایسا نوا بقول ضمیمه برہان (۱) نام شخصی که	در عہد ذوالقرنین بعد از بی نوائی بسیار توانگر

و (۲) خوش آواز را هم گویند. صاحب هفت
برمعنی اول قانع و گوید که بفتح نون و از معنی
ترکیبی ظاهر است که با سامان و سرانجام باشد
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول بحوالهٔ ملحقات
برهان گوید که بقول قوسی (۳) مطلق کسی که
بعد از درویشی توانگر شده باشد مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی مفاد هم اوست
که افادهٔ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانوا)
صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب
آواز و آهنگ هم. پس معنی دوم و سوم ترکیبی
است (اردو) (۱) بانوا. عهد ذو القرنین
مین ایک شخص گزرا هے جو فلاکت کے بعد تونگر
هوا. مذکر (۲) خوش آواز (۳) تونگر.

بانوان خان آرزو در سراج گوید که بزیادت
الف و نون بمعنی خاتون خانه و صراحی نیز
نوشته اند و این مجاز است و بمعنی زن کدخدا و نیز
گفته اند مقابل کدخدا چنانکه کدخدا و کدبانو و
قوسی گوید که بانوان لفظی است که بحسب ظاهر
صیغهٔ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ
لیکن بانو که مفرد است نیز استعمال می شود
و در اشعار خاقانی مدار برین است که در
صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان
را علی سبیل الترادف اطلاق می کنند مؤلف
عرض کند که مقصودش همین که (۱) جمع بانو
موافق قیاس و مستعمل است و (۲) مزید علیه
بانو بمعنی واحد ولیکن استعمال این را شایق
سند باشیم که ذکرش غیر از خان آرزو
دیگر کسے از محققین فارسی زبان نکرد
(اردو) (۱) بانو کی جمع. بیگمات بیگمین
بیگم. (۲) دیکھو بانو.

بانوائی اصطلاح. همان بانوا بمعنی سوم
اوست که گذشت. مرکب با تحتانی مصدری
کنایه از توانگری مقابل بی نوائی (انوری
۵) گر شما را بانوائی بدچه شد ٭ ور چه مارا

بی نوائی بدچہ گشت ہا (اردو) تو انگری کا تبول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دولتمندی۔
(الف) بانوج صاحب ہفت بر (الف)
(ب) بانوچ گوید کہ بفتح اول بالف کشیدہ
وضم نون بہ واو رسیدہ وجیم زدہ۔ جای
خوابی کہ بجہتہ اطفال سازند واز جائی آویزند
وطفل را دران خوابانند وحرکت دہند تا
درہوا آید وردو وریسمانی رانیز نامند
کہ در ایام عید ونوروز از جای بلندی
یا شاخ درختی آویزند وزنان ودختران
بران نشستہ درہوا آیند وروند۔ صاحبان
جہانگیری وشمس وبرہان وجامع وسراج۔
این را بہ جیم فارسی نوشتہ اند مؤلف عرض
کند کہ اصل این بادپیچ است بدال مہملہ و
بای فارسی وتحتانی وجیم فارسی بہر دو معنی
مذکور وبانوج بہ حذف دال وتبدیل بای
فارسی بہ نون وتحتانی بہ واو مبدل مخفف
آن کہ دال مہملہ حذف شود چنانکہ بدتر وبتر
وبای فارسی بہ میم بدل شود چنانکہ سپاروک
وسماروک وباز میم بہ نون تبدیل یابد چنانکہ
گجیم وگجین وواو بہ تحتانی بدل شود چنانکہ
انگور وانگیر وجادارد کہ بار مخفف باد گیریم
ونوج درخت کاج وصنوبر یا شبیہہ بہ صنوبر
وبہ جیم فارسی ہم آمدہ۔ ومجازاً بہ معنی مطلق
درخت پس معنی لفظی بادنوچ بہ اضافت دال
مہملہ باد درخت وکنایہ از ریسمانی کہ بر درخت
آویختہ بوسیلۂ آن درہوا آیند وروند وبمجاز
گہوارۂ طفلان۔ جیم عربی بفارسی یا بالعکس
آن بدل شود چنانکہ کاج وکاچ این است
حقیقت این لغت وماخذ آخر الذکر اولی
از اول ہاست کہ دران تبدیل بعد تبدیل
راہ نمی یابد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (ذوالادی
۵) طارمی از سرای تست فلک کہ منطقہ
ریسمان بانوچ است کا (اردو) دیکھو

بادیچ - گہوارہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - بچوں کے بہلانے کا جھولا - مہد ہنڈولا - کھٹولا -

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی وشین معجمہ مفتوح وسین ساکن باباى ابجد بقول صاحب جہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع وسراج نام دختر رستم است صاحب برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اوّل وفتح ثانی وسکون سین بے نقطہ وبای ابجد بمعنی جہندہ وخیز کنندہ وبفتح اوّل بمعنی پرست پس (بانوگشسپ) فک اضافت توصیفی باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد واگرگشسپ رابضم گیریم بمعنی خانم جہندہ وخیز کنندہ (حکیم فردوسی ؎) از آتش کسی گشت بانو گشسپ ؛ اباخواستہ ہمچو آذرگشسپ (اردو) بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے - مؤنث

بانون اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی بمعنی آفتاب دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نون آخر زائد است چنانکہ گذارش وگذارشن وآفتاب را بانون گفتن استعارہ ایست وبانوے مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب شمس بدون سند اعتبار را نشاید معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

بانوی برق اصطلاح - بقول مؤید بامشرق راگویند چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را - دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب مؤید (بانوی مشرق وبانوی برق) را یکجا نوشتہ گوید کہ آفتاب ومہتاب است وما بلف ونشر مرتب بمعنی بالا قائم کردہ ایم وخیال ما این است کہ کاتب مؤید شرق رابرق نوشت واگر برق را مضاف الیہ

بانو گیریم خلاف قیاس نیست و مقصود صاحب
مؤید از ماہتاب ماہ است نہ بہ تو ماہ حیف
است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم
بر زبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔

بانوی بہشتی رخت اصطلاح۔ بقول
انند بحوالہ مظہر العجائب بمعنی معشوق سبز پوش
است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر
این نکردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند
ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مرکب توصیفی
است و (بہشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی
(اردو) معشوق سبز پوش۔ مذکر۔

بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب
باشد مؤلف عرض کند کہ ختن نام شہر یست
از چین و مملکت چین از بلاد شرق است
پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد
کہ می آید باین حال مرکب اضافی و کنایہ باشد
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو
آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب
ناصری کہ بذیل لفظ بانو نوشتہ کنایہ از شیرین
است کہ معشوق فرہاد و زن خسرو بود
(ولہ ؎) بانوی مدائن آنکہ خسرو ساخت
؏ قصریش کہ سود بر فلک پہلو ؛؛ این چار بجای
عنصر اینک پست ؛؛ بنا و بنا و بانی و بانو ؛؛
صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض
کند کہ صاحب ناصری از اہل زبان نیست
و قولش قابل اعتبار و این کنایہ منظر بر رمزیت
حسن و شہرت شیرین خلاف قیاس نباشد
۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین
۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
فرہاد کی معشوقہ۔ خسرو پرویز کی بیوی۔
(از آصفیہ ؎) چاٹ دی فرہاد کو اور
جا لگی خسرو کے ہاتھ ؛؛ تو تو ای شیرین مٹھائی
بن گئی بازار کی ؛؛

بانوی مشرق اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و جامع و (ناصری و جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از آفتاب عالمتاب است (حکیم سنائی ؎) در سایۂ تو بانوی مشرق گرفتہ جای ٭ دریاست در جزیرہ و سیمرغ در حصار ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مصر اصطلاح۔ بقول انند و شمس زلیخا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی واین کنایہ باشد و موافق قیاس (اردو) زلیخا۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکے اصرار سے غالباً نام بادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا۔

بانہ بقول سروری و جامع و سراج بروزن وعنی عانہ کہ زہار باشد صاحب برہان گوید کہ آن جائی باشد در زیر ناف متصل بہ آلت مردی و زنی کہ موی از انجا بر می آید و آنرا بعربی عانہ می گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بان کہ مبدل بام است و ہای نسبت بمعنی منسوب بہ بام یعنی منسوب بہ بلندی و کنایہ از زہار کہ مقام بلند باشد (اردو) پیڑو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ زہار۔ عانہ۔

بانیازان اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و معنی دوم را مرادف معنی اوّل قرار می دہد و فرماید کہ حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ہفت و انند سوید مؤید۔ مؤلف عرض کند کہ مقابل بی نیاز کہ او باری تعالی است و کلمۂ با دریخا بمعنی ہمد ہم اوست یعنی کسانی کہ بی نیاز

یعنی حاجتمندان کہ بجز ذات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت مندلوگ	حاجت مندان ۔ مذکر ۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع ۔

بانی کار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بمعنی معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بنا کنندۂ کار و تخصیص این بدو معنی بالا مقتضی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ کتاب تصنیف کرنے والا ۔ کتاب بنانے والا ۔ مؤلف ۔ اسم مذکر ۔ تالیف کرنے والا ۔ مختلف کتابون کی امداد سے کتاب بنانے والا ۔

باو بقول ناصری بر وزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانۂ او را بغارت بردہ و در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عبادتکدۂ کوسان بعبادت مشغول شد و در آنجا پادشاہی یافتہ و بعد از و سرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی باد و جوشش معروف مرادف چیچک ۔ عجبی نیست کہ در وجہ تسمیۂ موسوم یکی ازین معانی را

دخلی باشد و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باو۔ شاپور بن کیومرث بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باواش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را نامند کہ برای تخم دارند۔ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت فارسیان خیار را (بادرہ) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باو ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بہ بی تحقیقی گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

باوتاشکن اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام **مؤلف** عرض کند کہ باوتا بقول معاصرین زردشت ملفوظ لغت بُت باشد بمعنی بُت و بُت مکتوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ بای حال۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول لفظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام۔ جن کا لقب خلیل اللہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

باوج رفتن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ | ازبلندی حاصل کردن است (ظہوری)

(ﮯ) برون نیامدہ ازحضیض پستی طبع ٭ اگر با وج روی ور شوی بلند آنجا ٭ (اردو) بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی اگرچہ و باوصف (ظہوری ﮯ) باوجود آنکہ صفہا کردہ راست ٭ آدو چنار اثر فیروزنیست ٭ (ولہ ﮯ) باوجود آنکہ غارت تاخت بر بود و نبود ٭ مایہ داران راہمان کم صبری بسیار ہست ٭ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ با درینجا بمعنی معیت است و وجود بمعنی خودش و استعمال این درفارسی زبان بدون کلمۂ (آنکہ) ہم می آید چنانکہ باقر کاشی گوید (ﮯ) تو و دوری زغیر استغفر اللہ از محالات است ٭ عجب گر باوجود سادہ لوحی باو رم افتد ٭ (عرفی ﮯ) منم آن مایۂ فطرت کہ گر انصاف بود ٭ باوجودم نتوان گفت باندیشہ فہیم ٭ (اردو) باوجود باوصف ۔ صاحب آصفیہ نے ترک فرمایا ہے اور اردو مین مستعمل ہے جیسے "باوجود میرے روکنے کے وہ چلدئے" "باوصف میرے اصرار کے انھون نے پروانہ کی" دکن مین بھی اس کا استعمال ہے۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشتہ و تصدیق کردہ قول کسی را (سعدی ﮯ) چنین گفت دیدم گرت باور است ٭ کہ یک دانہ گندم بہامون در است ٭ صاحب برہان گوید کہ بروزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوار و راست و استوار داشتن ہم بنظر آمدہ و بقول رشیدی مخفف (بہ آور) است و آور بمعنی یقین "گویند کہ باور کرد" یعنی مقرون بہ یقین ساخت و تردد برطرف کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار ۔ صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا

ہمزبان برہان وبقول فدائی قبول ویقین خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی تصدیق
سخن وبذکر قول رشیدی فرماید کہ آن بر تقدیری باشد کہ آور بمعنی یقین بہ ثبوت رسد
وتحقیق آن بر آور گذشت (انتہی کلامہ) وہم او بر (آور) بحوالۂ رشیدی گفتہ کہ
بمعنی یقین وآوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ؎) بندۂ او بود فلک بی شک
ہر چہ اگر او بود جہان آور ہ (روزبہان ؎) گر سلیم حبۂ عشقی بخور تریاق فقر تا مسلم
گرددت آور چو سلیمان داشتن ہ (رودکی ؎) کسی را کہ باشد بدل مہر حیدر
شود سرخ رو در دو عالم بہ آور ہ (ابوشکور ؎) کسی کو بجستر بود آوری ہ ندارد
بکس کینہ و داوری ہ و فرماید کہ آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکہ مثل جہانگیری
وسروری باتباع شمس فخری بی تنقیح وتحقیق آوردہ اند واگر گوئی کہ از بیت ابوشکور
وروزبہان و رودکی معلوم می شود کہ آور با لیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلّم
بلکہ آنچہ دریافت صاحب ذائقۂ سخن فہمی می شود اینست کہ بمعنی ولا ومحبّت خاندان
نبوی است پس این معنی دیگر باشد کہ ہیچ یکی از صاحب فرہنگان بدان پی نبرد ومعنی
یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر بہ تکلّف کہ آور بمعنی (بہ آور) یعنی بہ یقین
گفتہ شود چنانکہ در بیت فخری است (الخ) مؤلّف عرض کند کہ ما بحث (آور)
را بذیل (باور) بدین وجہ جا دادہ ایم کہ (آور) ماخذ (باور) است وبحثی کہ درین
کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد ازینجاست
کہ تلافی مافات ہمہ رینجا می کنیم از صراحت بالا متحقّق شد کہ خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (بہ آور) است
تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان سروری
وشمس فخری از اہل زبانند مجرّد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی زبان کافی
است ومحقّقین ہندنژاد یعنی صاحب جہانگیری وبرہان ہم تسلیم کرده اند پس خان آرزو
رانمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست
اصرار او برین است که در اشعار متذکرۂ بالا لفظ آور بمعنی ولا ومحبّت است ما می گوئیم
که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اوّل شمس فخری لفظ بی شک تائید آن
می کند که در مصرع دوّمش (آور) را بمعنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لاریب
بندۂ آنست وجہان یقیناً چاکر اوست. نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را
بمعنی یقیناً چرا تکلّف می داند وچرا صراحت نمی کند که بچه معنی گیریم ودر مصرع دوم
کلام رود کی آور را بمعنی ولا ومحبّت گیرد ونمی داند که در مصرع اوّل لفظ مہر موجود
است وتکرارش در مصرع دوم مخلّ فصاحت ودور از بلاغت باشد پس معنی
یقین درینجا بہترین معنی است. وای بر ذوق زبانش ومذاق فارسی که در کلام ابوشکور
(آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بر معنی لفظی مصرع اوّلش
غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا وسزای روز محشر را
تسلیم می کند ہیچ کس با کسی کینه ودا وری نخواہد کرد. پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی
صاحب محبّت خاندان نبوی گیریم معنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را متعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان تصفیهٔ آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آور است به ترکیب موحده که بمعنی معیّت باشد یعنی با یقین و مراد از تصدیق قول است و بس ـ بهار گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل ـ ما می گوئیم که انحصار این هر سه مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکّر ـ یقین ـ بهروسا ـ اعتبار ـ اعتماد ـ

باور آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ؎) مژدهٔ عیسی بگوشم میزند دوران ولی ٭ باورم ناید که نبود هیچ بر خر اعتماد ٭ (انوری ؎) گویمش حال من از مشقت مپرس ٭ گر زمنت باور نخواهد آمدن ٭ (ظهوری ؎) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ٭ که گوش از عهدهٔ بیغاره نشنیدن برون آید ٭ (اردو) باور آنا ـ

باور افتادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مرادف باور آمدن سند این از باقر کاشی بر لفظ (باوجود) گذشت (ظهوری ؎) باورم افتد ز بس امّید اگر گویم بطنز ٭ یار من بی مهر و بد مهر و جفا اندیش نیست ٭ (وله ؎) ظهوری جان بامّید طلب در آستین دارد ٭ چه مانع امتحانی را اگرت باور نمی افتد ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن

باور بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف باور آمدن است و باور
شدن (کمال اصفهانی ع) از منت باور
مباد این سخن ٭ زانکه در این قول باور
نیستم ٭ (اردو) باور ہونا۔ دیکھو باور آمدن

باورچی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
در ہندوستان مطبخی و آتش پز را گویند
و فرماید که باین معنی بجیم تازی ہم آمده و این
لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی
این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول
مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی و قنیه بمعنی چاشنی گیر
که بر سر طعام می باشد۔ خان آرزو در
سراج بحوالۂ الحقات بہان ذکر معنی اول الذکر
کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست
و فرماید که قوسی که زباندان و فاضل و
اہل صفاہان است در ذیل لغات فارسی
بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتہی)
زآله بر دارش بہار به نقل قول سراج سرکار
را پیشکار نوشته گوید که ظاہرا معنی اول الذکر
از ہمین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف
عرض کند که از صاحب لغات ترکی متحقق
شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت
شاہد آن است که چی در فارسی زبان چیزی
نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افادۂ
معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی
چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد
که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب
گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر
سفرۂ شاہان که قبل از انکه ملک آغاز طعام
کند چاشنی گیر ہمه اغذیه را بمقدار قلیل می چشد
و تصدیق خوبی اطعمه کند تا بادشاه مطمئن می شود
از ینکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو)
باورچی۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر

اعتبار دار۔ خانساماں۔ کھانا پکانے والا طبّاخ

باورچیخانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت مرکّب اضافی است (اردو)

باورچیخانہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر کھانا پکانیکی جگہہ۔ مطبخ۔ رسوئی گھر **مؤلف** عرض کرتاہے کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت۔

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت و بقول برہان بفتح واو وسکون را و دال بی نقطہ نام بلدہ ایست در خراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباوردین کودرز باقطاع مقرر فرمودہ بود واین شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد و بقول جامع بلدۂ در خراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفّف اباورد کہ (ابیورد) امالۂ آنست نام شہری از خراسان بنا کردۂ باوردین کودرز و متاخرین غیر آن بیای معروف گویند **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر ابیورد گذشت و ماخذ این ہم ہمدرا انجا مذکور و آباورد مزید علیہ این است نہ این مخفّف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد۔

باور داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن و راست شمردن (خسرو ؎) دلم بردی و خوشتر اینکہ گر من ٭ بگویم بیدلم باور نداری ٭ (انوری ؎) گرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ٭ عزیز الدین طغرائی عزیز الدین طغرائی ٭ (ولہ ؎) ای بت زتو چون روی ابجو ن بردارم ٭ در عشق ز ہیچ روی باور دارم ٭ (اردو) باور کرنا۔ سچ سمجھنا۔

باوردی بقول برہان وہفت واند
بروزن پامردی (۱) منسوب بہ باورد
(۲) نوعی از آش آرد ہم مؤلف عرض
کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ
کردہ اند و آش آرد کہ بدین اسم موسوم
مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باورد
بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در
سراج منسوب بشہریار صاحب شہر (اردو)
(۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد
منسوب بہ باورد (۲) باوردی۔ مؤنث۔
ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہیں جو شاہ
باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باور شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف
باور آمدن (ظہوری ؎) چو من نیست
یک بندۂ دیگرت ؎ قسم می خورم تا شود
باورت ؎ (الوری ؎) گوییم کہ کار از
غم عشقت بجان رسید ؎ گوئی مرا حدیث
تو باور نمی شود ؎ (اردو) دیکھو باور آمدن

باور کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی
یقین کردن (مخلص کاشی ؎) خامہ بجا
حرف آن موی میان سر می کند ؎ اینچنین
قول ضعیفی را کہ باور می کند ؎ (ظہوری ؎)
ای دل در بیگانگی می زن کہ باور میکنند ؎ بہر چہ
کردی آشنا آن آشنا بیزار را ؎ (صائب
؎) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل
؎ نیست ممکن در دسنگین مرا باور کند ؎۔
(الوری ؎) نمی گوییم کہ تقصیری نرفتہ است
؎ درین مدت کہ نتوان کرد باور ؎ (اردو)
باور کرنا۔

باور گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف باور شدن است (خسرو ؎
نگشتی ناله کس باورم اکنون که غم دیدم ٭ هنوز
ار کسی نالش کند هم باورم آید ٭) (اردو)
باور ہونا ۔

باوریدن | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی اعتماد داشتن و باور نمودن ۔ مؤلف
عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین
ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست
مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی
زبان که باور است بزیادت تحتانی و
علامت مصدر دن وضع کرده اند ۔ امر
حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور
است و باورد مضارع (اردو)
باور کرنا ۔ یقین کرنا ۔

باوصف | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح واو مرادف باوجود باشد مؤلف
عرض کند که صراحت ماخذ این بر باوجود
گذشت (اردو) دیکھو باوجود ۔

باوقار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی مفد هم اوست
که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی
این وقار دارنده و صاحب وقار ۔
مخفی مباد که وقار لغت عرب است
بفتح اول بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو
خواندن نوعی از تفریس است (کذا فی الغیاث)
(اردو) باوقار اردو مین کہہ سکتے ہین
بمعنی عزت مند ۔

(۲۲۹۸) **باوقار گردیدن** | استعمال بمعنی باتمکین
و باعزت شدن است (صائب ؎
فلک ز لنگر من باوقار می گردد ٭ زمین
ز سایهٔ من بی قرار می گردد ٭) (اردو)
معزز ہونا ۔

باول بقول سروری و برهان و جامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامه ابریشمین
بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم
در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود و الحال خراب است
و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده بکسر می خوانند و هم او گوید که صاحب فرهنگ
جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته و خطا کرده و سامانی گفته که باول لغتی است در
بابل یا معرّبش بابل و صحیح اینست چه لفظ بابل در کلام مجید واقع و لفظ عجمی بی تعریب
در کلام فصحا خاصة قران واقع نشود و منسوب بدان را باولی گویند خان آرزو در سراج
بذکر قول رشیدی و سامانی فرماید که درین بچند وجه بحث است اوّل آنکه در اصطلاح
شعر النسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه السند بلکه اگر نام بابل بمیان می آید
سحر و جادو گفته می شود دوم آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر
و نیز تعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد درین صورت
ضرورت است و الّا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند و گاهی نکنند چنانکه لفظ آزر
(الخ) صاحب ناصری بر ذکر قول رشیدی و جهانگیری و سامانی قانع و هم او بر لفظ بابل
که بموحده سوم بمعنی سوش گذشت صراحت کرده است که در آنجا وقتی جامه های ابریشمینه
خوب می بافتند و باول نیز بهمین معنی آمده مؤلف عرض کند که شهرت بابل و باول
بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی
را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (ے) هر حلقه کز وتن ولی یافته

خورشید نسیج باولی یافت ؎ از ہمین شعر صاحب سروری ہم استثنا کردہ کہ خود او ہم از اہل زبانست ما بجذبکہ تحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است کہ بجاہ وسحر معروف وتبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب وآو واگر خان آرزو یا جہانگیری باول را ورای بابل پندارد ادعای اوست ومن ادعی فعلیہ السند ما بر قول صاحب ناصری اکتفا کنیم کہ صاحب زبان است ۔ وقول رشیدی را باور کنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے ۔

باولی بقول ضمیمہ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پر وبال وی کندہ در پیش باز وشاہین نو تیار کردہ سر دہند تا باسانی اورا بگیرد و بر شکار چالاک شود ۔ بہار بر باولی وبولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (این مستغنی سہ) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ؎ دست زمانہ ہرگز محتاج باولی ؎ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) بمعنی منسوب بہ باول کہ یای نسبت بر لفظ باول زیادہ کردہ اند چنانکہ نسیج باولی وسندش بر لفظ باول گذشت ۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) باولی بابلی کا مبدل ۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل ۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی بقول بحر شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیرانیدن جانور دیگر ۔ بہار زیل بابلی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ وحقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا اور پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تا کہ شکاری جانور اسکو

چاہد شکار کر سکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (بادلی دینا) پر فرمایا ہے
یعنی ۔ بہڑی دینا۔ بھڑکی دینا۔ شکاری
پرند پر کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیزا ور
دلیر کرنا۔ جرأت دینا۔

باوی بقول ناصری کہ بذیل لفظ باو نوشتہ
۔ نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ لیلونہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہا را باشت بروزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسلش
باشد واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بدمعاشوں
سے ہیں۔ مؤنث ۔

باوین بقول جہانگیری باوا و مکسور و یای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بروزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبہ
کہ خواہند بریسند دران نہند و بقول
جامع سبد کوچکی کہ دران پنبہ گذارند۔
و بقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان دران
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان دران نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بریسمان تنہا
خطاست مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بزنان
خطاست و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن دران گذارند و این مبدل بافین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شد بہ واو

چنانکہ فرنج و ورنج و معنی لفظی این منسوب بہ افزار جلاہگان و کنایہ از سبد کوچک کہ پنبہ دران گذارند و کم کم ازو گرفتہ	بہ چرخہ می ریسند و رشتہ سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس مین جلاہے روئی یا روئی کی پونیان رکھتے مین مؤنث ۔

باہ بقول ضمیمہ برہان شہوت را گویند کہ آب پشت و کمر است صاحب مؤید و شمس ہم این را بذیل لغات فارسی جا دادہ صاحب انند فرماید کہ لغت عرب است بمعنی جماع و نکاح و شہوت پشت و شہوت افزائی و صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است بر جماع قانع مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ محققین بالا لغت عرب را بفارسی جا دادہ اند تسامح شان بیش نیست و فارسیان استعمالش کردہ اند (اردو) باہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ شہوت ۔ مردی ۔

باہا بقول ضمیمہ برہان نوعی از طعام است کہ عربان باجہ گویند و صاحبان مؤید وانند و ہفت این را بذیل لغات فارسی جا دادہ فرمایند کہ پاچہ نیز گویند (بہ با و جیم فارسی) و صاحب شمس ہم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند کہ اصل این (پاآہار) است بہ بای فارسی یعنی خورشی کہ از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست و آہار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب والف ممدودہ سوم و رای مہملہ بکثرت استعمال حذف شدہ باہا باقی ماند و طعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند کہ پاچہ نام دارد و پاچہ خورشی است کہ از پای و کلہ گوسپند می پزند کہ بجای خودش می آید (کذا فی الانند) و (باجہ) بہ موحدہ و جیم

عربی معرب پاچہ باشد و بس (اردو) نہاری بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور پایون کو رات بھر گلا کر پکاتے ہین اور ناشتۂ صبح مین روٹی کے ساتھ کھاتے ہین۔ دکن کا استعمال پاچہ کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد کہ در قزوین راسندی گویند و بقول جہانگیری و برہان و جامع (۱) ظرف و آوند را نامند (۲) روش گویندگی باشد کہ آن را پہلوی و راسندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل فرمایند کہ ظرف با طعام باشد نہ ظرف مطلق چہ باہار مخفف باآہار است مرکب از با بمعنی مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با خوراک چنانکہ در لغت آہار گذشت۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج گوید کہ از ذات کلمہ چنان مستفاد می شود کہ بمعنی ظرف خوراک و مرکب است از با و آہار ولیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق ظرف نوشتہ و نسبت معنی دوم فرماید کہ نوعی از نغمات کہ آنرا بفرس جامہ و رومہ و الیوم در قزوین و صفاہان راوندی و راسندی خوانند (کذا فی القوسی) مؤلف عرض کند کہ محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را بر خلاف عادت گذاشت ما عرض میکنیم کہ معنی اوّل مطلق است امّا مخصوص بظرف طعام نہ ظرف با طعام چنانکہ خیال سطحی رشیدی است

ماخذ این ہمانست کہ رشیدی ذکرش کردو لیکن استعمالش برای مطلق ظرف طعام است خواہ خالی باشد یا پر از طعام آنانکہ مطلق ظرف نوشتہ اند و مخصوص بظرف طعام نکردہ اند پی بحقیقت وضع لغت نبردہ اند نسبت معنی دوم عرض می شود کہ دران ہم کلمۂ بآ مفید معنی فاعلی است و ہار بقول برہان بمعنی توالی و پی در پی آمدہ پس معنی لفظی این مرکّب۔ توالی دارندہ و کنایۂ از لہجہ زبان پہلوی و راوندی کہ ہر لفظ را کشیدہ گویند نہ نوعی از نغمات کہ خان آرزو ذکرش کردہ وحیف است ازو کہ جامہ و رامہ بجای خودش بدینمعنی ذکر نہ کردہ (اردو) (۱) ظرف غذا۔ کھانے کا برتن۔ مذکر (۲) زبان پہلوی و راوندی کا لہجہ جو ہر لفظ کو کھینچکر کہتے ہین۔ مذکر۔

باہت بقول برہان و ہفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا قضی و چون نظر مردم بران افتد بی اختیار خندہ در آیند و منبع آن دریاست و آنرا بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بہت بہ قول محیط المحیط در عربی زبان سنگی را گویند کہ سفید و براق کہ بفارسی آنرا باہت گویند و نیز در عربی بحجر الضحک مشہور (الخ) بخیال ما باہت مفرّس است کہ فارسیان در لب و لہجۂ خود (بہت) را بکشش بای موحدہ گویند و ہمین کشش آواز را باہار نام است کہ بر معنی دوم لغت گذشتہ گذشت دیگر ہیچ (اردو) حجر الضحک۔ مذکر۔ ایک سفید اور چمکیلے پتھر کا نام ہے جسکو دیکھنے والا بے اختیار ہنستا ہے۔

باہدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح ہا و دال ابجد لغت فارسی است

بمعنی راست و درست۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند که ہدی لغت عربست بقول منتخب بالفتح بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجبی نیست که فارسیان تحتانی آخر را به ہای ہوز بدل کردند چنانکه بدری و بدره و کلمۂ با بمعنی مفہم اوست که افادت معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارنده کنایه از راست و درست باشد حالِ طالب سند استعمال باشیم که صاحبان انند و فرہنگ فرنگ از اہل زبان نبوده اند که مجرّد قول شان قابل تسلیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) راست۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ سیدھا درست۔ صحیح۔

(۱) باہر دو پیش
(۲) باہر دو زبر
(۳) باہر دو زیر

استعمال۔ صاحب فرہنگ فدائی ذکر این ہر سه کرده گوید که (۱) ترجمه بضمتین است و (۲) ترجمه بفتحتین و (۳) ترجمه بکسرتین که دو حرف نخستین و دومین را مضموم و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض کند که کلمه با درین ہر سه مرکب بمعنی معیّت است و بس (اردو) (۱) بضمتین ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے ضمّہ کے ساتھ (۲) بفتحتین۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے کسرے کے ساتھ۔

باہر که بندد کمر مقوله۔ بقول مؤید بحواله قنیه یعنی باہر که مقابل شود و مقابله کند۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که کمر بستن بمعنی مقابله کردن بجای خودش می آید۔ کم التعالیٰ

بهر سه محققین بالابیش نیست که این را بصورت
مقولهٔ نوشته اند فتامل (اردو) دیکھو کمر بستن
بمعنی مقابله کرنا ۔

با هرکه خواهی استعمال ۔ صاحب انند آن
را مرادف (بهرکه خواه) نوشته حوالهٔ بهار داده
و بر (بهرکه خواه) از ملا وحشی سندی آورده
که بمعنی (با هرکه خواهی) می آید مؤلف عرض
کند که ضرورت نداشت که (با هرکه خواهی)
را در لغت جادهیم که بمعنی لفظی و حقیقی است
محاوره و اصطلاحی خاص نیست (اردو)
تو جس کے ساتھ چاہے ۔

(الف) **با هرکه راست آید از چپ و راست آید** مثل ۔ صاحبان خزینه و امثال
(ب) **با هرکه مصیبت آید از چپ و راست آید** فارسی و محبوب الامثال ذکر
(الف) کرده اند و صاحب محبوب الامثال
ذکر (ب) کرده از معنی و محل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند که فارسیان چون ترقی
کسی را روز افزون بینند برای او استعمال
(الف) کنند و چون کسی را پیاپی مبتلای
مصیبت بینند بجای او مثل (ب) زنند
اصل (الف) آنست که با هرکه طالع راست
آید دولت از چپ و راست آید (اردو)
صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل
لکھا ہے کہ ”خدا دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کے
دیتا ہے“ ”خدا دیتا ہے تو نہین پوچھتا کون
ہے“ دکن مین اس موقع پر کہتے ہین ”
جسکی بن آتی ہے اُس کے پاس دولت سر سے
جاتی ہے“ صاحب محاورات ہند
نے لکھا ہے ”جب آوے برسن کا چاو
پچھواگنے نہ پُروا باو“ یعنے جب خدای تعالے
برساتا ہے تو پچھوا کی پُرْوا نہ پُروا کی“
عام معنون مین یہ بھی قریب قریب (الف)
کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہتر ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت
ہے کہ ”مصیبت ایک طرف سے نہین آتی
“ یعنے جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف
سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن میں کہتے ہیں
”برائی کا وقت خدا نہ لائے جو مصیبت پر
مصیبت آئے“۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری
وسراج باہای مفتوح بکاف زدہ شکنجہ
راگویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان
است فرماید کہ لغت فارسی است ودر
ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف
عرض کند کہ بک در عربی بکاف مشدد بمعنی
سائیدن ولاغر کردن وبیا پی نیزہ زدن
آمدہ فارسیان بترکیب خود کلمہ با کہ بمعنی
ہمدیگر او ومفید معنی فاعلی است مرکب
کردہ کاف مشدد را ساکن کردند معنی
لفظی این سایندہ ولاغر کنندہ ومجازاً بمعنی
صعوبت وعذاب دہندہ وکنایہ از شکنجہ
کہ ورنجہ ذریعہ تعذیب است پس مقرر
باشد واسم مصدر باہکیدن کہ می آید مخفی مباد
کہ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم بہمین معنی
می آید ما آنرا ہم مرکب می دانیم کہ لفظ پا را
با بک عربی مرکب کردہ اند ومعنی لفظی آن
صعوبت پا کہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پاست
(اردو) شکنجہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مذکر۔ مجرمون کو سخت سزا دینے کی
ایک کل کا نام جس مین انکی ٹانگین کس دیجاتی
ہین۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے
معنون مین بھی مستعمل ہے۔

باہکیدن بقول برہان وہفت بروزن
واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن وبقول بحر سالم الف
است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید
صاحب موارد فرماید کہ حاصل بالمصدرش
باہک ومضارعش باہکد مؤلف عرض کند

کہ باصعل یا مصدر اصلی است کہ از اسم جامد مفرس وضع شدہ و اسم مصدر و حاصل بالمصدرش باک است کہ گذشت (اردو) شکنجے مین کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھو مین پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے (شکنجہ کرنے) پر فرمایا ہے دکھہ دینا تکلیف دینا۔

باہم بقول ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی یکدیگر و بقول مؤید و ہفت یکجا و (۲) باغم و ہم مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف (باہم دیگر) یعنی بایکدیگر و بالاتفاق و فیمابین چنانکہ ؎ من و او باہم رفتیم و میراث پدری را باہم تقسیم کردیم ؎ و بمعنی دوم بلحاظ معنی لفظی آن ہم و غم دارندہ اگرچہ موافق قیاس است و لیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر۔ آپسمن۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے کے ساتھہ۔ بالاتفاق فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان صاحب سروری بر بہمان فرماید کہ مرادف فلان است کہ شخص مجہول باشد و گوید کہ در فرہنگ باضافۂ الف باہمان ہم آوردہ (علی حسن باخرزی ے) ؎ چشم چراگہ کند روی ساقی ؎ نہ گوشم بدزدد حدیث نہانی ؎ ز مطرب سرود آرزو ہم نخواہم ؎ نگویم فلانی تو یا باہمانی ؎ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کلمۂ با درینجا زائد است و بس (اردو) فلان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شخص فرضی۔ امکا ڈھمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔ للّو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم باہن کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایہ از بند و زنجیر کردن باشد مؤلف عرض کند کہ (باہن کشیدن) بہمین معنی گذشت پس بمعنی باہم

کجا رفت نمیدانیم که محققین بانام و نشان چرا بر معنی حقیقی غور نمی کنند و خلاف قیاس می روند بہ تحقیق با کنایہ از بند و زنجیر کردن دو کس بایکدیگر است (اردو) ایک دوسرے کو زنجیر مین جکڑنا ۔

باہم بافتہ استعمال ۔ بقول صاحب مؤلف بول چال بایکدیگر تاب دادہ شدہ عرض کند کہ ماخذ صاحب بول چال زبان معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب دادن گذشت و بافتہ اسم مفعول اوست و (ماضی مطلق بزیادت ہای ہوز) نیز پس چیزی کہ باہم تاب دادہ شدہ است آنرا معاصرین عجم (باہم بافتہ) گویند و نیز بمعنی (باہم بافت) مستعمل است چنانکہ ؎ زید دو تار ریشم را باہم بافتہ " (اردو) باہم بٹا ہوا ۔ باہم بٹا ۔

(۲۲۹۹) **باہم درافتادن** مصدر اصطلاحی ۔ بر یکدیگر افتادن است (ظہوری ؎) عجب کز غمکشان باہم درافتند ٭ مگر باہم برای غم درافتند ٭ دلی دارم کہ خوبان بر سر او ٭ کہ تقسیم دل باہم درافتند ٭ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا ۔

(الف) **باہم شیر و شکر بودن** مصادر
(ب) **باہم شیر و شکر شدن** اصطلاحی

(الف) بقول برہان و ہفت و بحر کنایہ از غایت محبت و نہایت آمیزش و دوستی باشد میان دو کس صاحبان (جہانگیری در ضمیمہ) و رشیدی و شمس ذکر (ب) کردہ اند بمعنی (الف) و سندی کہ از کلام ظہوری پیش کردہ اند از ان (شیر و شکر) بمعنی موافقت و یکرنگی پیداست (؎ ور شکایت نیستم از بخت شور ٭ زہر او با کام شیر و شکر است ٭ مؤلف عرض کند کہ (شیر و شکر) بمعنی اختلاط و محبت یکجای

خودش سامی آید و این ہر دو مصادر مرکبہ خلاف
قیاس نیست ولیکن سند پیش کردہ صاحب
جہانگیری برای (شیر و شکر) است نہ برای
این مصادر و این ہر دو از ہمان اصطلاح
شیر و شکر مرکب شدہ است وبس۔
(اردو) شیر و شکر ہونا۔ بقول آصفیہ
گھل مل جانا۔ (سوز ۵) دختر رز اتو
ٹھہر رہی ہی نہ سوز سے مل شیر و شکر ہوگئی تو

باہم کلہ زدن مصدر اصطلاحی بقول
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاچار با یکدیگر مناطحہ یعنی جنگ بسر و کلہ
کردن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
مجرد (سر کلہ زدن) ہم گویند (کذا فی النفائس)
و کلّہ بقول برہان بمعنی سر ہم آمدہ مطلقاً
اعم از سر انسان و حیوان و فرق سر را
نیز گفتہ اند (الخ) پس معنی لفظی این ہم
موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑنا

بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ مٹک بازی کرنا
ہاتھ سے ہاتھ لڑانا۔

(الف) باہمہ بازی بکیر باہم بازی | بقول صاحب
(ب) باہمہ کجکلاہ با ما ہم

خزینہ ذکر (الف و ب) کردہ و صاحب
امثال فارسی بر (ب) قانع و ہر دو از
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ (الف) مقولہ سوقیان عجم است چون
کسی را بینند حیلہ بازی و فریب و دغا می کند
استعمال (الف) کنند مقصود آنست کہ تو باہمہ
حیلہ بازی و فریب و دغا می کنی و با کیر ما
ہم یعنی بازی تو با ما نمی سزد الا کیر ما و ما از
بازی تو خبر داریم و فارسیان استعمال (ب)
برای متکبران می کنند یعنی بہ مخاطب متکبر
می گویند کہ باہمہ تکبر می کنی و کلاہ خود را
کج می داری (چنانکہ عادت متکبران است)
ولیکن عجب است کہ با ما ہم مقصود آنست

که درجهٔ ما برتر از تست و تر احتیه میدانیم
بجکلاهی تو برای دیگران باشد و پیش ما
هیچ (اردو) (الف) دکن مین بازاری
لوگ کہتے مین "آپکی مکاری اور چالبازی
همارے لوٹرے سے" (ب) کی نسبت دکنی
کی کہاوت ہے "خدا کی قدرت اُلّو آپ
ہم سے بھی اکڑنے لگے" یعنے غرور کرنے لگے

باهمه که | صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ
گوید که بمعنی باوجود که مؤلف عرض کند که
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد - معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب
سند استعمال باشیم (اردو) باوجودیکہ
- باوصفیکه - جیسے "باوجودیکہ آپ سمجھدار
ہو پھر ایسی بات کہتے ہو"

باهمه و لی همه | استعمال - صاحب انند
بحوالهٔ مظهر العجائب گوید که (۱) از صفات
حق سبحانه تعالی است - دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند که خلاف قیاس نیست اما مشتاق سند
استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را
هم گویند که دائما گوشه نشین است و چون
مردم با او جمع شوند شریک حال شان
هم میشود و چون تنها باشد باز باشغال
خودش انهماک دارد (اردو) باهمه و
بےهمه - انھین دو معنون مین اردو مین بھی بولتے ہین

باهو | بقول سروری و جهانگیری بضمّ ها
(۱) چوب دستی که شتربانان بدست گیرند
(حکیم سوزنی ۵) هر که از پشت دلش باشد
ولای تو فگند بر زخم باهو خورد از حادثهٔ
چرخ بلند ۵ (استاد فرخی ۵) من چون
چنان بدیدم جستم ز جای خواب ۵ باهو
بدست کرده باشتر شدم فراز ۵ و بقول
برهان مطلق چوب دست بزرگی - صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید که از ینجاست که

در جاماسب نامه تعبیر از حضرت موسی ابن خ
شبان باهو دار کرده بمعنی صاحب عصا چه
عصا. باهوی درخت باشد مجازاً. صاحبان
ناصری و جامع بر چوب دستی و عصا قانع.
(ناصری ۵) باهو چو شبان وادی ایمن شد
نشگفت که اژدها کنی باهو را. خان آرزو
در سراج گوید که بمعنی چوب دستی بمجاز است
و فرماید که تخصیص رشیدی به چوب دستی
که شتربانان بدست دارند بیجا است
که از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند که باه و باهنه بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیاده
کردند که بمعنی منسوب به بازو است و کنایه
گرفتند از چوبی که بوسیله آن چارپایان را
می رانند و برای تیز روی بدان اشاره کنند
چنانکه در عرب شتران را و در فارس خران

را و در هند گاوان را مخفی مباد که برسم هند
بر سر این چوب خار آهنی هم نصب کنند
و جا دارد که باه را بمعنی ها هش گیریم که
افاده بمعنی فاعل کند و باهو بضم اول بقول
برهان کلمه ایست از برای آگاهیدن
و خبردار کردن مستعمل پس چوبی را باهو نام
کردند که اشاره خبرداری بوسیله آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشاره کند برای
تیز روی و جا دارد که باهو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارمش که زای هوز با های هوز
بدل شود چنانکه اشاره این بر بازو کرده ایم
(اردو) وه مختصر سی لکڑی جسکے ذریعه سے
چارپایون کو جلد چلنے کا اشاره کرتے هین
اور اون کے پٹھے مین چبوتے هین. مؤنث
(۲) باهو. بقول سروری و جهانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع بمعنی بازو و صاحب برهان
صراحت کند که از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند کہ زای مؤنز بہ ہای ہوز بدل شد چنانکہ بر آز و بر آہ دیگر۔ باہیچ (اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے۔

(۳) باہو۔ بقول ناصری بمعنی بعون تعالی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبان است توانیم عرض کرد کہ با آدریجا بمعنی سپردمش یعنی استعانت و ہو ضمیر راجع بسوی خدا چنانکہ او تعالی شانہ (اردو) بعونہ تعالی۔ اللہ کی مدد سے۔

باہوش و رشید اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار۔ عقلمند و لائق۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجرد باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل دارندہ درست باشد کہ کلمۂ با آدریجا بمعنی ہمسرمش۔ افادہ معنی فاعلی کند (اردو) باہوش۔ باعقل و ہوش اردو مین بقاعدۂ فارسی مستعمل ہے۔

باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف باسبون کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ باسبون بہ موحدۂ چہارم لغتی نیست اما صاحب محیط بر باسیون بہ تحتانی چہارم نوشتہ کہ مرادف بافیون۔ سعد را گویند و بر سعد فرماید کہ بضم اول و سکون ثانی و دال مہملہ بیونانی قیناریس و اقرقون و بسریانی سعدا و فرجہ و برومی بروشن و فرفوروش و بترکی تپلاق و طبلاق و در تنکابن اشکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مسکک زیر زمین و بہندی موتہہ گویند و آن بیخ نباتی است و نوعی است از ان کہ بہ شیرازی سعد الزنگ نامند۔ گرم و خشک در اول سوم و گویند در آخر دوم و در آن قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین ملا الذع

و تفتیح بالغ و حرافت است حتی که دہان گہا
بکشاید و اخراج دم نماید و ریاح را پراگندہ
کند و محرق خون است خواص بسیار دارد۔
(الخ) صاحب برہان ذکر مشک کردہ بر گیاہ
خوشبو قانع و فرماید که اسم آن در عربی سعد
است مؤلف عرض کند که حیف است
که ما ذکر (باسیون۔ بہ تحتانی چہارم) بجاش
نکردیم باآنکه بر (باسبون۔ بموحدہ چہارم)
اشارۂ آن کردہ ایم۔ ازینجاست که تلافی
مافات درینجا می کنیم۔ بالجملہ باہون را بدین
معنی غیر از صاحب شمس دیگر کسی ننوشت
و فارسی این مشک است که بجای خود ش
می آید۔ محققین فارسی زبان و مفردات
طب باہون را ترک کردہ اند و متحقق نشد
که لغت کدام زبان است (اردو)
ناگر موتہہ۔ بقول جامع الادویہ سعد کوفی
۔مشک زمین ایک جڑ ہے گول اور لانبی

صاحب محیط نے ناگر موتہہ پر لکھا ہے کہ
موتھا کی ایک قسم اور موتھا پر سعد کا حوالہ
دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتھا
پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ناگر موتھا۔ ایک
قسم کی گھانس۔ جس مین سے خوشبو
دار جڑین نکلتی ہین عربی مین اُسکو
سعد کہتے ہین۔ صاحب ساطع نے بھی موتھا
پر سعد کوفی لکھا ہے اور ناگر موتھا پر
مشک زیر زمین ۔

باھہ بقول صاحب انندبحوالۂ فرہنگ
فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریای
شور و (۲) رودباری که پایاب نباشد
و (۳) اسپ قوی و توانا صاحب کنز فرماید
که لغت فارسی است و در ترکی زبان برای
بحر و یم مستعمل مؤلف عرض کند که در عربی
زبان بہ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس
باہہ اسم فاعل اوست بمعنی زیادہ شوندہ

عجمی نیست کہ فارسیان این را مفرّس کردہ برای دریای شور استعمال کردہ باشند کہ روز بروز زیادہ شود از مجرای آب زمین و جزر و مدّش ہم تعلق دارد باین معنی و معنی دوم مجازش کہ دریای بزرگ را ہم ہمین نام موسوم کردند و معنی سوم را ہم مجاز گیریم کہ اسپ قوی و توانا ہم مثل موج دریا برمی خیزد و جا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی جو ہمیشہ بھرپور رہا ہو اور پایاب نہو اسم مؤنث (۳) جاندار گھوڑا۔ زبردست گھوڑا۔ مذکر۔

باہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در تعریف مرگ استعمال کنند کہ چون قضا آید ہیچ مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال ”موت سات تالو مین بھی نہین چھوڑتی“ دکن مین کہتے ہین ”موت کبھی نہین ٹلتی“

بای بقول سفرنگ ببای موحدہ با الف و یای تحتانی (۱) بمعنی باشندہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این (۲) ہست و وجود و قیام و کائنات و ہمین است اسم مصدر بائیدن و بودن کہ بجای خودش می آید۔ و استعمال فارسیان قدیم بمعنی باشندہ ازہمین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا۔ قائم۔ (۲) ہست۔ بقول آصفیہ۔ فارسی جس کا سنسکرت استت ہے۔ اسم مؤنث ہستی۔ بود۔ قیام۔ وجود۔ کائنات

بایا بقول سروری بمعنی در بایست صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف بایست و بایستہ

بمعنی ضروری و بقول برهان بمعنی در بایست
و ضروری و آنچه در کار و محتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته و ضروری
و برین قیاس است بایست و بایستن
و بحوالهٔ سامانی فرماید که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و بقول
جامع چیز ضرور و ضروری. و بقول ناصری
چیزی لازم و واجب و محتاج الیه و صاحب
نوادر بذیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس است
بایان و بایسته و بایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته و بایست
و فرماید که بعضی گفته اند که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و دور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران و پیرا (حکیم سوزنی ؎
از بهر تازه بودن دلهای خاص و عام ؂
بایا تری لبی ز نم ابر بر نبات ؂ مؤلف
عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
و بایستن را هم برین قیاس گوید از حقیقت
خبر ندارد و از قیاس سطحی کار میگیرد سامانی و رشیدی
و خان آرزو که این را مخفف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت زند و پازند بمعنی
باشنده و هستی دارنده و قائم آمده چنانکه بجایش گذشت
و هم بای امر حاضر است از مصدر بائیدن
که می آید و بایا بزیادت (الف) در آخرش
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی. گویا و
از جوی. جویا ذکر این قاعدهٔ فارسی بر (الف
فاعل) گذشت. و بایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم. پس
سامانی و رشیدی و خان آرزو و سکندری
خورده اند که این را مخفف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم خلاف
قیاس نیست چنانکه ایشان و ایشا و این د

آتی ولیکن بوجود قاعدۂ خاص ضرورت اند که مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشندہ و قائم و مجازاً بمعنی ضروری و محتاج الیہ (اردو) رہنے والا۔ قائم۔ ضروری۔

بابام بر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ با بخت بد و روزگار خود جنگ کردن **مؤلف** عرض کند که محققین صاحب زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی حقیقی این تائید مقصود نمی کند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا۔

بایان صاحب نوادر ذکر این بذیل مصدر بایستن کردہ گوید که بایا بمعنی ضروری و ناگزیر است و برین قیاس بایان و بایستہ و بایست و می بایی۔ و فرماید که نابایی بنون نفی بمعنی محال و ناممکن و سامانی و رشیدی و خان آرزو بذیل بایا گویند که بایان اصل است و بایا مخففش و بایان اسم فاعل است از بایستن۔ **مؤلف** عرض کند که بایی امر حاضر (بائیدن۔ که می آید) و بایان اسم حالش بمعنی بائیدہ و ہیچ تعلق از بایستن ندارد و صاحب موارد این را حاصل بالمصدر بایستن شمارد بہ تحقیق ما دو مصدر است یکی بایستن و دیگری بائیدن و بقول صاحب موارد (بذیل بایستن) چہار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و (۲) بایستہ و (۳) بایا و (۴) بایان و ہر چہار بمعنی ضروری و ناگزیر پس وجہی نیست که سوم و چہارم را باوصف وجود مصدر بائیدن متعلق بہ بایستن کنیم۔ تسامح محققین ازین است که از مصدر بائیدن بی خبر اند که بجایش می آید (اردو) ضروری۔ ناگزیر۔

باید بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شاید باشد و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ بمعنی بایش

وصاحب ہفت ہم ذکراین کردہ و از طرز بیان
محققین بالا ظاہر است کہ اسم جامد فارسی
زبان دانستہ اند۔ بہ تحقیق **مؤلف** مضارع
بائیدن است کہ می آید بمعنی ضروری باشد
وہست شود و (بود۔ بہ ضم موحدہ و فتح واو)
چنانکہ ؂ باید کہ این کارکنی ؂ یعنی لازم است
تراکہ این کارکنی واز ہمین معنی حقیقی فارسیان
بمجاز معنی لائق وسزاوار پیدا کردہ اند چنانکہ
(باید وشاید) وشاید ہم مضارع شائیدن
وشایان اسم حالیہ اوست وشائے
اسم مصدر ش البحث کامل این بجایش می آید
(سعدی شیرازی ؂) دوستان منع کنندم
کہ چرا دل بتو دادم ؂ باید اول زتو پرسید
چنین خوب چرائی ؂ (اردو) چاہیے۔ لازم
ہے۔ صاحب آصفیہ نے (باید وشاید)
پر فرمایا ہے کہ۔ فارسی۔ جیسا چاہیے جیسا
لائق ہے۔

بای دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
تحقیق الاصطلاحات بمعنی باختن (حکیم
حاذق گیلانی ؂) لیلی زعشوہ ہای تو دلہا
بای دادہ ؂ شیرین زجلوہ ہای تو خاطر فگارہ
؂ **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی ہست و وجود
وقیام وکائنات بجایش گذشت پس معنی
حقیقی این مصدر مرکب۔ وجود وقیام
را از دست دادن است وکنایہ از
باختن (اردو) ہارنا۔

باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد مثل۔ صاحبان
خزینہ وامثال
فارسی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم ہمین مثل را بہ تغیر
خفیف (متاع نیک ہر دکان کہ باشد)
بر زبان دارند واین بجائی زنند کہ مقصود
از خوبی مال باشد کہ ہمیشہ مرکوز خاطر خریدار
است وخریدار را ہیچ سروکار از دکاندار

نباشد گو زید باشد یا بکر ـ بعض خریداران
را پسند خریداری مال از دکان خاص میباشد
نظر بخوبی مال اوست که شهرت گرفته
فارسیان همین مثل را در غیر دکان وخریداری
هم می زنند مثلاً ما را شخصی درکار است
که مهندس کامل باشد ولیکن این قسم
مهندس بدست نمی آید الا در برهمنان

فارسیان گویند بیار آنرا اسلمان باشد
یا برهمن" متاع نیک هر دکان که باشد"
(اردو) دکن میں (متاع نیک هر
دکان که باشد) مستعمل هے نیز کهتے هیں
"چیز اچهی هو یاں سے هو یا واں سے"
اسکا مطلب یه هے که جس دکان سے چاهو
خرید کرو مگر مال اچها رهے ـ

بایس ـ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و فرماید که طاهر نصیر آبادی در احوال میرزا
ابوالحسن نواده میر ابوالمعانی نوشته که "میر ابوالمعانی در خدمت شاه الیاس
قاضی بکمال اعتبار داشت رقمی باو عنایت کرده بود که هر زمین بایسی که دران
ولایت باشد آباد کند جهت خود چنانچه شصت و دو تومان از مال او بیوتات
مقرر بود" مؤلف عرض کند که لله العجب محقق حاطب اللیل تمغه تعریف این
باگذاشت نقص تحقیق خود را بر و انداشت ـ نمیداند که لغت عربی زبان است
و الا و تالیف خودش جا نمیداد و بخیال اینکه شاید لغت فارسیان است عبارت
طاهر نصیر آبادی را نقل کرده و تصفیه آن بذمه ما نهاد و حقیقت اینست که بائره زمین
عرب خراب و نامزروع را گویند (کذا فی منتهی العرب) فارسیان بحذف های
آخر استعمالش کرده اند ـ (اردو) بنجر ـ بقول آصفیه ـ هندی ـ اسم مؤنث ـ وه زمین

جو درست سے بوئی جو تی نہ گئی ہو۔ افتادہ ۔غیر مزروعہ ۔ بلاتردد ۔

بایست بقول سروری بکسر یای حطی بمعنی (۱) حاجت و ضروری باشد (ابو المثل ے) گفت من پاسخ تو باز دہم ؎ آنچہ بایست تست سازدہم ؎ صاحبان جہانگیری و جامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور و ضروری صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در بایست و ضروری و محتاج الیہ و بمعنی چنانکہ می باید و می شاید ہم معمولست و صاحب رشیدی بذیل بایا فرماید کہ بمعنی بایستہ و ضروری و برین قیاس است بایست و بایستن و بقول ناصری مرادف بایا و بایستہ بمعنی چیزی لائق و واجب و محتاج الیہ و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر بایستن **مؤلف** عرض کند کہ بایستن مصدری می آید بمعنی ضرور شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن و شک نیست کہ این حاصل بالمصدر راست بمعنی ضرورت و لزوم و احتیاج و ہمین است معنی حقیقی این محققین بالا لتحقیق پی نبردہ اند مخفی مبادکہ (۲) ماضی مطلق است از مصدر بایستن (اردو) (۱) ضرورت مؤنث ۔ لزوم ۔ مذکر ۔ احتیاج ۔ مؤنث ۔ (۲) ضرور ہوا ۔ لازم ہوا ۔ درکار ہوا ۔

بایستن بقول بحر بکسر یای حطی ضرور شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن (کامل التصریف) و مضارع این (باید) و صراحت فرماید کند کہ صیغہ مضارع و حال این مصدر قبول میم متکلم و یای خطاب و کلمات جمع حاضر و غائب بحذف دال ضمیر واحد غائب نمی کند و صیغہ اسم فاعل و امر و نہی نیز نیامدہ و بقول موارد ۔ ضروری

وناگزیر بودن وگوید که باآیست و باآیسته
و باآیا و باآیان بمعنی ضروری و ناگزیر. حاصل
بالمصدرش صاحب نوادر درمعنی مصدری
همزبان موارد وگوید که باآیا بمعنی ضروری
وناگزیر و برین قیاس باآیان و باآیسته و
باآیست و می باآی و فرماید که نا باآی بنون
نفی بمعنی محال و ناممکن. صاحب کنز که محقق
ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی
است و در ترکی بمعنی لزوم و اقتضا مستعمل
وبقول فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی
لازم و ضرور و واجب بودن است
وبس مؤلف عرض کند که این مصدر نیست
باصول ماجعلی که اسم مصدر این بائس
لغت عرب است که بقول محققین لغات
عرب بمعنی حاجت مند وسخت. اسم
فاعل است از مادهٔ بأس که بمعنی شجاعت
وسختی و احتیاج و قوت آمده فارسیان بر

بائس علامت مصدر یتن زیاده کرده مصدر
ساختند و بمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند
مضارع این نمی آید و آنچه باآید را مضارع
این خیال کرده اند سکندری خورده اند که
باآید مضارع مصدر باآئیدن است و باآئیدن
مرادف باآیستن مقننین فارسی زبان گفته اند
که اگر ماقبل آخر ماضی سین غیر منقوطه و حرف
پیشینش الف بود. آن سین در مضارع
جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از
خواست و جائی بیای مفتوح چنانکه آراید
از آراست و بصورتی که حرف پیشینش
غیر الف باشد در مضارع آن سین بیشتر
(بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده
شود چنانکه باید از بایست و شاید از شایست
وتواند از توانست و داند از دانست و
زیبد از زیبست وگرید از گریست (کذا
فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که مقننین بی خبر

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این همه جگرکاوی‌ها در تالیف قواعد کرده‌اند ما این قاعده را در (بایستن) ضرور خیال نمی‌کنیم و نسبت دیگر امثله بجای خودش بحث کنیم و بایا و بایان و می‌بایی و نابای همه متعلق است بمصدر بائیدن ـ بی‌خبری محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینها را بالتحقیق نبرد ـ خان آرزو تجاهل عارفانه کند و بادم تحقیق این مصدر را ترک می‌کند و بر بایا می‌فرماید که مخفف بایان و اسم فاعل است از بایستن وای برو که در بایستن و بائیدن فرق نکرد ـ صاحب بحر که این را کامل التصریف گوید تسامح اوست و بلحاظ تعریفش که در دیباچهٔ کتابش گذشت سالم التصریف باشد و صراحت فریدش که بالا گذشت حالا هیچ ضرورت ندارد که در (سالم التصریف) بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید (اردو) ضرور ہونا ـ لازم ہونا ـ درکار ہونا ۔

بایستنی بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ فدائی هرچیز که درکار و بگونهٔ محتاج باشد مؤلف عرض کند که جز این نیست که یای لیاقت در آخر مصدر بایستن زیاده کرده‌اند که گذشت چنانکه خوردنی و دیدنی و شنیدنی (اردو) اردو میں لفظ قابل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے "قابل دید" سے دیکھنے کے قابل ہے "ہونے کے قابل ہے" اور بایستنی کا ترجمہ ـ ضرورت کے مطابق ـ لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے ـ ضروری بقول آصفیہ ـ واجبی ـ لازمی ـ

بایسته بقول سروری آنچه محتاج الیه و مطلوب باشد ـ (ابن یمین ☫) غرقهٔ بحر غم شدم بفرست ٭ یک سفینه که هست

بایستہ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری و
برہان این را مرادف بایا و بایست نوشتہ
کہ بجایش گذشت (امیر خسرو) ساحل
عزیز تر شدہ از آب تشنہ را؛ خواہند ہم
زخواستہ بایستہ تر لبی؛ وبقول جامع چیز
ضرور و ضروری مؤلف عرض کند کہ
ہای مفعولی بر آخر بایست زیادہ شدہ است
و بس۔ فارسیان استعمال این بمعنی لائق
ہم کنند (اردو) ضروری مؤنث۔ لائق

بایستۂ ہستی اصطلاح۔ بقول برہان
و بحر و جامع کنایہ از واجب الوجود چنانکہ
شایستۂ ہستی ہم واجب الوجود را گویند
صاحب ناصری بحوالۂ دساتیر گوید کہ این را
ترجمۂ واجب الوجود دانستن غلط صریح کہ
شایستۂ ہستی ممکن الوجود است و آن را
شایستۂ بود نیز گویند (انتہی) صاحب سفرنگ
نقل بست و ہشتمی فقرہ (نامۂ شت جی افرام)
کند؛؛ بایست ہستی و ناگزیر باش ہر آئنہ بود
بود۔ ہمیشہ ہست جاوید پای ناچار پای
بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید
کہ بایست بمعنی واجب و ہستی بمعنی وجود
پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و
آن موجودی بود کہ خرد وجود آنرا واجب
و ضروری شمارد و این ترجمۂ بدری زفان
است و بہ نقل چارمین فقرہ (نامۂ شت
ساسان نخست) کنندہ ایست بایستۂ ہستی
شایستۂ ہستی را؛؛ فرماید کہ یعنی واجب الوجود
صانع و خالق ممکن الوجود و بحوالۂ تفسیر ساسان
پنجم می فرماید کہ (بایستۂ ہستی) بمعنی واجب الوجود
و (شایستۂ ہستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف
عرض کند کہ در بایستن و شایستن فرق
وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان
کردہ محققین اوّل الذکر شبہی نیست الّا
اینکہ صاحب برہان در معنی شایستۂ ہستی

غلط کرده و ما بحث این بجایش کنیم و قول صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود بقول آصفیه - عربی جسکی ذات اپنی ہستی یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی کی ذات

بابیک بقول برہان بکسر ثالث و سکون رابع و کاف نام مردی - صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج و ناصری و انند و مؤید ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که حیف است که صفات این مرد ہیچ معلوم نشد و اگر مقصود محققین مجرد اظہار علم است این قسم لغات را حدی نیست با ای حال ترک این بہ بیانش تفوق داشت اتباع شان کرده ایم که این را نگذاشتیم خیال ما اینست که فارسیان بر آخر لغت عربی بائس که بمعنی حاجت مند وسخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت یا تشبیہ یا تعظیم زیاده کرده باشند پس این مفرس باشد والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) بابیک نام ایک شخص گزرا ہی جسکے حالات و صفات معلوم نہو سکے -

بابش بقول صاحب سفرنگ که بشرح چاردہمی فقره (نامه شت ساسان نخست) ربای ابجد با الف و کسر تحتانی و سکون سین معجمه بمعنی قیام و وجود - دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که لغت ژند و پاژند است و باش که بمعنی قدیم گذشت مخفف و ماخوذ از ہمین لغت باشد و جا دارد که این را مزید علیه (بای) گیریم که بہمین معنی گذشت یا بای را مخفف این - (اردو) قیام وجود - مذکر - دیکھو بای -

بایکان بقول سروری بکاف بر وزن

بادیان حافظ وخازن وفرماید که (آذر
بایگان) که اسم ناحیه ایست مشهور
مرکب است از آذر و بایگان یعنی
بیت النار وحافظ النار چه دران
ناحیه آتشکده بسیار بود و بایجان معرب
بایگان است کذافی معجم البلدان. صاحبان
برهان وجامع این را به کاف فارسی آورده اند
صاحب ناصری معنی همزبان سروری
وصراحت کاف نکرد خان آرزو در سراج
هم بکاف فارسی ذکر این کرده ماخذ
(آذر بایگان) گوید **مؤلف** عرض کند
که بای بمعنی وجود وقیام وباشنده بجای
خودش گذشت وگان بقول برهان با
کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی
لفظی این سزاوار قیام ووجود وکنایه از
محافظ وخازن پس به کاف فارسی است
نه عربی (اردو) نگاهبان. بقول آصفیه
فارسی. اسم مذکر. محافظ. چوکیدار. پاسبان
سنتری. پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی
. بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن **مؤلف**
عرض کند که معنی حقیقی این همین قدر است
که مشاهده به یک چشم وچشم دیگر را بند کردن
ولیکن معنی اصطلاحی درانحال پیدا می شود
که این را مضاف کنیم بسوی دو کس یا همه
یعنی (بایک چشم دیدن دو کس را یا همه را)
ای بنظر مساوات دیدن دو کس را یا همه را
(تاثیر ۵) مرا ازفطرت خورشید تابان
این پسند آمد ۵ که بایک چشم می بیند بزرگ
وخرد دنیا را ۵ (فقره) ما همه موجودات
دنیا را بایک چشم می بینیم. (اردو)
دیکھو ازیک چشم دیدن۔

بایکدگر استعمال. بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بمعنی باهمدیگر و بایکدیگر وبهم **مؤلف**

عرض کند که معنی حقیقی است (اردو) دیکھو باہم۔

(۲۳۰۰) **بایکدگر سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مساوی قرار دادن است (ظہوری ؎) مہر و کین راد راز ل بایکدگر سنجیدہ اند ٭ کین تو چند انست چہر من بامقدار ہست ٭ (اردو) باہم تولنا۔ دونوں کو ہم وزن کرنا۔ مساوی کرنا۔ ایک درجہ میں قرار دینا۔

بایگان ہمان بایکان است کہ بکاف عربی گذشت و ماخذ این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بایکان۔

بایگیر بقول صاحب ضمیمۂ برہان موجب را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گیر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند وقتی کہ باکلمۂ دیگر ترکیب شود (الخ) پس بایگیر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی وجود و قیام دارندہ و کنایہ از موجب و سبب و باعث و وجہ (اردو) موجب۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر سبب۔ باعث۔ وجہ۔

بایندان اصطلاح۔ بقول انند و ہفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد بالف کشیدہ و نون زدہ لغت فارسی است کہ میانجی را گویند مخفی مباد کہ میانجی بمعنی قاصد است و پایندان بقول صاحب کنز بہ بای فارسی لغت فارسی کہ در ترکی بمعنی کفیل و ضمین مستعمل و بقول برہان میانجی کنندہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرکب از بایئن و دان۔ بین لغت عربیست بمعنی درمیان فارسیان بزیادت الف بعد موحدہ مفرسش کردند و بقاعدۂ اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند بلفظ

دآن کہ امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این در میان دانندہ و مراد از آئین فیمابینی دانندہ وکنایہ از قاصد و پایندان کہ بہ بای فارسی می آید مبدل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب وتپ (اردو) دیکھو اسک ۔

باین ریش وفش مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مثلی نیست بلکہ بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را کہ بصورت نیک بختی می نماید مرتکب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند کہ "سبحان اللہ باین ریش وفش این کار می کنی" واین مقولہ عجم است یعنی با وجودیکہ بصورت آثار بزرگی داری وبسیرت خلاف آن ۔ مخفی مباد کہ موحدہ اول بمعنی (با وجود) است وفش بقول برہان آنچہ از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقہ گذارند ۔ حاصل اینست کہ کسی کہ ریش دارد وعمامۂ بر سر وعمامہ را فش در پس گذارد مردمان او را در بادی النظر صاحب علم ونیک بخت دانند بالجملہ (باین ریش وفش) وبمحاورۂ فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد وبس (اردو) دکن مین کہتے ہین "باین ریش وفش یہ افعال" اس کا مقصد یہہ ہے کہ باوجودے کہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایان ہین ایسے افعال کرتے ہو ۔

بابونیستی اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان ضروری العدم وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فانی ونیستی پذیر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بایا نیستی بود بایا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش کہ مقابل ہستی باشد
پس (بایانیستی) بمعنی حقیقی ضروری العدم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شد بہ وآو چنانکہ تاغ وتوغ (اردو)
فانی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ فنا ہونے والا
نیست ونابود ہونے والا (ذوق ؎)
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
ہاں کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم
بائیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بایستن۔
صاحبان بحر وموارد ونوادر کہ محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت وما این را مصدر اصلی دانیم
کہ اسم مصدر راین بای لغت فارسی
است وبجای خودش گذشت ومعنی
لفظی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) ہست
شدن وبودن است وآنچہ محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفتہ اند مجاز باشد
ومحتاج سند استعمال مخفی مبادکہ بای امر حاضر
ونابای نہی وباید مضارع این صاحب
نوادر می نگارد ونابایے را بذیل
مصدر بایستن آوردہ بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی ؎)
ای خوشاینده ترا از زیبائی چشم بددور
چنین می بائی (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن۔

موحدہ باموحدہ

ببا بقول جہانگیری باول مفتوح (۱) درِ خانہ گویند وبقول برہان وناصری وجامع (۲) آشی را ہم کہ از بن پزند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ بمعنی دوم ظاہر امرکب است از بآ وبن ونون بن را بنابر تخفیف حذف کردند

(الخ) مؤلّف عرض کند که ماخذ معنی دوم را درست بیان کرد که موافق قیاس است و با بمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ما گذاشت مخفی مباد که در خانه و سرا را در عربی باب گویند و با مفرّس است به قلب بعض چنانکه اسطخر واسطرخ و افزار وافراز و باهون و ماهون (اردو) (۱) دروازه۔ گھر کا۔ مذکر (۲) آش بن یعنی وه آش جو قهوه کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنّث۔

بباد بردادن مصدر اصطلاحی برباد و ضائع کردن است و کلمهٔ بر زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کندش هم زمانه چون قارون ۞ بباد در دهدش هم زمانه چون قارن ۞ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیه۔ تباه کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔

بباد چماق گرفتن مصدر اصطلاحی خان آرزو در چراغ هدایت گوید که بزیر ضرب چماق گرفتن است و فرماید که این لفظ مخصوص چماق نیست بلکه (بباد دشنام گرفتن) و (بباد گره گرفتن) نیز آمده و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواهد بود که قاف در فارسی نیست و اگر بدل بود موافق لهجهٔ عراقیان متاخّر مشکل است زیرا که در قوافی قاف واقع گشته و آن چوبی باشد سر کج بهیئت مخصوص (شفائی ؎) قوای ماسکه ات کوتهی نمود ترا ۞ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ۞ مؤلف عرض کند که بلحاظ تعمیم بیان کرده آسان است که (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم که از استعمال آن چیز حرکت هوا پیدا شود و مصادر خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد که چماق بقول خان آرزو در سراج

بحوالہ برہان گرز آہنین شش پرہ و درین
زمان چوب دستی سرگرہ دار را گویند۔
و صاحب لغات ترکی گوید کہ عصای کلنزلہ
سر را نام است (انتہی) بای حالِ باد
درینجا بمعنی صدمہ و آسیب است کہ بر معنی
پانزدہمش گذشت (اردو) صدمۂ چماق
پہنچانا۔

بباد دادن مصدر اصطلاحی بقول
ضمیمۂ برہان و بحر واننّد کنایہ از نیست
و نابود کردن **مؤلف** عرض کند کہ مراد
از برباد و ضائع کردن است (ظہوری
ع) در دام دیدہ گوش گرو کردہ
عقل و ہوش ٭ طاقت بباد دادہ سخن
تکلمت ٭ (ولہ ع) آبرو در طلب
بباد مدہ ٭ بعرق ریزی حیا سوگند ٭
(ولہ ع) دل را نفسی نکردہ طوفان ٭
ناموس غمش بباد دادیم ٭ (ولہ ع) طوفان
آہ ما دو جہان را بباد داد ٭ از بس ادب
نقاب بران رو گذاشتیم ٭ (صائب
ع) می دہد از پرفشانی خرمن گل را بباد
٭ بس کہ گل را خار پیش عندلیبان کردہ ٭
(انوری ع) دادم دو جہان بباد
عشقش ٭ ما را بدو حبہ بر نگیرد ٭ (اردو)
برباد کرنا۔ دیکھو بباد بر دادن۔

بباد دشنام گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر صدمۂ دشنام رسانیدن مؤلف
عرض کند کہ خان آرزو در چراغ بذیل
(بباد چماق گرفتن) ذکر این کردہ و
لفظ باد درینجا ہم بمعنی پانزدہم اوست
یعنی صدمہ (اردو) گالیون سے چوٹ
کرنا۔ گالیان دینا۔

بباد رفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر واننّد نابود شدن **مؤلف** عرض
کند کہ لازم بباد دادن است (ظہوری

ف) شکیب و صبر و دل و دین بباد رفت
ہمہ ؛ چہا نکرد ہوایش ہنوز تا چہ کند ؛ (صائب
ف) بباد رفت سر غنچہ تا دہن وا کرد ؛
کہ خندۂ زتہ دل بمدعا زدہ است ؛ (اردو)
برباد ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ ہونا۔ اجڑنا۔
نیست و نابود ہونا۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و انند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمۂ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ف) گرفتہ است بباد نفس
خلائق را ؛ فقیہ شہر چو قصاب تا برارد
پوست ؛ و فرماید کہ باد بدین معنی مخصوص
نفس و دشنام نیست باد گرز و باد تیر و
باد سیلی وغیرہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند
کہ تعریف ہر یکی ازین اصطلاحات آخر الذکر
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایہ از شور و غوغا توان گرفت
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (بباد دشنام گرفتن)
اصلا نیست بلکہ این مصدر کنایہ باشد
از مبتلای شور و غوغا کردن محققین با نام
و نشان غور نکردہ اند۔ فتامل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے معنون
کے لحاظ سے شور و غوغا مین مبتلا کرنا آوازے
کسنا۔ دہوم مچانا۔

ببار آوردن استعمال۔ یعنی مثمر کردن
است بمعنی حقیقی۔ (انوری ف) فتح باب
گفت ببار آورد ؛ قلب دی ماہ شاخ
لبتدرا ؛ (اردو) بارور کرنا۔ باردار کرنا

ببار آوردن مصدر اصطلاحی۔

(۲۰۲)

ہمان است کہ بر آوردن ببازار گذشت (صائب سہ) عیب صاحب ہنران چند ببازار آری ٭ چند از ان گلبن پر گل کف پر خار آری ٭ (اردو) دیکھو آوردن ببازار ۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ ذکر چیزے وکسی را نوبت بہ بازار رسیدن مراد از شہرت کامل باشد اگر آن راز است فاش می شود واگر ذکر شکایت است رسوائی است از ہمین نتیجہ معنی کنایہ پیدا شد خلاف قیاس نیست (مولانا سانی سہ) خواہی خبر از خانہ ببازار نیفتد ٭ از بیخبران مگذر و در خانۂ ما باش ٭ از سند پیش کردۂ محققین معنی افشا پیدا می شود نہ رسوائی۔ فتأمل۔ (اردو) فاش ہونا۔ رسوا ہونا۔

ببازیچہ در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر لہو لعب کردن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وکنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) کھیل کود مین مشغول ہونا۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب سہ) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ٭ اغیار را بباطن مہر و وفا گذاشت ٭ مؤلف گوید کہ در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای بد بجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر (کسی را بباطن کسی گذاشتن) پیدا است نہ (اردو) کسی کو کسی کے بد دعاے دلی اور کوسے کے حوالہ کرنا۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند بمعراج رساندن (عبدالرزاق فیاض سہ) رتبۂ افتادگی را خوش ببالا

بر ده ایم ہا سایہ بر بالای خود می افگند دیوار
ما ہا مؤلف عرض کند کہ بلند کردن است
وبس (اردو) معراج کو پہنچانا۔ بلند کرنا

ببال دیگری پرواز می کند مثل (ببال
دیگری پرواز کردن) کنایہ باشد از کاری
بزور وحمایت کسی کردن کہ می آید وبہار
ہمین مصدر را در ردیف بای فارسی (پر واز
ببال دیگری کردن) نوشتہ وسندی کہ از
میرزا طاہر وحید در انجا آوردہ برای
(پرواز بہ بال دیگر باشیدن) است صاحب
خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ اند
وصاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر
می افزاید مؤلف عرض کند کہ این مثل
است ماخوذ ومشتق از مصدر بالا وبر زبان
معاصرین یای حطی بعد لفظ دیگر می باشد۔
فارسیان استعمال این بحق کسی کنند کہ کار
بقوت بازوی خود نکند وکارش بامداد
دیگری باشد وخصوصاً برای کسی می شود
کہ باغوای پنہانی کسی کاری کند۔ می گویند کہ
خطای او نیست کہ ببال دیگری پرواز می کند
(اردو) دکن مین کہتے ہین "ہم خوب
جانتے ہین انکی اُڑان اپنے پرون پر نہین
ہے" یعنی در پردہ کوئی اور شخص اسکو
مدد دیرہا ہے اور یہ کام کرا رہا ہے نیز
کہتے ہین کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے"
یعنی اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے۔

مصادر اصطلاحی (الف) تا (و) بقول بحر برہان:

(الف) ببال دیگری پرواز کردن
(ب) ببال دیگری پریدن
(ج) ببال کسی پرواز کردن
(د) ببال کسی پریدن
(ہ) ببال کسی جولان کردن
(و) ببال کسی رقص کردن

بحمایت ومدد کسی کاری کردن۔ خان
آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید کہ جولان و رقص کردن نیز صاحب
انند ذکر (ب) بردن بای وحدت و ذکر
(ج - د - ہ - و) کردہ فرماید کہ بحکایت کسی
بزرگی فروختن۔ صاحب جہانگیری بذکر
(ب) گوید کہ کنایہ از کار با بحکایت پیش
بردن و صاحب سروری (در ملحقات)
بذکر (ب) فرماید کہ بحکایت دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی بر (ب) گوید کہ
بحکایت کسی کار پیش بردن۔ صاحب
برہان ہم زبان سروری مؤلف عرض
کند کہ طرز بیان سروری و بیان بہار از
دیگر محققین است و این کنایہ باشد از وجود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظہوری ع) رخسار و رخ تو ناز آن
زلف کشد ؎ آری خوبی ببال آن می پرد
؎ (اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا۔ (ہ و و) کسی کے بل پر اڑان مارنا۔
کودنا۔ کسی کے ہاتھہ پر کٹ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود وجود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا۔

(۳۴۰۳) **ببالین سر نہادن** مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از دراز کشیدن و خفتن (صائب
ع) برمی خیزد ز شور حشر یا رب بخت من
؎ در کدامین ساعت سنگین ببالین سر
نہادم ؎ (اردو) تکیہ پر سر رکھنا سونا۔

(۳۴۰۴) **ببالین فراز آمدن** مصدر اصطلاحی
قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ع) بعد لطیفہ ببالین
من فراز آمد ؎ مرا چو در کف خواب و خمار
دید اسیر ؎ (اردو) بستر کے پاس آنا
بچھونے کے پاس آنا۔ خیریت پرسی کرنا۔

(۳۴۰۵) **ببام بر آمدن** استعمال۔ بر آمدن بر بام
و جلوہ گر شدن بر بام باشد (ظہوری
ع) دوال کوس ببام نہیب کوب ظہوری ؎

صدا بلند کنم چرخ را ببام بر آیم (اردو)
کوٹھے پر بر آمد ہونا ۔

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین
عجم بر زبان دارند و بجای لفظ رسانید
لفظ رسانند استعمال کنند استعمال این
بجای (اندازہ نگہدار) می شود یعنی بلند
پروازی حدی دارد بباید کہ پا از حد
اعتدال بیرون نہیم ۔ کسی کہ در بلند پروازی
حد اعتدال را نگاہ ندارد بحق او این مثل
می زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "
سٹرہی لگا کر آسمان پر نہین جا سکتے " جو
شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑہکر بلند
پروازی کرنا چاہتا ہی اسکے لیے کہتے ہین "
واہ جناب آپ تو سٹرہی لگا کر آسمان پر
جانا چاہتے ہو " چہت پر سے تارے پکڑنا
چاہتے ہو " نیز کہتے ہین " یہ تو جنون اور
خبط ہے کیا تاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤ گے
" کیا اُچک کر آسمان پر سوار ہو گے "
اچک کر تارے نہین توڑ سکتے "

بلبتک بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور بثانی
زدہ و تای فوقانی مفتوح پارہ از خوشۂ انگور و خرما بود کہ چند دانہ مانند خوشۂ
کوچک یکجا جمع آمدہ باشد و آنرا بزبان قزوینی آتغ گویند خان آرزو در سراج
بر ذکر قول رشیدی و برہان قانع صاحب برہان ہمین لغت را بہ ہمین معنی ببای
فارسی اول و دوم ہم آوردہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد گیریم یا مرکب از بوتہ و کاف تصغیر ۔ بوتہ بقول برہان

رستنی و درخت پر شاخ و برگی کہ بسیار بلند نشود پس پارۂ از خوشۂ انگور و خرما
ہم کہ شاخ ہای خورد تر دارد لبوتہ را مانند و او موحدہ بدل شد چنانکہ آو و آب و
ہای ہوز بترکیب کاف تصغیر حذف شدہ۔ کسرۂ موحدۂ اوّل نتیجۂ لب ولہجۂ فارسیان
است و آنچہ بہ بای فارسی آید مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ اسب
و اسپ وجا دارد کہ این را مرکب از بب و تک گیریم و بب بالکسر بقول معاصرین
زردشت در ژند و پاژند دانہ را گویند حیف است کہ اہل لغت ازین ساکت
و تک بقول برہان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانہ ہای
قلیل و کنایہ از پارۂ از خوشۂ انگور و خرما (اردو) انگور یا کھجور کے خوشہ کا ایک حصہ

بہ بجر چیزی رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عغور کردن در تہ کاری صاحب آنند بذکر معنی بالا فرماید کہ گویند " بہ بجر فکر رفتیم یا بہ بجر فلان کار رفتیم " مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و درینجا بجر بمعنی تہ و عمق است بر سبیل مجاز و این کنایہ باشد (اردو) تہ کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت کر لینا۔ منتار کو پہچاننا۔

بہ بد آوردن | مصدر اصطلاحی۔ آمادہ کردن بر بدی و ناخوش کردن (انوری ص) گوئی بہ بد بیارم کز بدتر کنم من ہا من زین سخن تنگم تو با کہ در کجائی (اردو) برائی پر آمادہ کرنا۔ ناخوش کرنا۔

(۳۴۰۶)

ببر | بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع با اوّل و ثانی مفتوح (۱) نام جانوریست صحرائی شبیہ بہ گربہ کہ دُم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا وبر نیز

نامند و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این را مبدل
وبر دانیم کہ می آید واو بدل شد بہ موحدہ چنانکہ آو و آب و وبر لغت عرب است
بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحوالہ صراح گوید کہ
وبر بالفتح جانوریست شبیہ بگربہ و صاحب انند ہم گوید کہ بالفتح لغت عربی است اسم
جانورکی مانا بگربہ بگر خرد تر از ان و آنرا بفارسی ونگ گویند و در ترکی سعور و صاحب
برہان بر ونگ فرماید کہ بفتحتین ہمان جانور کہ بعربی وبر گویندش (الخ) پس متحقق شد
کہ ببر بدین معنی مفرس است و خود خان آرزو وبر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کردہ
امّا بہ بیان ماخذ ببر خیال خود را بسوی وبر نبردہ (اردو) ببر۔ ونگ فارسی مین
ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہین ہوتی اس کے پوست
سے پوستین بناتے ہین ۔
(۲) ببر۔ با اوّل و ثانی مفتوح۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع
نانی باشد کہ درمیان روغن بریان کنند صاحب مؤید این را بالفتح گوید مؤلف عرض
کند کہ بب بہ تشدید موحدہ دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روش و کودک
و فربہ جا دارد کہ فارسیان بہ تخفیف موحدہ رای نسبت در آخرش زیادہ کردہ باشند
چنانکہ انگشت و انگشتر پس معنی لفظی این منسوب بکودک فربہ و کنایہ از نانی معروف
کہ بہ نسبت دیگر نانہا بسبب روغن و خمیر بالیدہ می باشد۔ یکی از معاصرین عجم
با ما گفت کہ وجہ تسمیۂ این خبز نیست کہ فارسیان درمیان گردۂ ببر واز اطرافش

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت مجموعش آنرا مشابہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان
ہمچون صورت ببر می نماید۔ ما گوئیم کہ اگر ہمچنین است مجاز معنی سوم باشد و بصورت
اوّل مفرّس (اردو) ببر۔ فارسی میں ایک خمیردار روٹی کا نام ہے جو گھی میں تلتے
ہیں جیسے دکن کا پھلکہ اور اُس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اُس روٹی کا گردہ ببر
کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مؤنث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید باوّل مفتوح و ثانی زدہ
نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این راہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید
کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از انہا کشتہ و برای
خود جامۂ جنگ دوختہ و آن را (ببر بیان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول
منتخب بالفتح ببر لغت عرب است بمعنی درندۂ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن
امّا صاحب سوا السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرّب است از (ببر فارسی بفتحتین)
کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہم بانش معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد
مؤلف عرض کند کہ بجد تحقیق ما لغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیر یست
کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے بنوں میں پایا جاتا ہے۔ بفتح ہر دو با غلط ہے

(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید باوّل مفتوح بثانی زدہ

جلیقه جامه بود از پوست درنده که رستم آنرا هنگام جنگ پوشیدی و صاحبان جهانگیری
و برہان بقول بعض گویند که پوست اکوان دیو بوده و آنرا ببربیان نیز نامیده اند ۔
(فردوسی ۵) چو من ببر پوشم بروز نبرد ہ سر چرخ و مه اندر آرم بگرد ہ خان آرزو
در سراج نسبت معنی سوم و چہارم گوید که آنچه معلوم می شود ہر دو یکی است و جامهٔ مذکور
از پوست درنده مذکور بود و به تحریک و سکون دوم ہر دو درست است چنانکه گرسنه
و گرسنه و ترش و ترش و فرماید که جامهٔ رستم را (ببربیان) و ببر تنها نیز گویند مؤلف
عرض کند که محقق آخر الذکر که معنی سوم و چہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامهٔ
رستم از پوست ببر باشد و بمجاز آن جامه را ببر نام کرده باشند در نصورت ہیچگاه
نتوانیم گفت که ہر دو یکی است ۔ فتامل (اردو) ببر فارسیوں نے اُس پوستین
کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا ۔ مذکر ۔
(۵) ببر ۔ بقول برہان و مؤید بکسر اوّل موش را گویند و بعربی فاره خوانند مؤلف
عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نه شد محققین زباندان و معاصرین عجم
ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان
باشد دیگر ہیچ (اردو) چوہا ۔ بقول آصفیه ۔ اسم مذکر ۔ موسا ۔ موش ۔ فار ۔
(۶) ببر بر وزن کمر بقول بہار نام دیوی که اکوان نیز گویندش و او را رستم در
حدود شام کشته از پوست او زره ساخته و آن زره از غرق و حرق امین بود
و تیغ و تیر درو کارگر نمی کرد مؤلف عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد کہ لقب باشد نظر بر شجاعت و تنومندی این دیو کہ استعارۃً آن را ببر نام نہادہ باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھہ حدود شام مین مارا گیا۔ مذکر

(۷) ببر بروزن کمر بقول بہار بحوالہ متاخرین بمعنی پہلوان مؤلف عرض کند کہ محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ خلاف قیاس نیست کہ ببر را استعارۃً بمعنی پہلوان گیریم (اردو) پہلوان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی۔ توانا۔ قوی جثہ۔ دلاور۔ دلیر۔ بہادر۔

بیراله بقول برہان بضم اول بروزن برغالہ بلغت ژند و پازند دوائیست کہ آنرا شجرۂ رستم گویند و آن زراوند طویلست با روغن بر بدن مالند۔ شپش را بکشد صاحب محیط فرماید کہ اسم زراوند طویل و برزراوند طویل فرماید کہ بعضے گویند کہ نبات این را با فریقیہ شجرۂ رستم و بعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقارس و سمقران و بیونانی ارسطولوخس و قسطولیطس نامند۔ بیخی است کہ طعم آن تلخ باندک زہومت و آن را عطاران در تربیت روغن ہا استعمال می کنند و بہترین آن سطبر زعفرانی است و آن گرم در سوم و خشک در دوم۔ در انبات لحم قروح و اصلاح قروح خبیثہ موافق الخ و منافع بسیار دارد الخ مؤلف عرض کند کہ ببرالہ۔ بکسر موحدۂ اول و سکون ثانی و تشدید لام و تای مدورہ۔ بقول محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان بہ تخفیف لام و

تبدیل تای مدورہ بہ ہای ہوز و تصرف در اعراب استعمال این کردہ اند پس منفرس باشد (اردو) زرا و ندراز و طویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہے جگر او رطحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور رومون اور ریاح کو تحلیل سدّون کو کھولتی ہے (الخ)

ببربیان اصطلاح۔ صاحب سروری گوید کہ (۱) جامہ بود از پوست پلنگ یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از بہشت آوردہ بودند صاحبان جہانگیری و رشیدی فرمایند کہ بمعنی ببر است گذشت (فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببربیان
بکز آب و ز آتش نیاید زیان ٭ نہ تیر و نہ نیزہ گذار آیدش ٭ نہ از ہیچ زخمی بتنگ آیدش ٭ ز خفتان و جوشن فزون داندش ٭ ہمی نام ببربیان خواندش ٭ صاحب برہان آوردہ کہ بکسر رای قرشت ہمان جبیۂ جامہ کہ رستم روزہای جنگ می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر گوید کہ جامہ رستم را ببر و ببربیان ہر دو گویند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد و وجہ تسمیہ ہمانجا ندکور مرکب اضافی است و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفف این (اردو) ببربیان۔ رستم کے اُس لباس کا نام ہے جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست سے بنایا گیا تھا۔ مذکر۔

(۲) ببربیان۔ بقول برہان جانوریست دشمن شیر و شیر شرزہ ہمانست و او را رستم اندر کوہ ہای شام گشت و پوست آن را جبیۂ

جامۂ ساخت خاصیتش آنست که در آتش
نه سوزد و در آب غرق نه شود و هیچ حربه بر آن
کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان
آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بکشتن
او فرستادند و آن جانور در میان آن جماعت
افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خورد
صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای
وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه
البرز افتاد رستم او را در کوه شام کشت
مؤلف عرض کند که ببر جانوریست معروف
از اقسام شیر که ذکرش بمعنی سوم گذشت
و تهرزه بقول برهان بحواله مؤید درنده ایست
غالب تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند
که اصلش شیر زاے بود بمعنی زاینده شیر
و پدر شیر و از معنی لفظی تفوق و ترجیحش بر شیر
ظاهر می شود بکثرت استعمال تحتانی آخر
حذف و الف به هاے هوز بدل شد و لب

و لهجۂ مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد
و شرزه بر وزن هرزه بر زبان ماند و
همین لغت بمعنی خشمگین و برهنه دندان
و زورمند هم آمده و اطلاق این بغیر از
شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان
ببیان گویند ـ صاحب هفت بحواله قنیه گوید
که ببیان بفتح اول درنده ایست دشمن
شیر پس ببر بیان بمعنی شیرزه باشد که ورای
شیر و دشمن شیر است و لفظ ببر درین
مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است
که ترکیب عام با خاص مقصود ـ اظهار
کند چنانکه روز یکشنبه و شهر حیدرآباد ـ
یائی حال ـ ببر بیان درنده ایست از
اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرد
ببر و مجرد بیان هم به همین معنی است ـ
(اردو) دیکھو تیر کے تیسرے معنے ـ
(۴۴) ببر بیان ـ بقول برهان دیبای منقش

رومی را نیز گفته اند که هر ساعت برنگی نماید
وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در ارض روم بافند که آن بالوان مختلفه
در نظرها جلوه کند (طالب آملی ے) هر
ولی ز المم اینک ٭ بہ تن حلهٔ داغ
ببربیانم ٭ (زکی ندیم ے) ببر ز اطلک
ببربیان پوش مرا ٭ شوهر دختر رز رستم
دستان ابراست ٭ صاحب مؤید هم ذکر
این کرده **مؤلف** عرض کند که از محققین
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرد و از
هر دو اسناد بالا معنی اوّل پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است
نظر بر نقوش و صفاتش (اردو) ببربیان
فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے۔ تذکیر
(۴) ببربیان۔ بقول وارسته و بحر نام دیو نیست
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم در
حدود شام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) **مؤلف** عرض کند که
بخیال ما نام نباشد بلکه لقب او یعنی نظر بر
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجاز معنی دوم (اردو) ببربیان
فارسیون نے اس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان۔

(۵) ببربیان۔ وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پہلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ے) جز یک سخن از طوطی نطقم نه تراود
٭ ابلق زد و زنگی نزند ببربیانم ٭ **مؤلف**
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را با ببر تشبیه داده است
و ببر بمعنی همان شیر است که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر (ببربیان)
را بمعنی پہلوان گیریم و بهتر از ان است
که بیان خود را نظر بر روز بیان تشبیه دهیم

با ببر (اردو) پہلوان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی درست اندام۔ سخت و توانا۔ قوی جثّہ۔

(۲۰۷) (الف) ببر درکشیدن مصادر اصطلاحی
(۲۰۸) (ب) ببر درگرفتن صاحبان مؤیّد
(۲۰۹) (ج) ببر کشیدن و انند و ہفت

ذکر (ببر تنگ درکشید) کردہ گویند کہ اسی محکم درکنار گرفت۔ مؤلّف گوید کہ متعلّق است بمصدر (الف) کہ بمعنی درکنار گرفتن است و (ب وج) مرادفش (انوری ے) چو این بگفت ببر درگرفتمش گفتم ٭ کہ جان جان و قرار دلی و نور بصر (ظہوری ے) دعوای اتّحاد ظہوری خلاف نیست ٭ برخویش و اکنم بغل او را ببر کشم ٭ (ولہ ے) نزدیک شد کہ جوشن غیرت ببر کشم ٭ بر روی غیر تیغ دعای سحر کشم ٭ (ولہ ے) تشریف زیب عشق ظہوری

ببر کشد ٭ ہم جلوہ اند شال کس و پرنیان کس ٭ مخفی مباد کہ از ہر دو اسناد آخر الذکر مصدر اصطلاحی

(۲۰۹) (د) ببر کشیدن ملبوس بمعنی لباس پوشیدن پیدا نیست و
(۲۱۰) (ہ) ببر گرفتن

(ہ) مرادف ببر کشیدن باشد (ظہوری ے) آغوش یگانگی کشودیم ٭ خود را و ترا ببر کشیدیم ٭ (اردو) الف و ب و ج و ہ۔ آغوش میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ کمال عنایت و محبّت سے بغل میں لینا۔ نہایت شوق سے بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ (د) لباس پہننا۔

ببرگ گند نابستن مصدر اصطلاحی

بقول بحر بمعنی سست بستن مؤلّف عرض کند کہ مقابل تنگ بستن باشد و این کنایہ است کہ از معنی حقیقی پیدا می شود صاحب مؤیّد ذکر (ببرگ گند نا بستہ) کردہ گوید کہ ای سست بستہ (الخ) و این ماضی مطلق

ہمین مصدر راست و بقول صاحب شمس (ببرگ گند نا مانده) بمعنی سست مانده و بجا مانده بخیال ما خطای اوست که بعوض بستن مصدر ماندن را استعمال کرده است یا تصرّف کاتبش مخفی مبادکه گندنا نوعی از سبزهٔ خوردنی است مثل سیر (کذا فی الغیاث) ماذکرش بر اخرلیط کرده ایم پس چیزی را بعوض رسن از برگ نازکی بستن گویا نه بستن است که مقصود اصلی بستن ازان حاصل نمی شود و ہمین است وجه کنایه اردو ڈھیلا باندھنا - برای نام باندھنا - دکن مین پھلپھلا باندھنا کہتے ہین -

بیروج بقول ضمیمهٔ برہان (بحوالهٔ مؤیّد) بروزن محلوج (۱) استرنگ که مردم گیا باشد و بحوالهٔ کشف اللغات گوید که (۲) اشترخان باشد صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بذکر معنی اوّل فرماید لغت فارسی است مؤلف عرض کند که ماذکر معنی اوّل بر استرنگ کرده ایم و ہمدرانجا نوشته ایم که آن را بتازی یبروح به تحتانی اوّل و حای حطّی خوانند و یبروح الصّنم ہم و صاحب منتخب گوید که به تحتانی اوّل و موحّده دوم مردم گیاه و بحوالهٔ قاموس فرماید که بتقدیم موحّده بر تحتانی ہم به ہمین معنی آید پس بخیال ما تسامح محقّقین بالا باشد که این را لغت فارسی قرار دادند اگر تصدیق استعمال این در فارسی بہر دو موحّده شود توانیم عرض کرد که تحتانی اوّل بدل شد به موحّده چنانکه یالیوس و بالیوس و حای حطّی را بغلطی کتابت جیم عربی کردند و این تبدیل خلاف قیاس است اندرین صورت این را مفرس گیریم نسبت معنی دوم ہیچ معلوم نشد که مقصودش چیست و صاحب مؤیّد ازین ساکت غلطی صاحب ضمیمهٔ برہان

می نماید یا کاتبش (اردو) (۱) دیکھو استرنگ (۲) نچوڑنا۔

ببس آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترک دادن وبس کردن مؤلف عرض کند کہ دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال ہم پیش نکند۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔ قانع ہو۔

بہ بستر افگندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بیمار ورنجور کردن (ظہوری ۵) تا مسیحا راز رشک خود بہ بستر افگنم ؎ چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار او ؎ (اردو) بیمار بنانا۔ (۱)

بہ بستر فتادن استعمال۔ دراز کشیدن بر بستر (ظہوری ۵) بالین قبول نیست زگلہای باغ خلد ؎ از خار کوی عشق بہ بستر فتادہ ایم ؎ (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔ (۳/۲)

(الف) **ببسودن** (الف) بقول بحر بکسر
(ب) **ببسودہ** اوّل وسکون ثانی و واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن ومس نمودن و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف) ومضارع این ببساید۔ و فرماید کہ باید دانست کہ دراوّل مصدری کہ حرف بای مکسور یا کلمۂ دریا بر یا فرا یا فرو در آید پس اگر از حذف آنہا صورت ومعنی آن مصدر باقی ماند وصلی باشد والّا اصلی وجزو جوہر کلمہ بود (ب) بقول برہان وجامع بر وزن بیہودہ بمعنی (۱) دست زدہ و (۲) دست مالیدہ وسودہ و (۳) لمس کردہ

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بر معنی دوم و سوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن با بای وصلی مصدری
بهمین معنی می آید و جز این نیست که موحدهٔ
زائد در اوّلش زیاده کرده اند و همین
مصدر بباے فارسی دوم هم می آید و بسودن
به بای فارسی اوّل هم مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن و سودن (الخ)
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش جز این نباشد که بمعنی لمس
است و مس که اسم مصدر سائیدن
و سودن باشد و خان آرزو هم بر سا
گوید که بمعنی لمس و مس کننده و امر بدین
معنی نیز (الخ) بخیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشت
و بر اشتقاق سائیدن و سودن نظر
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید

اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید و بسودن مخفف بر سودن بحذف
رای مهملهٔ دوم فارسیان بای زائد در اوّلش
زیاده کردند بسودن شد و آنچه پسودن به
بای فارسی اوّل و بپسودن به بای فارسی
دوم می آید مبدّل این است که موحده
ببای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است و معنی اوّل و دوم و چهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
ببسود باشد به کسر موحدهٔ اوّل و سکون دوم
و ضمّ سین مهمله و فتح واو- آنچه صاحب بحر
مضارع این را ببساید نوشته پی بحقیقت
نبرده آگاهی او بر قاعدهٔ ایست که مقتبسین
بی خبر از ماخذ مدوّن کرده اند و هو هذا؛
اگر ما قبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بیشتر آنرا بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح در آخرش زیاده نمایند چنانکه ربایید از ربودن ببایید از ببسودن و ما این قاعده را در ینجا بی ضرور خیال می کنیم و اگر استعمال ببایید بمعنی منظور آید توانیم عرض کرد که از مصدر ببائیدن باشد که حالا متروک الاستعمال است

متقدمین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف ما با ایشان اعتباری است در استعمال هیچ اثر ندارد امّا از اصول صحیحه پای بیرون نیارد (اردو) (۱) ہاتھ مارنا (۲) ہاتھ ملنا (۳) چھو ماس کرنا (۴) سوراخ کرنا

ببلس بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و ضم لام و سین بی نقطه ساکن ترتیبی باشد که از نان خشک با روغن و دوشاب کنند و ببای فارسی هم آمده و هم ادیب پپلس بهر دو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد که از روغن و پیاز بروغن بریان کرده) و آب و نان خشک سازند صاحب ناصری ذکر این کرده و بهر دو بای فارسی هم بمعنی آخر الذکر آورده صاحبان هفت و انند متفق با برهان و ناصری مؤلف عرض کند که بَلَس بضمتین بقول منتهی الارب ترسک و ترسک بقول برهان نام غلّه که بعربی عدس گویند پس حزین نباشد که فارسیان ازهمین لغت عرب بزیادت بای زائد در اوّلش لغتی ساختند و برای نانی مخصوص کرده باشند که از غلّه عدس ساخته می شد و پس ازان تخصیص عدس در ترتیبش باقی بماند و نشانش در اسم بماند - لب و لهجهٔ مقامی در اعراب لغت هم تصرّف کرد پس این را مفرس گوئیم

وآنچہ بباء فارسی می آید مبدل این است و بس چنانکہ اسب و اسپ و تب و تپ (اردو) بَبَلس۔ فارسی مین ایک غذا کا نام ہے جو خشک روٹی اور گھی اور شیرہ سے بناتے ہین۔ مذکر۔

بہ بنیاد آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی شروع شدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین صاحب زبان ساکت و لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) شروع ہونا

ببوی نفس مکن جان اصطلاح۔ صاحب مؤید بحوالہ اصطلاح گوید کہ یعنی جان را تابع و مطیع نفس مگردان صاحب ہفت صراحت مزید فرماید کہ یعنی از برای لذت نفس جان خود را مدہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معانی لفظ بو بجایش و کردن بمعنی دادن بجای خودش می آید چنانکہ (داد کردن) بمعنی داد دادن و (جواب کردن) بمعنی جواب دادن و (ترجیح کردن) بمعنی ترجیح دادن حیف است کہ محققین بالا این فقرہ را اصطلاحی یا مقولہ قرار دادہ اند و (ببوی نفس جان کردن) را بہ الصورت مصدری قائم نکردند و حق آنست کہ این بمعنی حقیقی است و استعمال مصدر (کردن) بجای خودش مذکور شود (اردو) لذت نفس پر اپنی جان کو فدا نکر۔

ببہانہ بچہ مادر می خورد مثل۔ صاحبان خزینہ و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون کسی را ببینند کہ ببہانہ نفع خود حاصل می کند این مثل بحق او زنند۔ گویند کہ این مثل قرار یافت از حکایتی کہ زنی

بابچۂ خود بر دوکان شیرین فروشی رفت
طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر
طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید وگفت
کہ بچۂ تو شیرینی می خواہد۔ مادرش دست
دراز کرد و خوردن گرفت وگفت کہ
بہ ہمین یک وسیلہ ذریعۂ شیرخود ہم اورا
شیرینی میخورانم (انتہی) ازہمین واقعہ این
مثل قرار یافت (اردو) دکن مین کہتے
ہین" اناکو بچہ کے طفیل مین خوب چیکت
ملی" یہہ کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

بہ بیاض بردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر مسودّہ را صاف کردن صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد بہ
بیاض بردن) ذکر این کردہ کہ بجایش
گذشت (حاجی قدسی سہ) سواد شعر مرا
خامہ چون برد بہ بیاض ٭ ز رشک آورد
آب سیاہ چشم حسود ٭ (فیضی سہ) سواد

کلک مرا آفتاب می داند ٭ کہ بردہ ام بہ بیاض
سحر مسوّدہ را ٭ (صائب سہ) تا بُرد این
غزل تازۂ صائب بہ بیاض ٭ ہمچو خورشید
بکف خامہ زر دارد صبح ٭ وارستہ (بیاض
و ورق وکاغذ بردن) را بوثیقۂ اسناد ذیل
بمعنی بالا گوید (طالب آملی سہ) نقل آن
راز بر ورق بردند ٭ وان ورق را بنزد
حق بردند ٭ (ولہ سہ) حرف سخای تو چو
بکاغذ بردبیر ٭ از نوک خامہ اش بنقط
زر فرو چکید ٭ صاحب انند نقل نگارش
٭ مؤلف عرض کند کہ ما باستناد کلام
قدسی وفیضی وصائب با صاحب بحر اتفاق
داریم واز مصدر وارستہ اگر (بہ ورق
بردن) قائم کنیم سند طالب آملی بکارش
نمی خورد کہ از ان (نقل بر ورق بردن)
بمعنی نقل نوشتن ونقل تحریری کردن پیداست
و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقۂ سندش بمعنی

(۳۴۶)

مطلق نوشتن است للہ العجب چہ مایہ
بی اعتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار بردہ اند
وارستہ نگاہ بر تعمق نہ نگارد و نقل نگارش
عقل ندارد۔ مخفی مباد کہ (بیاض) بقول
منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث
کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر۔
(بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل)
نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از
تبییض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق
متقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن)
را بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم
قائل (اردو) صاف کرنا۔ بقول
آصفیہ۔ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ
نے غور نہیں فرمایا۔ ہم کو (ٹھیک کر کے
لکھنا) پر اعتراض ہے۔ مسودہ کی صاف
نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن میں
تبییضہ کرنا۔ کہتے ہیں۔

بیع کشیدن چیزی مصدر اصطلاحی
در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع
قرار دادنش (ظہوری ۵) قیمتی نالہ
بہ بیع کشیدہ نفس مایہ دار ما آخر (اردو)
معرض بیع میں لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل صاحبان
خزینۃ الامثال
واحسن ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی
واختلافی کامل بینند این مثل را زنند
مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر
ہم و ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود
بودند چون عالمان یکی را از ان ہر دو
پسند کنند و یکی را بر دیگری ترجیح دہند این
مثل را زنند و ہمچنین است کہ واقعۂ ظہور
پذیرد و چون حقیقت حال دریافتند مخالف

شہرت یا مبالغہ یافتند دریجا ہم استعمال
ہمین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
کہ فرق بین دو چیز را بوسیلۂ این ظاہر کنند
مخفی مباد کہ این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکہ گفتہ (ف) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ٭ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ٭ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر
فرمایا ہے ۔ اسم مذکر ۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت ۔ اختلاف عظیم ۔ دکن
مین کہتے ہین "کہان یہہ اور کہان وہ
"زمین و آسمان کا فرق ہے" (رشک
ف) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل مین ٭ عارض جانان کہان روی
مہ کامل کہان ٭

ببینی خط بر زمین کشیدن | مصدر
اصطلاحی ۔ بقول اننددغیاث بکمال عجز

و فروتنی کردن ۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہمین معنی (خط بہ بینی کشیدن) آورده
و بہار (خط بر خاک یا بر زمین کشیدن) بہ
ہمین معنی قائم کردہ حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد ۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ
کسی کہ اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی زبان ۔ سلامی را گویند
کہ بر روی جبین افتادہ ہمچون سجدۂ جبین
بر زمین نہند کہ بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی درمیان جبین و خاک کف دست
خود را نہند و بعضی رومال و ردای خود
را و سلام و کورنش الی الآن در اضلاع
دکن مروج است کہ خدمتیان دیہی پیش
حاکم کنند کہ علامت بسیار فروتنی است
حیف است کہ صاحب لغات ترکی بر
تسلیم کردن قناعت کرد و ما تحقیق کامل

کورنش بجا یش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔
بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت
کرنا (انشا ؎) لگا دے یہاں دہیان کیا
جوڑ توڑ پڑے ناک گھستے ہین وان سو کروڑ

بہ بینی رسیدن
مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از
زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و آنند
ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم ہم زبان
ندارند خیال ما این است کہ اصل این (بہ
بینی رسیدن نفس) است کہ بوقت مرگ
نفس اخیر در بینی باشد یعنی چون حرکت دل
بند شود ہوای نازکی از بینی خارج می شود
و معنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان بحذف
لفظ نفس استعمال این کردہ اند (اردو)
(۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا
(۲) دم ناک مین آنا۔ ناک مین دم آنا۔ بقول
آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے
بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحدہ با بای فارسی

(الف) **بپا آمدن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بپا آمدن طفل** بقول انند (الف)
اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن
چہ ممکن است شخصی بایستد یا خیزد اما نہ بپای
خود و برین قیاس بچشم دیدن و بگوش
شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن
و بر (ب) فرماید کہ بمعنی پا واشدن طفل را
و آن را پا واکردن طفل و پا باز کردن طفل
نیز گویند کہ بمعنی نو برفتار آمدن طفل باشد
و فرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیت رفتار
طفل نماندہ حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد مؤلف عرض کند کہ سخن پیرائی معاصر
فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

عجم (الف) را بمعنی پیادہ پا و بدون سواری آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و (ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو) (الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا۔ چلنے لگنا جیسے "ماشاء اللہ اب تو بچہ چلنے لگے مین انکی کیا عمر ہے"

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و لیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لغزش کرنا۔ گرنا۔

بپا ایستادن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن (غنی ؎) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتاد؎ آدمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتاد؎ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی قیام پیداست مقابل رکوع و قعود و سجود (اردو) کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (صائب ؎) پیش سائل چہ ضرور است بپا برخیزند؎ از سر مال بہ تعظیم گدا برخیزند؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی پا شدن و برخاستن از جای نشست (اردو) اُٹھہ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی قائم داشتن است مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحالت استادگی داشتن است (ظہوری ؎) رسید قوت ضعف فتادہ تو بآن؎ کز آہ خیمہ افلاک را بپا دارد (اردو) قائم رکھنا۔ کھڑا رکھنا

حالت قیام میں رکھنا۔

بپارۂ دست مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب روزنامہ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مالیدن بدست **مؤلف** عرض کند کہ کسی را بہ انگشت ہای دست سودن است تا بخواب درآید و درین مصدر انگشتہا را پارۂ دست گفتہ اند اگرچہ از مطلق مالیدن ہم ہمین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست ہم داخل می شود و محاورۂ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پارہ پیدا کرد صاحب رہنما بند این فقرۂ روزنامہ را پیش کردہ "بپارۂ دست مالیدنہا خوابانید" وصراحت کند کہ عامل سمریزم برچہرۂ معمول دست خود را از دور آہستہ آہستہ می مالد و او را بیہوش می کند و ذکر ہمین است در فقرۂ بالا (الخ) ما می گوئیم و مشاہدہ کردہ ایم کہ عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و ہر دو پنجۂ دست خود را بر چہرۂ معمول چنان حرکت می دہد کہ ہر پنج انگشتان ہر دو دست از بالای جبینش آغاز کردہ تا حصۂ زیرین رخسار می رسد و بار بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلۂ آن معمول از ہوش می رود و پس ازان از معمول مدہوش سوالہا می کند و او در عالم بیہوشی جوابش می دہد پس معاصرین عجم بپارۂ دست مالیدن ہمین حرکت را گفتہ اند (اردو) انگلیون سے سہلانا۔

بپا شدن (مصدر اصطلاحی) صاحب ہفت ذکر (بپا شد) کردہ گوید کہ یعنی استادہ شد **مؤلف** عرض کند کہ ماضی مطلق است از مصدر بپا شدن (۱) بمعنی استادن۔ صاحب بحر بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی توقف کردن۔ معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند و از معنی دوم ساکت۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معنی اول کنایہ باشد و معنی دوم خلاف قیاس۔

(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اُٹھنا۔ استادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

بپاغر ببای فارسی دوم و فتح غین معجمہ بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ پاغرہ بمعنی داء الفیل بجایش می آید و مجرد پاغر بمعنی ستون خانہ آمدہ پس غلطی کتابت صاحب شمس است کہ این را بزیادت موحدہ قائم کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و حقیقت پاغرہ و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این مرکب است از بای موحدہ کہ افادۂ معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست و غر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلولہ در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این ورم در پای و این کنایہ باشد از مرض فیلپا۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکون مین ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاؤن ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ پاغر۔

(۲۱۲۸)

بپاگرفتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپا افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطہ پای یعنی حملہ کردن بر پای کسی کہ بسبب آن بر زمین آید (انوری ۵) شاہد جانم و دلم غم اوست ہکین بپا گیرد آن بسر گیرد ہا۔

(اردو) پاؤن سے گرانا۔

بپای بقول برہان و ہفت بکسر اول (۱) امر بہ ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر
داشتن هم هست از پائیدن و هم او پائیدن آن
را بمعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن
و همیشه و پیوسته و جاوید و مدام بودن
آورده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی
بالا فرماید که (۴) بمعنی دعای پایندگی نیز آمده
یعنی بمان و پاینده باش (حکیم منوچهری
۵) خازنت را گو بسنج و رائضت را
گو بران ٭ شاعرت را گو بخوان و حاجبت
را گو بپای ٭ هر نشاطی را بجواه و هر مرادی
را بجوی ٭ هر وفائی را بپای و هر بقائی
را بپای ٭ مؤلف گوید که پائیدن مصدر
است که بقول صاحب بحر بمعنی در نظر داشتن
و چشم بر نداشتن و همیشه و پیوسته ماندن
و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن
بجای خودش می آید و صراحت ماخذ هم بیان
کنیم (پلے) امر حاضرش و بپاے بزیادت بای
موحده در اوّل مزید علیهش و شامل بر همه
معانی مصدری پس (۵) جستجو کن هم داخل
معنی این شود. ضرورت نداشت که ذکر
اشتقاقش کنیم که معنی خاص ندارد (اردو)
(۱) کهڑا ره (۲) توقف کر (۳) نظر مین
رکهه (۴) همیشه ره (۵) جستجو کر۔

(۳۴۵) (الف) **بپایان آمدن** | استعمال (الف)
(۳۴۶) (ب) **بپایان آوردن** | بمعنی ختم شدن
و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن
و باختتام آوردن (انوری ۵) دور
ادبار تو تا چند بپایان آرم ٭ دور اقبالت
اگر هست بپارای و بپار ٭ (اردو)
(الف) ختم هونا (ب) ختم کرنا۔

بپای اندر آمدن | مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمهٔ برهان و بحر و انند کنایه از
لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند
که صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه ذکر (بپای اندر آمده

بمعنی لغزیدہ و افتادہ کند کہ ماضی ہمین مصدر است و (بہ پا اندر آمدن) بہمین معنی گذشت تحتانی چہارم درین مصدر زائد است ولیس (اردو) دیکھو بپا اندر آمدن۔

(الف) بپایان رساندن مصدر (ب) بپایان رسیدن اصطلاحی (۲/۱۷۰۶)

(الف) بحد انتہائی رساندن و باختتام رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی ختم شدن و بحد انتہائی رسیدن (ظہوری الف ۵) زاول کردہ ام ختم عداوت ٭ محبت را بہ پایان می رسانم ٭ (انوری (ب ۵) دردم فزود و دست بپایان نمی رسد ٭ صبرم رسید و ہجر بپایان نمی رسد ٭ (ولہ ب ۵) راہی است بی کرانہ غم عشقش و ہرا ٭ چون پای صبر نیست بہ پایان نمی رسم ٭ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا ختم کرنا۔ (ب) اختتام کو پہنچنا۔ بقول امیر۔ پورا ہونا ختم ہو جانا۔

(الف) بپای باش استعمال۔ (الف) بقول (ب) بپای باشیدن ہفت و مؤید امر است استادہ باش مؤلف گوید کہ امر حاضر از مصدر (ب) کہ بمعنی استادہ بودن و توقف کردن است۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ۔ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا۔ ٹھہرنا۔

بپای پیل می اصطلاح۔ بقول ہفت و مؤید بمعنی قرابہ پر می مؤلف عرض کند کہ پای پیل استعارہ باشد از قدح و پیالہ شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید ہرگاہ این را مضاف کردند بسوی می معنی لفظی آن قدح می یا قرابہ می باشد و ای بر محققین با نام و نشان کہ این را در عبارتی بہ بای زائد یا معیت و غیر ذلک یافتہ باشند و داخل اصطلاح کردند موحدہ را از بنا اصطلاح ہیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

که لفظ می را هم اندرین داخل کنیم (اردو) قرابۂ شراب ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے قرآ پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر ۔ عرق رکھنے کا بڑا شیشہ ۔ بہت بڑی بوتل ۔

بپای حساب آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و انند ماخوذ شدن بحساب (صائب ره) قدم شمرده نهد حسن در قلمرو خط ؛ چو عاملی که بپای حساب می آید ؛ **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد از گرفتار محاسبه شدن (اردو) محاسبہ میں گھسنا ۔ گرفتار ہونا ۔ ماخوذ ہونا ۔

بپای خود آمدن مصدر اصطلاحی ۔

بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن و آنند هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست معاصرین عجم استعمال این بدون موحدهٔ اول می کنند و گویند "ما او را نخواندیم پای خود آمده" پس معنی کمال طوع و رغبت بر سبیل کنایه پیدا می شود ولیکن طالب سند می باشیم (اردو) اپنے پاؤں آنا ۔ کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر طلب کے آنا ۔ بکمال رغبت سے آنا ۔

بپای خود بگور آمدن مصدر اصطلاحی

۔ بقول بحر و انند درآمدن بهلکه **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد از دست خود خود را به هلاکت افگندن (نظامی ره) چو با گورگیران ندارند زور ؛ بپای خود آیند گوران بگور ؛ (اردو) اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا ۔ بقول امیر ۔ اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا ۔ اپنے ہی قول و فعل سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور بقول آصفیہ اپنی موت کا آپ سامان کرنا ۔

بپای خود رفتن مصدر اصطلاحی ۔

بقول وارسته و بحر بکمال طوع و رغبت رفتن (سلیم ره) شاهدان باغ از بس

شوخ چشم افتاده اند ؎ گل بپای خویش از گلبن بدامان می رود ؎ مؤلف عرض کند که خود و خویش مرادف یکدیگر است معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن وکمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر سبیل کنایه (اردو) اپنے پاؤن آپ جانا۔ کہہ سکتے ہین یعنے۔ بے بلائے جانا۔ بکمال رغبت سے جانا۔

بپای خود شان است مقوله۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کرده گوید که بر ذمّۂ او شان است مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) انھین کے ذمّہ ہے۔

بپای خود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارسته در حصّۂ خود گرفتن۔ (پیام ؎) بسکه بیباک است جانان منکر قتلم نشد ؎ چون حنا خون مرا آخر بپای خود گرفت ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید که در حصّۂ خود گرفتن چیزی راست و از زاہد علیخان سخا سندی آورده که در عہد سلطان حسین میرزا صفوی که سلطنت صفویه بر وختم شده شاه بندر لار بود (؎) میان ما و مجنون شد چو اقلیم جنون قسمت ؎ بپای خود گرفتم سر بسر خار بیابان را ؎۔ مؤلف عرض کند که در استعمال معاصرین عجم بر ذمّه خود گرفتن است چنانکه بقول گذشته ذکرش کرده ایم و از سند اوّل الذکرہم تصدیق آن می شود پس علاحده بیی ندارد که معنی این (۱) بر ذمّۂ خود گرفتن قائم کنیم و (۲) در حصّۂ خود گرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمّے لینا (۲) اپنے حصّہ مین لینا۔

بپای دادن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی انداختن و افگندن مؤلف عرض کند که حیف است

کہ سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست معاصرین عجم تصدیق کنند کہ محاورہ سوفیان است (اردو) ڈالنا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) راست ایستادن و بقول ضمیمہ برہان (۲) ایستادہ شدن و توقف کردن صاحبان مؤید و شمس ذکر ماضی مطلق ہمین مصدر کردہ گویند کہ یعنی استادہ شد مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص آن در معنی اول درست نیست معاصرین عجم استعمال (بپا شدن) بمعنی برخاستن می کنند و موحدہ اول را مخل فصاحت دانند و ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال کنند و از (پا شدن) معنی توقف کردن نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا۔ کھڑا ہونا سیدھا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و انند بحصہ او دادن (طالب آملی ؎) از دور چو بینند سران طرف کلاہست ہا بوسند و بپای تو سپارند سری را ہا مؤلف عرض کند کہ از سند طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن) بمعنی بر پای کسی سر نہادن پیداست کہ اظہار عاجزی است و معنی بیان کردۂ محققین بالا از سند پیدا نیست و خلاف قیاس ہم بدعی سست است و گواہش چیست (اردو) کسی کے حصہ مین دینا۔ کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقولہ۔ بقول صاحب بول چال۔ بذمۂ فلان است مؤلف عرض کند کہ ہمین اصطلاح بہ (بپای خود شان است) گذشت و در ینجا انحصار

نیست چنانکہ در مقولہ گذشتہ بود بای حال خلاف
قیاس نباشد (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔

بپای کسی چیزی نہادن مصدر اصطلاحی

صاحب آنند گوید کہ ادب آنست کہ چون علامت
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز گذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است برملا و الا خفیۃ در پای او گذارند۔
تعظیمًا (خواجہ شیراز ے) رسید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست نہد بپای قدح
ہر کہ شش درم دارد ۱۲ **مؤلف** عرض کند
کہ معنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن مین کہتے ہین
مین "تلوون سے لگانا" یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ مین بزرگون کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدمون
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔
جسکو محاورہ دکن مین "تلوون سے لگانا"
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہین رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھال لئے۔ کیا کرون تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونون فریق قاضی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرض مدت مین قصاب روزانہ گاے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا آتا تھا
اور آپ اُسکو نوش جان فرماتے رہے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو برسر اجلاس
دوسرے فریق نے آپ کے قدم بوسی کی
اور روپیون کی ایک تھیلی اُن کے قدمون
کے پاس چھوڑ دی جس کو قاضی صاحب نے

دیکھہ لیا اور اُس ندرانہ کی سنگینی کو بھی
معلوم فرمالیا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے
لگے تو تمہید ہی سے قصّاب نے معلوم کرلیا
کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرأت
کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات
کیا فرما رہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ
اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا
کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی
ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین
جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا
مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون
سے لگنا) بمعنی غصّہ ہونا پیروی کرنا۔ سر ہونا
۔ پس قصّاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا۔
اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی قصّہ
کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی ہا
جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بپای کسی رفتن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ وانند بمددا و رفتن (صائب
؎) می روم چون لغزش مستان بپای
بیخودی ؛ تا کجا سر بر کنم زین سیر بی پرکار
خویش ؛ صاحب انند فرماید کہ باستعانت
پای دیگری رفتن (ولہ ؎) رود چگونہ
باین ضعف کار من از پیش ؛ کہ من بپای
نسیم سحر روم از خویش ؛ (ولہ ؎) بپای
قافلہ رفتن زمن نمی آید ؛ چو آفتاب تنہا
روی سر آمدہ ام ؛ مؤلّف عرض کند کہ
از ہر سہ سند بالا بہ پیروی کسی رفتن و بر
نقش پای کسی رفتن پیداست نہ بمدد
کسی رفتن فتأمّل (اردو) کسی کی مدد
سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی
پیروی کرنا۔

بپای کسی گریختن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر بمددا و گریختن و بقول
انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی

۵) معلوم شد چو صبر بپای خرد گریخت ؎ کز فوج حسن عشوہ باو ردمی رسد ؎ مؤلف عرض کند کہ بہ نشان پای کسی و در پس کسی گریختن نہ بمدداو فتاتل (اردو) کسی کی مدد سے بھاگنا۔ کسی کے پیچھے بھاگنا۔

(الف) بپائین تخت تو بندد کمر | مقولہ

(ب) بپائین تو تخت بندد کمر | صاحبان

ہفت و انند ذکر (الف) کردہ گویند کہ یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کردہ معنی متفق با صاحب ہفت مؤلف عرض کند کہ (الف) درست است و تصرف مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) بمعنی اطاعت کردن و بخدمت ایستادن و آمادۂ خدمت شدن بہتر است ازینکہ این را مقولہ قرار دہیم و مصرع کسی را بسندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو) (الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت کرتا ہے اور آمادۂ خدمت ہے۔

بپائین داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف عرض کند کہ باوجودی کہ لفظ نظر درین مصدر اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم ایمعنی را ازین مصدر پیدا کردہ اند چنانکہ ؎ او بپائین دارد ؎ یعنی نظر زیرین دارد و نظر نہی بردارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا۔ اوپر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن | استعمال۔ پر پیدا کردن و لائق پرواز شدن (انوری ۵) پر کندہ شدم ز آشیان تو ؎ یک مرغ وفا بپر نیاید ؎ (اردو) پر نکالنا۔ بقول آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔

(۳۶۱۵)

بپرداز اصطلاح۔ صاحب مؤید گوید که
ای خالی کن و بساز (کذا فی الادات) و
اقول این امر پرداختن است پس آنهمه
معانی درین هم باشد صاحب هفت بر
امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند
که موحده اول زائد است و مجرد پرداز
امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدر ش
هم محققین با نام و نشان را اضافه حجم
تالیف مقصود است که مشتقات را تلفیق ننماید
و بخیال ما تحصیل حاصل (اردو)
پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن
کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی
(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعده
و قانون بودن۔ صاحب غیاث هم ذکر
(۱) بهمین معنی کرده و وارسته و آنند (۲)
را باستناد کلام صائب آورده (ف)
نکونامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند بجا
ز فیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را
مؤلف عرض کند که وای بر محققین با نام
و نشان که ماند را متعلق به پرکار کرده اند
و غور نکردند که تعلق ماند به نکونامی است
مقصود شاعر حزین نباشد که نکونامی بزرگان
از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکه
ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران
است۔ حاصل اینست که نه این مصدر
ازین شعر قائم میشود و نه معنی بیان کردهٔ محققین بالا
پیداست فتأمل (اردو) با قاعده ہونا ہمارے
خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بپرواز آمدن استعمال۔ بپریدن در
هوا و بلند شدن (انوری ف) باز
تمکین تو هر جا که به پرواز آید ها سر فرو
در زد و بدخواه تو چون بوتیمار ها (اردو)
اڑنا۔ پرواز کرنا۔

بپریشد اصطلاح ـ بقول برہان وہفت
واندبکسر اوّل وسکون ثانی و رای بی نقطہ
بتحتانی رسیدہ وشین نقطہ دار مفتوح بدال
ابجد زدہ یعنی پریشان کند وپراگندہ سازد
صاحب ناصری بذکر این گوید کہ آن را بپساویدن
وبپسودن وبپساودن نیز گفتہ اند وپسود
بحذف بای عربی بہمان معنی بپسودن یعنی
لامسہ کردن وچیز نرم را گویند مؤلف
عرض کند کہ بپریشیدن بقول بحر بمعنی پریشان
گردانیدن وشدن می آید کہ مضارعش
بپریشد است وہم او ذکر پریشانیدن بہ
ہمان معنی کردہ بحث ہر دو ماخذش ہم در جای خود
کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ بپریشد
مضارع ہمان پریشیدن است بزیادت
موحدہ در اوّلش ولازم ومتعدی ہر دو
نمیدانیم کہ محققین نازک خیال ذکر این
چرا کردہ اند وبدون اشارہ مصدرش
ہمچون اسم جامد آوردہ وحیف از صاحب
ناصری کہ حقیقت جویان راند کر بپساویدن
وبپسودن وبپساودن چرا در غلطی اندازد
ونمی داند کہ این ہر سہ مصدر را با پریشید
چہ تعلق است کہ لفظاً ومعنیً ہیچ تعلق ندارد
وچرا پسود را بمعنی بپسودن می گیرد خلاصہ
اینست کہ محقق اہل زبان از اشتقاق مصادر
فرس خبر ندارد ودر فرق لفظی ومعنوی
امتیازی نمی فرماید (اردو) پریشیدن
کا مضارع ـ پریشان کرے ـ پریشان ہو ـ

(۳۴۲۱) **بپس آمدن** استعمال ـ واپس آمدن
ومراجعت کردن است (صائب ع)
کاملانی کہ درین رہ بہ ہوس می آیند ؛
دو قدم راہ نہ پیمودہ بہ پس می آیند ؛
(اردو) واپس ہونا ـ پلٹ آنا ـ پیچھے ہٹنا ـ

بپساویدن بقول برہان با واو بر
وزن خیسانیدن بمعنی سودن وساویدن

باشد و بقول رشیدی مرادف بپسودن
بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی
(ابوالفرج سه) بعون عدل تو صیّاد
عقل بپساود بهر سوی آهو و نخچیری و سیلهٔ
وام ۴ خان آرزو در سراج به نقل
قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که
بای اوّل جزو کلمه نیست بلکه بائیست
که در اوائل مصادر و افعال زیاده
می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن
مخفف برسودن که مبدّل آن فرسودن
است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن
و ساویدن است کامل التصریف و مضارع
این بپساود و سودن بقولش بمعنی (۱) مس
کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و
(۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و
شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و
(۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن

بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که
بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب
موارد بهمزبانش و فرماید که بپسودان بمعنی لمس و لامسه
حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف
عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر
بزیادت کلمهٔ بر (برساویدن) شد و ازین زیادت
هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس ازان بحذف
رای مهمله بساویدن و بزیادت موحده در
اوّلش ببساویدن شد و پس ازان به تبدیل
موحدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن
قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر
سا باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن
بر (بسودن) گذشت بیای زائد در آخرش
زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر
بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر
دن آن مصدر ری ساختند (سائیدن) شد

وپس از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده
ساویدن شد چنانکه انجیر وانگور این است
حقیقت وضع بلپساویدن پس معنی اوّل
بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز
آن مخفی مباد که درسائیدن وآس کردن
وریزه کردن وبدست وپای مالیدن
وصلابه نمودن ـ لمس حقیقی موجود است
ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است ومبنی
برقول مجرّد صاحب بحر ـ طالب سند استعمال
می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که
درمیان محقّقین واقع است بجای خودش
می آید و درینجا برقول مجرّد صاحب بحر اکتفا
کرده ایم (اردو) (۱) چھونا ـ (۲) پیسنا ـ
(۳) ریزه ریزه کرنا (۴) پرانا کرنا یا پرانا
ہونا ـ (۵) ہاتھ سے ملنا ـ پاؤن سے ملنا اور
کھندلنا (۶) کوٹنا ـ (ہاون مین) یا حل کرنا ـ

بلپسودان بقول برہان بادال ابجد بروزن
دلسوزان بمعنی لمس و لامسه یعنی دست
یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن
صاحب جامع این را مرادف بلپسودن نوشته
بمعنی لمس کردن وعضوی را بچیزی مالیدن
وصاحب جهانگیری هم زبانش وبقول نوادر
مزید علیه بلپسودن وبقول موارد حاصل بالمصدر
بلپسودن وبلپساویدن بمعنی لمس و لامسه
مؤلف عرض کند که طرز بیان صاحب
برهان درغلط اندازد که بمعنی مصدری می طرازد
وصاحب جامع وجهانگیری تسامح کرده که
مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر
سکندری خورده که این را مزید علیه بلپسودن
آورده وصاحب موارد از حقیقت این
خبر ندارد که حاصل بالمصدر می پندارد
حقیقت اینست که بلپسود بروزن ماضی مطلق
حاصل بالمصدر بلپسودن است وبلپسودان
مزید علیه آن بمعنی لمس ومس (اردو)

مس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لمس کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا۔ قوت لامسہ۔ وہ قوت جس سے نرمی سختی۔ سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کر سکیں۔

بپسودن بقول برہان بروزن بربودن بمعنی بپسودان کہ لمس و لامسہ کردن است مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ این مصدر است و بپسودان مزید علیہ حاصل بالمصدرش چنانکہ بجایش گذشت صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی سودن یعنی دست یا عضوی را بچیزی مالیدن و بقول بحر (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ کردن و مضارع این بپساید و بقول رشیدی و خان آرزو در سراج مرادف بپساویدن کہ گذشت۔ صاحب موارد این را بپساویدن نوشتہ فرماید کہ سودن و مالیدن دست یا عضوی بچیزی است و بپسودان بمعنی لامسہ حاصل بالمصدر این و بپساو مضارعش و صاحب نوادر رہنمایش مؤلف عرض کند کہ سودن کہ بجایش می آید اصل این است و (برسودن) بزیادت کلمہ بر مزید علیہش و بحذف رای مہملہ بسودن مخففش و بزیادت موحدہ ببسودن مزید علیہش و بقاعدہ تبدیل بپسودن مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ و اسم مصدر سودن ہمان لغت سا باشد کہ بمعنی لمس و مس می آید۔ الف آخر بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و علامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ در معانیش اختلاف است چنانکہ بالا مذکور شد و ہر چہار معنی بیان کردۂ صاحب بحر واضح تر از بیان دیگر محققین و بہ تحقیق ما مضارع این بپسود بکسر موحدہ و سکون بای فارسی و ضم

سین مهمله و فتح واو. صاحب بحر مضارع
این بپساید نوشته که مضارع بپسائیدن
است و بپسائیدن مصدری نیاورده و صاحب
موارد مضارع این را بپساود گفته که
مضارع بپساویدن است ولی بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می کنند
قول صاحب بحر و موارد را نسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم
و اگر استعمال بپساود بنظر آید توانیم عرض
کرد که از مصدر بپساویدن است و اگر
استعمال بپساید پیش شود توثیقه آن مصدر
(بپسائیدن) بهر دو تحتانی پنجم و ششم قائم
کنیم و نمی شود که آنرا مضارع بپسودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل اینست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ره) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرده ٭ بآستین حریر ار چه
نرم بپسودم ٭ (ابو الفرج ره) کوه بپسود
زخم تیرش گفت ٭ صاعقه است این نه
تیر و اعوذ باه ٭ (امیر معزی ره) سینه زرش
چو بپسودم بزیر پرنیان ٭ گفتم این سینه
بنرمی پرنیان دیگر است ٭ (کمال اسمعیل ره)
لعل تراشی بپسودم من و منوز ٭ می لیسم
از حلاوت آن گر به وار دست ٭ (اردو)
دیکهو بپسودن -

به پشت خوابیدن | مصدر اصطلاحی
بقول وارسته بآرام خواب کردن (اشرف
ره) کنون که همچو تو مردی برای خود دیده ٭
عروس دهر ز شادی به پشت خوابیده
٭ مؤلف عرض کند که از معنی لفظی و استعمال
اشرف ثابت است که معنی این به پشت
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصلا درست نه و فارسی
زبان نیست و خواب پشت خواب آرام

ہمنہا باشد (اردو) چت سونا چت پڑنا۔

بہ پشت سرفتادن خار مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از تکلیف دادن و دربی ایذا شدن کہ خار زیر سر می خلد و مانع راحت و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر بہ خجلت کام جوئیہای دہر ؛ خار خار آرزو خواہد بہ پشت سرفتاد ؛ (اردو) کانٹوں پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر بھر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں ؛ جامۂ ہستی مجھے صحرا کا دامن ہوگیا ؛

بہ پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و خان آرزو (در چراغ) تیر باران کردن بر کسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو ز ہر طرف ؛ سنگین دلان بہ پشت کمانم گرفتہ اند ؛ صاحب انند گوید کہ کنایہ از تیر برون انداختن (صائب ؎) زلفش بہر دو دست عنانم گرفتہ است ؛ ابروی او بہ پشت کمانم گرفتہ است ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل الذکر بہتر است از آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

بہ پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) بمدد ہم کار کردن و (۲) مجازاً مفاعلہ را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت ہم و زادند سہ و چار ؛ زان نکبتی از نسل شما گشت فراوان ؛ مؤلف عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست کہ فعلی را بمقابل یکدیگر کردن چنانکہ در بلاد عجم و بعض بلاد عرب۔ زید با بکر لواطت کند و بکر با زید و ہمین است مفاعلہ و بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی این مصدر است و معنی اوّل مجازش حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مصدر ساکت و معاین عجم متصدیق خیال ما کنند (اردو) (۱) ایک دوسرے کی	مدد سے کام کرنا (۲) باہم مواطنت کرنا بیچھے آسکے ساتھ اور وہ اسکے ساتھ ـ

بپغا بقول برہان و جامع با غین نقطه دار بر وزن طمغا طوطی را گویند و آن پرنده ایست مشہور و معروف صاحب غیاث بر طوطی گوید که معرّب توتی از رشیدی و آن طائریست سبز که بعرف آنرا طوطا نامند و صاحب رشیدی بر (توتی بهردو فوقانی) گوید که مرغ معروف که طوطی می گویند (الخ) مخفی مباد که بپغا در عربی بقول منتهی الارب طوطی سبز بلغت عرب است و بقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار سرخ که زبانش مثل انسان باشد و نقل کلام انسان کند و ما تحقیق کامل این بجایش کنیم ـ صاحب ناصری فرماید که بپغا لغت عربی است و در لغت فرس بپغا را بیغا خوانده اند و بای فارسی را یای تحتانی دانسته اند و آن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر شمرده اند (حکیم قطران تبریزی ؎) هوا چون پشت شاهین و زمین چون سینهٔ بپغا ز صلصل ساخته غلغل ز بلبل ساخته عنقا ؏ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که این بچند وجه غلط است یکی آنکه با هردو بای تازی است دوم آنکه بای دوم مشدّد است نه مخفّف سوم آنکه لفظ عربی است نه فارسی و جمیع این مراتب از حیوٰة الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتهی) مؤلف عرض کند که مقصود صاحب ناصری همین قدر است که به تحتانی دوم هم بهمین معنی می آید و اعتراض خان آرزو غلط است و قول برهان صحیح باشد ازینکه محققین اهل زبان بپغا به بای دوم فارسی و بیغا به تحتانی دوم

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند واستعمال حکیم قطران هم سند اوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال خبردارند پس عیبی نیست که این هردو را مبدّل بغای عربی گیریم که بموحدهٔ اوّل و دوم لغت عربست به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تب و تپ و بالبوس و پالیوس پس توانیم گفت که هردو مفرّس است. خان آرزو غور و تحقیق را اختیار نکرد (اردو) مٹھو. هندی. اسم مذکر. بقول آصفیه لغوی معنی میٹھه بولا شیرین گفتار. اصطلاحی توتا. طوطی هندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب هردلعزیز ہے

بیغی در بند مقوله. بقول صاحب ضمیمهٔ برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف است صاحب بحر این را (به بیغی در بند است) بضم بای فارسی آورده. صاحب انند باتّفاق بحر گوید که از زبان دانان (بیف کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شده و هم بدین معنی (بموی بند است) و (بهیچ در بند است) و (بحرفی و نیمی بند است) مؤلّف عرض کند که پیف بقول انند لغت فارسی است بمعنی با دیکه از دهان بر چیزی زنند معنی لفظی این همین است که منحصر باشارهٔ پیف تست و کنایه ازین که باندک توجّه تو کار من می برآید فارسیان گویند " بامداد ما دریغ مکن که کارم به بیغی در بند است " (اردو) ادنی توجه پر موقوف ہے

(الف) **بیکندن** بقول نوادر (الف)
(ب) **بیکن**

لغتی است در آکندن بالف و هم برین قیاس (ب) (بیکن) بصیغهٔ امر. خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن و معنی فکن که امر است از فکندن و (۲) کنایه از طعام سرباز زدن و کسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرماید که تحقیق آنست که معنی سر باز زدن از طعام تبکن است بتای قرشت چنانکه در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز تکبن اوّل است مخفف بیکبن که مبدلش بفگین است پس بای آن جزو کلمه نباشد (انتهی) صاحب برهان (ب) را آورده چنانکه خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری همزبان برهان مؤلّف عرض کند که فکندن اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن افکندن با الف وصلی - وحقیقت ماخذ و معانی این برافکندن مذکور شد و (الف) مبدل بفکندن باشد که موحّده در اوّلش زائد است و فا بدل شد به بای فارسی چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب) امر حاضرش - محققین با نام و نشان تحقیق را از دست داده اند که حقیقت مصدر را گذاشته ذکر امرش کردند - صاحب نوادر خوب کرد که (الف) را در مصادر قائم کرد و لیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون صحبت بسوی آپگندن رفت و بخیال ما الف و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ فکندن فک لغت عربیت و ما اشارهٔ این برافکندن کرده ایم. بنسبت معنی دوم (ب) عرض می شود که خان آرزو درست گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی دوم مبدل تبکن گیریم که به فوقانی دوم می آید - نمی شود که موحّده به فوقانی یا بالعکس آن بدل نمی شود پس جزین نباشد که تسامح برهان خیال کنیم و صاحب ناصری در اکثر لغات نقل برهان برداشته و تحقیق خود را بر عالم بالا گماشته (اردو) (الف) دیکهو افکندن (ب) (۱) افکندن کا امر

یعنی ڈال۔ گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کرنا

بپوست افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن
صاحب غیاث بر عیب جوئی کردن قانع
و صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب
برہان (بپوست کسی افتادن) را بہ معین
معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید
کہ کنایہ از عیب کردن است مؤلف
عرض کند کہ پوست بقول برہان بمعنی غیبت
ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد خلاف قیاس
نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
غیبت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بدی کرنا۔ پیٹھ
پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

بپوست گفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و غیاث و انند سخن در پردہ
گفتن یعنی برمز و ایما گفتن مؤلف عرض
کند کہ پوست درینجا استعارۃً بمعنی پردہ
مستعمل و بپردہ گفتن کنایہ باشد بہ رمز
و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایۃً
کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پردہ
کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پردہ)
پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً کنایۃً

بپوست این مردم افتادہ | مقولہ صاحبان
قرینہ و استعمال فارسی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
چون بینند کہ کسی غیبت مردم می کند بحق
او استعمال این مقولہ کنند و این مشتق و
مزید علیہ است از مصدر (بپوست افتادن)
کہ گذشت (اردو) لوگوں کی غیبت
کرتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں پیٹھ پیچھے
کہنے کا عادی ہے۔

بہ پہلو رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و انند نوعی از رفتار کودکان کہ در
مبادی حال می باشد (ملا آثار بخاری ۵

(۴۴۴۳)

عاشقان را در طلب عشق ریاضی کردن
است که طفل نوآموز اول ره به پهلو میرود
مؤلف عرض کند که به پهلو خفتن و به
پهلو آمدن و به پهلو رفتن هر سه مرادف یکدیگر
است و خصوصیت با اطفال ندارد و هر
طفل در رسد این مصدر را مخصوص باو
نمی کند (اردو) کروٹ لینا۔ بقول آصفیه
اس پہلو سے اُس پہلو پر ہونا۔

به پیغام راست نیامدن مثل۔ صاحب
خزینه ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که فارسیان چون کسی را ببینند
که پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید
این مثل را بخود او زنند و معاصرین
عجم هم بزبان دارند (اردو) نامه
و پیام سے ماننا نہین ہے

به پیمانه زدن مصدر اصطلاحی۔ بقالب
ریختن است مخفی مباد که پیمانه بمعنی قالب آمده
و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیراز ۱) دوش
دیدم که ملائک در میخانه زدند۔ گل آدم بسرشتند و
به پیمانه زدند۔ معاصرین در معنی این شعر پیمانه را بمعنی
جام شراب میگیرند و بعضی بمعنی شراب اندر صورت
معنی شعر آنچنان لطیف نمیشود که بمعنی قالب۔
(اردو) سانچے مین ڈھالنا۔ بقول آصفیه
قالب مین ڈالکر بنانا۔

بای موحده باتای فوقانی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با۔ آهار جولاهگان باشد و فرماید که
ببای فارسی هم آمده و غالباً که ببای فارسی اصح باشد و بقول برهان بفتح اول و سکون
ثانی آشی که جولاهگان بر روی کار مالند و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد۔
مؤلف عرض کند که ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توانیم عرض کرد

کہ فارسیان این را از لغت بہات کہ در سنسکرت بمعنی خشکہ آمدہ بہ تخفیف ہا و الف وضع کردہ مخصوص کردند برای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل لغت (بتہ) اشارۂ این یعنی بت کردہ است (استاد عمارہ ؎) ریشی چگونہ ریشی چون مائہ بت آلود ٭ گوئی کہ دوش تاروز آن ریش گوہ پالود ٭ (اردو) وہ آہار اور کلف جو جلاہے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے ہین۔ مذکر۔

(۲) بت۔ بقول برہان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ بتارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالۂ قوسی برلیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہ پیشکار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو) جولاہون کا وہ برش (مذکر) یا (کونچی) مؤنث جس کو وہ گھانس سے بناتے ہین اور پانی مین بھگو کر اپنی سوت پر چھڑکتے جاتے ہین۔

(۳) بت۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است صاحب ناصری فرماید کہ از ہمین است ضربت کہ بط بزرگ را گویند صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مرغابی۔ دیکھو اردک۔

(۴) بت۔ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل معبود و مسجود کافران باشد کہ بعربی صنم خوانند (سعدی ؎) بتی دیدم از عاج در سومنات ٭ مرصّع چو در جاہلیت منات ٭ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچہ پرستندش

صورت نگاشته و ساخته از چوب و گل و غیر آن بہار بر مطلق صنم قانع ـ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است فرماید کہ ہرچہ از سنگ و چوب تراشیدہ آنرا پرستش کنند ترجمۂ صنم ـ صاحب سخندان گوید کہ ہمین را در سنسکرت بُد ـ بدال مہملہ گویند خان آرزو در سراج گوید کہ مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چہ آفتاب و گنگ و آتش راہم معنی ازینہا پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند کہ صاحب ساطع ازین ساکت و صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را بہمین معنی لغت ترکی گوید ـ اگر بَد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این مبدل آنست کہ دال مہملہ را بفوقانی بدل کردہ اند چنانکہ تنبورہ و دنبورہ و اگر بقول صاحب کنز لغت ترکی دانیم جز این نیست کہ فارسیان استعمال این کردہ اند و معنی حقیقی این صنم و صورتی کہ از مس و طلا و نقرہ و سنگ و چوب و گل و غیر ذلک درست کنند و بمجاز ہمین صورت کہ پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد کہ بقول بعض بت مخفف (باوتا) ست کہ بہمین معنی لغت زند و پاژند است چنانکہ اشارۂ این بر (باوتاشکن) کردہ ایم (اردو) بت بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکر مورتی ـ مورت ـ پتلا ـ لعبت ـ پرتما ـ صنم ـ وہ صورت جو پتھر اور پیتل وغیرہ کی بنا کر پوجیں ـ

(۵) بت ـ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایہ از معشوق (ظہوری ۵) باغ گو جیب می در از اشکم ٭ سینہ چاک بت گل اندامم ٭ مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت۔ بقول آصفیہ اسم مذکر معشوق (از آصفیہ ـــہ) بت بنایا یہ بتون نے کہ قیامت مین بھی ٭ داد مانگی نہ خدا سے یون ہی خاموش رہے (۶) بت ۔ بقول ضمیمۂ برہان وخان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از مظہر ہستی مطلق است کہ آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد نہ باطل **مؤلّف** عرض کند کہ بت پرستان ہمین مظہر ہستی مطلق را می پرستند واین مجاز معنی چہارم است (اردو) ہستی مطلق کا مظہر۔ مذکر۔

بتا بقول سروری وجہانگیری وجامع بہ تای قرشت بعد از با بر وزن بیا (۱) بمعنی بگذار (ابو شکور ـــہ) بتا روزگاری برآید برین ٭ کنم پیش ہر کس ہزار آفرین ٭ (۲) بمعنی ـــہ) بگفتا نہ آخر دہان ترکنم ٭ بتا جان شیرینش درسر کنم ٭ صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است ۔ صاحب رشیدی گوید کہ بتا ازبتابیدن بمعنی گذاشتن مصدر ری می آید واین امر حاضرش صاحب ناصری گوید کہ اصل این (بہل تا) بودہ یعنی بگذار چیزی را تا چنین وچنان شود ۔ بلی در فارس بسیار استعمال کنند چنانکہ سعدی گفتہ (ـــہ) بتا ہلاک شود دوست در محبت دوست ٭ کہ زندگانی او در ہلاک بودن اوست ٭ وفرماید کہ آنرا (بل تا) نیز گفتہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ سخن آفرینی صاحب ناصری است کہ این را مخفف (بہل تا) قرار می دہد واز اشتقاق مصدر (بتابیدن) خبر ندارد بہ تحقیق ما (الف) اسم مصدر بتابیدن است کہ می آید ماخوذ از بتّ کہ بقول منتخب بالفتح وتشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان بہ تخفیف

وبزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید
پس بفتح اوّل است که موحدهٔ اوّل اصلی است و مصدر این هم بفتح اوّل می آید آنانکه
این را بکسر اوّل آورده‌اند پی بحقیقت نبرده (اردو) (الف) قطع۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت (ب) چھوڑ۔ چھوڑنا کا امر۔

(۴) بتا۔ بقول سروری بحوالهٔ فرهنگ و بقول جهانگیری و جامع بفتح با۔ نوعی از طعام
را گویند صاحب برهان گوید که عربان بهط و بتات گویند و باین معنی با تشدید ثانی
هم آمده صاحب منتهی الارب بهط را بتحریک ثانی و تشدید طای حطّی فرماید که معرّب
بهتا نوعی از طعام که برنج را با شیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا و بته
بفتح با خشکه پلاؤ۔ مؤلف گوید که اصل این بته با های هوز آخر است که بدل شد بالف
چنانکه خاره و خارا خان آرزو در سراج بر بته گوید که بقول رشیدی خشکه و بقول
برهان نوعی از طعام که بهطه گویند و بدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق آنست
که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی۔ غایتش در هندی با را به تغیر لهجه مخلوط
بها خوانند و آن تلفظ مخصوص هندیان است و بته اعم است از خشکه چرا که خشکه
همان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند و بته مطلق است خواه آب
آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنا بر کثرت شالی
درین ملک و مؤید آنیست که در برهان بت بفتح و سکون فوقانی بمعنی آهار جولاهگان
و آشی که بر روی کار مالند آورده و اغلب که بهطه معرّب بهته هندی است (الخ

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بھات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بھتّا بقول آصفیه لغت ہندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته فرقی پیدا کرده است کمی معلومات اوست اہل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور کنند و بھات بزبان سنسکرت ترجمهٔ خشکه یعنی برنج پخته باشد و بس فارسیان بحذف الف سوم بھت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فیرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرّب آن بھطّ است باتشدید طای حطّی (کذا فی البرہان) و بقلب بعض ہمین بہت را بتّہ کردند و بمعنی خشکه پلاؤ مستعمل شد و به تبدیل ہا به الف بتّا مبدّل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاو۔ پلاو با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاو یعنی پلاؤ۔ برنج با گوشت و روغن باشد و چلاو برنج با روغن و بته و بتا۔ مرادف پلاؤ پس در تعریف این خشکه را داخل کردن خطاست که در لفظ پلاؤ خشکه داخل است (اردو) پلاؤ۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہین۔

تتاب رفتن (۲۳۳۴) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قہر و غضب بجایش می آید۔ ظہوری ؎ شگاف جیب مراد وختند اگر بستم ہا چرا بتاب روم رشتهٔ رفو خام است (اردو) پیچ و تاب کھانا۔ بقول آصفیه دل ہی دل مین غم و غصّه سے گھٹنا۔

تتاب شدن (۲۳۳۵) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی

پیچ و تاب خوردن و سوختن که تاب بمعنی پیچ و تاب و حرارت می آید (انوری ۵) اے رخت رشک آفتاب شده ؛ آفتاب از رخت بتاب شده ؛ (اردو) پیچ و تاب کھانا جلنا

بتابیدن بقول مؤید (بحوالۂ قنیہ) بمعنی بگذاشتن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و چرّبزین نیست که تسامح اوست که بجای تحتانی چهارم موحده را نقل کرد و جا دارد که دست تصرف نقل نویسش در از شد بای حال حقیقت این بر (بتائیدن) بیان کنیم که به تحتانی چهارم و پنجم می آید (اردو) دیکھو بتائیدن ۔

بتات صاحب شمس گوید که لغت فارسی است بمعنی (۱) بریده (۲) توشه و (۳) رخت خانه و (۴) طیلسان و خر وسوف و فرماید که باینمعنی بتّ نیز آمده مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و بحث بتّ بجایش گذشت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند ۔ مجرد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مخفی مباد که بتّ بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آمده کذا فی محیط المحیط و بتات بقول منتهی الارب بزبان عرب بمعنی توشه و رخت عروس و مسافر و مرده و متاع خانه (انتهی) پس چرّبزین نیست که محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفت و درمعنی هم تصرف کرده مرده را بریده نوشت ۔ خدایش بیامرزد (اردو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشه ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ زاد راه ۔ وه کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لیجائے (۳) گھر کا سامان ۔ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرب ۔ وه چادر جو عرب مین خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہین ۔ مؤنث ۔ خز ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے

صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

بٹاٹہ بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو وسیب زمینی صاحب لغات جدیدہ

عرب در تالیف خود (الدلیل علی المولّد والدخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب

ہمین لفظ بہمین معنی مستعمل وصراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلف عرض

کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ از پٹیٹو کہ بباے فارسی اوّل وتای ہندی دوم

وتحتانی سوم وتای ہندی چہارم وواو لغت انگلیسی است بای فارسی را بالعربی

چنانکہ تپ وتب وتحتانی را با الف بدل کردند چنانکہ یرمغان وارمغان وہردو

تای ہندی را بہ فوقانی وواو را بہاے ہوز چنانکہ اوسو واوسہ وبازو وبازہ

۔صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر ودر مقدار برابر آملہ تا سیب ودر ہند

بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود واکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق

نان خورش می خورند ومثل اروی لعابیت ندارد وخستہ باشد۔ دیر ہضم ومقوی

باہ وظاہراً در مزاجش گرمی وخشکی محسوس می شود وسوداویت ہم دارد چراکہ از

کثرت خوردنش خارش پیدا می شود وقابض طبع است (انتہی) حاصل اینست کہ

بر زبان معاصرین عجم بضم اوّل وفتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آصفیہ

مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلُہ جس کا مادّہ اوّل بمعنی جڑ سے ہے پس آلُہ کی معنی جڑ والی

ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور طرح سے بھی کہاتے ہین۔

بتاراج آمدن استعمال۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت و از ہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بہ یغما بردن (سعدی شیرازی ؎) بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد٭ بدرویش و مسکین و محتاج داد٭ (ظہوری ؎) بیغما چہ گنجہا کہ نہ بر یکدگر نہد٭ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند٭ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

(۲۳۳۴)

بتار برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی برداشتن و بدون دقت برداشتن و کشیدن و حاصل کردن مرادف (بموکشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری ؎) مشک صد تاتار ریزم از نفس٭ زلف آہم را بتاری برگرفت٭ (اردو) دکن مین کہتے ہین "کچے تاگے پر کھینچ لانا" "کچے تاگے پر اٹھا لانا" آسانی سے حاصل کرنا (کچے تاگے سے باندھ لانا) بھی کہہ سکتے ہین۔ مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہی دیکھو (آمدہ بموکشیدن)

بتارہ بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولاہگان و شومالان و آن جاروب مانندی است کہ بدان آش و آہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موحدہ اول زائد و تار بمعنی حقیقیش کہ مقابل

بود باشد و ہای ہوز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب است بہ تار و کنایہ از آلہ کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہون کی وہ کونچی جس سے آش اور آہار تانے پر لگاتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) **بتازگی** (الف) بقول انند (ب) **بتازہ** بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی درحال و از سرنو و (ب) بقولش مرادف (الف) (والہ ہروی ؎) بفرو ختم بغم دل از غم خریدہ را ٭ رفتم بتازہ این رہ صد رہ بریدہ را ٭ (سلیم ؎) خطش بتازہ باعث ناز و نیاز شد ٭ کوتاہ کرد زلف و شکایت دراز شد ٭ صاحب بحر و وارستہ ہم (ب) را مرادف (الف) قرار دادہ اند مؤلف عرض کند کہ تازہ بمعنی نو نقیض کہنہ و بمعنی حادث و ضد پژمردہ بجای خودش می آید و چون خواہند کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را حذف کردہ کاف فارسی بجایش آوردند و تازگی بمعنی نوی ضد کہنگی است پس بای مفید معنی معیت در اولش آوردہ بمعنی از سرنو استعمال کردند و بہمین معنی (ب) را در محاورہ مرادف (الف) استعمال کردند و معنی در حال بیان کردۂ صاحب انند درست نیست دیگر ہیچ (اردو) (الف و ب) از سرنو۔ نئے سرے سے۔

(الف) **بتازیانہ گرم داشتن** (ب) **بتازیانہ گرم کردن** مصادر اصطلاحی صاحب بحر نسبت ہر دو گوید کہ بہ تندی و خشونت بر سر کاری آوردن و فرماید کہ ماخذ آنکہ اسپ را ساعتی قبل از سواری یک میدان جولان دہند و بتازیانہ گرم کنند

تا در سواری سرکشی نہ کند و در تاختن نفس گرفتہ نہ شود۔ وارستہ بر ذکر (ب)، قانع و برلے آں ذکر ہمیں معنی کند (شاپور سہ) آہم بتازیانہ مرا گرم داشت ؎ تا در کدام معرکہ سر سید ہدم امید (فغانی سہ) تا کے دہد عنان مرادم فلک بدست ؎ حالا بتازیانہ مرا گرم کردہ است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف ماخذ آنچہ بیان کردہ اند تعلّق ازین اصطلاح ندارد و این ہر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعۂ تازیانہ وکنایہ از آمادہ کردن کسی بکاری بزبیل جبر از اسناد پیش شدہ ہم ہمیں معنی پیدا است و آنچہ قبل از سواری اسپ تند را در حلقۂ دور می دہند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع عنان باشد آنرا ازین مصدر اصطلاحی تعلّقے نیست۔ **(اردو)** کسی کام پر سختی سے آمادہ کرنا۔

بتاسانید صاحب انند بحوالۂ لطائف فرماید کہ بمعنی بترسانید و صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر سہ محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند کہ بمعنی گلا فشردن می آید و ہیچ تعلّق از معنی ترسانیدن ندارد۔ پس موحدۂ اوّل زائد است و تاسانید ماضی مطلق ہماں و معنی این گلو افشرد دیگر ہیچ **(اردو)** گلا گھونٹا۔

بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکہ بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ و بہار گوید کہ در عہد اکبری و جہانگیری یک روی اشرفی بصورت گاو و امثال آں نقش می کردند و ظاہرا مراد از اشرفی ہون است کہ در دکن رواج دارد یا مطلق طلای مسکوک (سعید اشرف سہ) اشرف از حرص چہ چسپی بزر و سیم مگر ؎ چون بت اشرفی از بہر زرت ساختہ اند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی را گویند کہ بران نقش بتے باشد و درین روزہا سوورن را کہ مسکوک برطانیہ باشد ہمیں نام توان کرد و این قلب اضافت است و برای مطلق

جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی۔ مؤنّث۔	طلای مسکوک کہ غیر بت مسکوکہ باشد نتواں استعمال کرد خان آرزو غور نہ کرد (اردو) وہ مورت

بتاشہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح شین معجمہ لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محقّقین فارسی زبان ازیں ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است بہ سین مہملہ وشین معجمہ ہر دو ودر آخرش الف۔ گردہ را گویند کہ از شکر سازند وبمعنی حباب نیز **مؤلّف** عرض کند کہ معنی آخر الذّکر حقیقی است ومجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباہت حباب اگر سند استعمال پیش شود تو ایم عرض کرد کہ مفرّس است کہ الف آخر بدل شد بہ ہای ہوّز۔ چنانکہ پاسا وپاسہ (اردو) بتاسا وبتاشا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ حباب۔ بلبلہ ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے۔

بتاوار بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع بر وزن ہوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخر کار (عنصری ؎) من خوب مکافات شما باز گذارم زان حق شما نیز گذارم بہ بتاوار (حکیم سوزنی ؎) گل شد وبر دیہ کون داغ ودرویش گیرم ترا ازے ماند ازاں داغ بتاوار مرا **مؤلّف** عرض کند کہ جز ایں نیست کہ مرکّب باشد از بتا ووار۔ بتا بکسر اوّل لغت سنسکرت است بمعنی واقعہ وحادثہ وصراحت ایں بہ مصدر (بتاسیدن) می آید ووار کلمہ فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند۔ پس صاحب واقعہ وحادثہ کنایہ باشد از انجام کار کہ بعد از واقعہ ہا رو دہد۔ از قبیل رہوار کہ اسپ را گویند وجادار کہ کلمہ وار را بمعنی لائق وشائستہ گیریم چنانکہ شاہوار پس اندریں صورت معنی لفظی ایں لائق وسزاوار واقعہ وحادثہ باشد

وکنایہ ازانجام کار فاتّل (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخرکار

بتائیدن بقول سروری و رشیدی بتائے
قرشت و دو یائے حطّی بوزن رمائیدن بمعنی
بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن
بمعنی گذاشتن وگزرانیدن (کامل التصریف)
مضارع این بتاید۔ صاحبان موادر ونوادر ہم ذکر
این کردہ اند۔ صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بکسر
اول باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اصلی
است وماخذ این بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت
بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت و دستگاہ
آمدہ وبقولش بتنا مصدریست بمعنی گذشتن
حالتی یا حادثہ برکسی ومرادفش بیتنا بزیادت تحتانی
دوم وبتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس
فارسیان ہمین بتارا کہ بمعنی واقعہ وحادثہ اسم جامد
مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود
بتائے کردند۔ چنانکہ پا وپای وجا وجای پس
ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ وعلامت
مصدر (دن) درآخرش مرکب کردہ مصدری
ساختند بمعنی گذاشتن وگزرانیدن آنانکہ ایں را
بفتح اول گرفتہ اند بہ حقیقت ماخذ نبردہ اند
مقننین فرس ایں را مصدر سماعی گفتہ اند و ما
منکرازاں مطلقا ایں را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی
دانیم وقیاس ماہماں کہ ذکرش بالا گذاشت و بتا
بمعنی بگذار امر حاضر ایں وسند ایں بر بتا گذشت
(اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔
رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ
فدائی گوید کہ ہر کہ بت را بپرستد وپیش آں نماز
برد و برابرش پیشانی برخاک نہد **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست
بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو
پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد مثل
صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر ایں کردہ اند واز معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں در مذمت بت پرستی ایں مثل زنند۔ مقصود آنست کہ بت پرستاں را در کعبہ ہم خدا حاصل نہ شود بلکہ دیو گیرد۔ زیرا کہ عمل شان بد است حاصل اینست کہ عمل نیک باید بدعملاں را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید (اردو) دکن میں کہتے ہیں۔ اندھوں کو کعبے میں بھی خدا نہیں ملتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کور باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز اصطلاح صاحب رشیدی ایں را مرادف بتفوز و بدپوز و بدپوس و بدفوز آوردہ گوید کہ (۱) پیرامون دہاں کہ پوز نیز گویند وصاحب سروری بر بتفوز بہ فا عوض بای فارسی فرماید کہ بروزن فغفور (۲) منقار مرغ سا ہم گویند وبجوالہ تحفہ آوردہ کہ مرغان را منقار باشد وچہار پایاں ومردم را پیرامن دہان۔ خان آرزو در سراج ذکر بتفوز و بتپوز و بدپوس و بدپوز و بدفوز کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ پوز بہ بای فارسی وزای ہوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون دگرد اگرد دہاں حیوانات ومنقار مرغاں کہ بجای خورش می آید و بت بمعنی مرغابی است کہ گذشت پس ایں مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار بت بمعنی خاص وبر سبیل مجاز عام شد برای مطلق مرغاں وپس اناں ناواقفین ماخذ برای حیوانات ہم استعمال ایں کردند وہمین است اصل وبدپوز مبدلش کہ فوقانی بہ دال بدل شود چنانکہ تنبورہ ودنبورہ وبدپوس ہم مبدل آں کہ زای ہوز بہ سین مہملہ بدل شد۔ چنانکہ ایاز وایاس ودر بدفوز ہم بای فارسی بہ فا بدل شد۔ چنانکہ سپید وسفید

(اردو) (۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف و حاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (اردو) (۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال بدون قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتحفہ بقول وارستہ بمعنی بہ تحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی و بتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشیم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی معیت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول و سکون ثانی و خاے شخذ بمعنی (۱) افسردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است و بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان و قبل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر شدہ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افسردن حاصل بالمصدرش باشد یعنی افسردگی۔ اما طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم کافی نیست و مصدر بتخیدن نیامدہ بخیال ما تسامح محقق است کہ (بتنج) را کہ بہ موحدہ و فوقانی و نون و جیم عربی بمعنی اول می آید تصحیف کرد و نسبت معنی دوم معاصرین زردشت گویند کہ مخفف

(بتخدا) است بفتح اول وضم سوم مرکب از بت وخدا کہ بزبان سنسکرت بت مخفف بات بمعنی سخن است (ھکذا فی الاصل طبع) ومعنی لفظی این سخن خدا و کنایہ از کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند باشد بالجملہ حال از برای این ہم طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو بتبخ (۲) کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو فارسیوں نے بتبخ کہا ہے۔

بتخاک بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و جامع وسراج نام موضعی است۔ نزدیک بکابل **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این ہمین نباشد کہ خاک این موضع برای بت سازی موضوع یا واقعہ بتے متعلق ازین باشد واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) بتخاک ایک موضع کا نام ہے جو کابل کے قریب ہے۔ مذکر۔

بتخال بقول برہان وہفت واند بضم اول وسکون آخر کہ لام باشد نام بتخانہ ایست وبتخالہ بروزن بزغالہ ہم گویند صاحب جامع فرماید کہ بمعنی بتخانہ وبتکدہ خان آرزو در سراج گوید کہ غالباً تصحیف بتخاک باشد کہ نام موضعی است نہ نام بتخانہ **مؤلف** عرض کند کہ تسامح محققین اوّل الذکر است کہ بتخانۂ خاص را بتخال گفتند صاحب جامع کہ از اہل زبانست این را بمعنی بتخانہ وبتکدہ آوردہ وخال بقول برہان در فارسی زبان علم را گویند بہ فتح عین وعلم بقول منتخب بمعنی کوہ ونشان ونام کہ مرد بدان معروف بود پس معنی لفظی این کہ قلب اضافت است نشان بت وکوہ بت وکنایہ از بت خانہ تواں گرفت ونظر بر اعتماد صاحب جامع باور کنیم کہ فارسیان بتخانہ را بتخال وبتخالہ ہم گویند وجاداردکہ بتخالہ مبدل بتخانہ گیریم خلاف قیاس وبتخال مخفف بتخالہ (اردو) بتخانہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر۔

بتخانه استعمال - بقول انند وبهار معروف صاحب فرهنگ فدائی صراحت کند که نمازگاهِ بت پرستاں که جای نهادن بت هاست **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت خانهٔ بت یعنی خانه که بت راو ران قائم کنند - معبد بت پرستان (ظهوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گرد حرم گردم ٭ دگر بتخانه را زیور شوی بتخانه را نازم (اردو) بتخانه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - مندر - شواله - مورت گهر

بتر بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتحتین مخفّف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بترزانم که خواهی گفت آنی ٭ که دانم عیب من چوں من ندانی ٭ (انوری ؎) نیک نا ماتو نیک میدانی ٭ که زبد حال من بسے تبر است ٭ **مؤلف** عرض کند که اگر بفتحتین گیریم دال مهمله را محذوف دانیم واگر فوقانی مشدّد گیریم - مبدّل که دال مهمله به فوقانی بدل شود چنانکه زردشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بتر را هم بسند این تبدیل آورده صاحب کنز این را بدون تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفته (اردو) بدتر بقول آصفیه فارسی - نهایت خراب - ادنی درجه کا -

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند وزن کردن به ترازو - سید حسین خالص ؎) آب انگور بسکه تر بود از مهر آب ٭ تا کشیدیم مکرر بترازوی قدح ٭ **مؤلف** عرض کند که چیزے راکشیدن و آوردن و نهادن به ترازو و کنایه باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

(۲۲۳۴) **بتراوش آمدن** مصدر اصطلاحی - چکیدن باشد (ظهوری ؎) جوی خوں از رگ ایماں بتراوش آمد ٭ خلش غمزهٔ هند و بسری در کار است ٭ (اردو) تراوش کرنا تراوش هونا - بقول آصفیه - ٹپکنا -

بت راه اصطلاح بقول بحر مانع راه -

صاحب غیاث گوید که بالضم و اضافت مانع راه است **مؤلف** عرض کند که مرادف سنگ راه یعنی هرگاه سنگے یا بتے در راه باشد مانع و حائل راه رواں می شود و ایں کنایه باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راه - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - وه پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کو تکلیف دے ہو - سد راه - مانع - مزاحم (میر سے) بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راه اپنے کتنے یہاں سے واں تک تو

بتر جا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمه (۱) کنایه از قُبل و دُبر باشد و آں را بتازی عورتین گویند - (سراج الدین سکرائی ؎) غنچه گر پیش آں دهن خندد تو بر بتر جای خویشتن خندد تو (کمال اسمعیل ؎) پیش روی تو گر بخندد گل تو بهبتر جای گلستاں خندد تو (خان آرزو) در سراج فرماید که تحقیق آنست که عبارت است از قبل و دُبر زن و دُبر مرد و آلت تناسل - صاحبان رشیدی و ناصری هم ذکر ایں کرده اند صاحبان برهان و جامع بذکر معنی اوّل فرمایند که (۲) فرجه ما بین ناخن و گوشت را هم گفته اند که چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت جای بتر باشد که معنی لفظی اپا جائے که بسیار بد است و کنایه از هر دو معنی بالا صاحبان بحر و بهار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کرده اند و بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤید بر معنی حقیقی اکتفا کرده کنایه را بگذاشت (اردو) (۱) فرج - دیکھو اوک - دُبر - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - مقعد - مبرز - گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے مذکر -

الف بترک صاحب شمس بحواله تنجری نسبت (الف) گوید که در فارسی گلیم

(ب) بترکان باریک را گویند کہ از پشم سازند و (ب) ہم بقولش لغت فارسی وبکسر یکم وسوم بمعنی پیدا آرندہ **مؤلّف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازیں ہر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد باشد یا مرکّب از بتر وگان - صاحب ساطع گوید کہ پتر بہ بای فارسی لغت سنسکرت است کہ بکسر اوّل وسکون تای بمعنی پدر داب وبضم اول وسکون فوقانی بمعنی پسر باشد وگان بقول برہان بہ کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی لفظی ایں لائق وسزاوار پسر وکنایہ از پیدا آرندہ - بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ وتب وکاف فارسی بہ عربی چنانکہ گند وکند - اعراب بیان کردۂ صاحب شمس برخلاف این است ومجرّد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ بے تحقیقیش اظہر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل - مذکر (ب) پیدا کرنیوالا - مذکر -

بت رویان اصطلاح - بالضم بقول مؤیّد بمعنی خوبرویان - صاحب ہفت گوید کہ (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این روی بت دارندگان وکنایہ از خوبرویان مخفی مباد کہ (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است واگر الف ونون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیہ (بت رو) قرار دہیم بر سبیل کنایہ معنی اوّل پیدا می شود وبرای معنی دوم الف ونون آخر را برای جمع گیریم - طالب سندی می باشیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیہ - فارسی - زشت کا نقیض عمدہ - اچھا - (۲) خوبرویان - حسینان کہہ سکتے ہیں -

بترہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث لغت فارسی (۱) تمرد وگردن کشی و سرکشی (۲) مجروح **مؤلّف** عرض کند کہ اگر

سند استعمال برای ہر دو معانی پیش شود توانیم عرض کرد کہ برای معنی اول ہای نسبت بر لفظ بتر زیادہ کردہ اند یعنی چیزے کہ منسوب بہ بدتر باشد تمرد و سرکشی است و سکون فوقانی تصرف محاورہ و برای معنی دوم بتر را بالفتح لغت عرب گیریم کہ بمعنی بریدن آمدہ (کذا فی المنتخب) پس ہای ہوز در آخر ماضی بقاعدۂ فارسی افادہ معنی مفعولی کند چنانکہ بالیدہ از بالید و عجب آنست کہ بر ماضی زبان عربی قاعدہ فارسی را جاری کردہ اند و ہیچ عجب نیست کہ این قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف در اعراب ہم تصرف شانست و بس - (اردو)

(۱) تمرد - بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - سرکشی نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیہ - عربی - گھائل زخمی - وہ شخص جس کے زخم لگا ہو -

بت زر (اصطلاح) بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بت اشرفی) است کہ بجایش گذشت (طغرا ۔۔۔) رخسار بت زر کہ نبودش مژہ کمیوتو تا گشتہ نظر کردہ آن رو مژہ دار د ؎ **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی -

بتستان استعمال - بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل گلستان یعنی جای کہ بت ہای بسیار قائم بود (حکیم رودگی ۔۔۔) تا باد گذر کرد بہ گلزار و بہ بستان ؎ گلزار ز بویش شدہ بستان چو بتستان ؎ (اردو) وہ مندر جہاں بہت سے بت قائم کئے گئے ہوں - مذکر -

بت سرخاب زای اصطلاح - بقول رشیدی بمعنی صراحی - خان آرزو در سراج گوید اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواہد مطلقاً و اگر بفتح باشد بمناسبت سرخاب پس بمعنی ظرف مقرری شراب خواہد بود کہ آن را بط و بطک نیز خوانند **مؤلف** عرض کند کہ درین اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی غاز کہ معرب آن بط بہ طای حطی است ذکر این بمعنی

سوم بت گذشت و (سرخاب زا) صفت آن که سرخاب هم نام پرنده ایست و هم (شراب را گویند قلب اضافت آب سرخ) پس بت سرخاب زای کنایه از صراحی شراب است نه مطلق صراحی نمی‌دانیم که خان آرزو بت را بالضم چگونه بمعنی صراحی مطلق نوشت فتامل (اردو) شراب کی صراحی۔ مؤنث

بت شکن اصطلاح - بقول بہار معروف بمعنی ترکیبی است ومقصودش جز این نه باشد که اسم فاعل ترکیبی ا شکننده بت و (۲) صفت ابراهیم علیه السلام قریب به لفظش کر بت هارامی شکست (صائب ۵۲) زبت چون پاک سازد بت شکن بت خانه ما را که میرو یدبت از دیوار و در کاشانه ما را (اردو) (۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آذر بت تراش کے فرزند تھے۔

بتع بقول برہان و هفت بکسر اول و سکون ثانی و عین بے نقطه بلغت اہل بربر شراب ایست مست کننده بعضی گویند از عسل و بقول بعضی از خرمای تر سازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر شراب و نبینده عسل که اشتداد کند و جوش زند و بدین معنی بکسر با و فتح تا نیز آمده (الخ) پس تسامح برہان است که این را لغت فارسی زبان خیال کرده (اردو) شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمائے تر سے۔ مؤنث۔

بتغور بقول هفت بفتح اول و سکون مثناة فوقانی و ضم غین معجمه بوا و رسیده و رای مهمله زده بمعنی (۱) گرداگرد کلاه (۲) منقار مرغان (۳) پیرامون دهان مطلقاً خواه انسان باشد خواه حیوان و فرماید که بجای غین منقوطه فا هم بنظر آمده و صاحب دری و پهلوی بعوض رای مهمله آخر زای هوز نوشته بمعنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند که مبدل همان بتپوز است که به بای

فارسی سوم وزای ہوّز در آخر گذشت ۔ بای فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ پرویزن و غرویزن ورای مہملۂ آخر را بدل کردند بہ زای ہوز چنانکہ اینران و انیزان و معنی اول درینجا زائد است کہ بتپوز صرف بمعنی دوم وسوم مثال وبرای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم ۔ (اردو) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چندوے کے اطراف ہوتی ہے ۔ مذکر ۔ (۲) و (۳) دیکھو (بت پوز)

بت فریب | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری برہان (۱) نام روز بست و چہارم است از ماہ ہای ملکی ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولہ ع ۔ ۲) بدلدار گفت ای بت بت فریب تو صاحب جامع فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہای ملکی (نہ بست و چہارم) وصاحب بحر متفق با او مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبندہ بتان و کنایہ باشد از معشوق و معنی اول ہم کنایہ باشد کہ تاریخ معینۂ ماہ ملکی را بت فریب گفتند ازینکہ مجمع حسینان دران تاریخ بہ تفرج و تفریح از خانہ ہای خود بیرون می آید و بہ مقامات خاص جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم با ما ذکرش کردہ و نسبت اختلاف تاریخ چہارم و بست و چہارم قول صاحب جامع را معتبر و اینم کہ از اہل زبانست مخفی مباد کہ ماہ ہای ملکی ہمان است کہ آن را ملک شاہی نام است و جلالی ہم و مبدا این تاریخ عہد جلال الدین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث کاملش بر (سال ملک شاہی) می آید (اردو) (۱) فارسیوں نے ماہ ہاے ملکی کی چوتھی تاریخ کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں حسینوں کا مجمع تفرّج و تفریح کے لئے باغات میں جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال ۔ مذکر

بتفوز | بقول سروری مرادف بتپوز بہر دو معنی (سوزنی ۵) نہادہ اندز ن بچۂ من از سر ماتش

بسان سگ بچه بتفوز بزد رسوراخ ۞ صاحب جهانگیری گوید که حکیم ازرقی در صفت زمستان گفته (ب) بند پولاد بر دهن باید ۞ آهوار بر تنمر نهد بتفوز ۞ (حکیم سوزنی ب) عاریت داده پدر سبلت وریش وبتفوز ۞ به بخارا شده هنگام صبی علم آموز ۞ صاحب برهان این را بهر سه معنی (بتغوز) آورده که به غین معجمه عوض فای سوم گذشت و فرماید که به غین نقطه دار عوض فا هم بنظر آمده صاحب ناصری این را مبدل (بتپوز) گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد وصحیح بفاست بدل بای فارسی وصاحب مؤید بحواله فرهنگ فخر قواس گوید که با طای مطبقه هم آمده **مؤلف** عرض می کند که ما حقیقت تبدیل این بر (بتپوز) بیان کرده ایم که بهای فارسی سوم عوض فا گذشت وذکر هر سه معنی بر (بتغور) گذشت حیف است از خان آرزو که (بتغوز) به غین معجمه سوم را تصحیف خیال کرده وما بجای خودش تبدیل را ثابت کرده ایم آنانکه بغور وفکر وتلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف کنند واین بعید است از شان تحقیق **(اردو)** دیکھو تبپوز وتبغوز۔

بتاک بقول جهانگیری وجامع (۱) خط وکتابت ونامه را گویند. صاحب برهان گوید که بکسر اول وثانی وسکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید که (۲) بمعنی پروانه وامثالش که برای خروج ودخول شهری از کارگذاران گیرند ودرین ایام ببای فارسی وبجای کاف های هوز مشهور ومستعمل ومباشر این کار را ترکان بتپلچی گویند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بفتح اول ودوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند وآنرا بطر هم گویند که معرب است. وبطک مصغر آن صاحب لغات ترکی این را بمعنی اول لغت

ترکی گفته فرماید که در فارسی هم مستعمل - **مؤلف** عرض کند که متحقق است که لغت زبان ترکی است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آں در استعمال فارسیاں و بمعنی سوم لغت فارسی است که کاف تصغیر بر لغت بست زیاده کرده اند ولیکن براے معنی سوم طالب سند باشیم که مجرّد قول خان آرزو کفایت نمی کند (اردو) (۱) خط - مذکّر (۲) پروانہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکّر - اجازت نامہ - فرمان شاہی وغیرہ - لیسنس - پاس (۳) بطمے - وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے - مذکّر -

بتکچی صاحب ضمیمہ برہان گوید که بکسر اوّل و ثانی نویسنده و ایں لغت می باید که ترکی باشد چه ترکان نوشته را بتاک گویند - صاحب مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آورده و به تحت لغات ترکی جا نداده خان آرزو در سراج - بصراحت نویسد که لغت ترکی است صاحبان شمس و هفت ایں را بفتح اوّل و ثانی لغت فارسی گفته اند **مؤلف** عرض کند که آنانکه ایں را لغت فارسی دانسته اند تسامح شان است که بر ماخذ غور نه کرده اند ما بر لفظ بتک صراحت کرده ایم که لغت ترکی است و کلمه چی هم مال ترکی زبان است - چنانکه بورچی و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتکچی را بمعنی نویسنده می نویسد - پس شک نیست که لغت مرکّب ترکی زبانست (اردو) نویسندہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکّر - لکھنے والا محرّر - منشی -

بتکده بقول برہان و ناصری و بہار بالضم بمعنی بتخانه باشد چه کده بمعنی خانه آمده (عرفی ۵) کس عناں گیر نشد ورنه من از بیم حرم تا در بتکده در سایهٔ ایماں رفتم **مؤلف** عرض کند که کده بالفتح بمعنی خانه

وبزیادت ہای ہوّز ہم بہ ہمیں معنی می آید پس
قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو)
بتکدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر
شوالہ۔ مورت گھر۔

بتکن صاحب سروری بحوالۂ نسخہ میرزا
گوید کہ بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از
طعام سرباززدن است و بحوالۂ مؤید فرماید کہ
(۲) امر است از مصادر بتکندن و بتکندیدن
کہ بہ ہمیں معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ایں را
بکاف عجمی آوردہ بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳)
تختۂ کہ بزرگراں آنرا بر زمین شدیار کردہ بکشند
تا کلوخہا شکستہ گردد و آنرا مالہ نیز گویند صاحبان
ناصری و رشیدی متّفق با جہانگیری و صراحت
کاف نمی کنند کہ فارسی است یا عربی۔ صاحب
مؤید بحوالۂ ادات بصراحت کاف فارسی
فرماید کہ نوعی از ساز زرگری است ما می گوئیم کہ
غلطی کتابت بزرگری را۔ زرگری کردہ باشد و
صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر
ایں کردہ و صاحب ہفت گوید کہ بجای
موحدۂ تحتانی۔ بای پارسی ہم دیدہ شد
مؤلف عرض کند کہ بتکند بہ موحدۂ مفتوح
و کاف فارسی مفتوح و دال مہملہ آخر بقول
زردشتیان معاصر بمعنی نفرت از طعام است
بوجہ سیری و مرکّب از بت کہ بمعنی آش گذشت
و گند کہ بمعنی بوی بد می آید۔ قلب اضافت
بمعنی بوی بد طعام کہ بوجہ سیری نفرت پیدا
کند و ایں مرکّب اسم جامد فارسی قدیم است
بمعنی مطلق تنفّر از طعام و بتکن بحذف
دال مہملہ مخفّفش۔ آنچہ محققین بالا ایں را
بالکسر نوشتہ اند۔ نظر بر لب و لہجہ سوقیاں
باشد کہ از ماخذ بے خبر و از صحّت لفظ کار
ندارند۔ پس ہمین است اسم مصدر بتگندن
کہ بمعنی سر از طعام باز زدن می آید و امر
حاضرش ہم و اصل ایں مخفّف کہ بتگند است

اسم مصدر پتگندیدن کہ مصدر دیگر و مرادف
پتگندن است این است حقیقت معنی اوّل و
دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد
و نسبت معنی سوم ہیچ ماخذ بفہم ما نیامد جز این
کہ این را مرکّب از پت و کن گیریم کہ پت
بہ بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است
بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن
پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ ہا
وصاف و پاک کنندۂ کشت و کنایہ از تختہ کہ
بوسیلۂ آں زمین شدیار شدہ را صاف و پاک
کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ
و تب و جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان
گیریم۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔
(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا۔
حاصل بالمصدر۔ سیری۔ مؤنث (۲) غذا سے
منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین
پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک
سے صاف و پاک ہوتی ہے۔ مذکر۔ صاحب
آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر
ٹیرا۔ زمین صاف کرنے کا تختہ۔ بعض اہل ہند
نے اس کو سراون کہا ہے۔ لیکن صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک فرمایا ہے۔

الف پتگندن (الف) بقول برہان

ب پتگندیدن بکسر اول بروزن بفکندن

از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن
و (ب) بقولش بروزن دل رنجیدن مرادف
(الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن
است۔ صاحب سروری بذیل پتگن اشارہ
ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو
فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری
است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ
معنیً یا برہان متفق و فرماید کہ (الف) کامل التصرف
و مضارعش پتگند و (ب) سالم التصریف کہ
بعد حذف نون مصدر بنای ماضی و در مشتقات

سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی
آن راه نیابد و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید. صاحب موارد بدکه هردو گوید که مضارع
(الف) بتکنند و مضارع (ب) بتکند و اسم
فاعل و امر و حاصل بالمصدر هر دو بتکن و سراج
کاف فارسی نمی کند. صاحب نوادر نسبت هردو
فرماید که بالفتح و بالکسر هردو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اوّل و کاف است و بتکن
اسم فاعل آن و فرماید که بتکن در بعض فرهنگ‌ها
بمعنی مصدر نیز آمده. **مؤلف** عرض کند
که هردو بالفتح است و صاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بر ماخذ نکرده باصول مقننین فرس
(الف) اصلی و (ب) جعلی و هردو سماعی و
باصول ما هردو جعلی و قیاسی است که وضع
شد از بتکن و بتکند که اسم مصدر هر دو ست
صراحت این بر بتکن گذشت و همدر انجا
تصفیهٔ این کرده ایم که هردو بکاف فارسی
است و معنی هر دو بوجه سیری سر از طعام باز
زدن و نفرت کردن و هردو کامل التصریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصریف نوشت و بتکن اسم مصدر و حاصل
بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتکند به سکون نون
اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر
(ب) و تسامح صاحب موارد و خان آرزو ست
که بتکن را اسم فاعل گفته و آنچه خان آرزو
بتکن را در بعض فرهنگ‌ها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این هردو مصادر (اردو)
سیری کی وجہ سے کھانے سے منہ پھیر لینا۔
نفرت کرنا۔

بتکوب اصطلاح بقول سروری بتای
قرشت و کاف بوزن محبوب ریچالی است
که از مغز گردگان و شیره و ماست درست کنند
(شمس فخری ــ ۵) بر دشمن در او شده نشیره و زغم تو

لوزینه در مذاقش بتکوب می نماید؟ صاحب
جہانگیری فرماید که این را از مغز جوز و ماست
وشبت سازند وصراحت مزید کند که بااوّل
مفتوح وثانی زده وکاف مضموم و واو مجهول
است - صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب
برهان گوید که بجاے موحّدهٔ آخر تاے قرشت
هم گفته اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت وبجای
کاف لام هم می آید یعنی بتلوب - صاحب
سروری ذکر بتکوت کرده فرماید که مرادف همان
بتکوب است - صاحب جامع بذکر معنی بالا
گفته که مربائی است - خان آرزو در سراج
بذکر قول برهان فرماید که (بتکوت) و (بتلوب)
اغلب که از تصحیفات وبتکوب تحقیق است
مؤلّف عرض کند که بت بمعنی آش بجایش
گذشت ومجازاً بمعنی خورش وکوب امر حاضر
مصدر - کوبیدن که می آید واین مرکّب اسم
مفعول ترکیبی است بمعنی خورش کوبیده وکنا

از مربائی که ذکرش بالا گذشت - دیگر هیچ و
بتکوت به فوقانی آخره مبدّل آن که موحّده با
تاے قرشت بدل شده باشد - خلاف قیاس
وبتلوب بلام سوم هم مبدّل باشد که کاف
عربی به لام بدل شود - چنانکه اکماک والماک
هیچ ضرورت ندارد که تصحیف گوئیم (اردو)
ایک خاص مُربّا کو فارسیوں نے (بت کوب)
کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودھ اور دہی سے
بناتے ہیں - مذکّر -

بتکوت (اصطلاح) همان بتکوب که به کاف
عربی سوم وموحّده آخر گذشت واین مبدّل
آنست ما اشاره تبدیل هم در انجا کرده ایم
صاحب سروری ذکر این کرده وخان آرزو
در سراج بذیل بتکوب این را تصحیف دانسته
وما با او اتفاق نداریم وتبدیل خلاف قیاس
گفته ایم - ازینکه مثالی دیگر براے تبدیل موحّده
با فوقانی الی الآن نیافته ایم وجا دارد که

همدرین تالیف تلاش ما این را موافق قیاس کند۔ محققین فارسی زبان تبدیل حروف را بر وجود سند قائم کرده اند و بس و بدون وجود سند تصحیف گویند و ما همین تصحیف را تبدیل خلاف قیاس گوئیم و هر دو اعتباری است اگر وجود این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرد بیان برهان راکه بذیل بتکوب آمده کافی نمیدانستیم صاحب سروری از اهل زبان است و ذکر این کرده ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبانش معتبر ندانیم۔ خان آرزو که قیاس تصحیف می کند از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو) دیکھو بتکوب۔

بتکیش اصطلاح۔ بقول سروری بحوالهٔ تحفه بتای قرشت و کاف و یای حطی تیردان باشد و بقول برهان و ناصری بروزن درویش تیردان پر از تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت مانند چه بت لیف جولاهگان و کیش مانند را گویند صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیردان پر از تیر مانند جاروب می نماید۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که محل نظر است چراکه لیف بتاره است نه بت و نیز بت بمعنی اهاریست که لیف را دران ترکرده بر تار مالند و بمجاز اگر گفته اند چنانکه او آورده کیش بمعنی دین است نه مانند۔ آری تمام کلمهٔ مرکب افاده تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چراکه اطلاق کیش بر ملّی باشد که صاحب آن آدمی است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت۔ خان آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت و خصلت هم آمده نه مجرد دین چنانکه بدکیش۔ بدخو را گویند۔ پس اگر بتکیش را بمعنی خوی بت دارنده گیریم و نظر بر شباهت تیردان و ترکش که تیرها در خود دارد (همچنانکه بت تارها در خود دارد) آنرا بتکیش نام نهیم چه عیب است۔ خان آرزو

کہ کیش را مخصوص بہ ذوی العقول کند این تخصیص خبر می دہد از ینکہ ذوق ماخذ ندارد و نسیدہ اند کہ برای ماخذ اسما اینگونہ موشگافی ضرورت ندارد ۔ مخفی مباد کہ مجرد کیش ہم بمعنی تیردان آمدہ ۔ پس این لطف ماخذ است کہ برای تیردان بتکیش نام کردند و این فک اضافت باشد کہ اصل این باضافت بت بسوی کیش بود اضافت را افگندند معنی لفظی این لیفی کہ تیردان است ۔ اضافت تشبیہی چنانکہ آئینۂ دل ۔ پس ترکش را بطور عام لیف گفتن و اضافت آن بسوی تیردان کردن برای ترکشے کہ پر از تیر باشد عیبے ندارد وشک نیست کہ ہمین است ماخذ این اصطلاح کہ خان آرزو را محل نظر است و نمی فرماید کہ اگر این ماخذ درست نباشد و دیگر چہ باشد (اردو) ترکش بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تیردان ۔ تیر رکھنے کا ٹول لون (انتہی) پس اس اصطلاح فارسی کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے ۔ مذکر

بتگر | استعمال بقول بہار و انند مرادف بت تراش **مؤلف** عرض کند کہ کلمہ گر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ کہ افادہ معنی فاعلیت کند وقتیکہ بہ کلمۂ دیگر ترکیب شود ہمچو کوزہ گر و کاسہ گر و امثال آن (ظہوری ۵) از تیشۂ ملامت عشق تو گشتہ ریش تو پاے سلامت بت و بتگر درین چہ بحث نہ (اردو) دیکھو بت تراش ۔

بتگن | ہماں بتکن کہ بکاف عربی گذشت و بحث این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بتکن ۔

بتگندن | بحث این بر بتکندن و
بتگندیدن | بتکندیدن بکاف عربی گذشت (اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن ۔

بتلاب بقول جہانگیری ورشیدی با اول مکسور ثانی زدہ غلاف گل خرما را گویند و قاز را (کوزۂ مخ) نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ بتّ بالکسر بقول ساطع در سنسکرت بمعنی قدرت و دستگاہ و (لابہہ) بقولش بمعنی نفع پس اگر فارسیان ترکیب این بر دو لغت سنسکرت و حذف ہای ہوز اسم فاعل ترکیبی ساختہ باشند معنی لفظی این قدرت نفع دارندہ و قادر بر نفع باشد و کنایہ از غلاف گل خرما کہ نفع نخلہ منحصر بر وست و جا دارد کہ بتّ را بالفتح بمعنی صوت گیریم کہ لغت عربیست و لاب ہم عربی است بمعنی سنگلاخ۔ پس معنی لفظی این صوت سنگ لاخ دارندہ و کنایہ از غلاف گل خرما و تصرّف در اعراب کہ فتح اول را بکسرہ بدل کردند تصرّف فارسیان است بہر صورت مقرّس باشد واللہ اعلم۔ بالجملہ می توانیم کہ این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) درخت خرما کے پھول کا غلاف۔ مذکر۔

(الف) **بتلخ و ترش راضی بودن** مصادر	بہ محنت و مشقّت روزگار (حکیم خاقانی ۵)
(ب) **بتلخ و ترش رضا دادن** اصطلاحی	بتلخ و ترش رضا دادہ بخوان گیتی بر کہ بیشتر خوری
(ج) **بتلخ و ترش رضا دہ** خانآرزو	از بیشتر خوری حلوا ٭ صاحب برہان نسبت (ب)
در سراج ذکر (الف) کردہ گوید کہ کنایہ از	بذکر معنی بیان کردہ جہانگیری فرماید کہ راضی
رضا بودن برنج و محنت زمانہ و (ب) بقول	شدن بہ قسمت رزق از قلیل و کثیر و قناعت
جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از راضی شدن است	و سیری و گرسنگی و فقر و فاقہ و سختی و نرمی روزگا

صاحب بحر تعریفے مختصر و مفید کند و ما
با تعریفش اتفاق داریم کہ متحمل رنج و محنت
شدن است و بس صاحب شمس ذکر (ج)
کردہ کہ امر حاضر (الف) است دیگر ہیچ۔
مؤلف عرض کند کہ نظر بر سند خاقانی باید
کہ مصدر (بتلخ و ترش خوان رضا دادن)
قائم شود تحقیقش کہ لفظ خوان را ازین مصدر
اصطلاحی ترک کردہ اند ذوق زبان ندارد
(اردو) (الف و ب) گرم و سرد سہنا
بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا
(ج) اسی مصدر کا امر حاضر۔

بتلنگ دائرہ بدر کردن
مصدر اصطلاحی

وارستہ گوید کہ لوطیان ایران نوائی دارند کہ
برای دفع مخل مجلس خوانند چون از سر وا شود
گویند بہ تلنگ دائرہ بدر کردیم و تلنگ دائرہ دائرہ
و دف را بانگشتان زدنست تا صدا برآید طغرا
در رسالہ و حیدیہ حرمت مشغولی سازہا را بتلنگ دائرہ
بدر کردہ است۔ صاحب بحر بہ نقل تعریف
وارستہ گوید کہ تلنگ بکسر تین آوازیکہ از
نواختن دائرہ برآید و نیز تلنگ دائرہ نام
بازی است کہ طفلان خطی کشیدہ مہرہ بازی
کنند و مہرہ ہر کہ ازان دائرہ برآید بردارد وقت
(اردو) خاص قسم کی آوازوں سے
مخل مجلس کو مجلس سے اٹھانا لوطیان ایران جب
کسی شخص کو اپنی محفل میں مخل خیال کرتے
ہیں تو اس کو مجلس سے اٹھانے کے لئے خاص
قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن کو پہچان کروہ
مجلس سے اٹھ جاتا ہے۔

بتمنای گوشت مردن بہ کہ تقاضای زشت قصابان
مقولہ صاحبان خزینہ و گلدستہ

و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ این شعر مال سعدی شیرازی
است فارسیان این را در مذمت دام و قرض
استعمال کنند و بس (اردو) ادھار کھانے سے

بھوکا پڑا رہنا اچھا ہے" صاحب محبوب الامثال
نے اس کا ذکر فارسی مثل کے مقابلہ میں کیا ہے
دکن میں کہتے ہیں " بھوکوں مرے ادھار نہ کھائے"

بت نارسیده اصطلاح۔ صاحب
آنند بحوالۂ مظہر العجائب گوید کہ بمعنی
معشوق کم سن است **مؤلف** عرض کند
کہ خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد۔
(اردو) کم سن معشوق۔ مذکر۔

بتناسب استعمال۔ صاحب وزنامہ
بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار
نوشتہ کہ بقدر اعتدال **مؤلف** عرض
کند کہ تناسب بقول منتخب لغت عرب
است بمعنی باہمدیگر پیوند شدن۔ پس
استعمال فارسیان مجاز است و بدین معنی
این را مفرّس گیریم (اردو) تناسب
کے ساتھ۔ اعتدال کے ساتھ۔ صاحب
آصفیہ نے اعتدال پر لکھا ہے کہ
عربی۔ اسم مذکر۔ برابر۔ یکسان۔ تناسب
اعضا۔ کم نہ زیادہ۔ آپ ہی نے معتدل
پر لکھا ہے کہ مساوی المزاج جس میں
افراط و تفریط نہ ہو۔ اوسط درجہ کا۔

بتن برداشتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر تحمّل کردن نا ملائم و
مکروہ۔ بہار گوید کہ سخن کسی را متحمل شدن
(رضی دانش ؎) بتن حرف لباس
از خود نمایان بر نمیدارم تو چو صحرا جامہ
عریانی من دامنی دارد تو (حسن رفیع ؎)
ہیچکس گلہ از بوریای فقر مکن تو اگر
از و بتو رنجی رسد بتن بردار تو **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو)
نا ملائم باتوں کا تحمّل کرنا۔ برداشت کرنا۔

بتن برگرفتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بتن
برداشتن) کہ گذشت (ظہوری ؎)

آوردہ خوش معاملۂ ہجر درمیان ٭ جان دادہ ایم و مرگ بتن برگرفتہ ایم (اردو) دیکھو بتن برداشتن -

بتنپک بقول شمس با بای فارسی بمعنی دریچہ باشد صاحب برہان بر (تبنک) گوید کہ با بای فارسی ہم آمدہ دریچۂ زرگری وصفاری باشد وآن قالبی است کہ چیزہا از طلا و نقرہ وامثال آں دراں ریزند **مؤلف** عرض کند کہ تعریف کاملش بجای خود آید درینجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب شمس غلط کردہ است کہ ایں را بزیادت موحدہ اوّل آوردہ وآنرا اصلی گرفتہ - معاصرین عجم ازین ساکت ومحققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند وسند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو تبنک -

بتنج بقول سروری بفتح با وتای قرشت وسکون نون (۱) افشردن باشد صاحب برہان بہمزبانی سروری گوید کہ بکسر اوّل (۲) امر است از تنجیدن یعنی درہم پیچ وبیفشار واز پی درای وصاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع ہمزبانش خان آرزو درسراج بذکر ہر دو معانی بالا گوید کہ ظاہر از اصل کلمہ نیست **مؤلف** عرض کند کمی پرسیم ازو کہ اگر از اصل کلمہ نیست بفرماید کہ چیست این است حقیقت تحقیق محققین با نام ونشان مخفی مبادکہ تنجیدن بروزن رنجیدن بمعنی بپیچیدن ودرہم افشردن ودرہم کشیدن واز پی درآمدن وفراہم نشاندن وتنج بدون موحدہ اسم مصدر وبدینمعنی با موحدہ نمی آید ونیز امر حاضر است بہمہ معانی بالا وبدینمعنی با موحدہ مکسور می آید کہ زائد باشد حیف است کہ محققین بالا موحدہ را مفتوح گرفتہ اند وبرای معنی اول ہم آوردہ اند و تعریفش معنی مصدری بیان کردہ وطرز بیان شان موحدہ اول را

اصلی ظاهر می کند وحقیقت آنست که زائد باشد وبمعنی اوّل زائد هم نمی آید که اسم جامد است (اردو) (۱) پنچوڑ بقول آصفیه - اسم مذکر - رس - عصاره - افشره - (۲) تنجیدن کا امر حاضر بمعنی پنچوڑ وغیره دیکھو تنجیدن -

بتنگ آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر عاجز آمدن و بیزار شدن صاحب آنند (بتنگ آمدن از چیزی) را بمعنی عاجز و ملول شدن نوشته صائب ؎

بتنگ آمد دل از بی همدمی ها رو بکوه آرم ؏
مگر اینجا کنم پیوند فریادی به فریادی ؏

مؤلف عرض کند که تنگ آمدن هم به همین معنی می آید چنانکه " تنگ آمد بجنگ آمد " پس موحده در اوّل این زائد باشد (اردو) تنگ هونا کهه سکتے هیں - صاحب آصفیه نے بتنگ پر فرمایا ہے که عوام تنگ کی جگه بولتے هیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ هونا بهی کهه سکتے هیں - بمعنی عاجز هونا - بیزار هونا -

بتنگ آوردن مصدر اصطلاحی متعدّی بتنگ آمدن است که گذشت بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظهوری ؎)

در دلم آورده تنگی را بتنگ ؏
از بزرگی خویش را جا میدهم ؏

(اردو) تنگ کرنا بتنگ کرنا -

بت نگار اصطلاح - بقول ضمیمه برهان و بحر و آنند کنایه از نقّاش و مصوّر مؤلف عرض کند که بت درینجا مجازاً بمعنی نقش و صورت است و پس اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) مصوّر - تصویر اتارنے والا -

بتنوز بقول شمس بالفتح (۱) کلّه گرداگرد دهان وقیل (۲) منقار و (۳) آزار دهان وفرماید که ببای فارسی هم آمده مؤلف

عرض کند کہ ہمیں لغت بہ بای فارسی سوم عوض نون بہر دو معنی اوّل الذّکر بجای خودش گذشت نون بہ بای فارسی یا بالعکس آن بدل نمی شود۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معنی سوم ہم اختراع صاحب شمس باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ بی تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳) منہ کی بیماری۔ مؤنّث۔

بتو صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا فرماید کہ بکسر و فتح با و ضمّ تا (۱) بمعنی قبہ مانندی کہ بر سر عصا و دستۂ تازیانہ و امثال آن نہند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بہ واو معروف است صاحبان برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج ہم ذکر این بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ بخیال ما مفرّس است کہ واو نسبت بر لغت ربت۔ بالکسر و بالضم) زیادہ کردہ اند کہ بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاہ آمدہ (اردو) مٹھ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنّث۔ قبضہ۔ دستہ۔

(۲) بتو۔ بقول سروری و برہان بکسر و فتح با و ضمّ تا سنگ دراز کہ آب دار و کوبند و آنرا بتہ نیز گویند و بعربی مقمع خوانند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج فرماید کہ این ہمان بتا است کہ الف بہ واو بدل شد **مؤلّف** عرض کند ہیچ تعلق از بتا ندارد کہ بہ الف آخرہ گذشت نمیدانیم کہ خان آرزو چہ طور

حوالہ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدّل بتّہ باشد کہ ہای ہوّز آخرہ بفتح اول وثانی می آید ہای ہوّز بدل شد بہ واو چنانکہ آوسہ وآوسو وماخذ بتّہ بجایش عرض کنیم (اردو) دستہ مذکّر۔ دکن میں اُس دراز اور مدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیّہ نے (ہاون دستہ) کا ذکر فرمایا ہے اور مجرّد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتّہ اُس دراز اور گول پتھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتھر جس کو سل پر رگڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔

(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ بکسر و فتح با و ضمّ تا بمعنی قیف کہ از آں گلاب و عرق وغیرہا در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید کہ بایںمعنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای شیشہ باشد خواہ برای دبّہ کہ روغن دراں کنند و فرماید کہ تخصیص رشیدی و جہانگیری و برہان بہ شیشہ خطاست **مؤلّف** عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبّہ ہم درست نیست و بہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی داخل کنندہ کہ تو بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون۔ بعضی ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بر قیف گوید کہ

لغت ترکی است و بفارسی تنگاب بہ کاف فارسی و صاحب برہان برتنگاب قیف را عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے۔ کیف۔ پیک۔

(۴) بتو۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ و بقول جہانگیری و جامع و برہان بفتح باو تا بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد صاحب جہانگیری فرماید کہ ایں ضد نسا باشد۔ صاحب ناصری گوید کہ در اصل بتاب بلکہ باتاب بود یعنی گرمی و پرتو آفتاب آنجارا می گرفتہ خان آرزو در سراج فرماید کہ صاحب رشیدی ایں معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزیں نباشد و ما ہم با و اتفاق داریم کہ ایں معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای جای ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آں مقام دائما مشرق است و ماخذ بیان کردہ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفف باتاب گیریم حقیقت ماخذ این بر معنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب نہیں ہوتا۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی۔

(۵) بتو۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اول و ثانی مفتوح بمعنی مشرق و بقول برہان مقابل مغرب۔ **مؤلف** عرض کند کہ تو بالفتح بقول

برہان بمعنی تابست کہ تابش آفتاب و امثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت دراوّلش آوردند و برای مشرق استعمال کردند معنی لفظی ایں باتاب وتاب دارندہ وکنایہ ازمشرق دیگر ہیچ (اردو) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونّث۔ جای شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا نقیض۔ دیکھو باہل کے دوسرے معنی۔

(۲) بتو۔ بقول جامع۔ بفتح اوّل وضمّ ثانی دبّہ روغن صاحب مویّد نسبت ایں گوید کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متّفق باموید۔ صاحب غیاث بر دبّہ گوید کہ صحیح بالفتح است وبالضّم خطاست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند صاحب منتخب ہم ذکرایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است مؤلّف عرض کند کہ مجازمعنی سوم باشد کہ دبّہ ہای چرمی درعجم وعرب وہند مشابہ قیف باشد بالعکس یعنی حصّہ بالائی آں تنگ وحصّہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبّہ روغن را ہم بتو گفتند (اردو) کپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا پھولا ہوا چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اور اُسے اونٹ کے چمڑے سی بناتے ہیں۔ دبّہ۔

بتوارک بقول جہانگیری چاہی باشد کہ غلّہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان برہان وسروری وغیرہا ہمیں معنی بر (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم وتاخیر رای مہملہ والف می آید وماتحقیق ایں ہمدر انجا کنیم۔ (اردو) دیکھو بتوراک۔

بتواز بقول برهان بر وزن شهباز آرامگاه و نشیمن باز و شاهین و امثال آن صاحب ناصری گوید که بدواز بدال مهمله عوض فوقانی هم آمده که بمعنی نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب بر زمین فرو برند و چوبی برز بر آن نهند و آنرا آوده نیز گویند و (۲) بمعنی مطلق آرامگاه هم (شمس فخری ۵۲) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم؛ که هست اهل جهان را جناب او بتواز؛ صاحب مؤید بحواله زفانگویا ذکر معنی اوّل کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که مشهور به بای فارسی است وهم او بر پتواز به بای فارسی فرماید که آنرا آوده نیز گویند و فرق کنند که بتواز برای جانوران شکاری و آوده برای کبوتران بیشتر مستعمل شده فرماید که بعضی به بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند و هر دو تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق آرامگاه و جای نشستن گفته اند و این غیر متعارف و مشهور است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت بمعنی مرغابی بجایش گذشت و وار به رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه شاهوار و گوشوار (الخ) پس بتوار به موحده اوّل و رای مهمله در آخر بمعنی جای که لائق مرغابی است و مجازاً لائق مرغان و کنایه از آوده - پس رای مهمله بدل شده به زای هوّز چنانکه انیران و انیزان این است حقیقت بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد و کار از تحقیق ندارد و چیزی که اصل است آن را تصحیف گفت و حقیقت ماخذ را نهفت و پتواز به بای فارسی که بای آید مبدّل این (چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ) و هر چه تفریق در بتواز و آوده کند بر عکس حقیقت است که آوده برای جانوران شکاری است و بتواز مراد فش و آوده برای کبوتران اصلاً مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را غیر متعارف فرماید سند شمس فخری
چشمش کشاید معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و
بس مخفی مباد کہ بدو از کہ بہ دال مہملہ عوض
فوقانی می آید مبدّل اینست چنانکہ تنبورہ و

دنبورہ و زرتشت و زردشت (اردو) (۱) اڈا بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ بیٹھک جو ایک آڑی
اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کے واسطے
بنا دیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام۔ مذکر۔

بتوخت بقول برہان بر وزن بسوخت ماضی توختن است یعنی جمع کرد و بہبند وخت
و ادا کرد و گذارد۔ اعم ازینکہ نماز باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد کہ از
کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد۔ صاحب ناصری بہ نقل برہان فرماید کہ
توختن بمعنی کشیدن و آن را توزیدن نیز گفتہ اند و بر ین قیاس توخت و توختہ خان آرزو
در سراج بنقل قول برہان گوید کہ تحقیق آنست کہ بای موحدہ زائد است کہ در اوائل
افعال و مصادر زیادہ کنند و این لفظ را از لغات اضداد شمردہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ ماضی توختن را با بای زائدہ ضرورت نداشت کہ در ردیف بای موحدہ جا دہند ذکر
مصدر برای ہمہ مشتقاتش کافی بود۔ صاحب برہان توخت را ہم بجای خودش نوشتہ و
توختن را ہم نمیدانیم کہ درین تکرار چہ مصلحت اندیشید۔ اکنون ناگزیر است کہ ما حقیقت ماخذ
معانی مصدر این را ہم درینجا بیان کنیم۔ ماخذ این توز است کہ بضم اوّل بمعنی تاخت
و تاراج می آید و از ہمین اسم مصدر سہ تا مصادر وضع شد (۱) توزیدن و (۲) مخفف
تزیدن بضم اول و کسرہ دوم و (۳) توختن کہ زای ہوز توز را بہ خای معجمہ بدل کردند
چنانکہ فراز و فراخ و پس ازان بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی حقیقی این هرسه مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است۔ صاحب موارد ذکر این معنی
کرده وصاحبان بحر وبرهان اینمعنی را در توختن ترک کرده اند و (۲) بمعنی فراهم آوردن و
اندوختن واین مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قهستانی ؎) خلقی زبذل شاملت
ارزاق توخته ؛ جوقی زعدل کاملت آرام یافته ؛ صاحبان موارد وبحر وبرهان ذکر این معنی
کرده اند و (۳) برکشیدن وکشیدن چون۔ کینه توختن۔ واین هم مجاز معنی اوّل است وهر
سه محققین بالا ذکر این کرده اند (حکیم خاقانی ؎) از پی کین توختن از خصم تو ؛ آب
زره دارد وآتش سنان ؛ و (۴) فروکردن وفروبردن چون خار توختن واینهم مجاز معنی
اوّل است که در تاخت وتاراج اینهمه صعوبتها واقع شود وجا دارد که این را بمعنی ششم
متعلق کنیم (حکیم سنائی ؎) خلق اگر در تو توخت ناگه خار ؛ تو گل خویش ازو دریغ مدار ؛
هرسه محققین بالا ذکر این کرده اند و (۵) گذاردن وواپس دادن وادا کردن چون
وام توختن ونماز توختن۔ شک نیست که این را از معنی اوّل هیچ تعلق نیست ودر اینجا
توختن مبدّل دوختن است که بمعنی ادا کردن می آید۔ اعم ازینکه قرض ووام باشد یا نماز
دال مهمله بدل شده به فوقانی چنانکه زردشت وزرتشت (رضی الدین نیشاپوری ؎)
ایا ستوده بزرگی که وام شکر ترا ؛ زبان بنده تو توختن نمی واند ؛ (حکیم سوزنی ؎)
خوش بخندید ومرا گفت بدین زر نشود ؛ گر نه ترا ساخته کار ونه مرا توخته وام ؛ و (۶) بقول
برهان وبحر وموارد خواستن۔ صاحب موارد سندی که از اسدی پیش کرده از ان بوضوح
می پیوندد که اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وهو هذا (؎) به تیغ وسنان هر کجا کینه توخت ؛

گہی دل درید و گہی سینہ دوخت ہا و (۷) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و ابہم مجاز معنی اوّل است و (۸) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ این بر معنی پنجم گذشت کہ مبدل است و (۹) بقول موارد بمعنی فرار سانیدن واین من وجہ متعلق بمعنی پنجم باشد بالجملہ ہر قدر معانی کہ درین مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث است - باشد (اردو) توختن کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل یعنی (۱) تاخت وتاراج کیا - لوٹا (۲) فراہم کیا - جمع کیا (۳) کھینچا - لیا (۴) چھویا (۵) ادا کیا - واپس دیا (۶) چاہا (۷) ڈھونڈا (۸) سیا (۹) پہنچایا -

بتوراک بقول سروری بحوالہ فرہنگ و بقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلہ دران پنہاں کنند و مدفون سازند - صاحب جہانگیری ہمین لغت را بقلب بعض بتوارک نوشتہ ولیکن حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری و فرہنگ ہر دو یکی است صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل وثانی مضموم بواو رسیدہ و رای بی نقطہ بالف کشیدہ وبکاف زدہ چاہی باشد کہ غلہ و امثال آں دراں کنند وخلاشہ وخاک بر بالای آں ریزند و (۲) بمعنی دف و دائرہ ہم آمدہ و فرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ بگور ماند کہ قبر باشد و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت دوم فرماید کہ این خطاست وتصحیف در لفظ ومعنی و بتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مزارعان دارند برای رمانیدن مرغان **مؤلف** عرض کند کہ وضع لغت ترکی نماست ولیکن محققین ترک ازین ساکت وبعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی شود چاره نیست جز این که اسم جامد گیریم بمعنی دوم متحقق است به سند قول محققین اہل زبان ہمچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر تبورا به موحده اول اصل گیریم تپوراک بفوقانی اول قلب بعض است و اگر ثانی الذکر را اصل گیریم اول الذکر را قلب بعض گیریم چنانکه باموت و مابون و انباخون و ابناخون و اغلده و آلغده و افراز و آفراز و اسطخر و استطرخ مخفی مبادکه بوک بمعنی اول لغتی است که می آید ۔

(اردو) (۱) دکن میں کھو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں کھنگی پیدا ہو ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے کھو پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر ۔ غار ۔ گڑھا ۔ قصبات الہ آباد میں اسی کھو کو کھون کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتا ۔ صاحب آصفیہ نے کھتا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر ۔ وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بکے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے رکھتی ۔ نہان خانہ ۔ مطمورہ ۔ (۲) دف ۔ دائرہ ۔ مذکر ۔ دیکھو تبوراک

بتوک بقول سروری بحوالہ نسخہ حسین وفائی بتای قرشت بوزن قبول طبقی چوبین بر مثال دف که بقالان دارند و اجناس دران کنند استاد

شیبک ۵ من فراموش نکردستم و کی خواہم کرد آن بتوک جو و آن تا به اشنان ترا و فرماید که بتقدیم تا بر با نیز بنظر رسیده صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این بفتح اول و ثانی مضموم کرده اند **مولف**

گوید که مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکه زلو وزلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب به مرغابی و بط و کنایه از طبق و کشتی مذکوره بالا و آنچه به فوقانی اول و تحتانی دوم به ہمین معنی می آید قلب بعض است چنانکه باموت و مابون و اسطخر و استطرخ (اردو) طبق یا کشتی مونث جس میں بقال اجناس فروختنی کو رکھتے

بتوه بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی سبزه ایست ترش ہندش چوکہ گویند بحواله ابراہیمی بفتح یکم وضمّ دوم (۲) انبوه و در سکندری (۳) بمعنی خرمن **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و در ترکی زبان و لغات عرب و سنسکرت ہم یافته نمی شود نمیدانیم که لغت کدام زبان است و مقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دائما به بی تحقیقی کار گیرد اعتبار را نشاید - فارسیان این را بمعنی اوّل سرخ پای و بعضی ترشه و تروشه و ترشک خوانند (کذا فی النفائس) و تعریف این بجای خودش آید (**اردو**) (۱) دیکھو سرخ پاے (۲) انبوه بقول آصفیه فارسی - اسم مذکّر - ہنگامه - ہجوم - جمگھٹ - بھیڑ (۳) خرمن - فارسی - اسم مذکّر - کھلیان - انبار غلّه - وه غلّه کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نه نکالا ہو -

بتّه بقول سروری بر وزن پشته سنگی باشد که بر روی آن چیزی صلایه کنند و آن را بتو نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که با اوّل و ثانی مفتوح (۱) مرادف بتو بمعنی دوم و (۲) خشکه پلاو - و آنرا بته نیز گویند صاحب رشیدی ہمزبانش و صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید که بمعنی اوّل با ثانی مشدّد نیز آمده و صاحب جامع بذکر ہر دو معنی بالا فرماید که (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت و نشانه نیز آمده صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع -

خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ مشترک است در فارسی و ہندی غایتش در ہندی بارا به تغییر یای مخلوط به ہا خوانند و آن تلفّظ مخصوص ہند است و بته اعم است از خشکه چراکه خشکه ہمان برنج را گویند که بعد از پختن آب را دور کنند و بته مطلق آنست خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند - و بته غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنابر کثرت شالی در ین دو ملک ز اغلب که بهطه معرب بهته ہندی آنست و بمعنی سنگی که بدان دارو و غیره سایند و بدین معنی هم

مشترک است در فارسی و هندی (الخ) صاحب
سخندان می فرماید که بمعنی دوم در سنسکرت بهکت
باشد و برہان برنج بہات و بہتہ بمعنی خشکہ مؤلف
عرض کند که معنی اوّل به تخفیف مفرس دانیم که
فارسیان به تخفیف تشدید فوقانی آورده اند و به تشدید
لغت سنسکرت است که در فارسی مستعمل شد نسبت
معنی دوم عرض می شود که ترجمهٔ خشکه در سنسکرت
بقول ساطع بهات است و بهاتا روزینه که به
لشکریان دهند و بهته مرادخش - فارسیان بهات را
مفرس کرده به تخفیف های دوم و الف سوم و بزیادت
های هوز در آخر بهته و برای خشکه پلاو استعمال کردند
که مقصودشان از برنج باگوشت و روغن پخته و
مخلوط است نه خشکهٔ خالص آنچه خان آرزو در تعریف
خشکه و بهته فرق ظاهر کرده هر دو را برنج پخته محض
قرار می دهد تسامح و کم غوری اوست بهته و مبتدل آن
بتا که بجایش گذشت پلاو باگوشت و روغن باشد
نه خشکه و بهات نسبت معنی سوم عرض می شود که
این هم مفرس است که فارسیان لغت هندی پتالا
که بقول ساطع بفتح اوّل و تخفیف دوم بمعنی سراغ
و نشان بود به تبدیل بای فارسی بعربی (چنانکه
تپ و تب) و تبدیل الف با های هوز (چنانکه پاسا
و پاسه) و تشدید فوقانی مفرس کرده بهمان معنی
استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بتو (۲) دیکھو بتا
(۳) بتا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ نشان
سراغ۔ کھوج۔

بتہ کار وا رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
دریافت حقیقت کار و ادراک نفس الامر **مؤلف**
عرض کند که این کنایه باشد۔ محقق محترم معنی حاصل
بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدریست یعنی
دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن
(اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا۔ صاحب آصفیہ نے
(تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا
اصل مطلب دریافت کر لینا حقیقت کو پہنچنا۔ منشا
کو پہنچانا۔

بتیا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و تحتانی بالف کشیدہ بمعنی سینہ باشد و آنرا بعربی صدر گویند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحب ناصری نقل نگارش و صاحب جامع و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مفرس است کہ بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی مرد خور و اندام و آنکہ قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرف خفیف در اعراب برای سینہ استعمال کردند و جا دارد کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم ولیکن وضع لغت متقاضی آن نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (**اردو**) سینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھاتی۔ صدر۔ دیکھو اسلی

بتیار بقول سروری بتای قرشت بروزن اسرار (۱) بمعنی رنج و مشقت باشد (ابوالوح ۵) بوزن عدلش میز انہای ظلم سبک ؎ بعون رایش بتیار ہای دہر سلیم ؎ صاحب برہان گوید کہ بالکسر بمعنی اوّل و نیز (۲) بمعنی شیشہ قارورہ بیمار را نیز گویند و بفتح اوّل (۳) ہر چیز کہ در نظر زشت و قبیح نماید۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیارہ بزیادت ہای ہوز در آخر گوید و بذکر معنی اوّل و دوم و سوم فرماید کہ (۴) بمعنی غول بیابانی و دیو نیز **مؤلف** عرض کند کہ بتہا در سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل و فتح دوم بمعنی درد و غم آمدہ و ہای ہوز در فارسی زبان بہ تحتانی بدل شود چنانکہ شاہگان و شایگان و رای مہملہ در آخر زائد ہم آید چنانکہ شنا و شنار پس جا دارد کہ این را مفرس گیریم بمعنی اوّل و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و جا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم بہ ہمہ معانی تصرف در اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ فارسیان است و بس (**اردو**) (۱) رنج بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دکھ۔ درد۔ غم۔ محنت۔ بیماری (۲) قارورہ کا شیشہ۔ مذکر (۳) ہر ایک چیز جو نظر میں بری معلوم ہو۔ بری صورت۔ بدصورت۔ مونث (۴) غول بیابان بقول آصفیہ

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش ۵) میری
وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ٭ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان بن گیا ٭

بتیارہ بقول برہان بکسر اوّل و فتح خامس (۱) رنج و محنت و (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز کہ مردمان آنرا دشمن دانند و (۴) ہر صورتی کہ در نظرہا زشت و قبیح نماید و (۵) غول بیابانی و دیو را نیز گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ہتیارہ و ہر چیزی مہیب و مکروہ کہ دلیر و بی اختیار بر کسی آید خواہ حادثہ زمانہ و خواہ بلیّہ فلک و حکم قدر و خواہ جانور (انوری ۵) چو لطفش آید بتیارہ زمانہ ہبا ٭ چو قہرش آید اقبال آسمان ہدر است ٭ رسید و ذو الفقار (شروانی ۵) ای خواجہ کہ سرعت ساعی عزم تو ز بتیارہ متحرک باد ہزاں دہد (ولہ ۵) گردش افلاک با بتیارہ حلمش خجل ٭ صورت تقدیر در آئینہ علمش عیان ٭ و فرماید کہ بمعنی زشت و مہیب آمدہ (فردوسی ۵۴۲) جہانی بران جنگ نظارہ بود ٭ کہ آن اژدہا جنگ بتیارہ بود ٭ باز فرماید کہ بہمہ این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت در اصل (بدیارہ) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروہ دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکہ زردشت و زرتشت) و گوید کہ بمعنی غول بیابانی در برہان آوردہ این نیز ازان قبیل است و اینقدر را فزاید کہ بتیرہ نیز بمعنی مکروہ طبیعت است کہ بجایش می آید) بخیال مؤلف مخفف و بدل این صاحب مؤید کہ بمعنی اوّل و دوم بحوالہ لسان الشعرا فرماید کہ بتقدیم تحتانی بر فوقانی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ تقلب بعض باشد چنانکہ ماہون و ہامون (بہ تحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردّد ہم آمدہ کہ مجاز معنی اوّل است (فردوسی ۵) نیابد زما با قضا چارہ ٭ نہ سودی کند ہیچ بتیارہ ٭ بخیال ما اگر ماخذ بتیار را کہ گذشت صحیح دانیم ہای ہوز در آخر این زائد است و اگر ماخذ این ربیان کردہ صاحب ناصری است

گیریم بتیار کہ گذشت بہ تخفیف ہا مخفف ایں باشد والاول اقوی من الثانی بالجملہ۔ معنی اول اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز اس و آنکہ در بعض معانی ایں و بتیار اختلاف است نتیجہ ٔ اورہ باشد (اردو) (۱) دیکھو بتیار کے پہلے معنی (۲) بلا و آفت۔ مونث (۳) بہر ہی جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ مونث (۴) دیکھو بتیار کے تیسرے معنے بصورت مونث (۵) غول بیابان دیکھو بتیار کے چوتھے معنے۔ فکر۔ مذکر و مونث۔ تردد۔ مذکر۔

بتیرا بقول صاحب شمس بضم اول و فتح دوم لغت فارسی است بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ تسامح ادست کہ لغت عرب را فارسی گفت و ایں بقول محیط المحیط لغت عرب است بہ ہمیں معنی (اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی) گر بتیغ شدم بجرم کشید ندمرا ٭ و شمع شدم بہ تیغ چید ندمرا ٭ سیلی خور زہر خشک دستم گوئی ٭ از خاک تہی آفریدند مرا ٭ مؤلف گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن و چیدن تقاضای ایں معنی می کند و ایں کنایہ باشد مرادف مقراض زدن و کردن کہ بقول نفائس بہمیں معنی آمدہ (اردو) کترنا۔ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ و کفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی بقول انند ترم بہر گ دادن (میر خسرو) جاں دید چو خونریزی سلطان خیالش ٭ بستہ کفن و تیغ بزیر علمش شد ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و سند پیش کردہ محقق ہند نثر ادمعنوی است نہ لفظی اگر از ہمیں سند مصدر لفظی معنوی بید آئیم (تیغ و کفن بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیغ در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر کشتہ شدن

بتیلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی فتیلہ و ہم او بر فتیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالضم که بمعنی تافتن و تابیدن و بتقدیم لام خطا است و غنچه از تشبیهات اوست و بالفظ تافتن و سوختن و کردن و نهادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که مبدل است که فا بموحده بدل شود چنانکه زفان و زبان - صاحب برهان به پلیته که به بای فارسی و لام تحتانی و فوقانی وهای هوز می آید گوید که معرب آن فتیله است (الخ) بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل و بتیله مبدل و مفرس که زیر تعریف است و پلیته که می آید مبدل و قلب بعض فتیله که فا به بای فارسی بدل شد چنانکه فیل و پیل و لام و تحتانی را مقدم کردند بر فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحواله تحفه بفتح با (۱) اندرون دهان (شمس فخری ۹) بی مدحت تو هر که زبان را بگشاید * دندانش کند چرخ بروں یک بیک از بج * و بحواله فرهنگ گوید که بضم با و جیم فارسی هم بهمین معنی آمده - صاحبان رشیدی و موید و جامع و ناصری و برهان و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بج بقول منتخب بالفتح و تشدید جیم شگافتن ریش - و جا دارد که فارسیان به تخفیف برای گوشت گرداگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگاف دهان است و همین را در فارسی جای دندان گویند و بلغت عرب لثه که بدندان چسپیده باشد و صاحب منتخب بر لثه فرماید که گوشت گرداگرد دندان است اندرینصورت بالفتح و مفرس باشد و جا دارد که مبدل بز گیریم که به زای هوز آخر بالفتح بمعنی زمین و پشته بلند می آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثه استعمال کردند که مانند پشته بلند است در دهن چنانکه سوز و سوج والله اعلم بحقیقة الحال ولیکن محققینی که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی به حقیقت نبرده اند که سند شمس فخری هم

متقاضی معنی بیان کردہ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں۔ دانتوں سے اوپر کا گوشت۔ لثہ۔ جاے دنداں۔ گوشت بن دنداں۔

(۲) بج۔ بقول سروری بمعنی پیش سر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اوّل است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم اینمعنی را تسلیم نتواں کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پشتہ بلند باشد و من وجہ متعلق از ما کہ بمعنی اوّل گذشت (اردو) پیشانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ناصیہ۔ ماتھا۔ جبین۔

(۳) بج۔ بقول سروری بحوالہ سامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک کنارہ لب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا حقیقت معنی را در خفا دارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بمعنی اوّل گذشت بیان کردن می خواہند و قوت بیان ندارند اگر چنین نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارہ لب چہ باشد خواہ رخسار باشد یا گوشتی کہ دنداں در و قائم است یعنی ہماں لثہ۔ ہرچہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است کہ بمعنی اوّل نقل کردہ ایم واز اں معنی لثہ بخوبی پیدا می شود وای برسروری و جامع کہ از ایں سند حقیقت معنی را بآئینی بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد و تحقیق ما ہمیں قدر است کہ در بیان معنی اوّل سکندری خوردہ اند (اردو) دیکھو بج کے پہلے معنے۔

(۴) بج۔ بقول سروری بمعنی آب وزہاب وہم او بحوالہ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب و امثال آں و صاحب برہان برزہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود خانہ و چشمہ و تالاب و امثال آں و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجا می جوشد خواہ زمین باشد خواہ شگاف سنگ

وآبی کہ قعرش پیدا نباشد وچشمہ کہ ہرگز نہ ایستد وپیوستہ رواں باشد وہم او بر تیج گوید کہ بمعنی
زہاب وپالایش آب وشراب واشال آں وماخذ برہان فرہنگ جہانگیری است وصاحب
ناصری نقل نگار برہان وصاحبان جامع ورشیدی وسراج بر پالایش آب وشراب قناعت
کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلندی آب از کنارہ رود خانہ وچشمہ وتالاب وامثال
آں یا بلندی شراب از شیشہ وغیر ذلک باشد کہ از جوش آب وشراب پیدا شود۔ طرز بیان سروری
درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد کہ پالایش بلندی آب است از کنار رود وچشمہ وتالاب
ودیگر ظرف آں چنانکہ می از قدح وشیشہ وتراوش نتیجہ آں یعنی چوں آب وشراب پالایش کند
می چکد۔ پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن دور از نازک خیالی است وماخذ ایں کہ باپشتہ
بلند تعلق دارد چنانکہ بر معنی اول گذشت متقاضی پالایش است نہ تراوش وانچہ صاحب
سروری در معنی ایں مجرد آب را داخل کردہ است ہیچ تعلق از پالایش ندارد اگر باعتبار قولش
کہ صاحب زبان است ایں معنی را معتبر دانیم جز ایں نیست کہ مجاز معنی پالایش گیریم (اردو)
ابال بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جوش۔ ابہان (رائج) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ وہ ابال
جو تالاب یا ندی یا چشمہ وغیرہ سے پانی بوجہ کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشہ وغیرہ سے جوش
کی وجہ سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو۔ آب۔

(۵) بج۔ بقول جہانگیری با اول مضموم بزرا گویند کہ برادر گوسفند است وبعربی معز خوانند
صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مبدل
بز است کہ جیم بدل زای آید **مؤلف** عرض کند کہ باخیال خان آرزو اتفاق داریم کہ زای ہوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بز۔ بوک
(۶) بج۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اول مکسور برنج است
که بعربی ارز گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله
و نون را حذف کردند (اردو) چاول۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برنج۔ ایک سفید غلہ کا نام

بجا | بقول بہار۔ ترجمہ بموقع چون حرف بجا و بوسه بجا است (صائب ؒ) کی ره بوسه
با آن کنج دهن خواهد برد ؛ سرگرانی که ز من حرف بجا نشنیده است (وله ؒ) دیوان ما و خود را
مفگن بروز محشر ؛ در عذر خشم بیجا یک بوسه بجا ده ؛ (ظهوری ؒ) بیجا است التفات تو با غیر و بد
نماست ؛ بر خیرگی مشور و ز طعن بجا بترس ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی بر جا و درست
است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخرش آید و تکمیل این همه آنجا
کنیم (اردو) بجا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ جاسے۔ ٹھیک۔ درست۔ سچ۔ بے شک۔ راست۔ صحیح

بجا آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بجای خویش (۲۳۳۵)
رسیدن و برجای مناسب رسیدن و فعل درست
کردن (صائب ؒ) نکشی پای خود از کلبه صاحب هرگز
گر بدانی که چه مقدار بجای آئی ؛ (اردو) موقع پر
آنا۔ مناسب مقام پر آنا۔ درست کام کرنا۔ اچھا کام کرنا

بجا آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سراج
واشد و بحر (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن
چیزی چون تسلیمات و بندگی و جز آن (صاحب شمس
ذکر (بجا آورد) بمعنی معلوم کرد۔ کرده۔ **مؤلف**
گوید که ماضی مطلق همین مصدر است بمعنی اول
و بمعنی دوم نیز مستعمل۔ صاحب هفت همین مصدر را
بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم یعنی (بجای
آوردن) به همین دو معنی آورده (طالب سند بمعنی
اول می باشم (انوری ؒ) طاعت بادشاه وقت

هر که در بندگی بجا آرد ؎ (اردو) (۱) پهچاننا - جاننا
(۲) بجالانا - بجانا - بقول آصفیه - فعل متعدی
تعمیل حکم کرنا - انجام دینا - انصرام کرنا -

(الف) بجا افتادن مصدر اصطلاحی - بقول
وارسته (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) بازگشت
بیماری خصوصاً (وحشی ۵۱) در هوای گلشن
صدره چو مرغ بسته بال ؎ کرده ام آهنگ پرواز و
بجا افتاده ام ؎ (شفائی ۵۲) خسته ام در محبت
سر بهبود نیست ؎ بارها به گشته و دیگر بجا افتاده است
(دوله ۵۳) خسته جانی که بتدبیر تغافل به شد
باز پرهیز نکرد است و بجا افتاده است ؎ صاحب بحر
بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم بازگشت بیماری
گوید - بهار همین سند آخر شفائی را ......

(ب) بجا افتادن بیمار آورده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی اوّل درست
است و (ب) صاحب فراش شدن پس از
(الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و جا دارد که
بجایش (۲) معنی بجای خود آمدن قائم کنیم که بر
(بجا افتادن عضو) می آید - و نیز معنی حاصل بالمصدر را
بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نباشد
و بیمار را در معنی دوم (الف) شریک کردن صحیح نباشد
فتادن (اردو) (الف) (۱) گر پڑنا (۲) اپنی جگه پر آجانا
(ب) صاحب فراش هونا - یعنی بیمار کو ناتوانی سے
اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نه رهنا - صاحب آصفیه نے
(صاحب فراش) پر فرمایا هے که اسم مذکر وه بیمار
جو بستر سے نه اٹھ سکے وه مریض جس کی بستر سے کمر
لگ گئی هو -

بجا افتادن عضو از جا رفته مصدر اصطلاحی -
بقول بحر و انند - بجا آمدن عضو مذکور **مؤلف**
عرض کند که ضرورت ندارد که (از جا رفته) را درین
مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرد (بجا افتادن عضو)
برای این معنی کفایت کند (اشرف ۵) رود
از حب وطن آدم خاکی سوی خاک ؎ عاقبت عضو
ز جا رفته بجای افتد ؎ (اردو) سرکے هوئے عضو کا جم جانا

بجا خالی فلاں رفتن مصدر اصطلاحی

صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر ایں کرده فرماید که در ولایت ایران رسم است که هرگاه عزیزی بسفر می رود هماں روز یارانش باهم اتفاق کرده می گویند که بجا خالی فلاں رویم پس بمسکن او می روند و جای او را معمور میدارند (واقف بٹالوی ۵) گر نه پیکان یار فرماید ؎ که بجا خالی دلم آید ؎ و گوید که لفظ (فرماید) دریں بیت بمعنی (آید) باشد که در فرمودن می آید **مؤلف** عرض کند که کم التفاتی محقق بلگرامی است که (بجا خالی آمدن) را (رفتن) قائم کرد سند او بر خلاف ادعای اوست و تسامح اوست که فرمودن را بمعنی آمدن گرفته آنانکه بسند اشعار ایں معنی را گرفته اند بر محاورهٔ زبان فرس غور نکرده اند که لفظ اراده محذوف است و بحث کامل ایں بر (فرمودن) کنیم که محل آنست مخفی مباد که دریں مصدر اصطلاحی یای اضافت حذف شده است و ایں محاورهٔ فارسیان است یعنی اصل ایں (بجای خالی آمدن) بود (اردو) خالی شده جگه پر آنا - فروکش ہونا -

بجا گذاشتن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر و انند بمعنی گذاشتن و رفتن (فغانی ۵) فرهاد رفت و کوه ملامت بجا گذاشت ؎ کار تمام ناشده در پیش ما گذاشت ؎ **مؤلف** عرض کند که معنی رفتن اصلا نیست بلکه بمعنی گذاشته رفتن و جانشین خود کردن است - تسامح وارسته بود دیگراں پیروی او کردند - فتامل (اردو) جانشین کرنا - اپنی جگه پر چھوڑ جانا -

بجال بقول سروری بجیم تازی بر وزن و معانی (۱) زگال آمده که انگشت باشد و بقول رشیدی و جهانگیری با اوّل مضموم (۲) اخگر صاحب برهان صراحت فرماید که اخگر کشته یعنی زغال و زغال افروخته یعنی اخگر صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع بر اخگر کشته قانع خان آرزو در

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلف عرض کند که وضع لغت متقاضی آنست که سنسکرت باشد اما صاحب ساطع ذکر این نکرد و عجمی نیست که از همین مادّه مصدر هندی (بجهانا) متعلق باشد اگر ماخذ این همین باشد تائید تحقیقی می شود که بمعنی اخگر کشته و زگال نوشته اند و اگر سند معنی دوم هم بدست آید توانیم که مجاز معنی اوّل گیریم و جا دارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم والله اعلم۔ آنچه صاحب برهان زغال افروخته را اخگر گفته بحث آں برا خگر گذشت که در هر دو فرق است (اردو) (۱) کوئلا۔ بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اشتو (۲) دیکھو اخگر۔

بجا ماندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بهار لازم بجا گذاشتن که گذشت (مخلص کاشی ؎) نخواهم که چیزی بجا ماند از من ٭ که دیگر رجوعی بدنیا ندارم ٭ (محتشم کاشی ؎) باز مارا جان باستقبال هجران می رود ٭ تن بجای ماند و دل همره جان می رود ٭ (صائب ؎) ز هیرانی بجا ماند است دل ٭ سینه ام ورنه ٭ کجا با تابه تفسیده هرگز دانه ٭ (ر ساند) ٭ مؤلف عرض کند که ما بجایش تسفیه منفی کرده ایم (اردو) اپنی جگه پر قائم رهنا۔

بجام عدل دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برهان و بحر و هفت و انند کنایه از بیش و کم ندادن و باعتدال دادن۔ صاحبان مؤید و شمس ذکر امر حاضر همین مصدر کرده اند (حافظ شیرازی ؎) ساقی بجام عدل بده باده تا گدا ٭ غیرت نیاورد که جهاں پر بلا کند ٭ مؤلف عرض کند که باید که (بعدل دادن چیزی) بدین معنی قائم کنیم که بجا کش می آید و سند حافظ متقاضی آنست۔ لفظ جام در مصرع اولش بضرورت باده باشد و اگر تخصیص بر تعمیم پسند کنیم باید که (باده بجام عدل دادن) قائم کنیم۔ بخیال ما تعمیم بهتر است از تخصیص۔ (اردو) اعتدال سے دینا۔ کم نه زیاده۔

بجان آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن مؤلّف عرض کند کہ
مقصودش از تنگ و بیزار شدن است (وحشی ۵)
ازانم کس نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ٭ با و گویم غم خود
آن قدر کز من بجان آید ٭ (ظہوری ۵) قسم
بجان تو و جان ہر کہ زندہ است ٭ کہ بے رخ تو ظہوری
ز جان بجان آمد ٭ و (۲) بقول اند آمادۂ مرگ
و قریب مرگ شدن (انوری ۵) جانان و طراز
غمت بجان آمد ٭ جانم ز تو بر سر جہان آمد ٭ و
سند دوم ایں معنی بر بجان آمدہ می آید کہ اسم مفعول
ایں مصدر است و بہ تحقیق ما (۳) کنایہ از
مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظہوری ۵)
در حشر بروں گر بدر آیند ز دلہا ٭ آنہا کہ بجا ہا تطلبی
نظر آیند ٭ حیف است از صاحب اند کہ (بجان
آمدن) را بمعنی کشتن و بقتل آوردن نوشتہ و اینہا
فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است کہ گذشتہ
(اردو) (۱) ناخوش ہونا ۔ تنگ ہونا ۔ بیزار ہونا
(۲) جان سے بیزار ہونا ۔ آمادۂ مرگ ۔ قریب المرگ ہونا
(۳) جان کے برابر سمجھا جانا ۔

بجان آمدہ | اصطلاح ۔ بقول بحر مانند ناخوش
و بے دماغ مؤلّف عرض کند کہ اسم مفعول مصدر
گذشتہ شامل بر ہمہ معانیش (نظامی ۵) چہ پرسی
ز جان بجان آمدہ ٭ گلی در سموم خزان آمدہ ٭
(اردو) (۱) بیزار ۔ ناخوش (۲) جان پر سے اٹھا ہوا
جان سے بیزار ۔ قریب المرگ (۳) وہ شخص جس کو
جان کے برابر سمجھیں ۔

بجان آوردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
(سروری و جہانگیری و ضمیمہ) و بقول رشیدی
و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کشتن (امیر خسرو ۵)
گر صفی از خصم بجان آوری ٭ مردنہ گر بزبان آوری ٭
صاحب اند باز گرہیں سند گوید کہ دریں شعر بمعنی
زبون و مغلوب کردن است مؤلّف عرض کند
کہ بہ اعتبار صاحبان سروری و جامع کہ ازاہل زبان اند
معنی کشتن را بہتر دانیم و بقول اند متعلق می شود
بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق ایں

به معنی اول خوش می نماید که بعد از کشتن اظهار
مردی داخل خودستائی است ازینجاست که
حکم می دهد که برزبان میارد (۲) بمعنی بتنگ آمدن از دل
نیز۔ صاحب بحر گوید که ناخوش و بیدماغ کردن
(صائب ؎) گلعذار من برون از پرده بوی
خود میارد۔ بی قراران را بجان از آرزوی خود
میارد۔ **مؤلف** عرض کند که ذوق محاوره کا
واتفاق معاصرین اهل زبان برین است (۳)
بمعنی آماده مرگ و از جان بیزار و بتنگ کردن
متعدی معنی دوم بجان آمدن که گذشت (صائب ؎)
آورد بجان ما را هجران ستمگارش۔ ای مرگ
نمردستی آخر چه بلا داری۔ (اردو) (۱) قتل کرنا
جان لینا (۲) بیزار کرنا۔ بتنگ کرنا (۳) جان سے
بیزار کرنا۔ مرنے پر آماده کرنا۔

بجان تو متوله۔ موحده اول برای قسم (۲۲۴۰)
است بمعنی قسم بجان تو (ظهوری ؎) باگفتگوی
غیر ہاں مرا چه کار۔ پروای جان خویش ندارم
بجان تو۔ (اردو) تیری جان کی قسم۔

(۲۲۴۱) **بجان خواستن** مصدر اصطلاحی۔ از قبیل بدل خواستن
و بجان و دل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ؎)
باللہ که بجان خدمت میمون تو خواهم۔ و ز لطف تو
دانم که مرا نیز تو خواهی (اردو) دل سے چاہنا

بجان رسانیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر دانند مرادف بجان آوردن (صائب ؎)
برسانید بخاک قدم یار مرا۔ که رسانید بجان این
دل بیمار مرا۔ (اردو) دیکھو بجان آوردن۔

(۲۲۴۲) **بجان رستن** مصدر اصطلاحی۔ بفتح رای
مهمله محفوظ داشتن جان و حفاظت جان کردن
و جان بر شدن (انوری ؎) از چنین صید بر
مکش دندان۔ زانتقامش بجان نخواهی رست۔
(وله ؎) نان و آبش مخور که هر که خورد۔ هرگز
از دست او بجان نرهد۔ (اردو) جان بچانا
جان بر ہونا۔

بجان رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر مرادف بجاں آمدن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل و دوم است و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (ظہوری ۵) بجاں رسیدہ ام از زاہدان افسونی ؎ سری بصحبت رندان بادہ نوش کشم ؎ یعنی بتنگ و بیزار شدم (انوری ۵) در کوی غمت بجاں رسیدم ؎ گفتم تو کجا و در چہ کوئی ؎ یعنی بیدماغ شدم (ظہوری ۵) شکایتیم ز نامہربانی او نیست ؎ بجاں رسیدہ ام از دست مہربانی خویش ؎ (صائب ۵) اگرچہ ہر نفسم گرد کاروان غم است ؎ بجاں رسیدہ ام از وضع بیغمانۂ خویش ؎ (اردو) دیکھو بجان آمدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

(۲۳۴۳) **بجان رنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ بسیار رنجیدہ شدن و بدل رنجیدہ شدن و رنج مخفی داشتن (ظہوری ۵) بجان رنجیدہ و دل می کند اثبات نفی این ؎ نمی آید مرا ہم ہیچ باور تازگی ارد ؎ (اردو) بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔

(۲۳۴۴) **بجان زینہار یافتن** مصدر اصطلاحی۔ پناہ جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ۵) با دام تو سخن دلم سعی کرد لیک ؎ از لطف پستۂ تو بجاں زینہار یافت (اردو) جان کو پناہ ملنا۔ جان بچانا۔ جان بچنا۔

بجان کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول رسالۂ یزدی وارستہ و بحر وانند در صدد قتل او بودن (سالک یزدی ۵) خلق عالم خوش بجاں یکدگر افتادہ اند ؎ بر رخ خود می کشند از کینہ ہا شمشیرہا ؎ (اردو) جان کا لاگو ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہان ہونا۔ دشمن جان ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

(۲۳۴۵) **بجان کوشیدن** استعمال۔ بدل و جان کوشش کردن و سعی بلیغ نمودن (ظہوری ۵) روز و شب در پاس دل ہا آنکہ می کوشم بجان ؎ شاد دزد زلفش آخر شاہکاری می زند (اردو) دل و جان سے کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

(۲۳۴۶) **بجان لرزیدن** مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

وخوف جان کردن (صائب ؎) چوں چراغ
صبحدم خورشید می لرزد بجان ٭ تا بیاض گردن
سیمین او شد آشکار (ولہ ؎) بر نہال تو صبا دوش
بجان می لرزید ٭ ایں زماں بار ور از میوۂ ایوان شدہ
(اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا

بجان واحد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ۔ تنہا و بنفسہ و منفرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ خلاف
قیاس نیست۔ مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریدہ
مجرد۔ اکانت۔

بجای (۱) ہمان بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی
آخر زائد است ہمچوں یا و پائی (۲) بمعنی بحق (شیخ شیراز
؎) تو بجای پسر چہ کردی خیر ٭ تا ہماں چشم داری
از پسر است و (۳) بمقام (ولہ ؎) عروس خاوری
از شرم رای روش او ٭ بجای خود بہ دار از راہ قیروان
گیر دستی (۳) بعوض (کاتبی ؎) دل کہ ترا است
جہانگیر پاک ز غیر رفتہ اعم ٭ ہم تو بیا کہ ہیچکس نیست مرا
بجای تو (صائب ؎) سپردہ جای تو ہر کس ز بزم بیروں
رفت ٭ تو ئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو)
(۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں یا بدلے میں

بجای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن
و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی
حکایت دوم) سائر حکما از تاویل آں فرو ماندند
مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت ٭ صاحبان برہان
و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
مزید علیہ ہماں (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی
چارم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) **بجای خود** اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف
بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمۂ وضع الشئ
فی محلہ است صاحب شمس ....

(ب) **بجای خود است** را بمعنی وضع الشئ فی محلہ
آوردہ و صاحب مؤید ذکر ....

(ج) **بجای خود بود** کردہ فرماید یعنی وضع الشئ

فی محلّہ باشد وصاحبان ہفت و انند گویند کہ بمعنی (بروضع وآئین خود بود) وصاحبان ضمیمۂ برہان و بحر بذکر مصدرش.........

(د) **بجای خود بودن** می فرمایند کہ یعنی وضع الشی فی محلہ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (د) و (ب) مرادف و مخفّف ہمین ترکیب (د) و (ج) مضارع و ماضی مطلقش۔ پس تسامح محققین بالا است کہ در معنی ہر یکی فرق نکردہ اند بالجملہ الف بمعنی (۱) برجای خود و (۲) فی محلہ یعنی بر موقع و بر محل و (ب) (۱) برجای خود است و (۲) فی محلہ است یعنی بر محل و بر موقع است و (ج) (۱) برجای خود می باشد یا برجای خود بود و (۲) بر موقع و بر محل باشد و بود و (د) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشئی فی محلّہ یعنی بر موقع و بر محل و در خود مقام خود بودن این است نزاکت فرق ہر یکی کہ بیک چابک راندہ اند (اردو) الف (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب) (۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) برمحل اور موقع پر ہے (ج) (۱) اپنی جگہ پر ہی اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر ہی موقع اور محل پر تھا (د) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) برمحل ہونا موقع پر ہونا۔

(۲۲۴۶) (الف) **بجای خویش** (اصطلاح-(الف) (ب) **بجای خویش آمدن** بکسر اوّل وسکون دا و معدولہ مرادف (بجای خود) کہ گذشت و (ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن وبمقام خود آمدن (ظہوری ۵) کردیم سعی ہا و نیامد بجای خویش ٭ سر را بہ ہمنشینی زانو گذاشتیم (اردو) (الف۔ دیکھو بجای خود و (ب) اپنی جگہ پر آنا۔

بجای خویشتن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بجای خود **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ (بجای خویش) است کہ خویش و خویشتن ہر دو بیک معنی می آید (اردو) دیکھو بجای خود۔

(۲۲۴۷) **بجای رساندن** استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی رسانیدن بمقامی و بجدّی رسانیدن (ظہوری ۵) بہت رفیقند ہا موں نوردان تو کہ آوارگی را

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا۔ مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری) آزادگان بجای رسیدند و آہ از ناں رہرواں کہ گرد پس کارواں خورند (اردو) جگہ پر پہنچنا۔ مقام پر پہنچنا۔ منزل پر پہنچنا۔

بجای کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سند این از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (رکتبا) موقدہ اوّل زائد است وبس (اردو) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بکمال شادمانی نمودن مؤلف عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) و نمی گویند کہ در خانہ نمی گنجد۔ پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا۔ دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن۔

بجز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون مؤلف عرض کند کہ جز بمعنی مگر او سوا وغیرہ بجای خودش می آید و در بجز بای موقدہ اوّل زائد است وبس (اردو) بجز بقول آصفیہ فارسی۔ حرف ربط۔ جز۔ سوائے۔ علاوہ۔ بن۔ بغیر۔

بجس بقول برہان و جامع و مؤید بفتح اوّل و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پرہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہمین معنی آوردہ و توسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و در جہانگیری مشقت و رنج نیز گفتہ و ہیچ یک ازین سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمۂ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین بہ تصحیف ہیچ یکی ازین ہر دو نتواں کرد۔ صاحب ناصری ذکر این

می کند و گوید که بجپش به شین معجمه مبدّل است **مؤلّف** عرض کند که صاحب جہانگیری معنی مشقّت سا
بر د بجپش ، می آرد که به جیم فارسی و شین معجمه می آید ـ مخفی مباد که بجس بقول محیط المحیط به فتح موحدہ
و سکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی رواں شونده و آب جاری در واں کننده لازم
و متعدی ہر دو پس فارسیان به تصرّف در اعراب و معنی پرّه بینی را که رواں کننده نزله
دماغ است بدیں اسم موسوم کردند و ایں مفرّس باشد و معنی دوم را بر سبیل مجاز گیریم که نرمه
بینی ہم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقّت بر بجپش ظاہر کنیم که ازین جا تعلّق ندارد
قول صاحب جامع که از اہل زبانست برای معنی دوم معتبر وا ہم و بر خلاف محقّق تصحیف
پسند می گوئیم که ایں قسم تحقیق چنانکه او می کند شان محقّقین نباشد (اردو) (۱) نتھنا ـ بقول
آصفیّه ہندی اسم مذکر سوراخ بینی ـ منخرہ ـ دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں ـ (۲) نرمی سیستی مونث

بجست بقول سروری بحواله زفانگویا و بقول برہان بفتح با و جیم و سکون مہمله (۱) آوانه
ہر چیز باشد و فرمایند که بجای معجمه نیز بایں معنی آمده صاحب برہان گوید که (۲) بکسر اوّل ماضی جستن
و تفحّص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و مؤیّد وانند ہم ذکر ہر دو معنی کرده اند **مؤلّف**
عرض کند که ایں را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفته اند و ما ہم اتفاق داریم و ایں قدر صراحت
مزید کنیم که باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نا ی که می نوازند و ہمیں است اسم مصدر
باجنا و بجنا که مصادر سنسکرت است و معلوم می شود که اہل ہر دو زبان اسم جامد بجست در باجا را
از مادّه واحد وضع کرده اند و عجبی نیست که بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان
نا واقف از ماخذ در کتابت ایں سین مہمله زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاوره خاص عام شد

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ قیاس ما بیشتر از یں راہ نمی یابد نسبت معنی دوم عرض می شود
کہ موحدہ اوّل زائد است وجست بالفتح و بالضّم ماضی مطلق جستن باشد کہ بالفتح و بالضّم می آید
بحث کامل معنی ایں بر مصدر ش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
شبد۔ الاپ۔ بانگ۔ ہانک۔ پکار۔ صدا۔ الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد

بجشاک | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح دوم و شین معجمہ بالف کشیدہ و
تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آہنگر و (۳) غلّہ فروش۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں
جز ایں نباشد کہ پژ آخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند
مادّہ آں پژ باشد و پجاش مبدّل آں کہ زای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوزہ و چوچہ و
سوز و سوج و شین معجمہ مبدّل خای معجمہ چنانکہ فراختن و فراشتن و سارخک و سارشک
پس پجشا بہ بای فارسی و جیم عربی قلب بعض پجاش است و بجشا بہ بای عربی عوض زا
مبدّلش چنانکہ تپ و تب کاف آخر برای نسبت یعنی کسی کہ با گداز نسبت دارد۔ آہنگر است
و من وجہٍ نعل بند ہم و غلّہ فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البتہ خلاف قیاس باشد
و جا دارد کہ ایں را مفرّس گیریم از ہر دو لغات عرب کہ بج بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن است
و شاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک در زدن آہن۔ آہنگر است
و من وجہٍ نعلبند و غلّہ فروش را ہم تواں گفت کہ غلّہ را کوبیدہ صاف و پاک کند و ایں ہر
معنی کنایہ باشد (فالآخر اولی من الاوّل) و عیبی ندارد کہ ایں را ہر سہ معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند مذکر بقول آصفیه - چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار بقول آصفیه هندی - اسم مذکر - آهنگر - حدّاد - لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلّه فروش - بقول آصفیه - اسم مذکر - بنیا - بقّال - اناج بیچنے والا -

بجشک بقول برهان و جامع بکسر اوّل بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفف بنجشک هم که گنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند - صاحب ناصری بذکر هر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید که بدینمعنی پزشک هم آمده به بای فارسی و زای هوّز - صاحب برهان پزشک را به کسر بای فارسی و کسر زای هوّز بمعنی اوّل نوشته که می آید - خان آرزو در سراج بجشک به کسرهٔ موحّده و جیم فارسی بمعنی طبیب و گیاه فروش آورده گوید که پزشک به بای فارسی و زای هوّز مبدّل آنست و هم او بر بزشک به موحّده و زای هوز گوید که تحقیق آنست که درین زای فارسی است نه تازی چه تبدیل آن به جیم دلالت دارد برین و صاحب برهان گنجشک را به کاف فارسی بضمّ اوّل و کسر ثالث آورده و صاحب غیاث به کاف عربی **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل پزشک اصل است و اسم جامد فارسی زبان به بای فارسی و زای هوّز مکسور و بزشک که به بای موحّده و زای هوّز بکسر هر دو می آید مبدلش که بای فارسی به موحّده بدل شود چنانکه تپ و تب و آنچه خان آرزو بر (بزشک - بموحّده) تحقیق خود به زای فارسی ظاهر کند مجرّد طبع آزمائی اوست که کسی از اهل لغت ذکر (بژشک یا پژشک) به زای فارسی نکرده و خود او هم بجایش تجاهل کرده و توجیهی که پیش کرده مسئله تبدیل جیم عربی است و نمی داند که جیم عربی به زای هوّز و بالعکس آن هم بدل شود چنانکه در همین بحث ذکرش کرده ایم - بالجمله بجشک مبدّل بزشک است که زای هوّز به جیم بدل شد چنانکه

پچوزه و چچوجه و سوز و سوچ و بچپشک که بابای موحّده و جیم فارسی بکسر تین به همین معنی می آید مبدّل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود ـ صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدیل بوثیقه همین سند کرده و جا دارد که بچپشک را که به جیم فارسی می آید مبدّل همین بجشک گیریم که جیم عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کلچ این است حقیقت معنی اوّل ـ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضمّ کاف فارسی و کسرهٔ جیم عربی و مبدّل آن بنجشک بکسر موحّده و کسر جیم عربی که کاف فارسی بموحّده بدل شود چنانکه گاله و باله امّا بر کسر اوّل بنجشک اعتراض داریم که چرا بالضمّ اوّل نگیریم و مخفّف همین بنجشک ـ بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه ایشان و ایشا و این و ای و اگر گنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محقّقین خیال کرده اند (که تصفیهٔ آن بجایش کنیم) اندرین صورت هم تبدیل کاف عربی به موحّده موافق قیاس است چنانکه کوشاسب و بوشاسب خلاصه این است که تغیّر حرکات در تبدیل نتیجهٔ محاورهٔ سوقیان است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و ممیّزین اتّباع زبان شان کنند و دیگر هیچ ـ (اردو) (۱) حکیم بقول آصفیّه ـ عربی ـ اسم مذکّر ـ دانا ـ عقلمند ـ هوشیار ـ فیلسوف ـ طبیب ـ بید (۲) گنجشک بقول آصفیّه ـ فارسی ـ اسم مؤنّث ـ چڑیا ـ گوریا ـ

بجق جق آمدن | مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر شور و غوغا نمودن ـ مخفی مباد که (جق جق) بقول انند بکسر هردو جیم عربی لغت عرب است مخفّف (جیقه و جیقه) و جیقه بمعنی فریاد زدن (رسالک تبی دهی ۵) تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب ٭ سالک از بی هنرانی که بجقجق آیند ٭ **مؤلّف** عرض کند که ما بجد یکه در لغات عرب جستیم (جق جق) و (جیقه جیقه) را نیافتیم ـ صاحب انند ذمه دار قول خود است

اما بخ بخ بہ خای معجمہ عوض قاف در عربی زبان بمعنی شور وغوغا کردن و بانگ زدن آمدہ (کذا فی محیط المحیط) پس جزین نیست کہ فارسیان خای معجمہ را بقاف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ بچخماق وچقماق وبرخ وبرق (اردو) جھک جھک کرنا۔ ہندی۔ بکواس کرنا۔ یا وہ گوئی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (جھک جھک) کا ذکر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث بکبک۔ جک جک۔ بکواس۔ یادہ گوئی۔ ہرزہ سرائی "جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا"

بجکم بقول سروری بجیم وکاف تازی بوزن شبنم خانہ تابستانی باشد (رودکی ؎) از تو خالی نگارخانہ جم ؛ فرش دیبا کشیدہ بر بجکم ؛ صاحب برہان این را بہمین معنی بہ جیم فارسی آوردہ و خان آرزو در سراج بر (بچکم بہ جیم فارسی) گوید کہ بشکم بہ شین معجمہ عوض جیم فارسی ہم آمدہ و فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اوّل وبای فارسی (پچکم) آوردہ وصحیح ہمان است کہ بالا مذکور شد و قول قوسی ہم ہمان و باز فرماید کہ بعضی (پتکم۔ ببای فارسی وتای قرشت) خواندہ اند و این تصحیف بشکم است وبای فارسی خطاست (انتھی کلامہ) وپشکم بہ بای فارسی بالکسر وبالفتح وشین معجمہ بمعنی مطلق ایوان وبارگاہ آمدہ (کذا فی البرہان) مؤلف عرض کند کہ اصل این بشکم است مرکب از بشک ومیم تخصیص بشک بقول برہان بالفتح بمعنی شبنم است وبہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی آمدہ (الخ) ومیم تخصیص ہمچوں پنجم وچارم پس معنی لفظی این مخصوص بہ شبنم وکنایہ از شبنم خانہ وسر تابہ تابستانی وبجکم مبدّل آن کہ شین معجمہ بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ کاش وکاج ودبچکم بہ جیم فارسی) ہم مبدّلش کہ شین معجمہ بہ جیم فارسی بدل شود چنانکہ کاشی وکاچی واگر سند استعمال پیش شود (پتکم بہ فوقانی دوم) ہم مبدل بشکم کہ شین معجمہ بہ فوقانی ہم تبدیل یابد چنانکہ رخش

ورخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدل بچکم باشد کہ موحدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ اسب اسپ وتب وتپ وبلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ (فتائل) (اردو) سرِ آب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ کے چوتھے معنے۔

(۲۲۲۹) **بجگر شیشہ شکستن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (شیشہ در جگر شکستن) است کہ می آید۔ کہ بقول صاحب بحر (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بیقرار ساختن است وایں کنایہ باشد (ظہوری ۵) ہم بر و کہ تحفہ مرہم نمی شود دلِ ما ٭ ساقی شکستہ ام بجگر شیشۂ غا (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا۔

بجگلہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث ورابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ ایں را مرکّب دانیم از لفظ بج وگل وہای نسبت۔ بج بالفتح بمعنی پالایش آب وتراوش آں بجایش گذشت و گل بالضّم بمعنی مطلق سرخ می آید وایں مجاز باشد۔ پس معنی لفظی ایں منسوب بہ پالایش آب سرخ وکنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دیگر ہیچ اندریں صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خُم بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ شراب کا مٹکا۔ مذکر۔ شراب کی صراحی۔ مؤنث۔ صراحی کی تعریف بآبوتہ پر گزری ہے۔

بجل بقول برہان بضمّ اوّل وثانی بر وزن دہل استخواں شتالنگ است وآں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد وبتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل وبجول وبزل وبژول ہر چہار را بفتحتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری وہفت وانند

ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب جامع ہم زبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف بجول واصل ایں بزول کہ زا بہ جیم بدل شد بمعنی با صاحب رشیدی متفق **مؤلف** عرض کند کہ بزول بہ موحدہ وزای ہوز نیامدہ و پجول بہ بای فارسی وجیم عربی بہ ہمین معنی آمدہ واصل لغت فارسی پژول است بہ بای فارسی وزای فارسی صاحب کنز ہم کہ محقق ترکی زبان است ایں را لخت فارسی گفتہ پس بژول بہ موحدہ وزای فارسی مبدلش کہ بای فارسی بموحدہ بدل شد چنانکہ تپ وتب و بجول بہ موحدہ وجیم عربی مبدل بژول کہ زای فارسی بجیم عربی بدل شد چنانکہ کژنک وکجک و بژل مخفف بژول کہ واو حذف شد چنانکہ خاموش وخامش ہمچنین بجل مخفف بجول۔ این است حقیقت ماخذ این۔ اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف ایں صراحت کافی نہ کردہ اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است و (۲) بر سبیل مجاز استخوانی چہار گوشہ و دراز کہ بداں بازی کنند و بعربی قرعہ نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر۔ استخوان پا (۲) وہ چوپہل ہڈی جسے نرد بازی میں پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں۔ پاسہ۔ آپ ہی نے پاسا اور پانسا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ قرعہ کعب۔ لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں۔

بجلا آمدن مصدر اصطلاحی۔ جلا گرفتن و روشن شدن (صائب ؎) روی چون آینہ پنہان مکن از خستگان ؛ کہ ز خاکستر دلہا بجلا می آئی ؛ (اردو) جلا پانا۔ مجلّی ہونا۔

بجلا زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و وارستہ و بحر بفتح جیم (۱) از حجاب بر آمدن و بیرون شدن (میرزا جلال اسیر ؎) زاہد از دست تو آخر بجلا خواہم زد ؛ ہستی کوچہ و بازار سلامت باشد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و بالمد از خانہ بیرون کردن و چیزی روشن و آشکارا صاحب ہند بحوالہ منتہی الارب معنی اوّل را لازم ہم گیرد۔ پس بجلا زدن (۲) بمعنی جلا وطن شدن و کردن باشد واز شعر میرزا جلال اسیر ہم معنی جلا وطن شدن پیدا است

پس معنی اوّل را اشتقاق سند دیگر باشیم و شک نیست که (بر جلا زدن) بمعنی بر آمدن می آید ولیکن (بجلا زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو) (۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلا وطن کرنا۔

(الف) بجلد چیزی مصدر اصطلاحی۔

(ب) بجلد چیزی رفتن (الف) مرادف بلباس چیزی باشد و (ب) بقول وارستہ و بحر وانند بشکل او متشکل شدن (سالک یزدی الف) پریزادان بجلد آہوان در جلوہ می آیند ؎ اگر چشم تو صیاد انہ در فکر شکار افتد ؎ (محسن تاثیر ب ۵) ہر جا حدیث طرّہ جانانہ می رود ؎ موج ہوا بجلد پریخانہ می رود ؎ (ولہ ب ۵) سحر بدین آئینہ یاد گلشن کرد ؎ صبا بجلد پری رفت و از چمن برخاست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصودش ہماں باشد کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا کسی کی شکل اختیار کرنا۔

بجم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و ہیم گزمازک است کہ میوۂ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا خوانند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ صاحب محیط بر بجم گوید کہ بفتحتین بدیار مصر اسم گزمازج است و گویند عصی الراعی و بر گزمازج فرماید کہ گزمارق و گزمازک و گزمازد ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا می فرماید کہ بفتح طا و سکون را و فتح فا و الف اسم عربی است۔ بیونانی اریقایوشا و اتلا و طس و برومی موریقا و بسریانی عرا و بفارسی گز و بہندی جہاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است و ثمر آں مدوّر و عذبہ نام دارد و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا و ثمر آں مثلث و بعربی جوز الطرفا و ثمرۃ الطرفا و گزمازج و بفارسی گزمازو و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آں مثل اثل است الا کوچکتر۔ سرد و خشک در اوّل و گویند خشک در دوم و شیخ سرد و خشک در دوم گفتہ و دران جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تجفیف است و منافع بیشمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ایں لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ مائین کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائین (۲) دوسری چھوٹی مائین۔

بجنگ بودن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز دیدن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ ولیکن خلاف قیاس نیست کہ تیز دیدن بسوی کسی جنگ نگاہ باشد۔ مشتاق سند استعمال باشم (اردو) تیز نگاہ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے لفظ تیز پر تیز نظر۔ تیز نگاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے گھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاہ سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود صاحب ہفت بحوالۂ قنیہ گوید کہ بضمّ اوّل و سکون جیم و ضم و نون بواو رسیدہ و دال مہملہ زدہ (۱) بمعنی تذرو پرندہ آمدہ۔ صاحب شمس ہمین لغت را بمعنی (۲) تندر و غرندہ گوید و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و بختور بہ موحدہ اوّل و خای معجمہ و تحتانی سوم و رای مہملہ در آخر بمعنی رعد و شیر غرندہ و بختوہ بہ ہای ہوز آخرہ ہم بہ ہمین معنی می آید و تحقیقش ہم در انجا کنیم دریجا قیاس ہمین قدر می خواہد کہ صاحب ہفت نظر بر التباس لفظی بختور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد و مگر در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکہ کاتب ہفت تندرو غرندہ را (تذرو پرندہ) نوشت حیف است کہ محققین از احتیاط کار نمی گیرند۔ اگر معنی بیان کردہ

صاحب ہفت راسندی پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ہم این لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایہ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (اردو) (۱) تذرو ایک جنگلی مرغ کا نام ہے۔ مذکر (۲) رعد۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ بجلی کی کڑک گرج۔ گڑگڑاہٹ۔

بجو بقول مؤید بالفتح و ضمّ دوم خرمن باشد و صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتوہ بہ فوقانی دوم عوض موحّدہ وہای ہوّز در آخر بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بتوہ۔

بجوار حق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) جوار حق میں جگہ پانا۔ مرنا۔ دکن میں مستعمل ہے۔

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند کنایہ از دغا و فریب خوردن ظہوری سے تا بکی ریش گاو باشد کس ؎ چند چون ابلہان بسوم بجوال ؎ مؤلف عرض کند کہ فارسیان میدانند کہ در جوال باسگ بند کردن عقوبتی است از آئین سیاست ملک شان۔ پس کسی کہ بجوال رفت۔ دغا و فریب خورد۔ از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) دھوکا کھانا۔ فریب میں آنا۔

بجوج بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن لجوج نام شخصی از مشاہیر قرمساقان (ناظم تبریزی سے) در ہندا گرکسا دشود جنس کون کشی ؎ رد ہمرہ بجوج و بملک عراق نہ ؎

مؤلف عرض کند کہ لغت زند پازند می نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادۂ حیوان و فرج زنان را گویند و جا دارد کہ ایں اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرمساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا - مذکر -

بجوجیا بقول برہان و ناصری و (جہانگیری در ضمیمہ) باجیم بروزن فلونیا بلغت ژند و پاژند (۱) مادۂ ہر حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد بتازی مؤنث **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین زرروشتان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان را می گفتند داہیی کلامہ حیف است کہ کتب لغات ایں لغت را ترک کردہ اند - پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمۂ یا در آخر کلمہ افادۂ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت - صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی ایں فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادۂ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ محاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادۂ حیوان - مذکر (۲) فرج مؤنث - دیکھو اوک -

بجور بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اوّل بروزن کشور نام ولایتی است مابین کابل و ہندوستان - صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ ایں ولایت نزدیک سواد تیراہ است و بکسر اوّل و سکون جیم و فتح واو و رای مہملہ زدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان ایں ولایت بدست نمی آید الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی - جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے -

(۲۵۱) **بجوش آمدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیادہ تر
گرم شدن مائعات و جوش زدن چنانکہ بجوش
آمدن آب و شیر و می و خون و دیگر امثال آن
از گرمی آتش یا حرارت و تمازت سند این از مصرع
اوّل صائب بمعنی دوم می آید۔ (اردو) جوش
میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ کھد بدانا۔ بلبلے اٹھنا۔ ابلنا۔
(۲۵۲) (۲) بالیدن و شگفتہ شدن چیزی و سوز پیدا کردن
چون اضافت این بسوی غیر مائعات کنند چنانکہ بجوش
آمدن خاک این مجاز معنی اوّل است (صائب ے) خون ما
از روی آتشناک می آید بجوش ٭ از دم گرم بہاران خاک می آید
بجوش ٭ (اردو) بالیدہ ہونا۔ شگفتہ ہونا۔
(۲۵۳) (۳) و ذوق یافتن و ولولہ پیدا شدن چنانکہ
دو بجوش آمدن دل (صائب ے) زہر نوا دل
عشاق کی بجوش آید ٭ ز عندلیب مگر نالہ گوش آید ٭
(اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ ولولہ اٹھنا
ذوق پانا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ متاثر ہونا کہہ سکتے ہیں)
(۲۵۴) (۴) بخشم آمدن و بجذبہ آمدن چنانکہ بجوش آمدن کسی
(ظہوری ے) گفتم کہ بجوش آمدہ ام از ہمہ برتر ٭
بشکست دلم خامہ از من ہوسی چند ٭ و برای
غیر ذی روح ہم بسبیل مجاز چنانکہ بجوش آمدن
لب (ظہوری ے) لب از تلخی شہد آمد بجوش ٭
بشیرینی زہر خو کردہ ایم ٭ (اردو) جوش میں آنا
بقول آصفیہ۔ غصّہ میں آنا۔ جذبہ میں آنا۔
مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔
اس لیے کہ آپ ہی نے لفظ جوش پرستی کے معنے لکھے ہیں
(۵) مست و بیخود شدن چنانکہ بجوش آمدن کسی (۲۵۵)
و مجازاً برای چیزی ہم (صائب ے) اگر چہ دیر
بجوش آمدم بایں شادم ٭ کہ ہرچہ دیر شود گرم دیر
گردد سرد ٭ (ظہوری ے) بہار است از ہوای سرو قمری
در خروش آمد ٭ دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد
(ولہ ے) بجوش آمدہ مرگم ز شوق مرگ حلال ٭
ستادہ وشنہ بکف عشق گرم قصابیست ٭ (اردو)
جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ جذبہ میں آنا۔ واضح
ہو کہ اس کے معنے (مست ہونا) بھی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پر مستی کے
معنے بھی لکھے ہیں۔

۰۰ **بجوش آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی (۲۳۵۴)
مصدر گذشتہ و شامل ہر پنج معانیش (ظہوری ۵ا)
بجوش آورم باز دیگ ہوس را ؛ پس از پختگیہا دگر
خام گردم ؛ (صائب ۵۵) چناں ز سردی عالم
فسردہ دل شدہ ام ؛ کہ روی گرم نمی آورد بجوش مرا ؛
(اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش
میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا
ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔
برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔
(۵) مست کرنا۔

۰ **بجوش افتادن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی بجوش (۲۳۵۶)
آمدن است و مبتلای جوش شدن در کاری یعنی
غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام
می افتد ؛ فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ؛
(ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ؛
ز تاب مستی حسرت چو من بجوش افتد ؛ (اردو)
مبتلای جوش ہونا۔

بجول | بقول برہان بضم اول بروزن اصول
استخواں شتالنگ۔ صاحبان رشیدی و جامع ہم
ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی
ایں بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(۲۳۵۸) (الف) **بجولان آمدن** | مصادر اصطلاحی
(۲۳۵۹) (ب) **بجولان آوردن** | جولان۔ بقول منتخب
بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گردشتن
در کارزار فارسیان بسکون واو استعمال کردند
بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است
برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و
(ب) متعدی آں یعنی دوانیدنش و مجازاً برای
غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خودش
کنیم۔ (انوری الف ۵ا) زادہ خورشید در تابست
از رخسار تو ؛ تا چرا از لفت بران گلگوں بجولان
آمدہ است ؛ (صائب ۵) دلفریبی چوں بجولان

آورد آں ماہ را ز مردمی باید نگہدارد عنان آہ را تو (اردو) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجہ بقول سروری و سراج بوزن پشّہ نام مدینہ ایست میان فارس و اصفہان و صاحب برہان گوید کہ نام جائی و مقامی صاحب رشیدی باتّفاق سروری صراحت مزید کند کہ بفتح با و جیم تازی مشدّد باشد و صاحب جامع متّفق با برہان صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بز بالفتح زمین و پشتۂ بلند را گویند (کذا فی البرہان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالا و بج مبدّلش کہ زای ہوز بہ جیم بدل شد چنانکہ چوزہ و چوجہ۔ فارسیان ہای نسبت در آخرش آوردہ نام مدینہ نہادند کہ بر پشتۂ بلند واقع باشد و معنی لفظی ایں منسوب بہ پشتۂ بلند (اردو) بجّہ ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکر۔

بجہت بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی بسبب و بعلت **مؤلف** عرض کند کہ موحّدہ اوّل زائد است و بمعنی از مستعمل (اردو) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر (۱) کنایہ از جیحون گذشتن و (۲) کنایۂ در کشتی جیحون نشستن و (۳) گریہ بسیار کردن صاحب مؤید ذکر ماضی مطلق ایں بحوالۂ قنیہ کردہ گوید کہ ای جیحون را عبور کرد و بحوالۂ ادات فرماید کہ در جیحون بکشتی سوار شد و قیل کنایہ از گریۂ بسیار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل خلاف قیاس است و مخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرّد قول محققین بالا کافی نیست و معنی دوم موافق قیاس باشد۔ مقصود معنی سوم ہمین قدر است کہ از کثرت گریہ دریای اشک رواں می شود گویا باکی در جیحون می نشیند مبالغۂ شاعری است دیگر ہیچ مخفی مباد کہ در ینجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نہ رود خاص وحق آنست کہ ایں مصدر اصطلاحی را (بدریا نشستن) قائم کنیم کہ بجای خودش مذکور شود	(اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی میں بیٹھنا (۳) بہت رونا۔ آنکھوں سے دریا بہانا۔

موحدہ باجیم فارسی

بچ بقول جہانگیری وجامع (۱) اندرون لبنوس و آنرا اکب وکب نیز گویند (بلور بہای جای
۵) تا سیلیت زنیم پراز باد کن بچپت ژکز بہ تپانچہ باز خوری توزنا بہ پک ژ ور (۲) موی پیش سر
صاحب برہان صراحت کند کہ بضم اول وسکون ثانی است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ درسروری
بہ فتح جیم عربی است واین درست تراست چہ قافیہ شعر بفتح جیم تازی است نیز فرماید کہ صاحب
فرہنگ جہانگیری ایں بیت را از قطعہ پندا شتہ کہ قافیہ اش برضم وجیم فارسی است وقافیہ شعر
پور بہا بر کاف تازیست نہ برجیم چنانکہ صاحب فرہنگ گمان بردہ خان آرزو درسراج نسبت
معنی اول بذکر قول برہان گوید کہ بدیمعنی بجیم تازی گذشت ونسبت معنی دوم فرماید کہ بالفتح
باشد وبفارسی لبنوس ہم **مؤلف** عرض کند کہ جزیں نیست کہ بمعنی اول مبدل بج بمعنی اوش
کہ بجیم عربی گذشت وصراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم۔ جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کاج
وکاچ وبمعنی دوم ہم مبدل معنی دوم بج است واختلاف در معنی ایں نتیجہ محاورہ باشد کہ پیش سرا
موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز وحرکت اول ایں بلحاظ ماخذ کہ ذکرش برا بج۔ بجیم عربی) کردہ ایم
فتح باشد۔ صاحب رشیدی بحثی کہ بر قافیہ شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بج کے
پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار
بال۔ زلف۔ گیسو۔ لٹ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہیں ہے فارسیوں نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان

سہ) زلف از کاکل پریشان خاطر است ؎ زیر دست چوں خودی بودن بلا است ؎

بچاق بقول وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی بہ بای فارسی و جیم فارسی مشدد لغت ترکی است بمعنی کارد (فوقی یزدی سہ) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؎ خوش آں زمان کہ سرش را بہ برم از بچاق ؎ صاحب غیاث بہ موحدہ آوردہ گوید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ تشدید جیم فارسی آمدہ ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز ایں را بہ موحدہ و تخفیف آخر لغت ترکی گفتہ و صاحب لغات ترکی ہم بکسر موحدہ آوردہ ۔ جز ایں نیست کہ فارسیان بہ تشدید جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند ۔ مفرس باشد و بس ۔ اگر عوض موحدہ بای فارسی متحقق شود چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدلش باشد کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچوں تب و تپ ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیۂ حرف اول کافی نیست ۔ مشتاق سند دیگر باشیم ۔ (اردو) چھری بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ کٹرالک ۔ لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے چھوٹا چھرا

بچاہ آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ بذلت رسانیدن است دیگر محققین ازیں ساکت و سند استعمال پیش نہ شد ۔ خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا ۔ بقول آصفیہ ۔ زک دینا خفیف کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔

بچ بچ بقول سروری بضم و کسر ہر دو با و جیم اول نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بزرا بدان خوانند (شمس فخری سہ) در رستۂ انصاف جمال الحق والدین ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بچ بچ ؎ آواز دہد گرگ شبان ہمچو شبانان ؎ خوانند شبانان گلہ را حملۂ بچ بچ ؎ صاحب

بصراحت ہر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید کہ حرف زدن باشد در نہایت آہستگی۔ و سرگوشی را نیز گویند و لفظیست کہ شبانان بُز را بداں نوازش کنند و بپیش خود خوانند و آرستہ بذکر معنی اوّل از ظاہر نصیرآبادی سند آوردہ (ص) بفریاد و افغاں بزم شراب ولم بچ بچ آہستہ در رخت خوابہا صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و فرماید کہ بچ مبدل بز یا بر عکس آں **مؤلّف** عرض کند کہ سرگوشی بہترین تعریف معنی اوّل است و این بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدل بز بز چنانکہ خان آرزو اشارۂ آں کردہ (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ کھسر پھسر۔ کانا پھوسی۔ کانا باتی۔ آپ ہی نے گھُس پھُس۔ بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے۔ اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جدا جدا ہے۔ دکن میں اوہ۔ اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرماید کہ رسیدن بدولتی یا بخدمت دولتمندی صاحب مؤید نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود ہمین مصدر را بہ تحتانی ششم بہ ہمین دو معنی آوردہ و برای معنی اوّل از کلام نظامی استناد کردہ (ص) روزی از انجا کہ فراغی رسید بادسلیمان بچراغی رسید و صاحب رشیدی ہم زبانش و صاحب شمس ذکر ایں و ماضی مطلق ایں بہر دو معنی کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ازین ساکت خلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی بہ روشنی واصل شدن کنایہ باشد از حضوری بخدمت دولتمندی یا بزرگی و حصول دولت ہم۔ سند نظامی بکار این نمی خورد

که متعلق به رسیدن باد بچراغ) است - طالب سند دیگر باشیم - معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) دولتمند - تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاصر ہونا (۲) دولت مند ہونا -

بچراغ گذشتن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و موید و ہفت رسیدن بخدمت کاملی و عارفی **مؤلف** عرض کند که گذشتن بمعنی رفتن آمده (کذا فی الموارد) و چراغ درینجا بلحاظ فروغش استعاره باشد از عارف کامل بوجه روشنائیش و معنی این مصدر را بر سبیل کنایه گیریم - طالب سند استعمال باشیم که محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف کامل کی خدمت میں حاضر ہونا -

بچرگ | بقول سروری بحواله شرف نامه بجیم فارسی بوزن مرغق - سخره - و فریب خورده و بحواله ادات الفضلا بکسر با و جیم و سکون را ہم آمده صاحبان برہان و جامع و موید ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که بمیم و فتح جیم و کاف فارسی است

مؤلف عرض کند که مجرگ بقول جہانگیری بہمین معنی می آید و صاحب برہان بمعنی بیکار نوشته و بجیم فارسی ہم آورده حیف است که خان آرزو حجت صحت مجرگ پیش نه کرد و ما عرض کنیم که (بزرگ) به ضم موحده و سکون زای ہوز و فتح رای مہمله و سکون کاف فارسی اصل است معنی لفظی این رگ بردارنده و کنایه از فریب خورده و سخره و بیکار - زای ہوز بدل شد به جیم فارسی چنانکه پزشک و بجشک و کاف فارسی بدل شد به کاف عربی چنانکه گند و کند - اختلاف اعراب نتیجه بی خبری از ماخذ باشد که در محاوره و استعمال واقع شد و آنچه مجرگ و مچرگ به میم اول و جیم عربی و فارسی می آید آن ہم مبدل بزرگ است که موحده به میم ہم بدل شود چنانکه عزب و عزم و زای ہوز به جیم عربی و فارسی چنانکه سوز و سوج و پزشک و بجشک پس صحت مجرگ و غیر صحت بچرگ کجا باقی ماند چنانکه خیال خان آرزو است بلکه خلاف خیالش بتحقیق ما که مبنی بر قیاس صحیح است بچرگ اصل است و مچرگ مبدلش و چون اہل زبان

یعنی صاحبان سروری و جامع بچرگ را بہمین معنی لغت فارسی تسلیم کردہ اند خان آرزو را نمیرسد کہ باہند نژادی حکم صحیح و غیر صحیح بدون حجت و برہان دہد چنانکہ عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا۔ احمق۔

بچرم خام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند تعذیب کردن و آن نوعی از سیاست می باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق ہند نژاد جز این نباشد کہ مجرم را در پوست بز یا گاو و غیر ذلک تعذیباً بند کنند استعمال این مصدر از نظر ما نگذشت و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو) جانوروں کی کھال میں بند کرنا۔ یہ تعذیر کی ایک قسم ہے جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں۔

بچرن بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی بان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند بخیال ما رای مہملہ در آخر باشد عوض زای ہوز اند رینصورت این را ماخذ بچرک دانیم کہ بکاف گذشت و جا دارد کہ این را مخفف بچرگ گیریم والآخر اولی من الاول۔ باتیکہ بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اوچھا۔ کم ظرف۔ دون ہمت۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ آپ ہی نے لچر پر فرمایا ہے (اردو) اناڑی۔ بیوقوف۔ احمق۔

بچش بقول جہانگیری و رشیدی و برہان بااول و ثانی مفتوح (۱) نرمی ہمین و (۲) سستی و (۳) رنج و مشقت **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ این را مبدل بجس دانیم کہ بجیم عربی و سین مہملہ بہر دو معنی اول الذکر گذشت۔ چنانکہ کاج و کاچ و کستی و کشتی صراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم و معنی سوم ہم مجاز و لیکن ہیچ تعلق از ماخذ یافتہ نمی شود چارۂ نیست جز این کہ این را بدین معنی اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بجس کے پہلے معنے (۲) سستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ کاہلی۔ الکسی۔ حبینی کا نقیض (۳) مشقت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محنت۔ تکلیف۔ دکھ۔

بچشک بقول جہانگیری و رشیدی با اول و ثانی مکسور (۱) طبیب را گویند و آں را پزشک نیز خوانند (خاقانی ے) ہمرنگ زر پشک شد سر شکم ز بکشاد رگ مجز بچشکم نہ صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) گیاہ فروش را ہم گویند صاحب جامع ہم زبانش صاحب موئید گوید کہ بضمتین وقیل بکسر دوم وایضاً بفتح اول در ادات با بای فارسی صحیح است بمعنی (۳) رگ زن وطبیب کذا فی الشرفنامہ وبحوالہ ادات گوید کہ طبیب و فرماید کہ صحیح بہ بای عربی است کہ در لسان الشعرا ہم کہ مرجع ادات الفضلا است درباب بای تازی آوردہ خان آرزو در سراج با برہان بہر دو معنی متفق و گوید کہ پزشک مبدل این **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (بجشک) کہ بموحدہ وجیم عربی گذشت حقیقت ایں بیان کردہ ایم کہ اسم جامد فارسی زبان پزشک است بہ بای فارسی وزای ہوز خان آرزو غور نکرد وبالجملہ مرادف است بمعنی اول (بجشک- بہ بای عربی وجیم عربی) ومعنی دوم مجاز آں کہ گیاہ فروشان ہم دم طبابت میزنند وجہلا را گیاہ مخصوص برای علاج امراض می دہند کہ در دکن آنرا (کچّے گاندی) نامند ومعنی سوم ہم مجاز باشد کہ جرّاح و رگ زن را بدیں اسم موسوم کردند کہ معالجہ زخم می کند ہمچوں طبیب مخفی مباد کہ بلحاظ ماخذ ایں بکسر اوّل و دوم صحیح است (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے (۲) کچّے گندھی- دکن میں اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے ممالک مغربی وشمالی اودہ میں بوٹی فروش کہتے ہیں (۳) رگ زن- بقول آصفیہ- فارسی- اسم مذکر فصّاد- فصد کھولنے والا- جرّاح-

بچشم صاحب انند بہ فتح اوّل فرماید کہ این کلمہ را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند تعظیماً لامرہ (خواجہ شیراز ے) گفتم کیم دہان ولبت کامراں کنند ۔ گفتا بچشم ہرچہ تو گوئی ہماں کنند ۔

ونیز فرماید کہ ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی
وتوجیہی می خواہد واغلب کہ معنی قولہ کیم بر سبیل استفہام
انکاری باشد وسوال از زمان نباشد فتامل **مؤلف**
عرض کند کہ از کلام خواجہ شیراز مصدر (بچشم کردن)
پیدا است کہ بجای خودش می آید درینجا ہمین قدر
کافی است کہ فارسیان استعمال این بدون موحدہ
بیشتر می کنند باظہار امتثال امر یعنی زید گوید کہ "
زود برو و بیا" ومخاطب جواب می دہد کہ "چشم"
یعنی بالراس والعین وبسر وچشم تعمیل حکم می کنم
پس درینجا (چشم) مخفف (بچشم) است و (بچشم)
مخفف (بسر وچشم تعمیل حکم می کنم) ومعنی لفظی این
بالای چشم وباچشم وبوسیلہ چشم۔ ما بجد ذوق زبان
گوئیم کہ مجرد (چشم) داخل محاورہ باشد نہ (بچشم)
(اردو) بسر وچشم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
سر آنکھوں سے۔ بطیب خاطر۔ خوشی سے **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ بہت خوب۔ جو حکم۔ جی اچھا یہ حاکم
کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی
موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر وچشم کہتے ہیں۔

بچشم آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان (۱) بچشم زخم را گویند یعنی آزاری بکسی رسیدن
وبقول بحر (۲) بزرگ نمودن در نظر کسی ہم صاحبان
مؤید وجامع بمعنی اول قانع وخان آرزو در سراج
بحوالہ برہان ذکر معنی اول ودر چراغ ہدایت
ذکر معنی دوم کنند (سلیم ۵۲) ہرگز مرا بچشم نیاید
فلک سلیم ؛ در حیرتم کہ از چہ بود چشم من کبود "
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۳) بنظر
آمدن چنانکہ " مکتوب تو الی الآن بچشم من نیامد "
یعنی ندیدم اورا ومعنی اول ودوم بر سبیل کنایہ
باشد (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں
پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے " ناحق آنکھوں میں پڑ گیا "
یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا۔ بقول
امیر نظروں میں سمانا۔ (اسیر ۵) مری آنکھوں میں
آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو ؛ شجر رہتا ہے اکثر
سبز دریا کی ترائی سے ؛ دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں بھرنا۔ آنکھوں میں چبھنا۔ امیر مینائی نے
(آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا
معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ؎) تو نے حسن روز
سے بے پردہ دکھائی صورت ؏ پھر مری آنکھوں میں
ہرگز نہ سمایا کوئی ؏ (۳) نظر آنا۔ دکنا۔ دکن میں کہتے
ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول
انند مرادف بچشم کردن بمعنی اعتنا بہ شان چیزی
کردن و برگزیدن (افضلی جربادخانی ؎) غم تو
در دل من ہمچو دزد خانگی است ؏ کہ ہر چہ روز بچشم
آورد بشب دزدد ؏ **مؤلف** عرض کند کہ معنی
حقیقی ایں دیدن است و در نگاہ داشتن و برگزیدن
حاصل آں (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بتوجہ تمام دیدن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
(از چشم خریداری دیدن) کہ گذشت موافق قیاس
است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی
حقیقی ظاہر است کہ خریدار متاع را برای خریداری
بتوجہ تمام می بیند (اردو) خریداری کی نگاہ سے
دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

بچشم خود دیدن استعمال بمعنی حقیقی است و (۲۴۷۰)
(بچشم خویش دیدن) مرادفش۔ بحث ایں باسند استعمال
بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ
بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ؎) ترسم از
دور بچشمش نخورند اہل نظر ؏ بسکہ چوں خواب بہاران
لب او شیریں است ؏ صاحب بحر فرماید کہ بحسد
دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن و آفت
عین الکمال خراب ساختن **مؤلف**) عرض کند
کہ مرادف (باچشم خوردن) است کہ بجای خودش
گذشت و صراحت معنی ہم در انجا کردہ ایم ضرورت
ندارد کہ سند را در معنی داخل کنیم (اردو) دیکھو
باچشم خوردن۔

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و بحر وانند نظر بند کردن (حسن بیگ رفیع ؎) چون کسی از چرخ بگریزد کہ مردم را بچشم ٭ ابروی تہاں پیوستہ می دارد نگاہ ٭ مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردۂ محققین بالا مصدر (بچشم نگاہ داشتن) پیدا است طالب سند دیگر باشیم و گوئیم این مصدر ہم بر زبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن) و نگران بودن۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید کہ بمعنی محبوس است۔ پس نظر بند کردن بمعنی محبوس و مقیّد کردن باشد اندرینصورت در معنی این استعمال (نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است کہ نگرانی محض ورای قید و بند باشد۔ (اردو) آنکھوں میں رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا (ہلال ؎) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں عاشق ان کو ٭ پیک نظارہ نگہبان رہا کرتے ہیں ٭

بچشم در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وقع و وقار داشتن و اعتبار پیدا نمودن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی دوم و سوم (بچشم آمدن) باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بچشم دیدن استعمال۔ صاحب انند گوید کہ خبر احتمال صدق و کذب ہر دو دارد امّا وقتی کہ گفتہ شود "بچشم خود دیدہ ام یا بگوش خود شنیدہ ام" اصلا کذب را دراں دخلی نباشد و برینقیاس بپا ایستادن و بپا رفتن (امیر خسرو ؎) رفتن جانرا بچشم خود ندید ٭ ہیچکس ٭ من بچشم خویش می بینم کہ جانم می رود ٭ (سعدی ؎) بچشم خویش دیدم در بیابان ٭ کہ آہستہ سبق برد از شتابان ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن) پیدا است کہ بجای خود و خویش گذشتہ (بچشم دیدن) ہم ہمان مقصد پیدا کند کہ مخفف آن است یعنی لفظ خود و خویش درین محذوف است واین ترجمہ (رأی العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا۔

بچشم روشنی کسی رفتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ برای مبارکباد کسی رفتن
کہ چشم روشنی مبارکباد است (تاثیرے) حرف
از فروغ روی تو ہرگاہ می رود؛ بخجلت بچشم روشنی
ماہ می رود؛ (مرزا جلال اسیرے) برق نگاہ گرم
تو آئینہ را گداخت؛ آتش بچشم روشنی خارہ می رود؛
(ابوطالب کلیمے) بچشم روشنی داغہای کہنہ روم؛
تبسمش نمک تازہ در نمکداں کرد؛ صاحبان بحر و
انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل
این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم
روشنی) و این مرکب وضع شد برای مژدۂ میلاد
کہ مولود را نور دیدۂ پدر گویند و مجازاً برای ہر یک
مژدہ مستعمل شد یعنی برای غیر مولود ہم پس (چشم
روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت
برای مبارکباد یعنی رفتن برای تہنیت دار (اردو)
مبارکباد کے لئے جانا۔ تہنیت کے لئے جانا۔

بچشم شنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
و بحر و انند و کنایہ از دیدن (وحیدے) روشن گہر
بود ز نسب نامہ بے نیاز؛ بشنو بچشم دعوی دُرّ یتیم را؛
مؤلف عرض کند کہ صاحب موارد شنیدن را
بمعنی دیدن باستناد ہمین شعر آوردہ و صراحت
ماخذش ہم در اینجا کنیم (اردو) دیکھنا۔

بچشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
و جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از انتخاب کردن۔
(خاقانیے) مارا بچشم کرد کہ تا صید او شدیم؛ زاں
پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت؛ صاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) چشم رسانیدن (کہ چشم
زخم رسانیدن است) صاحب برہان بذکر معنی اوّل
و دوم فرماید کہ (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع
ہمزبانش و وارستہ بذکر معنی اوّل گوید کہ (۴) وقع
و وقار گذاشتن (طغرائے) جام جم خویش را بچشم کنند؛
چون در آید بچشم جانانہ؛ صاحب بحر ذکر ہر چہار معنی
بالا کردہ و صاحب مؤید بر معنی دوم و سوم قانع و
خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم بہ نقل الفاظ

رشیدی کند و گوید که بعضی بمعنی تند و تیز نگریستن نوشته
اند و این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جا داده
مؤلف عرض کند که تعریف استعاره را فراموش
کرد تا کنایه را استعاره پنداشت و بتحقیق ما (۵) عزیز
داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیراز ه)
بچشم کرده ام ابروی ماه سیما را ؛ خیال سبز خطی نقش بسته ام
جائی ؛ مخفی مباد که مقصود وارسته از معنی چهارم جز این
نباشد که چیزی را بی توقیر کنند و سبک دانند و این کنایه
ایست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنهان و مخفی
کردن چنانکه از سند طغرا می کشاید۔ (اردو) (۱) منتخب کرنا
نگاه میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴)
ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا۔ بقول امیر عزیز رکھنا
(صبا ه) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار میں ؛
رکھتے ہیں آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے ؛

بچشم کسی شیرین کردن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و انند خوش آئنده کردن۔ (صائب ه)
گوشه گیران را بچشم خلق شیرین کرده است ؛ خال
مشکینی که در کنج دهان یار ماست ؛ **مؤلف** عرض کند
که معاصرین عجم و محققین اهل زبان ازین ساکت
از سند کلام صائب بچشم بینندگان مقبول کردن
پیدا است (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا۔

بچشم کم دیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و انند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بهار گوید
که بچشم حقارت دیدن است **مؤلف** عرض کند
که باضافت توصیفی چشم باشد و کم درینجا بمعنی
حقارت۔ حیف است که سند استعمال پیش نه شد
خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم برزبان
ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت (اردو)
آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا۔
(آتش ه) شمعوں کو تو نے دل سے پروانوں کی
اتارا ؛ آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دے ہیں تو
(حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بچشم کننده مردم | اصطلاح۔ بقول انند
بحواله فرهنگ صراح آنکه چشم زخم بمردم رساند۔

مؤلف عرض کند کہ مصدر (بچشم کردن) بمعنی
بچشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از ہمان است
دیگر ہیچ (اردو) نظر لگانے والا۔ چشم زخم پہنچانیوالا۔

(۲۶۱) **بچشم گران شدن** مصدر اصطلاحی۔ ناگوار
و بار شدن در چشم۔ از قبیل بر دل گران شدن) صاحب
ھ) اوّل زرشک محرم سرمہ دلاغ بود ؛ چون خواب
رفتہ رفتہ بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا
بقول اسیر۔ آنکھ میں چبھنا۔ ناگوار ہونا۔

(۲۶۲) **بچشم گفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)
قبول کردن مؤلف عرض کند کہ حقیقت (بچشم)
بجای خودش گذشت و این معنی در محاورۂ فارسیان از
(بچشم گفتن) پیدا می شود کہ چون حکم را قبول کنند گویند
"بچشم" حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بہ تحقیق ما
(۲) اشارہ بچشم کردن ہم سند این از کلام حافظ شیراز بر لفظ
(بچشم گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا۔ بہت خوب کہنا بسر و چشم
کہنا (۲) آنکھ سے اشارہ کرنا۔ امیر مینائی نے آنکھوں میں باتیں کرنا بایں
فرمایا ہے اشاروں میں باتیں کرنا (انشا ھ) غیر سے کرتی تھے آنکھوں
ابھی باتیں تم ؛ تاہم بھی آپہونچے ہیں کیا عین اشارات کے وقت

(۲۶۳) **بچشم نگاہ داشتن** مصدر اصطلاحی۔ سخت
این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحہ صاحب برہان فرماید کہ اسلحہ کہ نامعلوم
و بقول جامع سلاح غیر معلوم۔ صاحب شمس فرماید کہ نام یکی از صلحا (وای برنقل نویس مطبع کہ اسلحہ را صلحا
نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بنچک بہ نون است و ہم او بر بنجک بہ نون اوّل جیم
عربی مفتوح گوید کہ نوعی از تیر مرادف تبرزین و تبرکی بنجق واغلب کہ ہر دو یکی است چون تبانی در
فارسی نیست فارسیان بکاف خواندہ اند۔ صاحب برہان بر بنجک گوید کہ با جیم فارسی ہم آمدہ و ترکان بنجق
خوانند و تبرزین بہ فوقانی اوّل مفتوح و موحدۂ ثانی مفتوح بقول برہان نوعی از تبر کہ سپاہیان در پہلوی زین اسپ بندند صاحبان
لغات ترکی کہ کنز از بنجق بنون اوّل ساکت۔ صاحب لغات ترکی بیچاق را بکسرۂ موحدہ و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آوردہ

وخان آرزو در چراغ ہدایت سنجاق را بہ نون اوّل وجیم عربی دوم نام سلاحی نوشتہ وصاحب کنز بہ بچقی بموحدہ اوّل وجیم فارسی دوم وقاف وتحتانی آخر فرماید کہ بترکی سکّین را گویند وصاحب انند برنجاک بہ نون وجیم عربی مفتوح فرماید کہ مبدّل ومخفف ناجخ کہ بترزین باشد وگوید کہ بترکی نجوق بقاف باشد۔ صاحب برہان ہم ذکر ایں کردہ **مؤلف** عرض کند کہ نجوق بہ نون اوّل وجیم فارسی وقاف در لغات ترکی یافتہ نشد نمیدانیم کہ خان آرزو ودیگر بعض محققین چطور ایں را لغت ترکی قرار دادہ اند وبچاق را بہ موحدہ اوّل وجیم فارسی والف وقاف بمعنی کارد معتبر دانیم کہ صاحب لغات ترکی تصدیق ایں کردہ۔ پس بچک مبدّل ومخفف ہمین باشد کہ فارسیان الف را تخفیف کردند وقاف را بہ کاف بدل کردند چنانکہ باق وباک وقند وکند۔ پس بچک بمعنی کارد باشد واگر مبدّل نجک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون بہ موحدہ یا بالعکس آں خلاف قیاس است واگر معنی بچک بمعنی تبرزین متحقق می بود ہمین تبدیل را خلاف قیاس وسند اوّل ایں قسم تبدیل قرار می دادیم اکنون چارہ جز ایں نیست کہ سلاح نامعلوم را کارد قرار دہیم وبچاق را ماخذ (اردو) چھری مؤنث دیکھو بچاق۔

بچکم بقول برہان۔ بفتح اوّل وکاف بروزن شبنم (۱) خانہ تابستانی و(۲) خانہ کہ اطراف آنرا شبکہ کردہ باشند و(۳) ایوان وصفہ وبارگاہ را ہم گویند و(۴) بمعنی گرگ ہم آمدہ کہ بعربی ذئب خوانند وبکسر اوّل ہم درست است۔ صاحب جامع بذکر معنی سوم وچہارم معنی اوّل ودوم را واحد پندارد وفرماید کہ خانہ تابستانی کہ اطراف آں را شبکہ کنند۔ خان آرزو در سراج ایں را مرادف بشکم بشین معجمہ دوم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل ایں بر بجکم بہ جیم عربی دوم گذشت بمعنی اوّل ومعنی دوم داخل معنی اوّل است چنانکہ صاحب جامع نوشتہ طرز بیان برہان در ہر دو فرق پیدا کند دیگر ہیچ ومعنی سوم

مجاز معنی اوّل که خانهٔ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفه و بارگاه استعمال کردند نسبت معنی چهارم
عرض می شود که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند و آن درنده ایست معروف ندگرا
صاحب محیط برگرگ فرماید که بضمّ کاف فارسی و سکون رای مهمله و کاف فارسی لغت فارسی زبان است و بیونانی
بعربی ذئب و خطائف و ذواله و سرحان و سلق و قسام و شندمان و قلوب و قلیب و عسار و عسور
و عسار و عساس و عسعس و عسعاس و بترکی خورد و بهندی بھیڑیا و بلغتی بک نامند آن حیوانی است
معروف خاکستری رنگ - جبری النفس - دندانش متخلل یعنی بعضی در بعضی میند و بر گرسنگی صبر
می کند و باخذ هوا گاهی زندگانی می کند و در شکم آن حرارتی است که بدان استخوان مصمت هضم می کند
مگر خستهٔ خرما - و مثل سگ جفتی کند بالتهام ولهذا گفته اند که در حالت جفتی کشتن آن بااده سهل باشد
و از عجیب امر آنست که بیک چشم خواب کند و بچشم دیگر بیدار می باشد و چون آنرا بچوب و شمشیر بزنند
و زخمی شود از آن آواز نیاید تا آنکه بمیرد و حاسهٔ شمّ آن قوی می باشد حتی که مشموم را از یک فرسخ
ادراک می نماید و گویند تا گرگ دیوانه نشود گوشت آدمی نمی خورد و چون بوی خون بشمد و یا بوی
آدمی خون آلوده شمد نگذارد او را تا ندرد هر چند آن آدمی قوی و زور آور و سلاح پوش باشد و اکثر
آنرا وقت صبح خواب می آید مثل سگ و گویند چون برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد و گرگ گیاه
نخورد مگر وقتیکه رنجور گردد مانند سگ و گربه و قضیب جمیع حیوانات از عضله و عصب است بغیر
روباه و ذکر گرگ که استخوان است بالای آن عروق و رباطات پیچیده در پوست کشیده - بالجمله
طبع آن گرم و خشک در سوم و گیلانی گوید که آن گرم مزاج است و سرگین آن شدید الحرارت
و قوی التحلیل و جهت همه امراض ظاهری و باطنی حادث از سردی مفید و چون تعلیق آن بر سر نیزه کرده

در مزرع نہند کبوتران وغیرہ آنہا نیایند وکسی کہ تعلیق چشم راست آں بر خود نماید از درندگان خوف نکند بلکہ
ہیچ درندہ براں ظفر نیابد وچون از جلد آں طبل سازند ومیان طبلہای دیگر بنواز ند از آواز آں جملہ طبلہا شق
گردد وچوں بسرگین آں در جای بخور نمایند موشان از انجا بگریزند واگر چشم آں بر طفل آویزند در خواب
نترسد ودندان آں وقطعہ جلد آں ہمین عمل دارد وچون دم آں در مسکن بزہا اندازند از خوف آں
ہلاک شوند وچون در چراگاہ گاو بیاویزند ہر چند کہ گاو گرسنہ باشد اصلا دراں داخل نہ شود۔ وچوں
آنرا در دروازہ قریہ دفن کنند گرگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت دو شخص باہم آں
چنانچہ رسم اہل تکسیر است بر جلد بز کہ آنرا گرگ خوردہ باشد بنویسند میان آنہا اصلا محبت باقی نماند
وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد (الخ) (اردو) ۱ و ۲ - دیکھو
بجکم (۳) ایوان بقول امیر۔ فارسی - مذکر - محل - مکان (ظفر ؎) رہانہ آکے وہ ایوان چشم میں کیسے ز
مژہ سے میں نے عبث سائباں بنایا تھا، (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے۔

بچگان بقول انند بالفتح بتخفیف وتشدید جیم فارسی کودکان وطفلان وشیرخواران (خاقانی
؎) ابراز ہوا بر گل چکان ماند بزنگی دایگان ؛ در کام رومی بچگان پستان نوبر داختہ ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ جمع بچہ بقاعدہ فارسی کہ بحذف ہای ہوز آخرہ کاف فارسی بعوض آں زیادہ کردند و
الف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچے مذکر۔ بچہ کی جمع بحالت اضافت بچوں جیسے''
بچوں کا کھیل۔ صاحب آصفیہ نے بچی پر لکھا ہے اسم مؤنث۔ چھوٹی لڑکی۔ دختر (الخ) اس کی
جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچیوں جیسے'' بچیوں کی آواز''

بچگان افگندہ اصطلاح بقول مؤید بحوالہ تنبیہ الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوار شدہ وخوار کردہ

و (۳) برزمین افگندہ صاحب ہفت ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ دیگر معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (افگندن بچگان) یا (بچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست کہ اینطا اسم مفعولش گیریم و اگر سند استعمال این اصطلاح پیش شود توانیم گفت کہ چون بر حاملہ ظلم شود حمل را می افگند یعنی سقوط حملش می شود پس ازین نتیجہ ہر سہ معانی بالا را بر سبیل کنایہ پیدا توان کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کردہ شدہ نباشد طرز بیان شان بغلط انداز د بالجملہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم۔ ظلم کیا ہوا۔ گرفتار ظلم (۲) خوار۔ ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا۔

(الف) بچگان چشم

(ب) بچگان دیدہ

اصطلاح۔ بقول بحر ہر دو مرادف یکدیگر (۱) قطرات اشک (۲) مردمک چشم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی کنایہ باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک ہم گفتہ اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم۔ صاحبان مؤید و ضمیمہ برہان و ہفت و انند (ب) ذکر معنی اول کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگور۔

بچگان رز

اصطلاح۔ بقول بحر شاخہای تاک بہار گوید کہ کنایہ باشد (استاد فرخی ؎) ز زبان ز بچگان رز زناں باز کرد پوست ز نامہربانی از چہ قبل کرد مہرگان **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث۔

بچل بقول برہان و جامع و ہفت و سراج و انند بر وزن کچل شخصی را گویند کہ پیوستہ لباس خود را ضائع کند و چرکن و ملوث گرداند **مؤلف** عرض کند کہ بہ بای فارسی ہم می آید۔ اسم جامد فارسی زبان باشد بہ بای فارسی و این مبدل آن کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب (اردو) وہ شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے۔

بچم بقول سروری و برہان و جامع و سراج۔ بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام رشاکر بخاری ؎

بہ چرا نہ شکر کنم نعمت تراشب و روز ؎ کہ از تو اختر من سعد گشت و کار بچم ؎ و فرماید کہ بچم بمعنی نظام و رونق است (۲) امر چمیدن (شیخ سعدی ؎) یکی سر برار از گریبان غم ؎ بآرام دل با جوانان بچم ؎ صاحب مؤید بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند کہ چم بہ جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراستہ می آید پس بچم بمعنی اوّل مزید علیہ چم باشد بہ موحدہ زائدہ در اولش اندرینصورت باید کہ بفتح اوّل خوانیم وکسرہ اوّل را غیر از تصرف محاورہ ندانیم و بمعنی دوم امر حاضر چمیدن است بہ بای زائدہ مکسور واز سند اوّل مصدر مرکب (بچم گشتن کار) بمعنی آراستہ شدن و نظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اوّل آراستگی و نظام باشد و معنی دوم خرامان شو و صراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۳) بچم را بمعنی بچہ من نوشتہ و این بفتح اوّل پس مخفف بچہ من بحذف ہای ہوز و نون آخر باشد بتصرف محاورہ فارسیانست و بس (اردو) (۱) آراستگی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ زیبایش ۔ سجاوٹ ۔ نظام ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ترتیب انتظام ۔ آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچہ ۔

بچند بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بچقدر و بچہ قیمت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و موحدہ اوّل زیادہ کردہ اند بر لفظ چند کہ برای کمیت باشد و موحدہ بمعنی معاوضہ چنانکہ برمعنی یازدہ ہشت گز پس معنی این (بمعاوضہ چقدر) و تخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر ۔ بقول آصفیہ اردو ۔ استفہام مقداری ۔ کتنا ۔ کس اندازے ۔ کس وزن اور تعداد کی ہو ۔ فق

بچنگ افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از گرفتار پنجہ کسی شدن و بقبضہ در آمدن (ظہوری ؎) کنجشک دل فتادہ بچنگ عقاب عشق ؎ گلبانگ بلبلان ہمہ تحسین زاغ ماست ؎ و مخفی مبادا کہ از سند ظہوری (بچنگ فتادن) پیدا است نہ افتادن

عیبی ندارد کہ فتادن مخفف افتادن است (اردو)
گرفتار ہونا کسی کے قبضہ میں آنا کسی کے پنجہ میں
گرفتار ہونا۔

بچنگ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقبضہ
کسی دادن است (صائب ہ) نسپردم بچنگ عشق
آتش دست اگر دلرا؛ من عاجز چہ با این بیضۂ فولاد
می کردم؛ (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا۔ کسی کے
پنجہ میں گرفتار کرا دینا۔

بچنگ و دنداں راہ یافتن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ۔ بصعوبت راہ
یافتن۔ مؤلف عرض کند۔ کہ بچنگ و دنداں
عقدہ کشائی کنند واز ہمین عمل برسبیل کنایہ
معنی صعوبت و دقّت حاصل می شود۔ موافق
قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند کہ
کلام نظامی را نقل نہ کرد (اردو) مشکل اور صعوبت
اور دقّت کے ساتھ راہ پانا۔

(۱۷۶۵)

(الف) بچواک (الف) بقول انند۔ بفتح اوّل وسکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکہ زبانی
(ب) بچوہ بزبانی ترجمہ کند و فرماید کہ آں ترجمہ را (ب) بالفتح بچوہ گویند صاحب شمس
برذکر (ب) قانع مؤلف عرض کند کہ ہمین دو لغت بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید وبقول
معاصرین رزدشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند وپاژند بمعنی ترجمہ۔ واین بہ بدل
آں کہ بای فارسی بعربی بدل شود چنانکہ اسپ واسب پس ہای ہوز آخر (ب) را بالف بدل
کردند چنانکہ خارہ وخارا وکاف نسبت در آخرش زیادہ کردند چنانکہ سنگک پس معنی لفظی
(الف) منسوب بہ ترجمہ باشد وکنایہ از مترجم۔ خان آرزو بر (پچواک بہ بای فارسی وجیم فارسی) نذکر
ہر دو معانی فرماید کہ در سروری لغت اوّل ہم بمعنی ترجمہ آمدہ ولیکن بدینمعنی پچواک صحیح باشد زیتواند
کہ این لفظ ماخوذ از پچو باشد کہ مخفف آں پچ بمعنی آہستہ گفتن بود وکلمہ اک برای نسبت باشد پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہ دیگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اوّل خواہد بود نہ فتح (الخ) ماگوئیم کہ نسید انیم کہ بچ و بچور بمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود خان آرزو ہم بچ و بچور ابجای خودش نہ نوشت (بچ بچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن ہیچ تعلق بلغت بچہ اک ندارد محقق باخبر تصنیف لغات ہم می کند۔ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) (الف) مترجم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبھاشیا (ب) ترجمہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ انتہا۔

بچہ | بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ۵۲) افگندہ بساط عشرتی دو وارم ز ہر یک بچہ ببر چو شطرنج کبیرم۔ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند نقش نگار دو از حقیقت معنی دوم خبر ندارد آفرین بر وکہ بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کر دیعنی (۳) بچہ بفتح اوّل و کسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچہ کبیر) می آید۔ نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیّت در اوّل کلمہ چہ باشد و بس (اردو) (۱) بچہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی عمر کا۔ بالک۔ ننّا۔ طفل شیر خوار۔ دودھ پیتا۔ بال۔ کودک۔ چھوٹی عمر کا جانور۔ (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے۔ کس واسطے کیوں۔ کس وجہ سے۔

بچہ آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر	مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچہ زادن صاحب آصفی

ذکر این کردہ (خسرو ؎) سگ آورد بچہ گر ہفت وہشت کس نخورد ؛ دو سہ بحیلہ بود در دہی و در کوئی ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچہ جننا۔

بچۂ امّی اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱) خون سرخ و (۲) انچہ منسوب باشد بشہر بحرین۔ مؤلف عرض کند کہ امّی بقول منتخب بالضم و تشدید میم ویا آنکہ خواندن ونوشتن بتواند یا آنکہ بصفت امّی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد وبقول غیاث واند منسوب بہ اُم یعنی مادر یعنی کسی کہ پرورش در ایام طفلی او بمیرد واز تربیت پدر محروم بودہ در کنف مادر یا دایہ پرورش یابد۔ پس خون سرخ را بچہ امّی گفتن کنایہ باشد غیر لطیف ونمیدانیم کہ از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست وخود او ہم تعریف شہر بحرین بجای خودش نکرد و معاصر عجم ازین اصطلاح ساکت ومحققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ مذکر (۲) بحرین کے شہر سے نسبت رکھنے والا (بی مبنی)

بچۂ انگور اصطلاح۔ بقول بہار وبحر وانند کنایہ از شراب انگور (میر معزی ؎) آراستہ بزم تو پر از بچہ حور است ؛ از بچہ حور ابستان بچۂ انگور ؛ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از قبیل دختر رز کہ شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب مؤنث۔

بچہ باز اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار وبحر امرد پرست (فوقی یزدی ؎) ما بنگی و رندو بچہ بازیم تو دیوانہ کون خوش تماشیم ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچہ بازی کنندہ وکنایہ از لوطی ومغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر۔ امرد پرست۔ شاہد باز۔ بچہ باز۔ کودک باز۔ لوطی بہ مغلم۔

بچہ بر آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند بمعنی بچہ زادن وبسند این کلام خسرو را بشیر کنند

کہ برآمدن بچہ آوردن) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ این مخصوص باشد برای جانوری کہ از بیضہ خود بچہ برآرند و (بچہ آوردن) عام باشد کہ گذشت اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے)۔

بچۂ پیر اصطلاح - بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بہ تشدید و تخفیف (۱) معروف و (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر مثل پیادہ - صاحب نقلش بر داشت (سلیم ؎) افگندہ بساط عشرتی دو واریم تو ہر یک بچۂ پیر چو فرزند کبیر تو رلہ بردار ش ٹیک چند بہار بر (بچہ) می فرماید کہ مجرد بچہ بہ تشدید و تخفیف قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آں مانند پیادہ بود و در شطرنج متعارف و بند قول خود ہمان شعر سلیم را بہ الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند (؎) افگندہ بساط عشرتی دوواریم تو ہر یک بچہ ببر چو شطرنج کبیر **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است بترکیب اضافی و معنی دوم پیدا کردۂ خان آرزوست کہ (بچۂ ببر) را کہ بہ ہر دو موحدہ بود بہ بای فارسی اوّل و تحتانی دوّم عوض بای دوم (بچہ پیر) کرد حالا ضرورت معنی شعر پیش آمد برای آنکہ معنی اصطلاحی (بچہ پیر) قائم کند - پس در مصرع اوّل (دوّاریم) را بہ تبدیل دال مہملہ واو و واو دوم بہ دال (دواریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد و روح سلیم را پریشان کرد - پس از آن (بچہ پیر) را بمعنی (قسمی از مہرہ ہای شطرنج کبیر مثل پیادہ) قائم کرد و غور نہ کرد کہ اندرین صورت بعد تصرفات مکروہہ بالا ہم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذش (بہار) ہمین معنی دوم را از (لفظ) بچہ پیدا کرد یعنی باستناد ہمین شعر بر لفظ (بچہ) نقل معنی دوم کرد و جرأت نکرد کہ بجوا ستاد خود دست تصرف خود بر ہر دو مصرع بالا دراز کند و ہمین احتیاط او را مجبور کرد کہ معنی دوم پیدا کردۂ استاد خود را بر مجرد لفظ (بچہ) قائم کند زیرا کہ در سند او (بچہ پیر) نبود وای بر محققین مابعد کہ نظر بر اعتبار

خان آرزو و بہار نقلش برداشتند و باوراق تالیف
خود ہا نگاشتند ۔ حقیقت این است کہ (بچہ پیر)
نام مہرہ شطرنج کبیر نیست و در شطرنج کبیر شطرنج
دیگر غیر از شطرنج متعارف نیامدہ و ہیچ محقق مصطلحات
ذکرش نکردہ تا آنکہ خود خان آرزو و بہار ہم ذکر
مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکردند مخفی مباد کہ
فارسیان شطرنج کبیر مہرہ ہای صف اول شطرنج
متعارف را گویند یعنی ہر دو فیل و شتر و اسپ و شاہ
و وزیر کہ قد و قامت شان بزرگ از مہرہ ہای صف
دوم است ۔ مہرہ ہای صف دوم را شطرنج صغیر
نامند کہ پیادہ ہای کوچک قد در دست معاصرین عجم
تصدیق این می کنند ۔ پس شاعر گوید کہ بساط عشقی
انگندہ دو کار و سیار می باشیم دہ ہکی را از ما بچہ در براست
چنانکہ شطرنج کبیر را پیادہ در بر اوست یعنی پیش
ہر یک مہرہ کلاں صف اول پیادہ کوچک قامت
در صف دوم بچہ را مانند در بر ۔ این است حقیقت معنی
شعر و تصرفات خان آرزو در لفظ و معنی دیپیر دیگی محققین

ما بعد بدون غور و تعمق ۔ حاصل اینست کہ معنی دوم
(بچہ پیر) بیان کردہ خان آرزو ایجاد بندہ را ماند اگرچہ
کنندہ باشد و سندی ندارد ۔ معاصرین عجم ازین معنی
بی خبر اند و محققین زباندان ہمچوں سروری و ناصری
و جامع و برہان ذکر این نکردہ اند ۔ جا دارد کہ بترکیب
توصیفی (۳) بچہ پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم کہ ہمچون
بچگان حرف می زند و عقل ندارد ذوکار از تحقیق
نگیرد ۔ قائل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ ۔ مذکر ۔
(۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے
مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیدلوں کی
مانند ہے (۳) پیر نابالغ ۔ بقول آصفیہ ۔ بوڑھا بالا
بیوقوف ۔ بوبک ۔ وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی
باتیں کرے ۔ مذکر ۔

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد مثل صاحبان خزینۃ
والامثال فارسی ذکر این کردہ اند صاحب محبوب الامثال
شین معجمہ بر آخر (مادر) زیادہ می کند و ہر سہ محققین از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ

فارسیان ایں مثل را بضرورت سعی و تدبیری زنند۔ گویند کہ در ہر کار سعی و طلب شرط است گریۂ بچہ ہم سعی را ماند کہ بی آں مادر شیر نمی دہد (اردو) بن مانگے ماں بچہ کو دودھ نہیں دیتی۔" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچہ حورا | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از ساقی محبوب کہ گویا از حور زادہ است۔ سند ایں بر (بچہ انگور) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ الف آخر در حورا زائد است و بس چنانکہ دانا و دانیا مخفی مباد کہ حورا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید تن و سپید و سیاہ چشم کہ سپیدی و سیاہیش بکمال باشد پس جادارد کہ دریں اصطلاح ہمیں لغت عرب را مضاف الیہ دانیم کہ ضرورت الف زائد بقاعدۂ فارسی باقی نماند فالآخر اولی من الاول۔ (اردو) ساقی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شراب پلانے والا۔

بچہ خور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ۔ مرادف بچہ خورشید۔ (۱) کنایہ از لعل و یاقوت و زر و نقرہ و دیگر جواہر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگ را بچہ خور در شکم است۔ صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) علتی را نام است کہ در بچہ دان طفل را تلف کند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب اضافی است و حاصل معادن را بچہ خور ازاں نام کردند کہ جواہر و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بعض اطبای معاصر گویند کہ ایں مرض در رحم واقع می شود بسبب امراض خبائث صاحب نطفہ کہ جنین را نقصان رساند و پیش از وقت سقوط حمل شود (اردو) (۱) جواہر اور فلزات کو فارسیوں نے بچہ خور کہا ہے۔ مذکر (۲) ایک مرض کا نام فارسی میں بچہ خور ہے جو رحم میں بچے کو تلف کر دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض آتشک میں مبتلا رہنا ہے۔

بچۀ خورشید اصطلاح - صاحب سروری در ملحقات گوید که کنایه از جواہر و فلزات است و صاحب جہانگیری در ضمیمہ این را مرادف بچۀ خور گفته و صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچۀ خور) کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچۀ خور -

(الف) **بچۀ خونی** اصطلاح - بقول جامع
(ب) **بچۀ خونین** و (جہانگیری در ضمیمہ) (ب) کنایہ از اشک باشد (حکیم خاقانی ؎) ہر دم ہزار بچۀ خونین کنم بخاک ٭ چوں لعبتان دیدہ بزادن درادرم ٭ و بقول برہان بحر و سراج کنایہ از اشک گلگون - صاحبان مؤید و رشیدی و ہفت ذکر (الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان و غمدیدگان را باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است - بمعنی حقیقی اشک منسوب بخون - یای نسبت در آخر اول است و یا و نون نسبت در آخر دوم - معنی بیان کردۀ جامع و جہانگیری کہ عام است از تخصیص خون دست نمی شود - پس اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو اشک خونین -

بچہ دار اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این اصطلاح نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت مؤنث (۲) حاملہ بقول آصفیہ - عربی پیٹ والی زن باردار - وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو مؤنث

بچہ دان اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی زہدان و رحم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر - رحم - کوکھ - وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے -

بچہ در شکم و نامش مظفر مثل - صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان

چوں شہرت چیزی بیش از وقت بینند این مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "پیٹ پڑی بوند اور نام رکھا محمود"

بچہ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ از موہای زیرلب فرودین (ملا ابوالبرکات منیر) ۵ بچہ بازی اگر نمید اند بچۂ ریش را نہادہ چرا؟ مؤلف عرض کند کہ این موی چند متصل بارِیش بر بلندی لب زیرین بچہ راماند بمقابلۂ ریش دیگر، ہیچ مرکب اضافی است (اردو) بچی - بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔

بچّہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت - مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲) پیدا شدن بچہ - لازم معنی اوّل کہ زادن بقول سوار دلازم ومتعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بچہ جنّنا (۲) بچہ پیدا ہونا۔

بچّۂ طاؤس اصطلاح بقول رشیدی و شمس (۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل ویاقوت - مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ولیکن وجہ کنایہ پیدا نیست ومعاصرین عجم ازین ساکت و محققین اہل زبان ذکر این نہ کردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو باکند۔

بچۂ طاؤس علوی اصطلاح - بقول (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲) آتش و (۳) یاقوت ولعل باشد - صاحب برہان بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان بحر وبہار عجم وسراج (مؤید بہ حوالۂ قنیہ) و (ناصری در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب گرفتہ اند واضافت بچّہ بسوی او کردہ اند پس قیاس متقاضی آنست کہ آتش ویاقوت و روز روشن را (بچۂ طاؤس علوی) گوئیم کہ این ہر سہ از آفتاب

پیدا شده اند چنانکه (بچۂ خورشید) و خود آفتاب را بدین نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد مقابل طالب سند۔ استعمال باشیم۔ خصوصاً برای معنی اوّل۔ صاحب ناصری که از اہل زبانست۔ بر نقل برہان قناعت کرد و حق تحقیق زبان خود را ادا نه کرد۔ مخفی مباد که اگر (طاوس علوی) کنایۂ فلک را گوئیم اندراں صورت معنی اوّل درست می شود که بچۂ فلک آفتاب را تواں گفت لیکن فارسیان (طاوس علوی) فلک را نه گفته اند و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو باکند۔ (۴) دن۔ مذکّر۔

بچۂ طاوس علوی آشیان اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت وانند کنایه از اخگر است که (طاوس علوی آشیاں) آتش باشد چرا که عنصر اعلیٰ است **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است زیرا که اخگر بچۂ آتش است حیف است که سند استعمال پیش نه شد۔ صاحب جہانگیری بر (بچۂ طاوس علوی) از حکیم خاقانی سندی آورده که بکار این می خورد (ع) دفع سرما را قفس کردند زاہن پس درو بچۂ طاوس علوی آشیان افشانده اند۔ (اردو) دیکھو اخگر۔

بچّه طنّازی اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار بمعنی طفل عشوه گر **مؤلّف** عرض کند که به تحتانی آخرۂ مجہول که برای وحدت است۔ مرکّب اضافی باشد بمعنی خودش (اردو) عشوه گر لڑکا۔ مذکّر۔

بچّه کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر وانند بمعنی بچه زادن (امیر خسرو ع) خرسندئی است دارو استروئی حرص تو کاز و نزاید بچه ہی تواماں کشد تو **مؤلّف** عرض کند که زادن بمعنی لازم و متعدّی ہر دو آمده و بخیال ما این مخصوص است برای متعدّی (اردو) بچّه جننا۔

بچہ کو اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ را گویند و آنرا خشوک و سند وسندرہ وفغاک نیز خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط خوانند۔ صاحبان برہان وجامع وبحر بہ نقل عبارت جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند مؤلف عرض کند کہ فک اضافت (بچۂ کو) باشد کہ معنی لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد واین معنی حقیقی است صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت اگر از ین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اوّل حاصل می شود کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ می اندازد و عمّال سرکار او را برمیدارند و پرورش کنند۔ صاحب مؤید ہمین را بچہ کوی بزیادت تحتانی در آخر نوشتہ وصاحب شمس بزیادت موحدۂ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ۔ ایہمہ تصرّفات موافق قیاس وفضول است۔

(اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر ولد الزّنا۔ زنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا ہوا ہو) (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اُس کی ماں نے جن کو کوچہ میں پھینکدیا ہو۔ مذکّر۔

بچّہ مچّہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار تابع مہمل باشد مؤلف عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است دیگر ہیچ (اردو) بچّہ کچّہ۔ بچّہ وچّہ۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے ”ان کو بچّہ وچّہ نہیں ہے“

بچّۂ مینا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر میم وسکون تحتانی ونون بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است وموافق قیاس کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچۂ نو اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وبحر وسراج بفتح نون وسکون واو (۱) حادثہ باشد

گویند که تازه بهم رسیده باشد و (۲) نتیجهٔ هر چیز و (۳) شاخهای تازه و شگوفه های نو رسیده - بهار معنی دوم را ترک کرد - جا دارد که داخل معنی اوّل کرده باشد - صاحبان مؤیّد و هفت بر (بچهٔ نو بر آورد) می فرمایند که یعنی نتیجهٔ نو پیدا کرد مؤلّف عرض کند که کنایه باشد و بس (اردو) (۱) نیا حادثہ - مذکّر (۲) ہر کام کا نتیجہ - مذکّر (۳) نئی شاخیں - مؤنّث - نئے شگوفے مذکّر -

بچه های یک وجبی | اصطلاح - بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدّین شاه قاجار - بچّه خرد باشد مؤلّف گوید که کهن سالان عجم استعمال این بجائی کنند که تحقیر مقصود باشد گویند که بچه های یک وجبی - دعوی همسری با ما دارند (اردو) ایک بالشت کے بچّے - دکن میں کہتے ہیں " خدا کی شان ہے کل ہمارے سامنے کے ایک بالشت کے بچّے آج ہم سے برابری کا دعوے کرتے ہیں " (بالشت بھر کے بچّے) بھی کہتے ہیں -

پچیز | اصطلاح - بقول برهان و مؤیّد بکسر اوّل بر وزن ستیز کهین و کوچک ترین و کمینه و کمترین هر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل این برداشت و تحقیق را بما گذاشت صاحب جامع فرماید که مخفّف بی چیز است - صاحب هفت بفتح اوّل آورده گوید که بکسر هم می آید مؤلّف عرض کند که مرادف ناچیز باشد که ناکاره و نابکار و ناکس و بیقدر و هیچ را گویند - صاحب بحر بر ناچیز گوید که محقّر و فرومایه باشد پس جز این نیست که محقّقین بالا در تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کرده و معنی حقیقی را از قیاس دور کرده اند - سند استعمال پیش نه شد که تصفیهٔ آخر می کردیم ولیکن معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند و حالا بر زبان شان پچیز متروک است و ناچیز مستعمل - صاحب هفت بر مأخذ غور نکرد که بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیّه

فارسی۔ بے حقیقت۔ ناکارہ۔ نابکار۔ بیقدر۔ ناکس۔ ہیچکارہ۔ نکما۔ ہیچ پوچ۔ ذلیل و خوار۔

بچیزی برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند گوید کہ بآورد و آ۔ و مانند آں مضاف کنند بمعنی (۱) بند کردن در و غیر آں و ازین ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین بر زبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت (اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا۔

بچیزی بہا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند قدر و مقدارش گذاشتن۔ صاحب بحر ہمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت (بچیزی بہائی دادن) قائم کردہ معنی با وارستہ متفق (مومن استر آبادی ؎) پر بہائی مدہ بہر رقیب ؛ قیمت طاعت ریا معلوم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند۔ مصدر ربہا بچیزی دادن پیدا ست کہ بمعنی بہای چیزی دادن است معنی بیان کردۂ وارستہ و انند اصلا پیدا نمی شود فتأمل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا۔

(۲۳۴۴) **بچیزی پرداختن** مصدر اصطلاحی۔ رجوع شدن و رغبت کردن بچیزی (ظہوری ؎) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ؛ مدعائیست کہ دعا چون باثر پردازد ؛ جمع گردید دل و سینہ براحت افتاد ؛ وقت آنست کہ داغت بہ جگر پردازد ؛ زخمی تو ز دل اندیشۂ مرہم راند ؛ ہر کہ زہر تو خورد کی بشکر پردازد ؛ چیست سامان کہ بدل زحمت کشند از رویش ؛ پابنہ بر سر آنکس کہ بسر پردازد ؛ ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت۔ زہی خوشتر کہ جہالت بنظر پردازد ؛ لب خود از تو تہی بر قدم قاصد شد ؛ حق دہر ہوش کہ گوشم بخبر پردازد ؛ رفتہ بیرونقی کار ظہوری ازحد ؛ عیب نشاید کہ باحوال ہنر پردازد ؛ (اردو) کسی چیز کی جانب رجوع ہونا۔ رغبت کرنا۔

(۲۳۴۵) **بچیزی رسیدن** مصدر اصطلاحی (۱) آگاہ شدن

از چیزی و واصل شدن بدان وراه یافتن آنچنیز (انوری ؎) آخر بپیں انسان انسان بچیزی نرسد ؛ چیزی نبود هر که نداند چیزی ؛ و (۲) بمرتبهٔ رسیدن (سعدی ؎) آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید ؛ وین بتمکین وبزرگی بگذشت از همه چیز ؛ (اردو) (۱) آگاه هونا۔ کسی چیز تک پهنچنا (۲) مرتبه کو پهنچنا

بچیزی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند میل کردن بچیزی (اگر گین بیک رزمی ؎) چشمت گراند کی بکبودی زند چه باک ؛ در بوستان حسن زبادام نورس است (حافظ شیراز ؎) فرصت نگر که فتنه چو در عالم اوفتاد ؛ عارف بجام می زد و از غم گران گرفت ؛ (اردو) کسی چیز کی جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند چیز برا برابر شمردن (شاعر ؎) بارها با ستاره سنجیدیم خود را در وقار ؛ اور تمکین بر زمین بنشست و ما بر خاستیم ؛ (اردو) کسی چیز کے مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱) کنایه از رحم آوردن بر چیزی و (۲) باک داشتن از چیزی (صائب ؎) دلم بپاکی دامان غنچه می لرزد ؛ که بلبلان همه مستند و باغبان تنها **مؤلف** عرض کند که معنی دوم حقیقی است حیف است که بهار این را داخل کنایه کرد و معنی اول کنایه باشد مگر طالب سند استعمال باشیم که غیر از بهار دیگری از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن مصدر اصطلاحی بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ در حساب و شمار نیاوردن چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں گنتی میں شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچین گاو زادن مصدر اصطلاحی۔ بقول

انند وبهار کنایه از نعمت غیر مترقبه یافتن - (نظامی ؎) بهندوستان پیری از خرفتاد ؛ پدر مرده را بچین گاوزاد ؛ مؤلف عرض کند که سبحان الله محققین با نام ونشان چه خوش - اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است از ایشان که از مصرع اول بهره حاصل نکردند وچرا (بهندوستان از خرفتادن) را مصدری قرار ندادند حقیقت اینست که (گاوزادن) اصطلاحی ست بمعنی میراث ونفع کثیر یافتن که بجای خودش آمده واز (خرافتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی مردن که بجایش گذشت ملک چین را داخل اصطلاح کردن خبر می دهد از طرز تحقیق شان (اردو) دیکھو گاوزادن بمعنی میراث یا نفع کثیر حاصل کرنا -

موحده با حای حطی

بحاصل شدن مصدر اصطلاحی - بقول انند وبهار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحده اول زائد است (استاد فرخی ؎) ای شگفت آنکه بی کینه خوارزم کشتم ؛ تا بحاصل شودش نام بچنگ آید نیک ؛ (اردو) حاصل کرنا -

بحاصل کردن مصدر اصطلاحی - بقول انند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحده اول زائد است - (استاد فرخی ؎) چه کار بود که تو سوی آن نهادی روی ؛ که کام خویش بحاصل نکردی آخر کار ؛ (اردو) حاصل کرنا -

بحال آمدن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحالت اصلی آمدن (اثر ؎) صبحدم قرص تباشیر آورد از آفتاب ؛ تا بحال از حکمت آید مزاج روزگار ؛ مؤلف عرض کند که لفظ خود درینجا محذوف است مقابل بیحال شدن صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار این را بمعنی صحت یافتن نوشته - درست گوید

عود بر حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت پر آنا۔ صحت پانا۔

(۲۳۵۸) **بحال خویشتن افتادن** استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) کہ می آید وسند آنہا بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔

(۲۳۵۹) **بحال خویش گذاشتن** استعمال۔ مداخلت نکردن۔ معنی حقیقی باشد (ظہوری ؎) بہ صبر عرصۂ دادم قرار کنج تنہائی ؛ بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی ؛ (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔

بحال کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر وانند متوجہ بحال او شدن (ربیع سمرقندی ؎) چون نمی افتد بحال من کسی آہ بہ کہ من زین بعد ازین در گوشۂ افتم بحال خویشتن ؛

مؤلف عرض کند کہ مرادف (بحال کسی افتادن) است کہ گذشت و (افتادن بحال کسی) ہم بہ پیش مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔

(۲۳۶۰) **بحال کسی نگریستن** مصدر اصطلاحی۔ توجہ کردن بحال کسی باشد (انوری ؎) بحق آنکہ دادہ بت جمالت ؛ بحال بندہ بنگر یکدم امروز ؛ (اردو) کسی کے حال پر توجہ کرنا کسی پر متوجہ ہونا۔

(الف) بجحوبہ آبادی اصطلاح۔ (الف)

(ب) بجحوحہ آبادی بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) را بہ حای حطی عوض موحدہ پنجم نوشتہ گوید کہ بمعنی ہیئت شہر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامہ و فرماید کہ جسم آبادی و حلقۂ آبادی و ہیئت مجموعی شہر۔ مؤلف عرض کند کہ بقول منتہی الارب بجحوحہ بہ ضم اول و سکون حای حطی و ضم موحدہ دوم وا و ساکن و فتح حای حطی با ہای ہوز ساکن لغت عربی است

بمعنی اصل ومیان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدہ پنجم نوشت	مرکب اضافی است ومعنی لفظی ایں کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی را ہم تواں گفت (اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤنث)

بحث بقول بہار بالفتح واکاویدن سخن ومجازاً (۱) بمعنی جنگ ونزاع۔ بالفظ دراز کردن ورفتن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ با حای حطی ساکن وثای مثلثہ لغت عرب ست بمعنی واکاویدن سخن وزمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی با مقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو ومذاکرہ وبا مصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحنجات اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل وسکون ثانی وثای مثلثہ مفتوح وجیم بالف کشیدہ وبفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد را گویند کہ بعربی عصا الراعی وآں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل۔ تقطیر البول را نافع۔ صاحب محیط بر سرخ مرد فرماید کہ اسم فارسی است وبہندی لال ساگ وآں از بقول معروفہ۔ با لحم وسادہ پختہ می خورند۔ بہتر نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد خشک در دوم وگویند گرم خشک دراں وبہترین آن تازہ ودراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند وضماد آں نافع رمد است وچوں آب آن باکافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند وخوردن آں نزف الدم رحم ونفث الدم را بند سازد ومعدہ وامعا را پاک کند وادرار حیض نماید ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ - بقول آصفیہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں -

بحث رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف عرض کند** کہ مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ؎) ز خار زار تعلق کشیدہ دامن دل ٭ کہ بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفت ٭ (امیر شاہی سبزواری ؎) گفتمش جان داد شاہی بہ تو ٭ گفت ہا بحث در خضر و مسیحا میرود ٭ (اردو) بحث ہونا

بحث شدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی این ساکت **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ؎) از مقولات عشر شد بحث داماد عروس ٭ این زکم و کیف می گفت او متی می گفت این ٭ (اردو) دیکھو بحث رفتن -

بحث کردن استعمال - بقول بحر و خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (تسلیم ؎) مستند اہل مدرسہ زاں می کنند بحث ہا ٭ ورنہ چرا کنند کسی ہوشیار بحث ہا ٭ مستاں کنند در سر مستی بہم نزاع ٭ من می کنم ہمیشہ بوقت خمار بحث ٭ (ظہوری ؎) آنکہ صد بحث در اثبات قبولم کرد ست ٭ باورم نیست کہ رد ساختہ یکبار مرا ٭ **مؤلف عرض کند** کہ معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باہمی و ہمین است معنی اول کہ خان آرزو معروفش گفت - چنانکہ (حافظ ؎) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی ٭ پیش طوطی نتوان نام ہزاراں بردن ٭ (صائب ؎) بر سنگ خارہ زد گہر آبدار خویش ٭ ہر کاملی کہ کرد بناقص عیار بحث ٭ و معنی دوم نزاع لفظی است کہ سندش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا - ذکر کرنا (۲) بحث کرنا - نزاع لفظی کرنا -

بحث یافتن استعمال - صاحب آصفی صراحت معنی این نکردہ و سندی پیش کردہ (جمال اصفہانی ؎) ہم کمر گرد میانت پیک گمرہ آمدہ ٭

ہم سخن راہ دہانت بحث مشکل یافتہ ؏ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی خیال کردن بحث
(اردو) بحث خیال کرنا جیسے "ہم اس کو
وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پاتے ہیں"

بحجّت برنیامدن مصدر اصطلاحی بقول
انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی قاصر شدن بدلیل و حجت
واز عہدۂ آں برنیامدن۔ مؤلف عرض کند کہ بحجت
غالب نہ شدن است وبس سند استعمال پیش نہ شد
خلاف قیاس نیست۔ معاصرین عجم ہزبان دارند (اردو)
حجت میں غالب نہ ہونا۔

بحدّی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمرتبہ و بغایتی مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخر
یای وحدت است یا موصول و موحدہ اوّل
بمعنی بست و دوم کہ گذشت (اردو) ایک
حد تک۔ جس حد تک۔

(۲۶۱) (الف) **بحدیث آمدن** مصدر اصطلاحی
تقریر کردن و سخن کردن باشد (انوری ؎)
تا زبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود ؏ تا دہان
نغمہ بود چوں بخروش آید نی ؏ مخفی مباد کہ ...
(ب) **بحدیث آمدن عود** کنایہ باشد از
آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب)
ساز کا آواز کرنا۔ بجنا۔

(۲۶۲) **بحذر بودن** استعمال۔ خوف کردن و کنارہ
کشیدن و احتراز کردن (صائب ؎) از صحبت
افسردہ روانان بحذر باش ؏ جویای جگر سوختگان ہیچو
شرر باش ؏ (اردو) خوف کرنا۔ احتراز کرنا۔

بحر بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور و فکر (مفید بلخی ؎) ہر چند قطرہ ایست
بظاہر دل کباب ؏ بحرش زدہ ببین کہ چہ عمان آتش است ؏ (زکی ندیم ؎) دل بشوق طلب
گوہر ناپیدائی ؏ زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی ؏ می فرماید کہ در محاورہ گویند "در بحر کاری رفتیم
یعنی بغور کار رفتیم" خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا شہرت دارد و (۳) ظاہرا بمعنی کاروان

کشتی و جهاز که مصطلح اہل بنگاله است نیز آمده (فرح الله شوستری سے) بغیر سینهٔ دریا دلان کبحر عشق تا
برای بحر خدا آفرید دریا را ۔ وفرماید که اگر مراد از دریا رودهای کلاں باشد بحر عبارت از محیط بود و الله اعلم
وہم او ذکر معنی دوم ہم کرده ۔ صاحب جامع فرماید که در عربی بمعنی دریای آب وغیره ۔ بہار نسبت
معنی اوّل گوید که بالفتح دریا وجوی بزرگ ۔ ابحر وبحار جمع آں وبے پایاں ۔ بیکراں ۔ پرآشوب ۔
تلخ رو ۔ سبکروح ۔ گراں لنگر ۔ گوہربار ۔ گوہرخیز ۔ گوہرزای ہریک از صفات اوست وذکر
معنی دوم وسوم ہم کرده مؤلف عرض کند که بحر لغت عرب است بمعنی اوّل یعنی دریا و
وجوی بزرگ (کذا فی المنتخب) ومحققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشته اند وجوی بزرگ
بمجاز باشد ۔ قول صاحب محیط المحیط در تخصوص معتبر است که البحر خلاف البر نسبت معنی دوم
عرض می شود که از سند مفید بلخی (بحر زدن) بمعنی غوطه زدن پیداست که بجای خودش در ملحقات
ذکرش کنیم واز سند زکی ندیم ہم بحر بمعنی عمق پیدا است که مجاز معنی اوّل است واز ہمین معنی مجازی
در مرکبات ایں که می آید معنی غور وفکر حاصل می شود ولیکن در مجرد لفظ بحر معنی غور وفکر نیست
محققین بالا غور نکرده اند وہمین معنی از سند فقرهٔ وارسته پیدا می شود که بذکر محاوره نقل کرد ۔ پس
متحقق شد که معنی دوم بر سبیل مجاز عمق است وبس ۔ حالا عرض می رود از معنی سوم که پیدا کردهٔ
خان آرزوست وایجاد بنده را ماند اگرچه گنده باشد واستنادش از کلام فرح الله شوستری است
حیف است که بر نزاکت معنی غور نکرده وبخیال سطحی ۔ معنی کاروان کشتی وجهاز پیدا کرد ودر آخر تحقیق
سفینهٔ طوفان زدهٔ خان آرزو اند کی بکناری رسد که دریا را رود کلان گرفت وبحر را محیط ۔ آری آری
ہمین است تحقیق وہمین تحقیق معنی شعر را لطیف گرداند یعنی شاعر گوید که عشق بحریست که در سینهٔ دریادلان

می گنجد و این عجوبہ ایست کہ در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است
یعنی دریا برای بحر آفریدہ شدہ (یعنی) ہمہ دریاہا در محیط داخل می شود نہ محیط در دریا ـ چنانکہ در عشق ـ
پس) متحقق شد کہ در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی اوّل است و معنی سوم را پیدا کردن خبری دہد
ازین کہ موجد این ذوق سخن ندارد ـ مخفی مباد کہ بعض محققین بحر را بمعنی بحر شعر ہم گرفتہ اند و ما صراحت
کامل این معنی بر بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ سمندر ـ بڑا دریا ـ دریای محیط
(۲) عمق ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ گہرائی ـ قعر ـ دریا کی تہاہ (۳) قافلۂ بحری ـ مذکر ـ
(۴) دیکھو بحر شعر ـ

(۱۲۶۲) **بحر ابیض** اصطلاح ـ از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ بحر سفید در شمال روس واقع است
و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض ـ مذکر ـ اُس سفید سمندر کا نام ہے جو
از روی جغرافیۂ انگریزی شمال ، روس میں واقع ہے ـ

(۱۲۶۳) **بحر احمر** اصطلاح ـ مرکّب توصیفی است
بمعنی دریای سرخ ـ و این محیطی است ـ میان افریقہ
و عربستان کہ از جغرافیۂ زمان حال وجود این پیدا
و گویند کہ رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان
انگلیسی (ریڈسی) نام دارد (اردو) بحر احمر ـ مذکر ـ
اس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے ـ

انگریزی زبان میں اس کو (ریڈسی) کہتے ہیں ـ
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے ـ

بحر اخضر اصطلاح ـ بقول ضمیمہ برہان
و بحر و بہار (۱) کنایہ از آسمان (میر معزی ۵)
ز جسم و طبع تو بر دند مایہ و مادہ ؎ چہ بر اثیر و چہ بر
بحر اخضر آتش و آب ؎ مؤلف عرض کند
کہ مرکّب توصیفی است ـ اخضر بمعنی سبز رنگ آمدہ

و معنی لفظی این مرکیب توصیفی بحرے کہ سبز رنگ است پس کنایہ لطیف شد برای فلک - مراد ف (بحر خضرا) کہ می آید و بقول غیاث (۲) دریائی است کہ بجانب شرقی آں چین و بغرب آں یمن و بہ شمال آں ہند و بجنوب آں دریای محیط - طولش دو ہزار فرسنگ و عرضش پانصد فرسنگ و جزائر آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیب است و فرمائد کہ معنی لفظی این دریای سبز و سبز بودن دریا محض فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نمودہ باشد (انتہیٰ کلامہ) ما می گوئیم کہ نہ چنین باشد بلکہ بحری کہ بحر اخضر نام است رنگ او مائل بسبزی است چنانکہ بحر اسود آبش مائل بسیاہی است (اردو) (۱) دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین واقع ہے - مذکر -

بحر اسود اصطلاح - بقول انند - بحوالہ فرہنگ فرنگ دریائی است معروف مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ متصل قسطنطنیہ جانب جنوب و مغرب روس واقع - گویند کہ آبش سیاہ رنگ است عجبی نیست کہ از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ سے متصل روس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے -

(۱۲۶۵) **بحر اصفر** اصطلاح - مرکب توصیفی - بمعنی دریائی کہ زرد رنگ است - از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ دریائی است در مشرق چین کہ در انگلیسی زبان (ییلو سی) نام دارد - و گویند کہ رنگ آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر - مذکر ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع ہے - جس کو انگریزی زبان میں (ییلو سی) کہتے ہیں جغرافیہ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمہ کہ در ہند تال گویند چنانکہ بحر شعر وزن شعر باشد

بہار گوید کہ مرادف دہ بحر نغمہ) کہ می آید مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بتحقیق لفظ اصول بجایش گذشت و حقیقت کامل ایں در رسائل علم موسیقی مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ اصول نغمہ کے ضبط کرنے کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارنا (اہل لکھنؤ۔ مذکر بولتے ہیں) آپ ہی نے شعر پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تال۔ تان۔ علم موسیقی کا موضوع۔ بلندی و پستی کے اعتبار سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل سات سروں میں لکھی گئی ہے۔

بحر الماس اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آں کان الماس است۔ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق با مؤید مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ بحر اعظم را بحر الماس گفتہ باشند و جا دارد کہ نظر بر معدن الماس بدیں اسم موسوم شد امّا محققین بالا صراحت نکردہ اند کہ در کدام مقام واقع است و معنی دوم و سوم کنایہ باشد کہ آب شمشیر الماس را ماند در جلا ہمچنیں باشد در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان ہے افسوس ہے کہ اس کا مقام معلوم نہ ہوسکا (۲) تیغ۔ مؤنث (۳) دیکھو آبگینہ۔

بحر اندلس استعمال۔ بقول برہان و مؤید و ہفت و انند دریائی است کہ کشتی دراں کار نکند الّا روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد و تا دیگر بار طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ ایں بحر در اندلس واقع و حقیقت اندلس بجایش گذشت و از جغرافیہ زمان حال تعریف بالا متروک است و اینقدر متحقق کہ جزر و مد بسیار دارد (اردو) بحر اندلس وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے۔ مذکر۔

(الف) **بحر بی پایاں** اصطلاح۔ بتحقیق ما
(ب) **بحر بیکراں** معنی لفظی ہر دو (۱) بحر عمیق

و بزرگ است (صائب الف ۵) گر چه طوفان
از جگر داریست بر دریا سوار تو دست و پا گم می کند
در بحر بی پایان ما تو (صاحب جہانگیری در ملحقات خود
فرماید که (ب) (۲) کنایہ باشد از عالم ملکوت و جبروت
(انوری ب ۵) حصار کرد بریں آبگینہ گون طارم تو
بگرد او زده از بحر بیکران خندق (صاحبان برہان و
و جامع و ناصری در ملحقات) ہمین معنی را بر......
(ج) **بحر بیکران خندق** نقل کرده اند و استنباط
شان بغیر از کلام انوری نباشد که بر (ب) گذشت
حیف است که بر معنی شعر غور نه کردند از کلام انوری
بحر و (بحر بیکران) یعنی عالم ملکوت و جبروت پیداست
مؤلف عرض کند که بعض محققین (عالم جبروت) را
با اصطلاح تصوف گفته اند یعنی مرتبہ صفات او
تعالی شانہ مخفی مباد که جبروت بمعنی عظمت و بزرگی
است از ینجاست که عالم عظمت و جلال اسمای
صفات آلہی و مرتبہ وحدت را عالم جبروت گفته
و (عالم ملکوت) عالم فرشتگان باشد مگر با صطلاح
صوفیان عالم معنی که عالم ارواح باشد و بقول بعض عالم غیب
(عبادت گاه فرشتگان) (اردو) (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ نہ ہو (ب)
(۲) عالم جبروت ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔
اصطلاح تصوف میں خدای تعالی کا مرتبہ چونکہ
جبروت کے معنے عظمت و بزرگی کے ہیں ۔ اس وجہ
سے عالم عظمت و جلال اسمائے صفات آلہی و مرتبہ
وحدت کو جو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول آصفیہ
عربی ۔ اسم مذکر ۔ عالم فرشتگان ۔ مگر صوفیوں کی
اصطلاح میں عالم معنے جو عالم ارواح ہے بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاه) ۔

بحر چگل اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
نام دریائیست ۔ صاحب برہان گوید که دریائی است
در ترکستان منسوب به شہری که آنرا چگل می گویند صاحب مؤید
این را دریای عظیم ترکستان گفته و بقول صاحب ہفت
دریاچه و... صاحب شمس بر دریای عظیم قانع مؤلف عرض کند

که مرکّب اضافی است که بحر را بسوی چگل مضاف کرده اند و چگل بقول برہان بکسر اول و ثانی نام شہریست از ترکستان که مردم آنجا بغایت خوش روی می باشند و گل ولای. و لجن را نیز گویند (اردو) بحر چگل - مذکّر - ایک خاص سمندر کا نام ہے جو شہر چگل میں واقع ہے۔

بحر خضرا اصطلاح - بقول بہار و بحر مرادف معنی اول بحر اخضر که گذشت **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و خضرا لغت عرب است بالفتح بمعنی ہر چیز سبز (خواجه جمال الدین سلمان ؎) باغیست فضای کبریایت ٭ بیرون ز ریاض سبز طارم ٭ از ہر ورقش چو بحر خضرا ٭ آویخته صد ہزار شبنم ٭ (اردو) دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے۔

بحر خوارزم استعمال - بقول سروری دریائیست که آب آموی - انجا جمع شود - صاحب جہانگیری در ملحقات بر نام دریائی) قانع صاحب برہان باتفاق قول سروری گوید که محیط آن صد فرسنگ است و صاحب ہفت ہمرایش و بقول موید دریائی است کوچک بخطّه بلاد خوارزم **مؤلف** عرض کند که آمو نام دریائی است که تعریفش بجای خودش گذشت - پس معلوم می شود که بحر خوارزم محیطی است خوارزم که دریای آمو در رود داخل می شود دیگر ہیچ - (اردو) بحر خوارزم - مذکّر - خوارزم کا سمندر جس میں دریای آمو داخل ہوتا ہے۔

بحر دست اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برہان و بحر و موید کنایه از سخی **مؤلف** عرض کند که بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است که خلق دائما از دست او سیراب شود و فیض یابد (اردو) دریا دل - دیکھو ابر دل -

بحر دمان زہبق عمل اصطلاح - بقول برہان و بحر و جامع و موید کنایه از ابریست که تقاطر کند - صاحب ناصری در ملحقات گوید که کنایه از ابری که برف بارد (حکیم خاقانی ؎) چون روغن طلق است و طلی بحر دمان زہبق عمل ٭ خورشید در تصعید و طلی آتش در اعضا دخته ٭

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی محمد داؤد علوی شادیابادی در نقل مصرع اوّل واو عطف را از میان طلق و طل برسید ارد و گوید که طلق سنگی است سپید مطلق درخشنده مشهور که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک) وازان روغن بحکمت کشند و آن در کیمیاگری بکار آید ونیز دافع آتش است و سوخته نشود و طل باران خورد قطره (وبقول بعض شبنم) وبحر دمان دریا دمنده وزیبق عمل پرنده و تصعید بلندی گرفتن و در اصطلاح کیمیاگران سیماب وجز آن در دو کتوره یا در دو دیگ مهر کرده در آتش نهند تا از کتوره یا دیگ زیرین بر آید و بکتوره یا دیگ زیرین بچسپد واینجا از تصعید بر آمدن ابر از دریا به هوا مراد است وحل گداخته شدن و آب گشتن چیزی بعمل و اینجا از حل باران مراد است واز آتش گرمی آفتاب مراد است و درین بیت همه اسباب کیمیاگری آورده و در معنی ابهام است و معنی شعر آنست که از قطرات باران بمنزل روغن طلق طلق است و دریا دمنده از باد صبا مانند سیماب در لرزه و بخار او بالا برنده است و آفتاب در تصعید و حل است ای آنجا دریا را بحرارت تابش خود برشکند واز هوا بر می گرداند و حل می کند ای ازان ابر باران می بارد و برای تصعید و حل آتش در تن خود موجود دارد حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از دریا بخاری خیزد و چون در هوا می رود ابر می شود وازان باران بهار می بارد **مؤلف** عرض کند که اگر بقول محققین بالا ازین اصطلاح کنایه از ابر تقاطر کننده گیریم - معنی شعر درست نمی شود و اگر بقول ناصری ابر برف بار گیریم درینصورت هم لطافت معنی پیدا نمی شود - خیال ما این است که از (بحر دمان) که زیبق عمل صفت اوست کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده - کوه های برف را (بحر دمان) ازینوجه گفتند که آبش مثل دریا روان می باشد و (زیبق عمل)

از ینوجہ گویند کہ از گرمی آفتاب آبش می برد۔ پس
شاعر گوید کہ (بحر دمان زہبش عمل) یعنی کوہ ہای برف
ہمچو بحر روغن طلق است در حل و ہمچو طلق یعنی مثل
شبنم است در پرندگی و این نتیجہ خورشید است کہ
در حل و تصعید۔ آتش در اعضای خود دارد دیگر
ہیچ (اردو) قطرے برسانے والا ابر۔ مذکر۔ برف
برسانے والا ابر۔ مذکر۔ اور بلحاظ ہمارے معنوں کے
برف کا پہاڑ۔ مذکر۔

بحر رواں اصطلاح۔ بقول بحر و انند
و غیاث۔ کشتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق
سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ازین
اصطلاح ساکت اند۔ مرکب توصیفی است۔
و خلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث صحیح (کشتی) ناو۔ بیڑی۔
سفینہ۔ زورق۔

بحر زدن مصدر اصطلاحی (۱) غوطہ زدن (۲۲۶۴)
کہ معنی حقیقی است و (۲) بتہ کاری رفتن۔ واین
کنایہ باشد۔ سند این از مفید بلخی بر لفظ بحر گذشت
مراد (بہ بحر چیزی رفتن) کہ بجای خودش گذشت
(اردو) (۱) غوطہ مارنا۔ ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا۔
بقول آصفیہ۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت
کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت
کر لینا۔ منشا کو پہچاننا (دیکھو بہ بحر چیزے رفتن)

بحر زنگ استعمال۔ بقول ضمیمہ برہان
دریای زنگبار است گویند کہ ہر کہ از ان آب
بخورد جرب بہم رساند و معرب آن بحر الزنج۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ۔ زنگبار کا دریا۔ مذکر۔

بحر سیہ استعمال۔ بقول انند و غیاث
دریای عمیق خطرناک۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است
و سیاہی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود کہ خطرناک است و نظائر
ترجمہ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر۔ خطرناک سمندر (مذکر)

بحر شعر اصطلاح۔ بقول بہار وزن شعر
بر قیاس بحر اصول کہ گذشت (صائب ۹)

در بحر شعر خامشی از لاف بہتر است ۱۲ دست در کم
حجت غیر شنا ور است ۱۲ صاحب انند بر بحر گوید
کہ مجازاً بمعنی وزن شعر است بمشابہت آنکہ ہمچنانکہ
دریا مشتمل است بر انواع جواہر و نباتات و حیوانات
بحر عروض نیز مشتمل است بر انواع شعر یا ہمچنانکہ
کسی در دریا افتد حیران و سرگردان می شود ہمچنین
کسی کہ در بحر اشعار افتد بجہت تغیراتی کہ در ارکان
واقع است متحیر می شود کہ این چہ تغیر است و چہ
وزن دارد و فرماید کہ عدد بحور شعر نوزدہ است
طویل ۔ مدید ۔ بسیط ۔ وافر ۔ کامل ۔ ہزج ۔ رجز ۔
رمل ۔ منسرح ۔ مضارع ۔ مقتضب ۔ مجتث ۔
سریع ۔ جدید ۔ قریب ۔ خفیف ۔ مشاکل ۔
متقارب و متدارک مؤلف عرض کند کہ
معنی لفظی این دریای شعر است کہ از و گوہر مضامین
پیدا می شود و کنایہ از بحور مخصوص و معروف کہ
حقیقت آں در کتب عروض مذکور (اردو)
بحر بقول آصفیہ اسم مؤنث ۔ وزن شعر مجازاً
نظم کی انیس وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر
کہتے ہیں۔

بحر عُمان اصطلاح ۔ بقول ضمیمہ برہان
(۱) دریای است عمیق کہ دراں لولوی باشد و (۲)
نام قصبہ ایست بر کنار دریا کہ آنرا اسحار ہم گویند
و (۳) کنایہ از چشم ہم ۔ صاحب مؤید بر ذکر معنی اول
و دوم قانع و اسحار را صحار نوشتہ ۔ صاحب انند
گوید کہ بضم عین مہملہ و فتح میم دریای محیط و بحر اعظم را
گویند و نام شہری بر کنارہ دریا ۔ صاحب ہفت
ذکر معنی اول و دوم کردہ ۔ صاحب غیاث بحوالہ
کشف بر عُمان گوید کہ بالضم نام شہریست در یمن
بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریای محیط ۔ لہذا دریای اعظم را
بداں نسبت کردہ دریای عُمان گویند و صاحب
منتخب بر عَمّان فرماید کہ بالضم نام شہری بہ یمن و
بالفتح و تشدید میم شہریست بہ شام ۔ صاحب
منتہی الارب بر صحار گوید کہ شہریست برلب عُمان و مقصود
از عُمان غیر از بحر عُمان نباشد یعنی عُمان را بمجاز بحر عمان

گرفتہ مؤلف عرض کند مرکب اضافی است
ومحیطی را نام است کہ برکنارۂ عمان واقع و بمعنی دوم
غلط است کہ عمان را بحر عمان نوشت وبرای معنی
سوم طالب سند استعمال باشیم واگر بدست آید توانیم
عرض کرد کہ استعارۂ ایست نہ کنایہ۔ فتامل تسامح
صاحب برہان است کہ صحار را اسحار نوشت
(اردو) (۱) بحر عمان۔ مذکر۔ ایک بڑے سمندر کا
نام جو کنارۂ عمان پر واقع ہے اور عمان ایک شہر کا
نام ہے جس کو عربی میں صحار بھی کہتے ہیں جو یمن
میں واقع ہے (۲) عمان۔ مذکر۔ ایک قصبہ کا
نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو
بحر عمان کہتے ہیں (۳) آنکھ۔ مؤنث۔ امیر مینائی
نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحر غمام | اصطلاح۔ بقول برہان وبحر و ہفت
وانند دریای کاشغر است گویند۔ اگر کسی سنگی
دراں انداز د طوفان شود بمثابہ کہ ہیم ہلاک نزدیک
باشد مؤلف عرض کند کہ غمام بقول منتخب
بالفتح ابر سفید ونام شمشیر جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ
و بالضم زکام بس مرکب اضافی است یعنی اضافت
بحر بسوی ابر یعنی بحری کہ مثل ابر سفید است۔
(اردو) بحر غمام۔ مذکر۔ اُس سمندر کا نام ہے
جو کاشغر میں واقع ہے۔

بحرف آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر سخن گفتن مؤلف عرض کند کہ مانند این
در کلام ظہوری یافتہ ایم (ہ) حدیث خار وخس کوے او بہار ہنست
زبان بحرف گل ونسترن نمی آید (اردو) بات کرنا۔

بحرف نمی باشد | مقولہ۔ بقول وارستہ وبحر یعنی
(الف) سخن او نمی شنود۔ صاحب آنند بذکر این گوید کہ این محاورہ است اوہمچنان (بحرف
من نمی باشد) ای حرف من نمی شنود۔ بہار ذکر (بحرف من
نمی باشد) کردہ گوید کہ ای حرف مرا نمی شنود۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر ذکر مصدر

بحرف کسی بودن | بمعنی سخن او شنیدن
(ب) کردہ و(الف) مشتق ہمین مصدر اصطلاحی است
ومقولۂ خاص نیست (اردو) (الف) اوس کی بات

نہیں سنتا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات سننا۔ ماننا۔ توجّہ کرنا۔

بحرف گوش نہادن مصدر اصطلاحی (۲۳۷۷)
سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ع) چہ را بحرف ظہوری نمی نہی گوشی؟ بگفت وگوی که خاموش کردہ مارا؟ (اردو) کان لگاکر سننا۔ بقول آصفیہ۔ متوجہ ہوکر سننا۔ غور و توجّہ سے سننا۔ دھیان دیکر سننا۔ (ظفر ع) نہ رد کو میرے غمخواروں کو میرا حال سننے سے؟ لگاکر کان سن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو؟

بحرفی بند است مقولہ۔ بقول بحر لے
بحرفی دربند است با مر سہل موقوف است
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد حیف است که سند استعمال پیش نہ شد **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست۔ یعنی فارسیان می گفتند که ''کار ما بحرف شما بند است (یا دربند است) یس باشارۂ شما کشایش کار ما می شود'' معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے ایک اشارہ پر ہماری کاربراری موقوف ہے۔

بحر قطاس اصطلاح۔ بقول مؤید نام دریائے که قطاس دراں باشد و آں گاویست که دم آنرا بگردن اسپان و بر سر علم بندند و فرماید که در فرہنگی نوشتہ که گاویست که در کوہ ہای ختامی باشد **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان ازیں ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید که قطاس بضم اوّل و سین مہملہ معرّب۔ قوتاس لفظ ترکی است بمعنی موی دُم گاو کوہی که آں را کجگاو گویند و صاحب برہان فرماید که قطاس بلغت رومی گاویست بحری که دم او را بر گردن اسپان و بر سر ہای علم بندند و بقول بعض در کوہ ہای ختامی باشد (انتہیٰ) **مؤلّف** عرض کند که اگر ایں گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس) مرکب اضافی باشد یعنی بحری که دراں قطاس است بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس۔

مذکر - ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں
دریائی گائے ہوتی ہے -

بحر کمان اصطلاح - بقول وارستہ و بحر
و بہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و
کمان بہم رسد (صائب ؎) نیست ممکن تیر
در بحر کمان لنگر کند ٭ چون حضور دل بزیر آسمان
پیدا شود ٭ (ولہ ؎) با قامت خم حلقہ بگوش
در دل باش ٭ در بحر کمان روی مگردان ز نشانہ ٭
(ولہ ؎) عمر را قامت خم باز ندارد ز شتاب ٭
تیر را بال و پر از بحر کمان تر نشود (میرزا معز فطرت
؎) چہرہ ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را ٭
کسی چون پنجہ سیمین نہان بحر کمان دارد ٭ (اشرف
مازندرانی ؎) ہمچو ماہی بدل خاک طپید در دل ٭
خصم ٭ ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا ٭ (مولف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلہ میان زہ
و کمان را بحر گفتن جز این نباشد کہ بلغت عرب بحر
بمعنی زہدان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) پس
فارسیان زہدان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ
و کمان بہم رسد (اردو) فارسیوں نے اس
فاصلہ کو (بحر کمان) کہا ہے جو کمان کھینچنے پر زہ
اور کمان کے درمیان پیدا ہو - مذکر -

بحرگان اصطلاح - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ ملاح و کشتی بان را گویند حیف است
از صاحب بحر کہ این اصطلاح را گذاشت -
خلاف قیاس نیست کہ گان بقول برہان چون
در آخر کلمہ آید افادہ معنی لائق و سزاوار و پیوستگی
کند - پس کسی کہ با بحر پیوستگی دارد و لائق و سزاوار
بحر است - ملاح و کشتی بان باشد و این کنایہ است
لطیف - معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو)
ملاح - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ناخدا -
ناو چلانے والا - کشتی بان - کھیوّیا - مانجھی - مانجی

بحر گوہر خیز اصطلاح - بحری و ساحلی کہ
دران صدف گوہر پیدا شود - مرکب توصیفی است
و (گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)

خامشی دریا و گفت و گو خس و خاشاک اوست ٭
پاک کن از خار و خس این بحر گوہر خیز را ٭ (اردو)
بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ
سمندر جس میں موتی پیدا ہوں ۔ مذکر ۔

بحر محیط | اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) نام دریائی
و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم
نسبت معنی اول گوید کہ دریائی است بے منتہا
در مغرب صاحب موید این ہر دو معنی را بذیل لغات
عرب آورده و صاحب شمس ہم بانش (انوری
۵) مجد زین بوالحسن عمرانی آنکہ بحر دل او
بحر محیط است و کفش ابر بہار ٭ مؤلف عرض کند
کہ بہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ
معنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ
کرده است (اردو) (۱) بحر محیط ۔ مذکر ۔ ایک
دریا بے کنار ہے جو مغرب میں واقع ہے ۔
(۲) دیکھو آسمان ۔

بحر معلّق | اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث
آسمان را گویند ۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام
کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ
آسمان را بی ستون گویند و معلق بودنش از نظر
ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی
(اردو) دیکھو آسمان ۔

بحر نغمہ | اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار و انند
مرادف بحر اصول کہ گذشت مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس بشعرائے عجم
بر زبان دارند (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں ۔
دیکھو بحر اصول ۔

بحر نہنگ | اصطلاح ۔ بقول شمس بمعنی
تیغ ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نہنگ بحر
باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ استعارہ ایست ۔ خیال ما این است کہ
(بحر نہنگ آثار) کہ بہ ہمین معنی می آید بدست
درازی کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ - مؤنث - دیکھو آئینہ دست -

(الف) **بحر نہنگ آثار** اصطلاح - الف

(ب) **بحر نہنگ آسا** بقول برہان و بحر و ہفت و (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از شمشیر آبدار و (ب) بقول بحر و برہان و ہفت مرادفش - صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است معنی لفظی این بحری کہ ہمچو نہنگ می خورد - کنایہ لطیف است - بنظر آبداری و خونخواریش (اردو) تیغ - مؤنث - دیکھو آئینہ دست - زباندانان اردو نے بھی تیغ کو بحرا اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے۔

بحر وسیع اصطلاح - بقول (جہانگیری در ملحقات) و بقول برہان و جامع و موید و بحر و ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس و کنایۂ لطیف (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ - مذکر -

بحری قطاس اصطلاح - بقول برہان و ہفت و انند - بضم قاف - گاوی است بحری کہ دم آنرا بر گردن اسپاں و بر سر علم بندند و بقول بعض گاوی کہ در کوہ ہای خطا می باشند صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ - **مؤلف** عرض کند کہ غلطی نقل نگار سطیع بیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و ما حقیقت قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و این قلب اضافت قطاس بحری است و بس آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ نکردہ اند (اردو) وہ گاے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی ہے جس کے دم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر لٹکاتے ہیں - مؤنث -

بحرین وارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہریست و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ با ہم جمع شدہ اند (یحیی کاشی ۵۲) اشک فشاندن آن گہر بی بہا ؏ غیرت بحرین شدش دیدہ ہا ؏

صاحب تحقیق الاصطلاحات نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام بندریست کہ مروارید در دریای محاذی آن پیدا می شود و در اقصای ممالک از انجا می برند (منہ ۵) از دو چشم تر من اشک بدر می آید؛ بطریقی کہ زبحرین گہر می آید؛ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیہ بالا درست است۔ صاحب انند گوید کہ وعدہ گاہ ملاقات مہتر موسی و مہتر خضر و الیاس علیہم السلام ہمانجاست (اردو) (۱) بحرین ایک شہر کا نام ہے مذکّر (۲) دریاے روم و فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں۔ مذکّر۔

بحساب گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) معتبر دانستن (تاثیر ۵) آن قدر ہا کہ سپر داست بخو دخصم لعین؛ غیر خود را بحبی نیست نگیرد بحساب؛ صاحب بحر فرماید کہ معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲) مواخذہ کردن (ولہ ۵۲) تا ز تحویل کند آنکہ بعاشق شب و روز؛ چہ حساب است کہ ہرگز نگرفتش بحساب؛ (اردو) (۱) معتبر جاننا۔ صاحب آصفیہ نے (گنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار میں لانا۔ خاطر میں لانا (منہ ۵) مرتے ہیں وال ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں؛ اسے میری زندگی تجھے گنتی میں لاے کون؛ (۲) مواخذہ کرنا۔ دیکھو ابواب کردن۔

بحق پیوستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول فرہنگ بحر وفات یافتن صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ ہا ذکر این کردہ۔ موافق قیاس است و بر زبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا۔

بِحُقَد | بقول برہان۔ بکسر اوّل و ضم ثانی و فتح قاف و سکون دال یعنی قواق کند صاحبان ہفت و انند نقلش برداشتہ اند مؤلّف عرض کند کہ قواق بقول منتخب برآمدن باواز سینہ و برآمدن روح یا نزدیک شدن بہ برآمدن صاحب غیاث صراحت مزید فرماید کہ بادی از سینہ برآمدن باشد کہ از قعر معدہ صعود می کند

بطرف فوق و آں را بفارسی ہکہک گویند و در ہندی ہچکی و ہنگ بضم اوّل بر وزن تفنگ و بکسر اوّل ہم بقول برہان بمعنی ہکچہ کہ جستن گلو باشد و ترجمہ آں در عربی فواق و ہم آورکچہ را بمعنی فواق آوردہ و ہکہ بضم اوّل و فتح ثانی ہم بہ ہمین معنی می آید۔ پس فارسیان ہکہ را ہک کردند بہ تخفیف ہای ہوز آخرہ و پس ازاں ہای ہوز را بہ حای حطّی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و (نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرماید کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدیل راہ یابد چنانکہ (دوہ آک) را (ضحاک) کردند پس ازاں کاف عربی بقاف بدل شد چنانکہ کند و قند و این تصرفات از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اقامت کردند۔ حق مبدل ہک است بمعنی فواق و اسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ مصدر لیست جعلی بقاعدۂ مقننین فارسی زبان و حقد مضارع آں و بحقد مزید علیہ آں بزبان دت موحدہ در اوّلش بمعنی فواق کند۔ اعراب بیان کردہ محققین بالا تائید خیال ما می کند۔ مصدر حقیدن متروک و محققین مصادر ازاں ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند و لیکن وجود مضارعش این مصدر را از صفحات خیال محو نمی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ خواہ شدت زاری سے سانس روک روک لینا۔ عالم نزع میں سانس اُکھڑنے لگنا۔ یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اُسی مصدر کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اس فارسی لفظ کا جو زیر بحث ہے۔

بحق واصل شدن

(۲۴۷۹) مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از وصل حق و مردن (صائب ۵) موش با جاروب در سوراخ نتوانست رفت ٭ خواجہ با چندیں علائق چوں بحق واصل شود ٭ (اردو) حق سے واصل ہونا۔ مرنا۔

بحکم بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بمقتضای (سعدی شیرازی ؂) کہ
فردا بہ پیک اجل در رسد ؎ بحکم ضرورت
زبان درکشی ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۲)
بمعنی حقیقی یعنی ترجمۂ باذن و بفرمان یعنی
موافق حکم و از حکم (اردو) (۱) بمقتضا۔ بتقاضا۔
بلحاظ۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ''بمقتضای ضرورت
یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہیئے'' (۲) حکم سرکار۔
حکم کے مطابق۔

بحکم دولت استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بحکم سرکار مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم (بحکم) است کہ گذشت
ومقصود از سرکار حاکم وقت وملک باشد (اردو)
سرکار کے حکم سے۔

بحل بقول ضمیمۂ برہان بکسر اوّل و ثانی بمعنی بخشایش وعفو باشد۔ خان آرزو در
چراغ ہدایت فرماید کہ بکسر اوّل وفتح دوم خطاست چراکہ بادل و غافل قافیہ کردہ اند
پس صحیح بکسر دوم است۔ بہار گوید کہ بکسر اوّل وفتح دوم بخشیدن خون است وجز آن
وبالفظ کردن مستعمل۔ صاحب مؤیّد بحوالۂ لسان الشّعرا ذکر این کردہ گوید کہ بکسرتین عفو گناہ
باشد وبس۔ صاحبان انند وغیاث گویند کہ چون در فارسی حای حطّی نیامدہ ظاہرا لفظ عربی باشد
وحالانکہ در لغات معتبرہ عربی مثل صراح وقاموس ومنتخب وغیرہ مادّہ بحل بہیچ معنی نیامدہ
ازین معلوم شد کہ در اصل بہل بودہ باشد بفتح اوّل وکسر ہای ہوز صیغۂ صفت مشبّہ بمعنی
ترک کردہ شدہ وبمراد گذاشتہ شدہ ومجازاً بمعنی معاف مستعمل۔ ماخوذ از بہل بالفتح کہ مصدر
عربست بمعنی ترک کردن و گذاشتن بمراد کذا فی الصراح والقاموس پس از غلطی کاتبان
قدیم واز عدم التفات اہل تعلّم وتعلیم بجای حطّی شہرت گرفت یا آنکہ در اصل بہل بکسرتین

صیغۂ امر از دہلیدن بمعنی گذاشتن کہ در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکہ گزین کہ
صیغۂ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود - پس بہر تقدیر بہ ہای ہوز درست می باشد
مگر آنکہ بودن حای حُطّی با بدال باشد چنانکہ در حیز و حال کہ در اصل ہیز و ہال بودہ لیکن
این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی نماید و می تواند کہ بحلّ بہ فتحتین و تشدید است بمعنی
بحلال شدن چہ بای موحدہ مفتوحہ برای ظرفیت یا معیّت باشد بقاعدۂ فارسی و حَلّ بالفتح
و تشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکہ در منتخب است و فرماید کہ سروری کہ
شارح گلستان است بعربی ہمین توجیہ آخر اختیار کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ما این است
کہ اصل این حَلّ است لغت عرب بمعنی حلال کہ حاصل بالمصدر باشد و تصرف فارسیان
است کہ بہ تخفیف خوانند و فتح اوّل را بہ کسرہ بدل کردند و موحدۂ زائد در اوّلش آوردہ
معرّس کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن واگر این را ماخوذ از لغت عرب (دہل)
گرفتہ قاعدہ تبدیل ہای ہوز بہ حای حطی جاری کنیم ہم درست می شود کہ این قسم تبدیل در فارسی
زبان راہ یافتہ چنانکہ صراحت آن بر لفظ حقد کردہ ایم ولیکن توجیہ اوّل بہتر است از آخر
و ہمین حَلّ - اسم مصدر (دہلیدن) قرار می باید - بقاعدۂ تبدیل مذکور کہ بجای خودش می آید -
آفرین بر خان آرزو کہ بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق را ختم کرد و از چراغ ہدایت رہنمای
تحقیق پسندان شد - وای بر صاحبان غیاث دانند کہ این را از امر حاضر مصدر رہلیدن
گرفتہ می فرمایند کہ بمعنی اسم مفعول می آید چنانکہ گزین ولی ندانند کہ معنی اسم فاعل و مفعول
از امر حاضر پیدا نمی شود اِلّا بہ ترکیب آن بالفظی کہ ہمین مرکب - اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و آنچه قیاس برغلطی کتابت کرده اند خیال سطحی است و دیگر ہیچ۔ آنچه بہار استعمال این را باکردن مخصوص کند از ملحقات ایں کرمی آید۔ باقی نماند (اردو) معاف۔ درگزر۔ عفو۔ بخشایش۔ حلال۔

بحل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت **مؤلف** گوید که حلال کردن و روا ساختن و ناقابل مواخذه قرار دادن است (حزین ؎) غفیری امن و آفت ہاست دولت دستگاهی را ؛ بحل سازد بهر دم فلس ماهی خون ماهی را ؛ (اردو) حلال قرار دینا۔ ناقابل مواخذه قرار دینا۔

بحل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بحل ساختن که گذشت (شریف تبریزی ؎) خون دلم خوردی و کردم حلال ؛ جاں زتنم بردی و کردم بحل ؛ (ظهوری ؎) بیوفایانه ریخت خون مرا ؛ بحلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بحل ساختن۔

بحیرا بقول برہان وجامع بروزن نصیرا نام راہبی وزاہدی است نصرانی وقصۂ شناختن او پیغمبر آخرالزمان را در تاریخ ہست۔ صاحب انند این رالغت عربی گفته نمیدانیم که محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا داده اند (اردو) بحیرا ایک راہب اور زاہد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخرالزمان علیه الصّلوة والسّلام کو پہنچانا تھا۔ مذکر۔

موحّده با خای شخّذ

بخار بقول جہانگیری با اوّل مضموم (۱) علم وفضل باشد (فرخی ؎) فخر کند روزگار تو بتو ریزاں ؛ کاصل بزرگی توئی و اصل بخاری ؛ صاحبان جامع ورشیدی وبرہان وسراج وناصری

ذکرایں کرده اند بہار گوید که (۲) بالضم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) برابر اطلاق کنند۔ صاحب غیاث فرماید که بخار بمعنی علم غیر از لطائف در کتب دیگر بنظر نیامده مؤلف عرض کند که اگر نبیند بنظر نیاید و اگر بیند۔ نظر کشاید بالجمله بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب بالضم تفی که از چیزی نمناک و گرم برآید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم که غیر از بہار دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانش۔ دانائی۔ واقفیت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی۔ کسی فن خاص کی ماہیت سے واقفیت ہونا۔ (۲) بخار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے۔ (۳) دیکھو ابر۔

بخارا بقول برہان بضم اول بروزن مدارا شہریست مشہور از ماوراء النہر و مشتق از بخار است بمعنی بسیار علم و چون دران شہر علما و فضلا بسیار بوده اند بنابرین بدین نام موسوم شده صاحب رشیدی فرماید که ماخوذ از بخار بمعنی الف زائده بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجہ تسمیۂ بالا فرماید که آنرا بخارای شریف ہم گویند یازده دروازه و دو صد مدرسۂ بزرگ و کوچک و ہفت مسجد جامع بزرگ و چہل گرمابه و صد و پنجاه سرای تجار دارد و دره ارک آن شہر یک فرسنگ و یک دروازه روی بمغرب دارد و گرداگرد حصار شہر چہارده ہزار و سیصد و ہفتاد و دو قدم بتخمین آمده و فاصله سمرقند و بخارا بمسافت سی و ہشت فرسنگ و طول بخارا یک ماه راه و سمرقند قدری از انجا کوچک تر است۔ در توران بزرگ ترین شہر آن بلاد است۔ اما در ترکستان شہر از ان مہتر بسیار است۔ صاحب مؤید گوید که در عالم خدائی از و نیکو تر جای کمتر بود و آنرا قبۃ الاسلام نیز گویند

چراکه معادن ومسکن کلام فقه است (حافظ شیرازی ﮯ) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را * بخال هندویش بخشم سمرقند و بخارا را * (مولوی معنوی ﮯ) آن بخارا معدن دانش بود * پس بخارائیست هرکه آنش بود * (وله ﮯ) ای بخارا دانش افزا بوده * لیک ازمن عقل ودین بربوده * مؤلف عرض کند که از بخار مشتق نیست - چنانکه صاحب برهان گفته واز بخار ماخوذ نیست چنانکه صاحب رشیدی آورده بلکه مرکب است از بخار والف آخر که بمعنی بسیار آمده (اردو) بخارا - اسم مذکر - ایک مشہور شہر کا نام جو ماوراء النہر سے مشہور ہے اور توران میں واقع -

بخارات معدنی اصطلاح - بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بخار یا دخان کبریت راگویند وصاحب بول چال گوید که بخار کبریت را نام است مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے بخارات - مذکر -

بخار برآوردن (مصدر اصطلاحی) - بیرون آوردن بخار باشد وبیرون آوردن بخار دل (انوری ﮯ) گرمی وتیزی آن شیر هماناکه مرا * بر سر ومغز تو گوئی که برآورد بخار * (اردو) بخار نکالنا - بقول آصفیہ - دل کا جوش نکالنا - کدورت نکالنا - غبار نکالنا - غصہ اتارنا - بیر نکالنا - رنج نکالنا - (۳۸۰)

بخار دخانی اصطلاح - مرکب توصیفی - بخارات معدنی راگویند که سبب زلزلهٔ زمین است (انوری ﮯ) زبیم او همه شب استخوان دشمن هست * چو از بخار دخانی زمین گه زلزال * (اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلہ کے باعث ہوتے ہیں - مذکر - (۳۸۱)

بخار گاز اصطلاح - بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار - گیاس وگیاس - لغت انگلیسی است بخاری راگویند که

رقیق و سیال و مثل ہوا سبک ترین می باشد
و چون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است
بترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل کہ گیاس را
گاز کردند بحذف تحتانی و تبدیل سین مہملہ بزای
ہوز۔ چنانکہ سماروغ و زماروغ پس این مفرس
باشد۔ و گاز بدینمعنی در لغات فرس نیامدہ
(اردو) گیاس۔ مذکر۔ ایک رقیق۔ سیال
مادہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور
جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری اصطلاح۔ بقول وارستہ و سروری
(۱) در بلاد سردسیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہا
سازند و آتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد
(شفیع اثر ع) لشکر دی را بکوی اہل دنیا
بار نیست از کرۂ بخاری ہست تا رین قلعہا
در ہر مکان از (باقر کاشی ع) در بخاری مرغ
و بر کف جام می از روزگار برف و یاراں یاد باد
(سنجر کاشی ع) با بخور بخاری تو بر شک از
از گریبان صبح باغ ارم از بہار بذکر معنی اول
گوید کہ (۲) بمعنی علم و فضل و ازین مرکب
است بخارا وھذا ھو الحق۔ صاحب انند
نقلش نگارد و ذوق تحقیق ندارد مؤلف
عرض کند کہ بخار بمعنی علم و فضل گذشت
پس نمیدانیم کہ بہار این را با وجود یای نسبت
در آخرش چطور مرادفش گفت و بخار را چسان
متعلق باین کرد۔ وای بر صاحب انند کہ
چرا کار بہ تحقیق نبرد وھو الباطل۔ حاصل
اینست کہ اگر معنی دوم این منسوب بہ بخارا
گیریم درست باشد و بخاری بمعنی علم و فضل
اصلا نیست و (۳) بمعنی دیگدان و صراحت
این بر بخار بہا می آید (اردو) (۱) چمنی۔
دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے
جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے
بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور
اسی محراب میں سے آہنی سیخیں تمام دیواروں میں

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ جس کے اردو ترجمہ کے ذیل میں اس کا مفصّل بیان ہے (۲) بخاری بخارہ کا رہنے والا (۳) چولھا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت اصطلاح۔ قلب اضافت عمارت بخاری۔ مرادف معنی اوّل (بخاری) است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔ (اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی دیگدان **مؤلف** عرض کند کہ مؤلف روزنامہ در عرض معنی بے التفاتیہا بکار بردہ وغور نکردہ ازین اصطلاح پیدا است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد پس معنی این چطور واحد باشد ومعلوم می شود کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند ومعنی لفظی این منسوب بہ بخار وکنایہ از دیگدان وبخاریہا جمع آن بمعنی دیگدانہا فتامل (اردو) چوطھے۔ مذکر۔ چوطھا کی جمع۔ دیکھو بخاری کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن وبہ خیال آوردن ویاد کردن **مؤلف عرض کند** کہ معنی لفظی این بدل آوردن است ودر محاورۂ فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطر داشتن استعمال۔ در خیال داشتن ویاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آن ایام را) یعنی آن زمانہ را در خیال داشت (اردو) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر فلاں اصطلاح - بقول انند - ای برای خاطر فلاں **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ بلحاظ خاطر فلاں و بدلجوئی فلاں (علی خراسانی ؎) ازمن کہ شہرہ ام بنغم افسانہ گوش کن ؛ یک حرف من بخاطر دیوانہ گوش کن ؛ (اردو) خاطر سے پاس و لحاظ سے جیسے "تہاری خاطر - یا تہاری خاطر سے یہ کام کروں گا" صاحب آصفیہ نے (خاطر) پر فرمایا ہے - مرضی - خوشی - پاس - لحاظ - جیسے تہاری خاطر -

بخاطر گذار کردن مصدر اصطلاحی - گذشتن بخاطر باشد (ظہوری ؎) زیاد من شود آلودہ خاطرش ترسم ؛ بخاطرش بکنم گر گذار منت ؛ (اردو) خاطر میں گذرنا - دل میں خیال آنا -

(الف) **بخاک افگندن** مصدر اصطلاحی - بقول برہان و بحر و جامع و انند و ہفت (۱) کنایہ از مظلوم و خوار و تظلم کردن و بخواری و زاری افگندن **مؤلف** عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی این بر زمین افگندن است - صاحب جہانگیری در ملحقات ....

(ب) **بخاک افگندہ** را بمعنی مظلوم و خوار نوشتہ و صاحب رشیدی بر مظلوم قانع و خان آرزو در سراج ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بہر دو معنی بالا - صاحب مؤید بحوالہ قنیہ (بخاک افگندہ داری) را اصطلاح قرار دادہ گوید کہ ای مظلومی داری و فرماید کہ اقول یعنی خوار و زبون داری و صاحب شمس ہمزبانش - وای بر محققین نازک خیال کہ (داری) را شریک اصطلاح کردند و مصدر اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (الف) (۱) خوار کرنا - ذلیل کرنا - ظلم کرنا - (۲) زمین پر دے مارنا - گرانا - صاحب آصفیہ نے (دے مارنا) پر فرمایا ہے - پٹک دینا - پھینک دینا (ب) (۱) مظلوم - ذلیل - خوار - (۲) زمین پر گرایا ہوا -

(۳۴۴)

بخاک انباشتن اصطلاح۔ بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظہوری ؎) حسن از غمزہ چوں سناں بر داشت ٭ جگر عشق را بخاک انباشت ٭ (اردو) سپرد خاک کرنا۔ دفن کرنا۔ (خاک میں ملانا) بقول آصفیہ۔ برباد کرنا۔ اجاڑنا خراب کرنا۔ (۲۲۸۲)

بخاک برابر شدن مصدر اصطلاحی۔ برباد شدن و ہمچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ؎) اگر سخن ز کسادی نشد بخاک برابر ٭ چہ ابہم چو زنے گرد از کتاب بر آید ٭ (اردو) خاک میں ملنا۔ بقول آصفیہ برباد و بی نشان اور ناپید ہونا (میر ؎) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ٭ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ٭ (۲۲۸۳)

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند نیست و نابود کردن۔ خراب ساختن خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ (مولانا ساحری ؎) چو سر و ناز تو مشکین لباس در بر کرد ٭ مرا چو سایہ بخاک سیہ برابر کرد ٭ صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مؤلف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن۔ از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایۂ تحقیق می افگند۔ متعدّی۔ مصدر گذشتہ باشد (اردو) خاک میں ملانا۔ دیکھو۔ بخاک انباشتن۔

بخاک بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بگور بردن مؤلف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا۔

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن۔ مؤلف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ۔ وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند۔

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چسپانیدن مصدر اصطلاحی

بقول ضمیمهٔ برهان و بحر وانند بمعنی خوار و زار و ذلیل ساختن **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بخاک انگندن۔

بخاک درکردن مصدر اصطلاحی (۳۳۴۵)

مرادف بخاک کردن و بخاک برابر کردن است کلمهٔ در زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کنندش هم زمانه چون قارون ؛ ببادبر دهدش هم زمانه چون قارون ؛ (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر وانند دفن شدن (میر آلهی همدانی ؎) روزی که در دیار محبت روم بخاک ؛ جبریل عشر خوان شودم بر سر مزار ؛ (اردو) دفن ہونا۔

بخاک ریختن استعمال (۱) بخاک انگندن باشد (۳۳۴۶)

بمعنی حقیقی و (۲) ذلیل و خوار کردن مرادف بخاک افگندن (ظهوری ؎) بخاک ریخته خون کرشمه رنگینی ؛ که عید از گل قربان گهش حنا برداشت ؛ (صائب ؎) ز عطسه خون غزالان بخاک می ریزد ؛ اگر کمند خود از زلف مشکبار کنی ؛ (اردو) دیکھو بخاک انگندن۔

بخاک سیاه برابر کردن مصدر اصطلاحی

صاحبان بحر وانند (و خان آرزو در سراج) این را مرادف (بخاک برابر کردن) نوشته اند **مؤلف** عرض کند که همان است و همان۔ لفظ سیاه را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین با نام و نشان و سندی که برای بخاک برابر کردن گذشت سند این هم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

(۳۲۷۶) **بخاک طپیدن** مصدر اصطلاحی طپیدن

بر زمین این معنی حقیقی است (صائب ؎) در عین وصل می طپید از تشنگی بخاک ؛ آنرا که شوق

تشنۂ دیدار کردہ است ؎ (اردو) تڑپنا۔ خاک پر
تڑپنا۔

(۳۴۸۷) **بخاک فشاندن** استعمال۔ ہماں بخاک افشاندن کہ گذشت (صائب ؎) پیش از خزاں بخاک فشاندم بہار خویش ؎ مرداں بدیگری نگذارند کار خویش ؎ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن۔

بخاک کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) باصطلاح کشتی گیران حریف را بر زمین نواختن واز جا برداشتہ بہر دو پا وبہر دو دست مثل چار وا استادن (میر نجات ؎) چہ عجب گر بزمین آری و در خاک کنی ؎ یا فلاک کشتی خصمانہ خود پاک کنی ؎ و (۲) دفن کردن (سلیم ؎) سپہر را از لباس عزا بروں آریم ؎ سر بریدۂ خورشید را بخاک کنیم ؎ صاحب بحر از زوائد معنی اوّل احتراز کند و بر (برزمین انداختن) قانع وذکر معنی دوم ہم کند۔ مخفی مباد کہ از سند معنی اوّل (در خاک کردن) پیدا است۔ اگرچہ (بخاک کردن) و (در خاک کردن) معنیٔ ہر دو یکی است ولیکن باعتبار لفظ سند پیش شدہ ازین تعلّق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا۔

(۳۴۸۹) **بخاک نشاندن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از ذلیل کردن (صائب ؎) افتادگی بر آورد از خاک دانہ را ؎ گردنکشی بخاک نشاند نشانہ را ؎ (اردو) ذلیل کرنا۔

(۳۴۹۰) **بخاک نشستن** مصدر اصطلاحی۔ انکسار کردن و این کنایہ باشد (ظہوری ؎) برا ہست ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؎ ز پا افتادہ ام دستی دہم کافلاک برخیزد ؎ (اردو) انکسار کرنا منکسر ہونا۔ عاجزی کرنا۔

بخاک وخون نشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مرادف بخاک نشاندن کہ گذشت (صائب ؎) نشاندی

از فریب وعده صد بارم بخاک و خون نگردی شرم ٭ یکبار از دل امیدوار من ٭ (اردو) دیکھو بخاک نشاندن۔

بخاک یکسان کردن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج گوید که نیست و نابود کردن و خراب ساختن **مؤلّف** عرض کند که مرادف همان (بخاک برابر کردن) که گذشت (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ در پوست دباغت ناکرده کشیدن چه گنهگار را در پوست خروسگ و گاو می کشند (کلیم ؎) شود ز لطف هوا بر تنش قبای حریر ٭ در من بهار گنهگار گر کشند بخام ٭ **مؤلّف** عرض کند که فارسیان پوست دباغت ناکرده را خام گویند کذا فی البرهان۔ که بجایش می آید و این مرادف (بچرم خام کشیدن) است که گذشت (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند۔ مرادف (بخام کشیدن) که گذشت (باقر کاشی ؎) نگه از جامهٔ احسان منش آزادگیم عریان ساخت ٭ یارب از پوست برانند و بخام گیرند ٭ **مؤلّف** عرض کند که خام بمعنی پوست خام است که می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخ بخ اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث بهر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد و آفرین کلمه ایست که بوقت تحسین چیزی گویند **مؤلّف** عرض کند که لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این به همین معنی کرده معاصرین عجم بر زبان دارند۔ بخیال ما معنی خوش آمد متعلّق باین نباشد و فارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے۔

بخت بقول سروری و جهانگیری و جامع (۱) معروف که بعربی جدّ گویند۔ صاحب برهان صراحت کند که مقصود از معروف طالع باشد۔ صاحب رشیدی گوید که بمعنی بهره و حصّه صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصّه و بهره نیز صاحب فرهنگ فدائی گوید که آنچه راهنمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاه کنونکه روزگار مردم است و نیز بمعنی نجم (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آسوده را نیک بخت می نامند۔ صاحب سوار السبیل که محقّق معربات است آورده که بخت لغت فارسی است بمعنی نصیبه و سعادت۔ خان آرزو در سراج بحواله صراح فرماید که بمعنی بهره و حصّه معرّب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتّفاق و از انجا معلوم می شود که معنیش قریب بمعنی اتّفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علّت تامّه بهار گوید که بمعنی بهره و نصیب و بدینمعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و۔ بد۔ برخوردار۔ برگردیده۔ برگشته۔ بزرگوار۔ بلند۔ بی اثر۔ بیدار۔ بی سرمایه۔ پریشان۔ پریشان روزگار۔ پریشان کار۔ پست۔ تباه۔ تلخ۔ توانا۔ تیره۔ جوان۔ چرب دست۔ خجسته فال۔ خفته۔ خواب آلوده۔ خواب رفته۔ خواب زده۔ خوابناک۔ خوابیده۔ دژم۔ دندان خای رسا۔ زبون۔ زمین گیر۔ سخت گیر۔ سیاه۔ شکسته۔ شور۔ شوریده۔ ظلمت آفرین۔ عالی۔ عنان تافته۔ غنوده۔ فرخ۔ فرخنده۔ فرومایه۔ فیروز۔ قوی گردن۔ گرانخواب مقبل۔ ملک گیر۔ ناتمام۔ ناشاد۔ نافرمان۔ نگون۔ واژگون۔ از صفات اوست مؤلّف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمالش کرده اند و همین است جدّ لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

که صاحب سروری بذیل بخت ذکرش کرده - وجا دارد که بقول غیاث بحوالۂ جواہر الحروف مبدّل بخش باشد بمعنی بہرہ ونصیب وحصہ - شین معجمہ بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ رخش ورخت اندرینصورت بخت را معرب بخش دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان از بخت عربی بہ تفریس بخش کردہ باشند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (سعدی ؎) یکی مشت زن بخت روزی نداشت ٭ نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت ٭ (ناصری ؎) دیدارشد میسر وبوس وکنار ہم ٭ از بخت شکر دارم واز روزگار ہم ٭ (حافظ شیراز ؎) ماآزمودہ ایم درین شہر بخت خویش ٭ بیرون کشید باید ازین شہر رخت خویش ٭ (اردو) بخت بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - دیکھو اورند -

(۲) بخت - بقول سروری ورشیدی وسراج کابوس باشد وبقول برہان وجہانگیری سیاہی باشد کہ درخواب برمردم افتد وآنرا فرنجک نیز گویند وبتازیش کابوس - صاحب جامع فرماید کہ سیاہی وواہمہ کہ درخواب مردم را فروگیرد وآنرا فرنجک گویند - صاحب ناصری فرماید کہ دیوی راگویند کہ درخواب آدمی را فروگیرد ودرحقیقت آن مرضی است کہ مادہ اش بلغم است باغلبۂ سودا وعوام گمان دیوی کردہ اند وانرا بختک وفرنجک گفتہ اند وکابوس بقول غیاث حالتی است کہ مرد خفتہ را فروگیرد وآنچنان باشد کہ آدمی شکل مہیب یا ہنگامہ آفتی درخواب دیدہ می ترسد - بہ نہجیکہ بدن ہمہ گران معلوم می شود وخروش کردن بآواز درست ہم نتواند واکثر بودن این حالت را اطبا مقدمۂ صرع نوشتہ اند واین را ضاغوطہ وبیدلان نیز نامند وبفارسی سکاچہ - بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیہ عربی

اسم مذکّر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانوریست کہ بملخ شبیہ باشد (شیخ آذری ۵) دابۂ دیگر است بختش نام چون بسیر شود سوام وہمام تۂ و فرماید کہ این بیت شعرا این است کہ نام یکے از دواب باشد چہ جانور شبیہ بملخ را دابۂ نگویند۔ صاحبان جہانگیری و برہان ورشیدی وجامع وناصری وسراج بر جانور شبیہ بملخ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت اینمعنی معقول است واگر بر اعتبار صاحب جامع وناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردۂ شیخ آذری ورای این باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود و جادارد کہ جانوری باشد شبیہ بملخ کہ بر زمین سیر می کند خلاف ملخ کہ معنی حقیقی دابّہ ہر حیوانی کہ بر زمین راہ رود۔ بایّ حالِ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو ملخ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکّر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضمّ اوّل نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدّس را خراب کرد صاحب جامع گوید کہ او را بخت النصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرّب بیت المقدّس کہ آنرا بخت النرسی می خوانند و بخت النصر بہ صاد معرّب و مقلوب نرسی است و باین نام دو تن بودہ اند اوّل بخت النرسی بزرگ از بادشاہان کلدانیون بہ نینوی و آں مردی عادل بود و دوم خراب کنندہ بیت المقدّس کہ ظالم بود در میانۂ این دو نفر دویست و چہل و سہ سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است و در تواریخ مسطور۔ مؤلّف عرض کند کہ بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید و این مرکّب اضافی است و بس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہین اور کلدانیون کے ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت۔ بالضم بقول صاحب ناصری بمعنی پسر و بقول بعض بندہ و این اصح است صاحب برہان بر بوخت گوید کہ بر وزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و مخفّف این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را دُخت و پسر را بُخت گویند و بُخت و دُخت مخفّف بُختر و دُختر باشد یکی از معاصرین زردشت می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بُختر می گفتند و بنت را دختر ولیکن بُختر بر زبان معاصرین عجم باقی نماند (تمّ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد بالجملہ بُخت مخفّف ہمان بُختر معدوم است کہ ما او را براوراق جا میدہیم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بُخت و دُخت باشد بواو اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم مستعمل شد و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔

(۶) بخت۔ بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ بختشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاری نام مبارک عیسی علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کردہ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمان پسر کہ بمعنی پنجم مذکور شد ومجاز بندہ را گفتہ اند چنانکہ غلام کہ بمعنی کودک است بر سبیل مجاز نوکر و بندہ را گویند واین بلاشبہہ لغت فارسی است چنانکہ بمعنی پنجم مذکور شد بندانیم کہ خان آرزو چطور این را غیر فارسی گفتہ (اردو) بندہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ غلام۔ نوکر۔ فرمان بردار دیکھو الیک

(الف) بخت آزما اصطلاح۔ بقول بہار آزمودن بخت (خواجہ نظامی ؎) کہ ہر خیز وبخت آزمائی بکن ٭ ہلاک چنان اژدہائی بکن ٭ وفرماید کہ اگر یای معروف خوانند یاے اژدہائی وآزمائی اوّل براے نسبت و ثانی مصدری خواہد بود۔ مؤلف عرض کند کہ (ع) کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است ٭ معنی حقیقی را بگذارد ومعنی مصدری را بیان می کند بخت آزما۔ (۱) بمعنی حقیقی امر حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزمایندۂ بخت وسند نظامی براے ــــــــ

آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل بالمصدر ش بمعنی آزمایش بخت۔ در کلام خواجہ نظامی در آزمائی واژدہائی ہردو یاے معروف است ولیکن در آزمائی یاے مصدری ست ودر اژدہائی یای وحدت وشک نیست کہ یاے وحدت را متقدمین فارسی مجہول گفتہ اند ولیکن در محاورہ بر زبان فارسیان دائما معروف باشد وبہار غلط می کند کہ یاے اوّل آزمائی واژدہائی را یاے نسبت گوید حقیقت اینست کہ یاے اوّل در ہردو زائد است کہ آزما را آزمای واژدہا را اژدہاے کردند پس یاے مصدری بر آزماے

(ب) بخت آزمائی کردن باشد بمعنی

زیادہ شدہ (آزمائی) شد ویای وحدت برا ثردہای
زیادہ کردہ (اژدہائی) کردند حیف است از
محققین بانام ونشان کہ حقیقت جویان محاورۂ
ایران را بہ ترکستان می برند۔ فتامل (اردو)
(الف) (۱) بخت کی آزمایش کر (۲) بخت کو
آزمانے والا (ب) بخت آزمائی کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے نصیبہ کی
آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند
صاحب اسند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ
باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی آزمایندہ بخت وکنایہ از صاحب قسمت
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
(اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ صاحب
نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور
۔ اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے
کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے "
بڑا بختاور بچہ ہے اسے عید کو بھی چار پیسے
نہیں جڑتے" آپ فرماتے ہیں کہ عورتیں
بُرے الفاظ کو زبان پر لانا بھی بُرا خیال کرتی
ہیں اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظوں سے اس
کا برعکس مراد لیا کرتی ہیں (انتہی) مؤلف
عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے
حقیقی معنوں میں ہے (بڑا) کے لفظ سے
بر سبیل طنز اور قرینہ مابعد بدنصیبی کے معنے
پیدا ہوتے ہیں لیکن محض لفظ بختاور میں بدبختی
کے معنے نہیں ہیں۔

بخت اگر داری برو برپشت خواب | مثل۔ صاحب
محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع
نیک استعمال کنند مقصود این است کہ بخت‌وری
را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم
کند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

دکن میں کہتے ہیں "تقدیر کو تدبیر کی ضرورت
نہیں" "سوتے کو جگا کر دیتا ہے"

(۱۵۳۲) **بخت باز آمدن** | مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت
و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی این
که واپس آمدن بخت است (سعدی ع)
بخت باز آید از ان در که یکی چون تو در آید
روی میمون تو دیدن در دولت بگشاید [illegible]
(اردو) تقدیر پھر جانا ۔ بقول آصفیہ ۔ دن
پھرنا ۔ بھلے دن آنا ۔ تقدیر کا سامنے ہونا ۔
اقبال ہونا ۔

بخت بد با کسیکه یار بود | مثل ۔ صاحبان
سگ گزد گر شتر سوار بود | خزینه و امثال
فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این
مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود اینست
که شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن
موذی که سگ می جنبد و می گزد (اردو)
کمبختی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ
کھائے" صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد بین کز اجل ہم ناز می باید کشید** | مثل
(۲) **بخت بد گردد اگر فالوده دندان بشکند** | بہار
بذکر ہر دو مثل گوید که ہر کدام مثل است مؤلف
عرض کند که فارسیان این ہر دو مثل را در زمان
بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست که کسی که
بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد و
مقصود (۲) جز این نباشد که بخت کسی که
بد است اگر فالوده خورد باوجود نرمی آن
دندان بشکند معاصرین عجم گویند که این مثل
از واقعهٔ زبان زد عوام شد که کسی روزی فالوده خورد
و سنگریزهٔ در و بود و آکل از و بیخبر چون بدندان
آمد ۔ دندانش بشکست و این اتفاقی بود که بروی
کار آمد و اگر ازین حکایت قطع نظر هم کنیم مبالغهٔ
شاعری دانیم (اردو) بُرائی کا وقت آئے

تو مصری ہی سمجھکر سنکھیا کھائے ۔ یہہ دکن کی کہاوت
ہے دیکھو (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان شکن بد)

بخت برگشتہ اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) لقب
اضافت نگون بخت (سعدی ؎) الا تا نخواہی
بلا بر حسود ٭ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
٭ مؤلف عرض کند کہ (برگشتن بخت) و
(بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی
بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت
برگشتہ بدون اضافت بہ ہاے مفعولی افادۂ
معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ است
یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم
مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو)
(۱) برگشتہ بخت ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ بدنصیب
بدقسمت ۔ ابھاگی (۲) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت بلند اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
غیاث (۱) لقب امیرے زمیندار ٭ مؤلف
گوید کہ بدون اضافت بخت اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت
و بلند طالع ۔ اگر بدین اسم امیرے یا زمیندارے
را مخاطب کنند جا دارد حیف است از
محققین بالا کہ بتحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند
و لقب امیرے را ذکر کردند و (۲) باضافت
۔ طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است
(ظہوری ؎) برلب چاہ ذقن دل ماندہ
از بخت بلند ٭ صدمہ بود آن دوستی و
لغزشی در کار داشت ٭ (انوری ؎)
گردون غبار پایۂ بخت بلند تو ٭ خورشید
عکس گوہر طرف کلاہ تست ٭ (اردو)
(۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی
اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو صاحب قسمت
ہو ۔ (۲) بلندی قسمت ۔ قسمت کی بلندی
۔ مؤنث ۔

(۳۴۵۲) **بخت بلند پایہ** استعمال ۔ بمعنی بخت بلند
و طالع بلند ۔ مرکب توصیفی است (ظہوری

ے) بخت بلند پایۂ ظہوری موافق است ۂ
خود را مگر بپاس کسی سرفراز کن ۂ (اردو)
دیکھو بخت بلند۔

(۲۳۹۳) **بخت بہاری** | اصطلاح۔ کنایہ از بخت
خوش و بخت بلند مرکّب توصیفی باشد (ظہوری
ے) خار و خس کوئی شدم از بخت بہاری
ۂ در خاطرم افتاد کہ گلزار برایم ۂ (اردو)
دیکھو بخت بلند۔

(۲۳۹۴) **بخت بی برگ** | اصطلاح۔ کنایہ از بخت
بد مرکّب توصیفی است (ظہوری ے) غبار
بار دل یقین دانم نخواہم داد بار ۂ زد نہال
بخت بی برگ من و بہ بار زد ۂ (اردو)
بُری قسمت۔ مؤنث۔

بخت بیدار | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بختاور
مقابل خوابیدہ بخت مؤلّف عرض کند
کہ این معنی بدون اضافت باشد۔ اسم
فاعل ترکیبی و اگر باضافت خوانیم (۲) بختی
کہ بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظہوری
ے) چہ احتیاج بہ تلقین بخت بیداران ۂ
بسست مایۂ خواب پسین فسانۂ تو ۂ (ولہ ے)
سر غرور من و پای بخت بیداران ۂ بصد
فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ۂ (انوری ے)
بخت بیدار توحیّ لاینام ۂ ملک تائید تو ملک
لایزال ۂ (ظہوری ے) بخت بیدار ز چشم تو
فسونی آموخت ۂ کہ کند خواب ترا عاشق
افسانۂ ما ۂ (اردو) (۱) بیدار بخت۔ بقول
آصفیہ۔ اقبالمند۔ خوش نصیب (۲) طالع
بیدار۔ مذکّر۔ جاگتی ہوئی قسمت۔ اچھی قسمت

(۲۳۹۵) **بخت پست** | اصطلاح۔ مرکّب توصیفی
است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظہوری
ے) گر مدعی رود بفلک زیر دست ماست
ۂ بالا دویش اینہمہ از بخت پست ماست ۂ
(اردو) طالع بلند کا نقیض۔ بُری قسمت مؤنث۔

بخت تر اصطلاح ـ بقول انند و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند استعمال پیش نشد ـ مرکّب توصیفی است و موافق قیاس معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت ـ مؤنّث ـ

بخت تلخ اصطلاح ـ مرکّب توصیفی است (۲۲۵۳)
بمعنی بخت بد (ظہوری ؎) فرو میریزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی ؛ بہ بخت تلخ من قندی بد رخند ذ نمکدانش ؛ (اردو) بُری قسمت ـ مؤنّث ـ

بخت تیره گردیدن مصدر اصطلاحی (۲۲۵۴)
سیاه شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم ؎) ہر کرا بخت تیره تر گردد ؛ اسپ او در طویلہ خر گردد ؛ (اردو) بخت تیره ہونا ـ قسمت بُری ہونا ـ

بخت جوان اصطلاح ـ بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوان بخت ہم آمده مؤلّف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) باضافت مرکّب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (انوری ؎) بخت است جوان اہل جہان را بحقیقت ؛ یا رب تو نگہدار مرا این بخت جوان را ؛ (ولہ ؎) آنجا کہ ظلّ دامن بخت جوان تست ؛ از چاه جیب پیرہن چرخ پیر باد ؛ (اردو) (۱) جوان بخت ـ بقول آصفیہ ـ جوان نصیبے والا اقبالمند ـ بختاور ـ خوش نصیب (ذوق ؎) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ؛ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ؛ (۲) طالع بلند ـ مذکّر ـ اچھی قسمت ـ مؤنّث ـ

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکنند مثل ـ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محلّ استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجی بخت بلند

استعمال کنند واصطلاح بخت خندان بمعنی
بخت خوش وطالع بلند ازین مثل۔ من وجہ
حاصل می شود۔ مبالغۂ شاعری است کہ سندان
را بدندان شکستن گفتہ اند (اردو) دکن
مین کہتے ہین ''قسمت لوہا چباے بدقسمت
سے کھوا نہ کھایا جاے۔

بخت خام کار | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است کنایہ از بخت بد (ظہوری ۵)
توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکارم
می کنم صد سعی در نارفتن اما می روم ۱۲
(اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت خفتہ | اصطلاح (۱) مقابل بخت
بیدار کنایہ از بخت بد۔ مرکب توصیفی
است معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری
۵) غالبًا مردہ بخت خفتۂ من است ورنہ خواب
اینقدر نمی باشد ۱۲ و (۲) بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی کہ
بخت او خوابیدہ است۔ اسم فاعل ترکیبی
(اردو) (۱) طالع خوابیدہ بقول آصفیہ
بخت خفتہ۔ سویا ہوا نصیبا۔ (آزردہ
۵) یہ طالع خوابیدہ جاگے مین نہ جاگین
گے پر لگ جائیگی آنکھ اپنی جب وقت دعا
ہوگا ۱۲ (۲) وہ شخص جو بدقسمت ہو۔

بخت خندان | اصطلاح۔ مرکب توصیفی (۳۲۹۸)
بمعنی بخت بلند و بخت خوش باشد۔ سندان
من وجہ از مثل (بخت چون خندان بود
سندان بدندان بشکند) پیداست کہ بجای
خودش گذشت (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت خواب آلود | اصطلاح۔ مرکب توصیفی (۳۲۹۹)
است مرادف بخت خفتہ (ظہوری ۵)
بروی بخت خواب آلود اشک غصہ زد
آبی ۱۲ برای پاس دولت دیدۂ بیدار
پیدا شد ۱۲ (اردو) دیکھو بخت خفتہ۔

بخت خواب آلود را فالودہ دندان شکن | مثل

بصاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل
استدلال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان
این مثل را بحق بدبخت استعمال کنند و این
مبالغهٔ شاعری است که دندان از فالوده
می شکند و این مرادف (بخت بد گردد اگر
فالوده دندان بشکند) باشد که بجایش گذشت
(اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ بدقسمت اگر
فالوده کھاے تو دانتون سے چبایا نہ جاے ؎

بخت داری برو به پشت بخواب | مثل
صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از
محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که
فارسیان این مثل را برای طالع نیک می زنند
مقصود انیست که چون صاحب بخت ہستی
برو و خواب کن ضرورت تدبیر و دوادوی
ندارد این ہمانست که بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو)
قسمت والے کو خدا چھت پھاڑ کر دیتا ہے ؎
یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے مقصد یہ ہے
کہ صاحب قسمت کو کسی فکر و تردد اور کوشش
کی ضرورت نہین ہوتی ۔

(۲۸۰۰) **بخت داشتن** | مصدر اصطلاحی بمعنی صاحب
قسمت بودن است (سعدی ؎) یکے
مشت زن بخت روزی نداشت ۞ نہ اسباب
شامش مہیا نہ چاشت ۞ (اردو) صاحب
قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

(۲۸۰۱) **بخت دژم** | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است
بمعنی بخت بد که دژم بقول برہان بمعنی افسرده
و غمگین می آید (انوری ؎) یک نالہ کہ
کلک تو کند در مدد ملک ۞ آنجا کہ عدو غنود
دہد بخت دژم را ۞ (اردو) بری قسمت ہونا

بخت دندان خای | اصطلاح۔ بقول
برہان و رشیدی و بحر و سراج و (جہانگیری
در ضمیمہ) کنایہ از طالع ناموافق و بخت ناساعد
(حکیم خاقانی ؎) چون کنار شمع بینی ساق
من دندانہ دار ۞ ساق من خائیده گوئی

بخت دندان خای من ﮧ مؤلف عرض کند
کہ مرکب توصیفی است و (دندان خای) اسم
فاعل ترکیبی کہ بصفت بخت آمدہ مخفی مباد
کہ (دندان خائیدن) بمعنی جاویدن دندان
است کہ در عالم غصّہ رو نماید پس معنی لفظی
این بخت غصّہ ور باشد وکنایہ از بخت
ناموافق (اردو) بُری قسمت مؤنث۔

بخت دوماہ اصطلاح۔ بقول ہفت قلزم
باضافت۔ بختی کہ اقبال او را ثبات دوامی
نباشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر
این نکرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین
عجم (بخت چندروزہ) گویند رشتاق سند
باشیم (اردو) چندروزہ خوش قسمتی مؤنث

بخت دون اصطلاح۔ مرکب توصیفی (۲۰۴۲)
است بمعنی بخت بد وطالع زبون (ظہوری
ﮧ) ریاضت ہاے عشقم دادہ استعداد
وصل اما ہنوزم رہ بہ بزم یار بخت دون
نیندازد ﮧ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث

بختر بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین
عجم بود (۱) نام نخستین شہر بلخ مؤلف عرض
کند کہ (۲) بمعنی پسر کہ صراحتش بر معنی پنجم بخت
گذشت بخیال ما بختر بمعنی اوّل مرکب است
از بخت و راے مہملہ کہ افادۂ معنی نسبت کند
بمعنی منسوب بہ بخت چنانکہ انگشت وانگشتر و
بخت بہ معنی اوّل بمعنی چہارم اوست کہ نام
دو پادشاہ است جا دارد کہ واقعۂ تاریخی این
شہر خصوصیتی داشتہ باشد بایکی از ان ہر دو
شاہ (اردو) (۱) بلخ۔ مذکر۔ ایک قدیم اور
مشہور شہر ہے خراسان میں واقع (۲) دیکھو
بخت کے پانچویں معنے۔

(۲۰۴۳) **بخت روزافزون** اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این
بختے کہ روز بروز بلند شود (انوری ﮧ)

بخت روزافزون وفرّخ روز و شب ؎ جاودان دولت فزا و خصم کاہ ؎ (اردو) اچھی قسمت ۔ روزافزون قسمت ۔ مؤنث

(۲۲۰۴) **بخت زبون** اصطلاح ۔ مرکّب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظہوری ؂) شاہ باز من کہ عنقا را بدام اندیشۂ ؎ در شکارش باشہ بخت زبون سر دادہ ایم ؎ (اردو) بُری قسمت ۔ مؤنث ۔

(۲۲۰۵) **بخت سازوار** اصطلاح ۔ مرکّب توصیفی است ۔ بمعنی بخت مساعد (انوری ؂) تا مخالف گشت بخت سازوارم کار من ؎ راست چون زلف نگارستان پریشان آمد است ؎ (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث

بخت سبز اصطلاح ۔ بقول بحر طالع خوب بہار گوید کہ کنایہ باشد **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است مخفی مباد کہ سبز بقول (خان آرزو در سراج) بمعنی نیک ہم آمدہ پس معنی این بخت نیک درست است ۔ (صائب ؂) درین بستان سراسبز است ازان بخت حنا دائم ؎ کہ مشت خون خود در دست و پای یاری ریزد ؎ (ولہ ؂) بخت سبزی زخدا ہیچو حنا می خواہم ؎ کہ بہ عالم رخ پرخون بکف پای کسی ؎ (ولہ ؂) سبزواری از وجود خاکی من ماندہ است ؎ بخت سبزی کو کہ منظور نظر گردم ترا ؎ (ولہ ؂) حسن فیض آب خضر از عشق صائب می برد ؎ بخت سبز شمع از چشم تر پروانہ است (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سپید / **بخت سفید** اصطلاح ۔ بقول بحر و اسند وغیاث بمعنی بخت نیک **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است وسفید مبدّل سپید کہ بای فارسی بہ فا بدل شود چنانکہ گوسفند و گوسپند (ظہوری ؂) بخت سپید ساختہ شام وسحر مرا ؎ روزم

سیاہ کردۂ زلف چو تیر تست ۴؎ (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت سیہ اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد کہ فارسیان سفید را برای نیکو استعمال کنند و سیاہ را برای بد (ظہوری ؎) بخت سیہ است اگر ظہوری ۴؎ در ہند ہمای رشک زاغ است ۴؎ (ولہ ؎) پریشانم از طرہ او بگویم ۴؎ کہ طرفی ز بخت سیہ بر نہ بستم ۴؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت سیہ کار اصطلاح۔ کنایہ از بخت بد (صائب ؎) صائب وداع بخت سیہ کار خویش کن ۴؎ این سرمہ را بخاک صفاہان چہ می بری ۴؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت شور اصطلاح۔ بقول بحر طالع نحس مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از طالع بد (ظہوری ؎) بخت شورم چہ تمنای خوشی پختہ کجاست ۴؎ خوان وصلی کہ بران بوسہ نمک چش باشد (اردو) بری قسمت مؤنث

بختک اصطلاح۔ این ہمان است کہ بر معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ باینہمہ ناصری جا دادہ ایم کہ از اہل زبانست و خود او لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد (اردو) دیکھو بخت کے دوسرے معنے۔

(۶۰۶۴)

بختکار اصطلاح۔ بقول ناصری بر وزن گفت یار نطول را گویند و آن دوائی چند است کہ باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ بختگاو بہ واو آخر عوض رای مہملہ بہمین معنی می آید ظن ین نباشد کہ صاحب ناصری تسامح کرد یا نقل نویسش واو را رای مہملہ نوشت و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکہ گند و کند و واو بدل شد

بہ رای مہملہ چنانکہ کلاو و کلار صراحت ماخذ این بخچگاو می آید (اردو) دیکھو بخچگاو۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد مثل صاحبان محبوب الامثال و خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند و ما شنیدہ ایم کہ بر زبان معاصرین عجم درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست میگویند "بخت برگردد اسپ خر گردد" یکی از معاصرین عجم با ما گفت کہ این مثل متعلق است با حکایتی گویند کہ گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او بخانہ برد و ذریعۂ حفاظت نداشت شب عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجایش گذاشتند۔ بامداد گدای بیچارہ فغان برداشت و بر زبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو) کم بختی آئے گھوڑا گدھا بنجائے دکن مین مستعمل ہے۔

بخت گاو اصطلاح۔ صاحب سروری بحوالۂ سامی فرماید کہ بضم با و سکون خای معجمہ و تای قرشت با کاف فارسی اخلاطیکہ با یکدیگر بجوشانند و بدن بیماران را بآن شویند و آن را بعربی نطول گویند بنون و طای مہملہ و گوید کہ بخاطر میرسد کہ بیای فارسی باید صاحبان برہان و انند و ہفت ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (بخچگاو) ببای فارسی و کاف عربی بہمین معنی می آید و این ہمانست کہ براسپرم آب مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر بخچگاو بہ بای فارسی و کاف عربی گوید کہ مرادف بخچکاب است و فرماید کہ بخچگاو مبدل بخچکاب و تحقیق آنست کہ اصل این (بخچہ اوک) بود کہ کاف نسبت درین داخل است۔ قلب نمودہ بخچگاو ساختہ اند چنانکہ آبشخور کہ در اصل آبخورش بود نیز فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی آن

آب پخته گفته غافل (انتهی) بخیال مؤلف اصل
همه پختاپک بود مرکب از پخت و آب و کاف
نسبت و جا دارد که کاف آخر زائد گیریم
معنی لفظی این چیزیکه پخته شد با آب مخفی مباد
که پخت اسم مصدر و حاصل بالمصدر پختن
است و مراد از جوشانده که تعریفش بالا مذکور
شد و آب به تبدیل موحده با واو آو شد و این
بجاے خودش گذشت و کاف آخر القاعدہ
قلب بعض ۔ بعد لفظ پخت آوردند (پخکاو)
شد و در اصطلاح زیر بحث موحده عوض بائے
فارسی و کاف فارسی بعوض کاف عربی بر سبیل
تبدیل است چنانچه تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب ۔

بخت گر برگردد از پالوده دندان بشکند

بخت گر یاری دهد دندان ز سندان بشکند

مثل ۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر
این کرده اند و ما حقیقت این را بر هر دو
مثل گذشته ذکر کرده ایم که در ملحقات (بخت)
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود سندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلوده را فالوده دندان بشکند)

(۴۲۰۶) **بخت مراد** اصطلاح ۔ کنایه باشد از
از بخت خوش (ظهوری ؎) کالاے
دوستداری تا که کساد باشد ٭ خوش آنکه
رخت ما را بخت مراد باشد ٭ (اردو)
اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

(۴۲۰۷) **بخت مساعد** اصطلاح ۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری ؎) حبذا
بخت مساعد که سوے حضرت شاه ٭ مرمی
گرد و رهم داد پس از چندین گاه ٭ (اردو)
اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت مند اصطلاح ۔ بقول بهار وانند
آنکه طالع خوب داشته باشد و فرماید که بدین
معنی جوان بخت نیز آمده (ابوطالب کلیم ؎)

کلیم تشنه که لب را بگریه تر میکرد ؛ ز بخت مندی
میراب آب حیوان بود ؛ مؤلف عرض کند
که سند بقول برهان بمعنی صاحب وخداوند
است چنانکه دردمند وحاجتمند پس معنی
لفظی این صاحب قسمت وکنایه از خوش قسمت
باشد (اردو) قسمت والا۔ بقول آصفیہ
خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ بھاگوان
نیک طالع۔

بخت ناساز | اصطلاح۔ کنایه از بخت (۴۷۰۹)
بد وبخت ناساعد باشد مرکب توصیفی است
(صائب ے) نیم سنگ فلاخن لیک دارم
بخت ناسازی ؛ که برگرد سر هر کس که گردم
دورم اندازد ؛ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث

(الف) **بخت نافرمان** | اصطلاح۔ هر دو (۴۷۱۰)
(ب) **بخت ناساعد** | بمعنی بخت بد است (۴۷۱۱)
و مرکب توصیفی است (ظهوری الف ے)
گشت حاصل رتبهٔ فرماندهی از فن عشق ؛
بخت نافرمان بفرمان گر نباشد گو مباش ؛
(انوری ب ے) ای بخت ناساعد باری
تو خود چه چیزی ؛ وی یار ناموافق آخر تو با
که مانی ؛ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

(۴۷۱۲) **بخت ناهموار** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است کنایه از بخت بد وناساعد مقابل
بخت موافق وبخت مساعد (ظهوری ے)
دلم گردیده نازک شیشه دارم باز میلرزم
؛ که ره بر سنگلاخ بخت ناهموارم اندازد
؛ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

بخت نر وماده | اصطلاح۔ بقول مؤید بختی
که اقبال او را دوامی نباشد مؤلف عرض کند
که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد۔ سند استعمال هم پیش نشد معاصرین عجم
هم بر زبان ندارند (اردو) وہ قسمت
جو کبھی اچھی رہتی ہے اور کبھی بُری۔ مؤنث۔

(۴۷۱۳) **بخت نگون** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است

کنایه از بخت بد (ظهوری ۵) کار دل از یاری بخت نگون گردیدست ؎ یا بش ازجا	رفت و در چاه زنخدان کهنه شد ؎ (اردو) بری قسمت ـ مؤنث ـ

بخنو بقول سروری بخای معجمه و تای قرشت بوزن بدخو (۱) رعد باشد (شمس فخری ۵) ز رشک کلک تو ناله کند ابر ؎ که خلقش نام کرده‌ستند بخنو ؎ و فرماید که در یکی از نسخ (بخنو) به نون بنظر رسیده بوزن شبرو ـ نیز فرماید که در فرهنگ بضم با و تا آورده بمعنی (۲) هرچه غرنده باشد عموماً و رعد خصوصاً ـ صاحب جهانگیری گوید که بختو و بختور و بختوه هر سه با اوّل مضموم و بثانی زده و تای فوقانی مضموم هر چیز غرنده را گویند عموماً و رعد را خصوصاً صاحبان برهان و جامع همزبانش صاحب ناصری بذکر معنی جهانگیری فرماید که این را بفارسی تندر هم گویند و فرماید که در فرهنگ بجای تا نون آورده و بختوه و بختور به اضافهٔ ها و را هم ذکر کرده همه به تصحیف خوانده اند اما در نسخهٔ معتبره مثل تفسیر ابوالفتح رازی و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفته اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است و ظاهر مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید که معلوم میشود که بحتو بجای مهمله و تای قرشت رعد است و چون حای مهمله در فارسی نیامده پس بخنو بدین معنی بخای معجمه و تای قرشت خواهد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودگی چنان معلوم میشود که بختو بمعنی رعد بتای قرشت است بفتح تا (۵) چون ببانگ آمد ازهوا بختو ؎ می خورد بانگ چنگ و رود شنو ؎ مؤلف عرض کند که صاحب سروری همین شعر رودگی را بسند بخنو آورده که بنون عوض فوقانی می آید و قافیه مصرع دوم که روی آن نون است

تائیدش می کند اگرچه درینجا اختلاف آن هم جائز است وخیال خان آرزو در اعراب نون که بفتح گیرد درست است و آن مخصوص باشد با تخنو که بنون سوم می آید صاحب سروری آنرا بکسر اوّل نوشته و لغت زیر بحث بالضم است آنچه خان آرزو بخیال خود اصل این لغت را به حاے حطّی بمعنی رعد خیال کرده بے دلیل محض نمی گوید که لغت کدام زبان بود که فارسیان به تبدیل حاے حطّی به خاے معجمه تخنو کردند زیرا که تحتو به هاے حطّی بدین معنی در کلام عرب نیامده و محققین تازی هم سکوت کرده اند و تبدیل حاے حطّی با خاے معجمه بالعکس آن هم در قواعد فارسی نیست واے بر تحقیقش که ادعای بی دلیل و خلاف قیاس کند ما بحدیکه جستیم و غور کردیم ماخذ این خبرین نباشد که تخنو اصل است بالضم و فوقانی مضموم اسم جامد فارسی زبان و تخنور و تخنوه که می آید مزید علیه آن بزیادت راے مهمله و هاے هوز چنانکه شنا و شنار و خونخوار و خونخواره و آنچه تخنو به نون عوض فوقانی می آید آن هم اسم جامد است - جا دارد که آن را مبدل گیریم و همین یک لغت را سند تبدیل فوقانی به نون قرار دهیم که تخنوه به نون و هاے هوز هم به همین معنی می آید - اختلاف اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است دیگر هیچ آنچه صاحب ناصری غیر (تخنو - به فوقانی) دیگر لغات را تصحیف گوید حقیقت رانمی جوید جائی که تبدیل و زیادت موافق قیاس باشد آن را تصحیف نام نهادن خطاست - حالا عرض می شود نسبت معنی که از سند شمس فخری و رودگی معنی رعد متحقق است آنانکه بمعنی برق هم گرفته باشند آنرا مجاز گوئیم و آنچه خان آرزو (تخنو - به نون سوم) را مخصوص به برق کند هم بے دلیل است

چون از ماخذ بخنو خبر ندارد این تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحوالهٔ قوسی) وصاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ وفائی (بختو به فوقانی) را بمعنی (۴) شوی مادر آورده وصاحب برهان همین معنی بر (بخنو - به نون سوم) نوشته گوید که پدر اندر را گویند که شوهر مادر باشد مؤلف عرض کند که مقصود شان جز این نباشد که پدر ربیب و بدین معنی هم اسم جامد فارسی زبان گیریم وجا دارد که استعارهٔ باشد از معنی اول که پدر با ربیب خود بانگ زند همچون رعد ومحبت وشفقت پدری ندارد چنانکه با پسر خود اگرچه این بد اخلاقی با جهلا مخصوص است ولیکن اعتبار بکثرت عمل است - که سوقیان عجم پدر اندر را بختو نام نهادند (اردو) (۱) رعد - مذکر - دیکھو بخنو - (۲) ہر گرجنے والا (۳) برق - مؤنث - دیکھو آذرخش (۴) سوتیلا باپ بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - وہ باپ جسکے نطفہ سے آپ نہو - سگے باپ کا نقیض - دوسرا باپ -

بخت واتفاق اصطلاح - بقول آنند وغیاث منفعت کثیر حاصل شدن کسی بلا وجه و بی سعی وتلاش چنانچه مال یافتن کسی در زمین یا در اثنای چاه کندیدن وفرق درمیان (بخت) و(اتفاق) آنکه بخت خاص است واتفاق عام اگر یافتن منفعت کثیر است بخت گویند واگر یافتن چیز بمقدار است چنانچه پارهٔ شیشه یا پایهٔ ظروف چینی درین چاه نو کندیده یافتن یا پیش آمدن مکروهی که در آنجا وجودش متصور نباشد اتفاق گویند - مؤلف عرض کند که حیف است که محققین بالا تطویل بحث را پسندیدند معاصرین عجم با ما اتفاق کنند که (بخت واتفاق) بجائی مستعمل می شود که چیزی

خلاف توقع بدست و بظہور آید دیگر ہیچ (اردو) بخت و اتفاق۔ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ (فارسی ترکیب) جیسے "بخت و اتفاق کی بات ہے کہ انکو نوکری ملگئی یا خزانہ ہاتھہ آگیا"۔

بخت و دولت بکار دانی نیست | مثل صاحب گلدستہ ذکر این کردہ۔ مال سعدی شیرازی است کہ صورت مثل گرفت و مصرع ثانی این "جز بتائید آسمانی نیست"۔ مقصود اینست کہ بسے از ناواقفان کار خوش بخت و صاحب دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برای طالع مندان می زنند۔ مرادف (اگر روزی بدانش برفزودی)۔ (اردو) دیکھو۔ اگر روزی بدانش برفزودی۔

بختور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اول مضموم بثانی زدہ و تای فوقانی مضموم (۱) مرادف معنی اول و دوم بختو کہ گذشت (استاد رودگی ۵) عاجز شود ز رشک دو چشم و عزیز من ہا ابر بہار گاہی و بختور در مطیر ہے۔ و بقول برہان بفتح اول ہم آمدہ صاحبان رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند و ما بذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم و صاحب برہان فرماید کہ (۲) بفتح اول و رابع بمعنی صاحب بخت باشد و باین معنی بروزن فغفور ہم درست است صاحبان جامع و ہفت ہمزبان مؤلف عرض کند کہ ور بقول برہان بالفتح بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ وقتی کہ با کلمہ ترکیب شود ہیچو دانشور و تاجور و بارور موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و آنچہ صاحب برہان این را بہمین معنی بروزن فغفور گرفتہ است مشتاق سند استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را کافی است (اردو) (۱) دیکھو بختو (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ | اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

وجزین نیست کہ این مزید علیہ بخت و باشد	(اردو) دیکھو بختو۔

بختہ بقول سروری بروزن تختہ (۱) گوسپند سہ سالہ باشد یا چہار سالہ (سوزنی ؎) چو گرگ گرسنہ اندر رفتہ میان رمہ ٭ چہ میش و چہ برہ دندانش راچہ بختہ چہ شاک ٭ و بحوالہ نسخہ میرزا فرماید کہ گوسپند نر سہ سالہ صاحبان جہانگیری، وجامع ذکر معنی آخر الذکر کردہ اند (حکیم نزاری ؎) بدین شکرانہ داد آن ہزرہ اندیش ٭ دو پانصد بختہ حر بہ بدرویش ٭ صاحب رشیدی بر گوسپند سہ سالہ قانع وبقول برہان وناصری گوسفند نر سہ سالہ یا چہار سالہ وخان آرزو در سراج ذکر بعضے اقوال بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بخت بالضم بمعنی پسر بہ معنی بخمش گذشت فارسیان ہائے نسبت در آخرش زیادہ کردہ گوسپند نر جوان را نام نہادند کہ سہ سالہ یا چہار سالہ باشد و رائے این ماخذی متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار سالہ عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بختہ۔ بقول برہان وجامع وناصری، و سروری بحوالہ نسخہ میرزا) بمعنی ہر چیز پوست کندہ صاحبان رشیدی وجہانگیری می فرمایند کہ چیزے کہ پوست آن را باز کردہ باشند (اثیر الدین اخسیکتی ؎) باز نزا کہ شاہ طیور است چون عقاب ٭ از گوسفند بختہ افلاک شستہ باد ٭ (حکیم سنائی ؎) صحن حلوا و مرغ و نادہ نان ٭ پختہ بختہ برۂ بریان ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است مخصوص برائے گوسپند پوست کندہ ومجاز مجاز برائے ہر چیز پوست کندہ (اردو) چمڑا چھیلا ہوا بکرا اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بختہ - بقول سروری و برہان و جامع بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی دنبۂ فربہ - صاحب مؤید فرماید کہ دنبۂ فربہ و پروردہ - خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ہمان معنی اوّل است مؤلف را با خان آرزو اتفاق است و اگر بہ صفت فربہی تخصوص کنیم مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) موٹا اور تیار - دُنبہ - مذکّر - صاحب آصفیہ نے دُنبہ پر فرمایا ہے - فارسی - اسم مذکّر - بایڈہا - دکن مین دُنبہ اُس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے ہین جسکی دُم چوڑی اور زبردست ہو کہا جاتا ہے کہ اُسکی نسل عرب سے ہندمین لائی گئی -

(۴) بختہ - بقول سروری بحوالۂ فرہنگ گوسپند خصّی - دیگر کسے از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد بخیال ما مجاز معنی اوّل است بس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری بشایۂ سند است کہ از اہل زبانست (اردو) خصّی کیا ہوا بکرا - مذکّر -

(۵) بختہ - بالفتح بقول رشیدی محصّلے کہ شب در خانۂ رعایا نزول کند و فرماید کہ بہ تبتیر در گیلان مستعمل و بقول برہان و جامع محصّل و تحصیلدار - صاحب ناصری بنقل قول رشیدی گوید کہ اصل این تخختہ بضمّ خا بودہ یعنی شب تخفتہ چہ بلفظ دری تبرستان خُفتہ مخفف خُفتہ و گتہ مخفف گفتہ متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ مُؤلّف عرض کند کہ ما نسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ از اہل زبانست -

(اردو) وہ محصول دار جو رعایا کے گھر مین شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان - مذکّر -

بختیار اصطلاح - بقول بہار و انند مراد بخت جوان کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بخت معین و یار اوست کنایہ از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔

بختیاری اصطلاح۔ یاے مصدری برلفظ بختیار افزودہ اند۔ بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری ع) ہرکسے درماندۂ آوردہ از روز نخست ٭ بختیاری از ظہوری اختیاری برنداشتست ٭ (اردو) بختاوری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ خوش قسمتی۔

(۱۰۰۷۵)

بخجد بقول برہان وسروری وجامع وناصری وسراج بروزن بخشد ریم آہن را گویند (شمس فخری ع) گرآہنگران شکر جود تو گویند ٭ بکورہ درون زر شود جملہ بخجد ٭ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد فارسی قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بخجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز وطویل کردن و (۲) حصار و احاطہ کردن و (۳) گردگردیدن و (۴) خود را آزار دادن و فرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر پخچیدن بہ باے فارسی اول وخاے دوم وجیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن وکوفتہ شدن وپہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن وپہن شدن ہر دو آمدہ وبقول برہان کوفتہ شدن وپہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدریکہ بہ باے فارسی وجیم فارسی می آید اصل است وپخچ کہ بہ باے فارسی وخاے معجمہ وجیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این وماخذ پخچ۔ پک باشد کہ بمعنی تنگ وسطرقہ ومطراق می آید۔ جیم فارسی زائد را بر پک زیادہ کردہ پکچ ساختند چنانکہ نم را

بیخ کردند و بعد ازان کاف فارسی بجای معجمہ بدل شدہ پخچ شد چنانکہ فرسنگ و فرسخ با جملہ پخچیدن بمعنی پہن شدن و کوفتہ شدن و فرسودن ازہمین اسم مصدر پخچ قرار یافت کہ بخیال ما مصدر اصلی است زیرا کہ اسم مصدر ش لغت فارسی زبان است و بقول محققین فارسی مصدر جعلی کہ تحتانی مکسور داخل مصدر است و بخچیدن بموحدہ و جیم عربی کہ زیر بحث است مبدل آن کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکہ کاچ و کاج و آنچہ صاحب انند معنی دوم و سوم و چہارم ورای معنی اصل مصدر زیادہ کردہ است بدون سند است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول باشد و بس (اردو) (۱) دراز کرنا (۲) احاطہ کرنا (۳) گھومنا۔ طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

بخچیدن بقول انند بحوالہ فرسنگ فرنگ مرادف بخچیدن کہ بجیم عربی گذشت و ما اشارہ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخچیدن

بخچیزیدن بقول انند بحوالہ فرسنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و (۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن و گردیدن صاحبان بحر و موارد و نوادر کہ محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین زرد شت سلمہ اللہ تعالی می فرماید کہ بخچیز بلغت ژند و پاژند بمعنی سیدان می آید و ماخذ این پخچ کہ بمعنی پہن می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای ہوز زائد کردہ اسم جامد ساختہ اند (تم تقریرہ) حیف است کہ این اسم جامد از صفحات لغات متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید و الا فلا۔ باقی حال مجرد بیان صاحب انند برای این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لَٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بہ معنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا بقول انند بفتح (۱) قسم خداو (۲) برای خدای تعالی (منہ سلہ) بخدا ہر کہ آفرید ترا ؛ رفت از خویشتن چو دید ترا ؛ مؤلف عرض کند کہ بای قسم است در اوّل کہ بمعنی دوازدہم (ب) مذکور شد و معنی برای باشد در دوم کہ بمعنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برای خدا بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ ازبہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن استعمال۔ حاضر شدن بحضور (الوری سلہ) بندہ ہرچند بخدمت نرسد ؛ متہم نیست بہ تقصیر و کسل ؛ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔ (۴/۵ص)

بخرد بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح رای مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی سلہ) دوست دانی نہ بندہ مرخود را ؛ این بود پیشہ مرد بخرد را ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضد بےخرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزومند ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاوّل باشد یعنی کسی کہ باخرد و عقل باشد ولیکن شہرت بکسر اوّل دارد و میتوان کہ آن بای مکسور نیز بمعنی بای مفتوح بود چنانکہ از بعضی عراقیان صاحب روزمرّہ شنیدیم کہ (بخانہ رفتیم) را بکسر اوّل می خوانند چنانکہ در مژگان کہ در اصل بفتح دوم بود مؤلف عرض کند کہ بای معیّت در اوّل خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورہ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن ہیچ تعلق با معنی حقیقی ندارد۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) عقل مند (۲) آرزومند۔
بخردی بقول مؤید وہفت وغیاث وانند مصدری بہ بخرد زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ مؤلف عرض کند کہ یائے دانائی وہوشیاری (اردو) عقلمندی۔ مؤنث۔
بخرک بقول سروری بخاو رائے مہملہ بروزن مردک بادام کوہی باشد وفرماید کہ در نسخۂ میرزا الفبم بانیز آوردہ صاحبان برہان وناصری وجامع ومؤید وسراج وہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط فرماید کہ لغت شیرازی است بادام کوہی وصحرائی را واین ہر دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر وبرگ آن ریزہ وگل آن مائل بسرخی وباخوشبو وثمر آن کوچک تر وباتلخی وقبض بسیار وغیر حلوز است گرم وخشک در سوم وجہت تقویت معدہ ودر رفع رطوبات وامراض باردۂ آن وقی واسہال نافع ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ جاداں کہ از لغت عربی بخر مرکب کردہ اند کہ بقول منتخب بفتحتین بمعنی ہر چیزی کہ رائحہ او تند باشد کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیادہ کردند واختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است ونظر بر تلخی ثمر این عجبی نیست کہ ہمین ماخذ صحیح باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اندرین صورت معرّس گوئیم۔ (اردو) جنگلی بادام۔ مذکر۔
بخر من کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر وانند در صدد خرابی ویامالی او بودن (صائب ؎) مردم جراحم من او فتادہ اند ہرگز بسہو خاطر موری تہ جستہ ام

مؤلف عرض کند کہ افتادن بقصد غارت
و تاراج رفتن بر معنی چہل و دوش گذشت
چنانکہ (از در بتخانہ افتادن) و این متعلق است
بہ ہمان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا

بخروش آمدن مصدر اصطلاحی - ہای (۲۱۴۷)
وہوے کردن و آواز ہا برآوردن و شور و
غوغا کردن (انوری ؎) تا زبان زخمہ بود
چون بحدیث آید عود ؛ تا دہان نغمہ بود چون
بخروش آید نے ؛ (اردو) شور و غوغا کرنا

بخرتیچ بقول شمس نام دریائیست عظیم
کہ ہرکہ از ان آب خورد چرب باشد و فرماید
کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ
محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فرماید
کہ کجا واقع است - محققین فارسی زبان
ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند
قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم
موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہاے حطی داخل
این می بود نمی دانیم کہ بہ خاے معجمہ چہ لفظ است
کہ این معنی پیدا کرد جز این نیست کہ غلط نگاری
کاتبین باشد یا غفلت مؤلف - باقی حال
ما از تحقیق فرید این قاصریم و مجرد بیان
بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو)
ایک بڑا دریا - مذکر -

بخرید آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر
و انند خریدہ شدن - معاصرین عجم بر زبان
دارند - موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا

بخریدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم
(۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ
پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و
(۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پرستش
کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷)
پری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) ترقیدن
لب کودک دیگر محققین مصادر ازین مصدر
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف**

عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود تو ہم
عرض کرد کہ ماخذ این تبخر است لغت عرب
کہ بقول منتخب بالفتح بمعنی بخار بر آوردن دیگ
است یا تبخار کہ بقولش بالضم تفی کہ از چیزی
نمناک بر آید فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی
بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدرے
قائم کردند بمعنی سوم و معانی اول و دوم
و چہارم مجاز آن ولیکن معانی پنجم و ششم و
ہفتم و ہشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا
اینکہ در پرستش ہم نفس ہا می زنند و کار از
نفس می گیرند و معنی ہفتم مجاز آن و پیری زدہ
ہم ہچو بیماران نالہ می کند و نفس تنگ می کشد
و ترقیدن لب کودک تعلق دارد بحرارت
معدہ۔ اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجہ و
محاورۂ عجم است باتی حال طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) سکرات مین ہونا
نزع مین ہونا (۲) کروٹین بدلنا۔ (۳)
تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش
کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ
ہونا (۸) لڑکون کے ہونٹ تڑکنا۔

بخریسہ بقول شمس بر وزن درکیسہ بمعنی پیشانی صراحت کند کہ لغت فارسی زبانست و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت۔ لغت فارسی نمی نماید در لغات عربی و ترکی ہم نیافتیم مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی۔ مؤنث۔

بخس بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و سکون خاے معجمہ (۱) پژمردہ شدہ و فراہم شدہ را گویند از رحمتی بابلی (شمس فخری ۵) چون جان ندید دشمن این شاہ بہ بد روز ¤ زینسان کہ دلش گشت ز آسیب فنا بخس ¤ صاحب جہانگیری ذکر معنی بالا گوید کہ مانند پوستی کہ تف آتش بدان رسیدہ باشد و صاحب رشیدی نقلش سو داشتہ

خان آرزو در سراج گوید کہ نیز برین قیاس بخستن و بخبندہ و بخسیدن و بخسانیدن
صاحب منتخب در لغات عرب ذکر بخس بدین معنی نکردہ صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب
فرماید کہ لغت عرب است بمعنی کم واندک و زمینی کہ بے آب دادن رویاند و بخسی بمعنی
آب نادادہ و کشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن و بخوس جمع و محصولی
کہ از مردم باز ارستانند و آنچہ عشاران بعد گرفتن صدقہ بحیلۂ فرد گیرند و نیز کاستن
حق کسی را و بیدا کردن بروے و کور کردن چشم و بر کندن آن مؤلف عرض کند
کہ از ہمہ معانی بالا کہ در عربی است ہیچ تعلق از معنی اول الذکر یافتہ نمی شود۔ آنچہ
خان آرزو بر قیاس مصادر و اسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان
است و اسم مصدر بخسیدن و بخسانیدن و بخستن کہ می آید (اردو) پژمردہ۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ کمہلایا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ افسردہ۔
(۲) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی عشوہ و بقول برہان و جامع و ناصری غنوہ
و خرام مؤلف عرض کند کہ فارسیان از معنی چہارم عربی کہ بمعنی اول ذکرش کردہ ایم
مجازاً معنی عشوہ پیدا کردہ اند۔ مفرس باشد (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم
مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ۔
(۳) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی گداز و رنج صاحب برہان گوید کہ برہم آمدن
دل بسبب غمی یا طپشی و گداز و رنج و تابش دل و بقول رشیدی و ناصری بمعنی گدازش
و کاہش و نقصان و بقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند کہ مجاز است از معنی چارم و پنجم عربی کہ بر معنی اوّل ذکرش گذشت پس مقدس باشد نہ لغت عربی (اردو) رنج مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج زمینی را گویند کہ بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را اللّم نیز خوانند صاحب برہان گوید کہ بعربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ این را دیم نیز خوانند و فرماید کہ بخس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را بمعنی خودش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی سے سیراب ہو جسکو دکن مین زمین خشکی اور زمین خریف کہتے ہین (مؤنث)

(۵) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی کہ تپش آتش بدو رسد و چین چین شود گویند بخسید مؤلف عرض کند کہ با معنی اوّل تعلق دارد کہ آن عام است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے ٹھہر جاے۔ اینٹ جاے جس پر جھرّیان پڑ جائین۔ مذکر۔

(۶) بخس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اوّل مکسور نرمۂ بلینی مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مجاز معنی اوّل عربی دانیم (کہ بر معنی اوّل مذکور شد) و بنظر کچکی سوراخ نرمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے معنے۔

(۷) بخس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اوّل بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ بدین معنی و بمعنی ششم بخیش گذشت مؤلف عرض کند کہ بخس بہ جیم عربی

وسین مہملہ ہم بدین معنی مذکور شد وجیم عربی بہ خای معجمہ بدل می شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ پس جادارد کہ این را مبدل معنی دوم بخبس گیریم (اردو) دیکھو بخبس کے دوسرے معنی۔

بخسان بقول سروری بوزن مستان (۱) یعنی پژمرده و فراہم آمده و رنج دیده (رودکی ۵) از وبی اندہی گزین و شادتی وتن آسانی ہا بہ تیمار جہان دل را چرا باید کہ بخسانی ہا و فرماید کہ (۲) بمعنی گداختن و گداز ان ہم آمده نیز فرماید کہ در نسخہ وفائی و شمس فخری ہمین بمعنی گداز ان آورده اند (۵) مخالف ارچہ کہ خود را چو سنگ می پنداشت ہا زتاب آتش قہرش چو موم شد بخسان ہا صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ (۳) بمعنی خرامان ہم صاحب رشیدی برمخبس گوید کہ برین قیاس است بخسان و بخسنده و بخسیدن مؤلف عرض کند کہ وای بر محققین با نام و نشان کہ ہیچ اعتنا بہ قواعد فارسی نمی کنند و نمی دانند کہ بخسان اسم حال است از مصدر (بخسیدن) و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن (کہ می آید) پس شامل است بر ہمہ معانی بخسیدن و بخسانیدن۔ ضرورت نداشت کہ ذکر مشتقات این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا یہ امر حاضر ہے اور بخسیدن جس کا یہ اسم حالیہ ہے

بخساند بقول سروری بجای معجمہ وسین مہملہ بروزن ترساند یعنی گدازاند و در تپش آتش چین چین سازد (سراج الدین راجی ۵) کفر کو کبریت دوزخ اوست بس ہا چین کہ می بخساند او را آن نفس ہا و فرماید کہ بمعنی پژمرده کند نیز۔ و بقول صاحب برہان بروزن لرزاند یعنی بگدازد و در آزار و رنج دارد و پژمرده سازد و چین چین گرداند و بخراند صاحبان انند و مؤید و ہفت ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند کہ تحقق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم
جامد و مشتق نمی کنند. و هیچ یکی از محققین بالا
نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن
است که همه ایشان ذکرش می کنند و شامل آن
بر همه معنی معانی مصدری بطریق مضارع و سند
پیش کرده سروری برای حال است نه
مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل
زبان بر اتکای زبان خود قواعد فارسی را
ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن بقول سروری بمعنی پژمرده
ساختن و گدازانیدن و در رنج داشتن
صاحب برهان نذکر هر سه معانی بالا گوید
که خراسیدن صاحب بحر فرماید که متعدی
بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و
مضارع این بخساند. صاحب نوادر همزبانش
صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گدازانیدن
و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن
و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که
اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت
و بخستن که می آید بقول محققین فارسی مصدر
سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسوره با علامت
مصدر قیاسی و جعلی و باصول ما هر دو مصادر
بالا قیاسی که وضع کردند از اسم مصدر بخس
و بخسانیدن متعدی هر دو. معانی بیان کرده
صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب
برهان بمعنی چهارم را خراسیدن نوشته غلط
کرده که آن بمعنی بخسیدن است. غور بر مصدر
متعدی نکرد که زیر بحث است. بخسان
که گذشت امر حاضر این هم اسناد این از رودکی
بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند
گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمرده
کرنا (۳) رنج مین رکھنا (۴) خرامان کرنا۔

بخست بقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی
آواز هر چیز باشد که بر بجست به جیم عربی عوض

خاگذشت اما در سامی فی الاسامی بخست بضم با و تشدید خا (۲) مخصوص آواز دماغ خفتہ را گفتہ و آنرا العربی غطیط گویند بفتح عین معجمہ و کسر طاے مہملہ اوّل و سکون یای حطی۔ صاحب برہان بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بکسر اوّل (۳) شکست و مجروح گردانید صاحب ناصری ہمزبانش خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مبدل بجست گیریم کہ بجیم عربی بمعنی اوّل گذشت کہ جیم عربی بخاے معجمہ بدل شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ و بہتر ازان است کہ بمعنی دوم اسم جامد گیریم کہ اسم مصدر بخستن است کہ می آید اندرین صورت معنی اوّل را بہ تعمیم مجازش گیریم و بجست را کہ بجیم عربی عوض خای معجمہ گذشت مبدل این دانیم۔ نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ماضی مطلق مصدر بخستن باشد بمعنی آواز کردن دماغ خفتہ کہ می آید نمی دانیم کہ صاحب برہان معنی سوم را از کجا پیدا کرد ہرگاہ معنی شکستن و مجروح ساختن در مصدر بخستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد معلوم می شود کہ در خیالش مصدر خستن و موحدہ اوّل زائد باشد دیگر ہیچ و دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بجست کے پہلے معنے (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب غطیط۔ خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخستن بقول سروری بضم با و فتح خاے معجمہ مشدد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفتہ صاحب برہان این را بہ تخفیف آوردہ یعنی بفتح خاے معجمہ و بقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ در خواب (سالم التصریف) کہ غیر ماضی و مستقبل

و اسم مفعول نیاید صاحب موارد باتفاق قول
سروری فرماید کہ حاصل بالمصدر این تخّست
بہ تشدید خاے معجمہ باشد و صاحب نوادر
ہم بانش ۔ صاحب جامع در اعراب باصاحب
بحر متفق مؤلف عرض کند کہ مرکّب است
از اسم مصدر تخست کہ گذشت و ہمین است
حاصل بالمصدر ہم با تشدید را غیر صحیح ندانیم
ولیکن استعمال فارسیان را بتخفیف تسلیم کنیم
و قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است بتغیر اہم
اصل این تخمستن بہ دو فوقانی بود یکی از ان حذف
شدہ تخستن باقی ماند بقول محققین فارسی مصدر
سماعی است و باصول ما مصدر قیاسی و اصلی
کہ بخشش بہ (اسم مصدر) گذشت (اردو) خرّانے لینا
بقول آصفیہ سوتے مین خرخر کرنا بیخبر ہو کر سونا (بحر ۵)
سنے وہ نالہ عاشق جو کوئی دم جاگے ۔ اسے تو
شام سے خرّاٹے تا سحر لینا ۔

تخسلوس بقول سروری و برہان و جامع و ہفت بخا و سین مہملہ و لام بروزن اشکبوس
نام پادشاہی است کہ غدر را بالقہر برد (حکیم سنائی ۵) حال اصحاب کہف و دقیانوس
۔ و قصہ تخسلوس و شہر فسوس ۔ مؤلف عرض کند کہ لقب می نماید از تخس مخفف تخست
کہ بجایش گذشت و لوس کہ بمعنی بازی دادن و کج دہان و دہان کج کہ می آید عجبی نیست کہ
ہمین پادشاہ در رفتن غطیط می زد و دران حالت دہانش کج می شد یا بہ تصنع غطیط می زد
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) تخسلوس نام ایک بادشاہ گزرا ہے جو غدر کو لے گیا تھا مذکر
تخسم بقول سروری بخاے معجمہ و سین مہملہ بوزن انجم شرابی باشد کہ از گندم سازند (ابو لولوی
معنوی ۵) بخور بی رطل و بی کوزہ سبی کو نشکند روزہ ۔ نہ از انگور و نہ از شیرہ نہ از کنجی
نہ از تخسم ۔ و بقول رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری و برہان شرابی باشد مغیر کہ از گندم

سازند (حکیم سوزنی سه) بکنی و بخسم خورند و زان شوند مست و خراب ہ؛ تراب تتماجی که باشد
سرد بے ننکوز و سیر ہ؛ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید که این را بوزه نیز
خوانند و آخسمه بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند که میم تخصیص در آخر لغت بخس
زیاده کرده اند و سین مهمله را متحرک کردند برای سهولت تلفظ معنی لفظی این چیزے که
مخصوص است برای غطیط و کنایه از شرابی که بحر دخوردنش بیخودی طاری میشود و غطیط
می برآید در عالم مستی مصرع اول سند غیر موزون می نماید (اردو) دیکھو آخسمه۔

بخسودن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) ورد کردن و (۵) اره کشیدن (۶) برکندن و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوهگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغیر دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که از اسم مصدر بخس وضع کرده اند و متعلق بمعنی اول اوست بمعنی وهم دیگر همه معانی مجاز آن بجز معنی اول که هیچ تعلق از اسم مصدر ندارد و بخسودن مبدل بخسیدن است که به تحتانی مکسور می آید و خبرین نیست که تحتانی بدل شد به واو چنانکه انجیر و انگور و انگیل و انگول معاصرین عجم برزبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) کہنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا (۵) دردکرنا (۵) آره چلانا (۶) اکھیڑنا (۷) ڈرنا (۸) تڑپنا (۹) غمگین ہونا (۱۰) گلانا (۱۱) تغیر کرنا۔

بخسی بقول سروری بفتح با و سکون خا و کسر سین مهمله (۱) پژمرده و بے آب حاصل آمده (ناصر خسرو سه) تو گشتند جهانی زداس مرگ بترس ہ؛ کنون که زرد شد ستی چو گندم بخسی ہ؛ و فرماید که (۲) بمعنی گداخته شوی نیز آمده (وله سه) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ہا وگر سی لفظ
تا ابد ہمی بخسی ہا صاحب برہان بر پژمردہ و
بی آب و گداختہ شدہ قانع کہ ہمہ متعلق بہ معنی
اوّل است مؤلف عرض کند کہ وائے بر
محققین اہل زبان کہ ہر مشتق را اسم جامد پنداشتند
و نمی دانند کہ بخسیدن مصدریست کہ می آید
و بخس کہ گذشت اسم مصدر آنست و امر حاضرش
و بخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش بزیادت
یاے مصدری بمعنی پژمردگی وغیرہ ذلک و بخسی
بمعنی دوم صیغۂ واحد مخاطب مضارعش۔
اگر بر مصدر و قواعد فارسی غور می شد
این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و
اگر می کردند از حقیقتش خبر می دادند (اردو)
(۱) پژمردہ۔ بغیر پانی کے حاصل شدہ (۲)
تو گلے۔

(الف) **بخسید** بقول سروری و برہان ہفت
بخاے معجمہ و سین مہملہ بر وزن برچید یعنے
گداخت و پژمرد و فراہم آمد و از تپش آتش
چین چین شد و بقول سروری ------

(ب) **بخسیدن** بوزن ترسیدن (۱) پژمردن
(۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب
برہان نسبت معنی اوّل گوید کہ پژمردہ ساختن
و نسبت معنی دوم فرماید کہ گدازانیدن و
با تفاق معنی سوم فرماید کہ (۴) فراہمیدن
ہم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل با برہان
متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت
معنی سوم فرماید کہ در رنج داشتن است
و بذکر معنی چہارم فرماید کہ (۵) چین بر چین
انداختن (کامل التصریف) و مضارع این
بخسد۔ صاحب موارد در ہر سہ معنی بالا با
صاحب سروری ہا و نسبت معنی چہارم با برہان
متفق و نسبت معنی پنجم فرماید کہ درہم کشیدن
و چین چین گردیدن است و بخس حاصل بالمصدرش
۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب

جامع باتفاق برہان در معنی سوم اینقدر تصرف کند که (در رنج بودن) را (رنجانیدن) نوشته و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج بر معنی اوّل و چہارم اکتفا کرد مؤلف عرض کند که محققین با نام و نشان از لازم و متعدی این مصدر بے خبر اند بخسانیدن که گذشت متعدی این است و بخسیدن که زیر بحث است لازمش - صاحب سروری ازین خبر دارد و ہر سه معانی بیان کرده اش درست است و معنی چہارم بیان کردهٔ برہان ہم بلحاظ ماخذ درست باشد که بخس بمعنی عشوه و خرام ہم آمده پس معنی خرامیدن در مصدرش چرا نباشد و معنی پنجم بیان کردهٔ صاحب بحر متعلق است بمعنی اوّل که چین بجبین انداختن ہم پژمردن است و صاحب موارد معنی پنجم را درست نوشته که (درہم کشیدن و چین چین گردیدن) است - صاحب برہان غلط کرد که پژمردن را پژمرده ساختن نوشت و گداختن را گدازانیدن و صاحب جامع باتفاق برہان سکندری خورد که در رنج بودن را رنجانیدن کرد این است حقیقت تحقیق محققین زبان دان که غور بر قواعد زبان نمی کنند بالجمله این مصدر یست که مرکب شد از اسم مصدر بخس و یائے مکسور و علامت مصدر (دن) و بقول متقنین فارسی زبان مصدر جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر اصلی و قیاسی - از ینکه اسم این مصدر از لغات فرس است - آنچه صاحب موارد بخس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم که حاصل بالمصدرش بخسی است نه بخس (الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف) گلا پژمرده ہوا سکڑا (ب) (۱) پژمرده ہونا سکڑنا (۲) گلنا (۳) رنجیده ہونا (۴) خرامان ہونا - (۵) چین بجبین ہونا -

بخسیده بقول سروری بخای معجمه وسین مهمله بوزن برچیده یعنی گداخته و تابیده و پژمرده و فراهم آمده (مولوی معنوی سه) همچو گرما به که تفسیده بود ؛ تنک آبی جانت بخسیده بود ؛ و فرماید که بباے فارسی نیز آمده صاحب برهان بذکر معانی بالا گوید که خرامان هم و صاحب هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که می پرسیم از اینان که چرا نمی گویند که بر ماضی مطلق بخسیدن هاے مفعولی زیاده کرده اند و چرا بر هر پنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمرده و گداخته و مبتلای رنج و خرامان و چین بجبین (اردو) (۱) پژمرده (۲) گلا ہوا۔ (۳) رنجیده (۴) خرامان (۵) چین بجبین۔

بخش بقول سروری بوزن رخش (۱) معروف و (۲) ماهی و (۳) برج (رودکی سه) آفتاب آید به بخشش زمی بره ؛ روی گیتی سبز گردد یکسره ؛ (فردوسی سه) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ؛ خور از بخش دو پیکر آمد برون ؛ صاحب برهان نسبت معنی اوّل صراحت کند که حصه و بهره باشد و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید که خواه برج کبوتر باشد خواه برج قلعه خواه برج فلک غالب در قاطع برهان گوید که معنی دوم راسند باید و معنی سوم زنهار نیست مؤلف عرض می کند که قول سروری براے لغت فارسی بمنزلهٔ سند است و بس و معنی سوم را مجاز معنی اوّل توان گرفت و از اسناد رودکی و فردوسی استعمال این بمعنی سوم ثابت و غالب هندنژاد را نمی رسد که بمقابلهٔ سروری دم زند که من حیث اللسان مغلوب آنست از ینکه سروری صاحب زبانست و صاحب جامع که هم از اهل زبان است تصدیق هر سه معانی بالا کرده صاحب مؤید بذکر معنی اوّل بحواله زفانگویا گوید که (۴) بفتحتین

بمعنی تربیه بینی و (۵) سستی آمده صاحب ناصری بذکر ہر سہ معنی بالا فرماید کہ در برہان معنی دوم
وسوم نوشتہ و مؤید سے ندارد و در فرہنگ ہا یافتہ نشد مؤلف عرض کند کہ خود او از ناصر
خسرو سندے آوردہ کہ برای معنی سوم است و بخیال خود سند معنی اوّل گرفتہ است (۵۳)
کہ کرد این گنبد فیروزہ پیکر ۞ چنین بے روزن و بے بام و بی در ۞ کہ زدیر کار این گنبد
کہ پرداخت ۞ بہفت و دو و دو بخش مدور ۞ صاحب فرہنگ فدائی بر معنی اوّل قانع
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ در اصل بمعنی انعام و بخشیدن بود کہ بدین معنی
شہرت گرفت و بحوالہ برہان ذکر معنی دوم وسوم کردہ گوید کہ سند می خواہد کہ در کتب
معتبرہ نیست مؤلف عرض کند کہ فرہنگ سروری رائدید پس خطاے کیست حالا عرض
می شود نسبت ماخذ کہ بکس لغت سنسکرت است بہ باے فارسی وکاف وسین مہملہ چنانکہ ہمتا
سخندان ذکرش کردہ پس عجبی نیست کہ فارسیان بای فارسی را بموحدہ بدل کردند چنانکہ
تپ و تب وکاف بدل شد بہ خاے معجمہ چنانکہ شاکچہ و شاخچہ (وسین مہملہ تبدیل یافت
بہ شین معجمہ چنانکہ کستی وکشتی وجا دارد کہ این را سبدل بخت گیریم کہ بر معنی اوّلش گذشت
کہ فوقانی بشین معجمہ بدل شد چنانکہ رخت و رخش و معنی سوم مجاز این کہ برج ہم مدارج
وحصص دارد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم و نسبت معنی
چہارم و پنجم محرر بیان صاحب مؤید را کافی ندانیم کہ بخش بجیم عربی وسین مہملہ بہمین دو معنی
گذشت وبعض محققین ہمدر انجا اشارہ کردہ اند کہ بخش بہ جیم فارسی وشین معجمہ درست باشد
باقی حال درینجا ہمین قدر کافی است کہ کاتب مؤید تصرفی کردہ است در کتابت لغت و سکوت

دیگر محققین برای معنی چہارم و پنجم دلیل آنست و بہ تحقیق ما (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی عطا و این مجاز معنی اوّل باشد و مصدر بخشیدن از ہمین اسم مصدر مرکب شد کہ می آید۔ (اردو) (۱) حصہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ٹکڑا۔ بخرہ۔ جزو (۲) مچھلی۔ مؤنث۔ (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گنبد۔ راس منازل ستارہ (۴ و ۵) دیکھو بخس (۶) بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیہ۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشندہ (ادیب صابر ؎) نبت فضل از دل بخشای او گیرد فروغ ٭ نسخہ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ٭ و فرماید کہ (۲) امر بہ بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشاے و راحت رسان ٭ نگہ می چہ داری ز بہر کسان ٭ صاحبان رشیدی و انند ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین با تمام ونشان بتحقیقت پے نبردہ اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ بخش امر حاضر بخشیدن است والف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکہ بر (الف فاعل) مذکور شد ہمچون دانا و بینا والف زائد است در معنی دوم چنانکہ در آنی و دانیا و جادار دکہ بمعنی دوم امر حاضر بخشانیدن گیریم کہ بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنے والا (۲) بخش۔ بخشا کا امر حاضر۔

بخشاد بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمحل دعا مستعمل۔ بمعنی خدا بخشد مؤلف عرض کند کہ تحقیق الف دعا بر معنی چہاردہم باد بیان کردہ ایم وہمان قاعدہ دریجا ہم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ع) خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے مین ٭

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدی بخشیدن کہ می آید کامل التصریف باشد و مضارع این

بخشانند۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند مؤلف عرض کند که جز این نباشد که اسم این مصدر ہمان بخش که بمعنی ششمش گذشت
(اردو) بخشوانا۔ بقول آصفیہ۔ متعدی معاف کرانا۔ عفو کرانا۔

بخشاے بقول ضمیمۂ برہان (۱) امر به بخشودن و (۲) بمعنی بخشنده۔ صاحبان ہفت و مؤید نسبت معنی اوّل گویند که امر بخشانیدن و بخشودن و صاحب انند امر بخشائیدن گفته و صاحب ناصری بذیل بخشایش سند این از صابر آورده (ع) نسخهٔ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ٭ مؤلف عرض کند که محققین اوّل الذکر به بے تحقیقی کار گرفته اند حقیقت این است که بخشائیدن که می آید بزیادت الف و تحتانی اوّل مرادف بخشیدن است و این امر حاضر شد نه امر بخشودن (کریما ۵) کریما به بخشاے بر حال ما ٭ که ہستیم اسیر کمند ہوا ٭ و معنی دوم غیر از ترکیب حاصل نمی شود چنانکه (خطا بخشاے) که اسم فاعل ترکیبی است و جا دارد که این را بمعنی دوم مزید علیه بخشا گیریم بزیادت تحتانی در آخر چنانکه بینا و بیناے و جا و جاے۔ صاحبان ہفت و مؤید ہم غلط کرده اند که امر بخشانیدن بخشان باشد نه بخشاے و امر بخشودن بخشو که واو بالف بدل شده بخشا شد (اردو) (۱) بخش۔ بخشش کر (۲) بخشنے والا۔ بخشش کرنے والا

بخشایش بقول برہان بروزن افزایش (۱) بمعنی از جرم گناه و تقصیر و از گشتن کسی گذشتن (ملک شمس الدین کرت ۵) بگرفت و مرا نکشت شه در صف کین ٭ با آنکه بدم کشتنی از روی یقین ٭ اکنون بطبق می دہدم در ثمین ٭ بخشایش و بخشش چنان است و چنین ٭ و بتحقیق (۲) بمعنی بذل و عطا ہم (سعدی شیراز ۵) زہی بحر بخشایش و کان جود ٭ که مستظهر اند از وجودت

وجود ؎ صاحبان انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید دیگر ہیچ (اردو) بخشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث (۱) معافی ۔ عفو (۲) انعام ۔ عطیہ ۔

بخشایش آوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت (خسرو ؎) چو بخشایش آرد جہانی زجود ؎ چو لشکر کشد خصم گوئی نبود ؎ (کمال اصفہانی ع) بر جان عاشقانت بخشایش ارنیارد ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخشش و عفو کردن است ؎ (اردو) بخشش کرنا ۔ عفو کرنا ۔

بخشایش کردن استعمال ۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بذل و عطا و عفو کردن باشد مرادف بخشایش آوردن کہ گذشت معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بخشایش آوردن ۔

بخشایشگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بخشایش کنندہ و مرادف الرحیم و بخشایندہ صاحب ناصری ہم بذیل بخشایش ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ گر بقول برہان افادۂ معنی فاعلیت کند وقتی کہ باکلمۂ دیگر ترکیب شود پس از قبیل دادگر است (اردو) بخشنے والا ۔ عطا کرنے والا ۔ معاف کرنے والا ۔

(الف) بخشایندگی صاحب انند بحوالہ
(ب) بخشایندہ فرہنگ فرنگ بذکر
(ج) بخشاییدن ہر سہ گوید کہ (الف) بمعنی جود و عطا و عفو چنانکہ شیخ شیراز گوید (؎) متاب اے پارسا رو از گنہ گار ؎ بہ بخشایندگی در وے نظر کن ؎ و بر (ب) فرماید کہ بخشش کنندہ و مرادف الرحمن است و نسبت (ج) می نویسد کہ در محل ترحم و عفو و جود مستعمل ۔ صاحب غیاث نسبت (ج) گوید کہ

پرداز اصطلاح۔ صاحب مؤید گوید که ای خالی کن و بساز (کذا فی الادات) و اقول این امر پرداختن است پس آنهمه معانی درین هم باشد صاحب ہفت بر امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند که موحدۂ اول زائد است ومجرد پرداز امر حاضر پرداختن وحاصل بالمصدر ش هم محققین بانام ونشان را اضافۂ حجم تالیف مقصود است که مشتقات را بمعنیٰ وبخیال ماتحصیل حاصل (اردو) پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعدہ وقانون بودن۔ صاحب غیاث هم ذکر (۱) بهمین معنی کرده و وارستہ وانند (۲) را باستناد کلام صائب آورده (س)

نکونامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند که ز فیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را

مؤلف عرض کند که وای بر محققین بانام ونشان که مانند را متعلق به پرکار کرده اند وغور نکردند که تعلق مانند به نکونامی است مقصود شاعر حزین نباشد که نکونامی بزرگان از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکه ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران است۔ حاصل اینست که نه این مصدر ازین شعر قائم شود و نه معنی بیان کردۂ محققین بالا پیداست فتامل (اردو) باقاعده ہونا ہمارے خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہین۔

بپرواز آمدن استعمال۔ پریدن در ہوا وبلند شدن (انوری س) باز تمکین تو ہر جا که به پرواز آید سر فرو در زند بدخواه تو چون بوتیمار (اردو) اڑنا۔ پرواز کرنا۔

(۲۳۲۰)

(۲) اسکو عطا کر۔

بخشش نامہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ہبہ نامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) ہبہ نامہ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے۔ عطا نامہ۔

بخش کردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی عطا کردن است (ظہوری ؎) صبا زکوی تو تا گل غبار بخش کند ٭ زچین موی تو مشک تتار بخش کند ٭ (اردو) عطا کرنا۔

بخشک ریش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش وآن خشکئی است کہ بر روی جراحت بستہ شود (انوری ؎) گیرد فلک از بخشک ریشم کہ من درندہم بخویشتن نم ٭ مؤلف عرض کند کہ خشک درینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخون زخم باعث بسیار تکلیف و رنج است یعنی چون زخم پیش از اندمال خشکی گیرد مجروح را بیشتر تکلیف می کشد ازینجاست کہ معالجین دائما با دوئیہ لزجہ آنرا تری دارند کہ باعث اندمال است صاحب انند در صراحت کامل معنی این غور نکرد بالجملہ معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر ہیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔

بخشک وتر ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند توکل کردن (انتخابی ؎) با قناعت ہر کہ می سازد تونگر می شود ٭ چون بخشک و تر بسازد قطرہ گوہر می شود ٭ مؤلف عرض کند کہ با گرم و سرد زمانہ ساختن باشد وبس (اردو) گرم و سرد سہنا۔ بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا۔

(۱۴۱۶)

(۴۴۱۸) **بخشش گرداندن** مصدر اصطلاحی۔ عطا قرار دادن (ظہوری سے) بر خلائق فضل ہا گرداند بخشش ٭ موسم نوروز از دیوان ہست ٭ (اردو) عطا قرار دینا۔ بخشش قرار دینا۔

(۴۴۱۹) (الف) **بخشم آمدن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بخشم رفتن** بقول انند (الف و ب)
(ج) **بخشم شدن** غمگین شدن مؤلف عرض کند کہ ہر سہ بمعنی خشم گرفتن و مبتلای خشم شدن است (انوری ج سے) عدلش ار بازین بخشم شود ٭ امن بیرون آسمان باشد ٭ (اردو) غصہ کرنا۔ غصے ہونا۔ بقول آصفیہ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

بخشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس تیز نگریستن و نظر زدہ ساختن مؤلف عرض کند کہ چنین از زبان صاحب شمس بر آید کمتر اعتبار را شاید حیف است کہ او بمعنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کردہ او برای مصدر (بچشم کردن) باشد کہ بجیم فارسی دوم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بلغتہ آوردن است و بس۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) غضبناک کرنا۔ بقول آصفیہ بھڑکانا۔ غصہ دلانا۔ برہم کرنا۔ برافروختہ کرنا۔

(الف) **بخشندگی** بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز سے) بزرگی بایدت بخشندگی کن ٭ کہ دانہ تا نیفشانی نروید ٭ (ظہوری سے) با وجود ننگ خواہش حال سائل بہتر است ٭ اہل ہمت راچہ خجلتہا کہ در بخشندگی است ٭ مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشیدن کہ می آید اصل این بخشیدگی بودہ تحتانی بدل شدہ بہ نون چنانکہ اویج و اونج و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب ----

(ب) **بخشندگی کردن** بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیدا است (اردو) (الف) (۱) جود۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ کرم۔ بخشش

سخاوت (۲) عفو بقول آصفیہ ۔عربی۔ اسم مذکر
معافی ۔آمرزش بخشش (ب) جود وعطا کرنا۔
بخشش کرنا ۔عفو کرنا۔

بخشندہ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ عزنامہ
ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی معاف کنندہ مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بخشیدن و شامل
بر معانیش است کہ می آید (اردو) بخشنے والا

بخشندہ آب است کہ ہرچہ بباید ترکند مثل ۔ صاحبان
خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت
اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل
را بحق باذل و سخی می زنند مقصود آنست
کہ بخشندہ بمشابہ آب است کہ ہر کہ پیش آب
رود تر شود ہمچنان سائل از بخشندہ بہرہ
حاصل کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں
"سخی کا دریا بہتا ہے"

بخشودن بقول جہانگیری با اول مفتوح
بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری ؎) قضا
بادست او ہر ساعتی گفتی ہمی گفتی ؎ کہ در بخشش
نہ دینی مطلبی دارم نہ دنیائی ؎ ولیکن بر کرم
واجب بود درویش بخشودن ؎ چو کان درویش
گشت از تو چرا بروے نہ بخشائی ؎ (استاد رودکی
؎) نگاری در کفم دادی کہ چون آواش
بشنودم ؎ بر آنکس کین نگار از کف او گم
شد بخشودم ؎ صاحبان رشیدی و برہان
و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب
بحر گوید کہ ترحم و شفقت کردن و بخشیدن
۔کامل التصریف و مضارع این بخشد۔
صاحب نوادر گوید کہ بمعنی دادن و از
گناہ در گذشتن لیکن اکثر استعمال این
بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن ہم آمدہ
صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید
کہ بمعنی دادن و از گناہ در گذشتن و رحم
کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشایش

ومضارع این بخشد وبخشاید وفرماید که اکثر استعمال
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده ولفظ اول مشترک است
در هر دو معنی اما ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین واسم فاعل وامر بخش بیک شین آید
چون خطابخش وزربخش واز مادّه دوم اسم
مصدر بخشایش واسم فاعل وامر بخشای آید
واول رامفعولی ناچار است لفظاً یا معنیً و
ثانی رامفعول نباشد مؤلف عرض کند که
حقیقت را نه فهمیده وبمغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند۔ اسم مصدر بخشودن وبخشیدن
همان بخش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان بخشای
مکسور وعلامت مصدر دن برو زیاده کرده
مصادر بخشیدن را وضع کردند که باصول ما مصادر
اصلی وقیاسی است وباصول مقننین فارسی بان
جعلی وبخشودن مبدل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر وانگور وانگیل وانگول وبرای

دو معنی استعمال کردند (۱) دادن وعطا کردن
و(۲) عفو کردن پس رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این بخشاید ومضارع بخشیدن
که بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
وبخشاید مضارع بخشائیدن خطای صاحب
موارد که این را متعلق به بخشودن وبخشیدن
کرد وحاصل بالمصدر این بخشش باشد وهمین
حاصل بالمصدر برای بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد وحقیقةً بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید وامر بخشیدن و
بخشودن بخش است واسم فاعل این هردو
بخشنده صاحب موارد وسکندری خورد که
بخش را اسم فاعل نوشت ومثالی که پیش کرد
برای اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّهٔ دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید و اسم مصدر ش ہم ہمان بخشش کہ بالا گذشت و بخشاے امر حاضر بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر بخشیدن و بخشودن چنانکہ ادعاے صاحب سوار داست و بے محل می گوید کہ بخشیدن را مفعولی ناچار است و بخشودن را مفعول نباشد ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ و عفو کردہ شدہ مفعول بخشیدن است و برای بخشودن ہم مستعمل ۔ این است حقیقت محقق با نام و نشان و پایہ معلومانش کہ بیانش قیاس و قواعد ہر دو را بر طاق دارد و ہر چہ در دل آید بقلم می سپارد (اردو) (۱) دینا ۔ عطا کرنا ۔ (۲) معاف کرنا ۔ عفو کرنا ۔ رحم کرنا ۔

بخشہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی حصہ و بہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست ۔ ہاے زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ ستمگر و ستمگارہ نشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے ۔

بخشی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین بمعنی (۱) نصیب و حصہ و (۲) دہندہ و مشاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در معنی اوّل ہم یاے وحدت داخل است بدون سند استعمال اعتبار رانشاید (اردو) (۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا تنخواہ بانٹنے والا ۔ اب چوکیداروں کی تنخواہ بانٹنے والے کو کہتے ہیں ۔

بخشی الممالک اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند
۔ مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن | ما ذکر این بر بخشودن کردہ ایم
و ذکر ماخذ ہم ہمدر انجاست (اردو)
دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف
عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرۂ فوج
و بدین معنی ہم محاورۂ ہند است نہ سپہ
سالاری ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند
و گویند کہ در بعض مقامات فارس ہم
بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری
فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار
کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے
لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدہ مصاحب فوج

بخطاق | صاحب سروری بر بغلطاق گوید
کہ بخطاق و بغطاق ہم بہ بین معنی آمدہ مؤلف
عرض کند کہ بغلطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ
درویشان بجاے خودش می آید و تحقیق معنی
و ماخذ ہم در انجا کنیم درینجا ہمین قدر کافی
است کہ بغطاق بغین معجمہ و طاے حطی و
قاف مخفف بغلطاق است و بخطاق بہ خاے
معجمہ مبدلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوطہ بدل
شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغلطاق

بخط بلا سر دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
انند بحوالۂ لطفات کنایہ از بلا و محنت کشیدن
و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم | اصطلاح ۔ بقول مؤید
اے بلا کشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف
عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

نکرد که مرادف مصدر گذشته باشد حیف است از محقّقین که مصادر را می گذارند و مشتقاتش را می نگارند ـ خلاف قیاس نیست ـ مشتاق سند استعمال باشیم ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن ـ

بخطهٔ بلا سر آوردن مصدر اصطلاحی ـ بقول ضمیمهٔ برهان و بحر کنایه از بلاکشی کردن و راضی ببلا بودن **مؤلّف** عرض کند که در مصدر گذشته خطّ بلا است و درینجا بجایش خطّهٔ بلا را استعمال کرده اند بخیال ما مصدر گذشته موافق قیاس است و برای این طالب سند باشیم که محقّقین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخطّ بلا سر دادن ـ

بخفد بقول سروری و برهان بخا و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسه کند و خفیدن بمعنی عطسه کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفه کند (منجیک ؎) چون بخفد صبح سعادت اثر ... غالیه سا گردد باد سحر ... **مؤلّف** ... کند که خفیدن بفتح اوّل (۱) خفه شدن و گلو فشردن و (۲) عطسه کردن و ... (۳) سرفه کردن می آید (ساکم آ تصریف کذا فی البحر) پس موحّده اوّل زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن ـ ضرورت نداشت که یک مشتق را بطریق اسم جامد ذکر کنیم ـ محقّقین بالا غلط کرده اند که مشتقات را با موحّده زائده در ردیف با جا داده اند مخفی مباد که مصدر خفیدن مرکّب است از خفه که بقول برهان بفتح اوّل و ثانی فشردن گلو باشد و عطسه را نیز گویند و بضمّ اوّل بمعنی سرفه هم که بعربی سعال خوانند و همین است اسم مصدر ـ فارسیان بحذف هاے هوز آخره به زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر ردن مصدری ساختند قیاسی

کہ بقول محققین فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول ما اصلی کہ اسم مصدرش لغت فارسی زبان است مضارع این خفد وحاصل بالمصدر این ہمان اسم مصدرو شامل است ہو بہرسہ معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند ولیکن صاحب موارد معنی دوم راخفہ کردن نوشتہ وصاحب نوادر بہر بانش مؤلف گوید کہ تصفیہ این از سند استعمال شود کہ لازم است یا متعدی بظاہر قول سروری را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست (مؤید الدین ﷺ) دماغ صبح را در بہر خفیدن ؛ ز فیض روی او خورشید زاید ؛ (اردو) (۱) چھینکے (۲) کھانسے (۳) گلا گھوٹے ۔ گلا گھٹے ۔

بخک بقول شمس با اول وثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی مکن بکشتن من بر کش بخک ؛ مؤلف عرض کند کہ تعریف بچک بہ موحدہ اول وجیم فارسی وکاف بابیان ماخذش گذشت کہ بمعنی کارد باشد وصاحب شمس ہم ذکرش کردہ جز این نیست کہ بغلطی کتابت دریخا ہم قائم کرد یا نقل نویسش دست تصرف دراز نمود وباعتبار معنی بیان کردہ اش این را نجک بہ نون اول وجیم عربی دوم صحیح دانیم کہ بمعنی تبرزین بجای خودش می آید واشارۂ آن ہم بر بچک کردہ ایم باتی حال وجود این دریخا غلط محض است ودر کلام حکیم سوزنی ہم تصرف کاتب راہ یافتہ کہ نون اول وجیم دوم را بہ موحدہ اول وخاے معجمہ بدل کردہ است وبدین وجہ کہ تصرف در حلیہ لغت وسندش راہ یافتہ قیاس غالب این است کہ تصرف نقل نگار نباشد بلکہ تسامح محقق است (اردو) تبرزین ۔ ایک ہتیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو مین رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بخل بقول بہار بالضم نقیض سخا و تاب از صفات اوست و با لفظ کردن مستعمل (صائب ع) می شود فریادرس فریاد چون گردد تمام * بخل در فریاد با فریادرس کردن چرا * مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بہ فتحتین و بضمتین زفت شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند انحصار بہار با مصدر کردن از ملحقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو) بخل - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - لالچ - طمع - حرص - کنجوسی - تنگ چشمی - تنگ دلی - خسّت

بخلچہ بقول شمس بکسر با و کسر لام مرادف پخچو (کہ بہر دو باے فارسی می آید) بمعنی کسی کہ دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچہ ہم بدین معنی می آید - فرماید کہ لغت فارسی است صاحب برہان پخلوچہ بہ باے فارسی و جیم فارسی فرماید کہ انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت درآوردن باشد بعنوانی کہ آن کس را خندہ گیرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این بغلوچہ بود مرکب از بغل و واو نسبت و کلمۂ چہ کہ افادۂ معنی تصغیر کند و معنی لفظی این تحریکی نازک کہ منسوب است بہ بغل تا متحرک بخندہ درآید غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچہ قرار یافت و بخلچہ بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس - و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم اندرین صورت اعراب بیان کردۂ صاحب شمس صحیح نباشد (اردو) گدگدی - بقول آصفیہ ہندی - اسم مؤنث - بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی - سلسلاہٹ - وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا چھانویں کے رگڑے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے -

دغدغہ ۔ غلفچ ۔ غلفچہ ۔

بخل کردن استعمال ۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ندادن وعطا نکردن وتنگ چشمی ودریغ کردن مقابل عطا وبخش کردن باشد ۔ سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا ۔

بخلوت بردن استعمال تخلیہ کردن است (ظہوری ؎) وحشتم برد بخلوت ہمہ جا انجمن است ؎ ہمزبانش تو ئی آنکس کہ بخود در سخن است ؎ (اردو) خلوت مین لیجانا تخلیہ کرنا ۔

بخلوچہ بقول شمس بکسر با وضم لام مرادف بخلچہ کہ گذشت و ما ہمہ رانجا حقیقت این بیان کردہ ایم کہ مبدل ومخفف بغلوچہ باشد (اردو) دیکھو بخلچہ ۔

بخل ورزیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخل کردن است (عرفی شیرازی ؎) باجوال زر مدہ شش غم بود قوت وہنوز ؎ بسکہ باخود بخل ورزد غم نہ غم خوردن خورد ؎ (اردو) دیکھو بخل کردن ۔

بخلہ بقول سروری ورشیدی وجہانگیری وجامع وناصری بخا ولام بوزن ومعنی خرفہ باشد کہ آن را پرپہن نیز گویند (عسجدی ؎) در آویزم حمائل وار یکسر خویش را بر وے بگردن وسینہ اش کنم آغوش چون بخلہ ؎ صاحب برہان گوید کہ بعربی بقلۃ الحمقا گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہرا در اصل بوخیلہ بود کہ بخیلہ بہ تحتانی بعد خا و بوخلہ بواو بعد با نیز آمدہ واین از جہت تخفیف است صاحب محیط بر بخلہ وبخیلہ اشارہ بقلۃ الحمقا کند وبر خرفہ فرماید کہ بفارسی تورک وبعربی بقلۃ الحمقا وبیونانی بوندخی فافیس وبعبرانی ارغیلم وبفرنگی برقال سالی وبہندی قلفہ وخلفہ گویند وآن دو نوع است بہترین

آن نوع بزرگ برگ و سرخ ساق ۔ سرد در سوم و تر در آخر دوم و گویند تر در سوم و بقول شیخ
از ان قبض ۔ نافع نزف و سیلابت مزمنہ و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ
بہ تحقیق ما فارسیان از لغت عرب بقول بزیادت ہای نسبت در آخر بقولہ کردند و خرفہ را
نام نہادند و بازہ بہ تبدیل قاف بہ خای معجمہ بخولہ شد چنانکہ برق و برخ و باز واو بتخفیف
بدل شدہ بخیلہ شد چنانکہ انگور و انگبیر و بخلہ مخفف بخولہ باشد و بوخلہ کہ می آید مزید علیہ بخلہ
بزیادت واو چنانکہ مغل و مغول و بوغل مخفف بوخلہ بہ تخفیف ہای ہوز چنانکہ گواہ و گوا
و ہمہ مفرس است آنچہ خان آرزو ذکر بوخیلہ بزیادت تحتانی بعد خای معجمہ کردہ وجودش
یافتہ نمی شود و خود او ہم بجای مستقلش ننوشت طبع آزمائی اوست و بس اگر سند استعمالش
پیش شود یا از بیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم کہ مزید علیہ بوخلہ باشد
بزیادت تحتانی بعد خای معجمہ چنانکہ بست و بیست (اردو) خرفہ ۔ بقول آصفیہ
عربی اسم مذکر ۔ ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی مین ڈالتے ہین اور اسی کا ساگ پکاتے ہین

بخم بقول سروری بحوالہ مؤید (۱) بفتح با و سکون خا نام ولایتی است مشک خیز
و فرماید کہ بحرکت خا ہم ظاہر می شود (اثیر اخسیکتی سہ) ماہ تو در مشک بخم لعل تو با
جزع دژم ؛ شہد بیت در آغوش سم نفعیت در کام ضرر ؛ و فرماید کہ در بیت
مذکور بہ کسر با نیز توان خواند کہ بالمعنی مع باشد یعنی با خم ۔ صاحب جہانگیری ذکر این
باسند بالا کردہ مقصودش خزین نباشد کہ بحرکت اول و دوم باشد صاحب برہان
گوید کہ بالفتح و بہ تحتین ہر دو آمدہ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری گوید کہ

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود کہ (مشک بخم) کنایہ از زلف خمیدہ است و
بخم نام ہیچ ولایت و مشک نیست (ادیب صابر ترمذی ۵) قدمن شد چو دو زلف
بخم دوست بخم ٭ دل من شد چو دو چشم دژم دوست دژم ٭ و فرماید کہ حکیم اسدی
و فردوسی (کمند بخم) بسیار آوردہ اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر
می خواہد مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق غیر
متعلق دارد درست است و در معنی شعر ہم با او اتفاق داریم ولیکن انکارش از
نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع کہ از محققین معتبر و صاحب
زبان است ما را کافی است حیف است کہ محققین بالا نسبت حالات این ولایت صراحت
کافی نکردہ اند و بحدیکہ بیان کردہ اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام ولایت
را تسلیم کنیم وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چیست و (۲) بہ فتح اوّل و ضمّ خاے معجمہ بقول
صاحب محیط شرابی کہ از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزے کہ در خُم
است و کنایہ از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲)
شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہین۔ مؤنث۔

بخم آوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خم دادن است (انوری ۵) ژالہ سپر برف ببرد از کتف کوہ ٭ چون رستم نیسان بخم آورد کمان را ٭ و از ہمین سند مصدر اصطلاحی (کمان را بخم آوردن) بمعنی کمان کشیدن پیدا است کہ بجاے خودش می آید (اردو) خم دینا خم پیدا کرنا۔ جھکانا دکن مین جھکانا کہتے ہین۔

بخم درشدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

ضمیمۂ برہان و بحر بمراقبہ رفتن و مراقبہ کردن
صاحبان مؤید و ہفت ذکر ما معنی مطلق این
کردہ گویند کہ اے بمراقبہ شد مؤلف عرض
کند کہ کنایہ ایست و معنی اصلی این خمیدن
(اردو) مراقبہ کرنا۔ حضوری دل سے خدا
کا دہان کرنا۔ سب چیزون کا خیال چھوڑکے
خدا کا دہان لگانا۔ صاحب آصفیہ نے مراقبہ
کا ذکر کیا ہے۔

بخمہ بالفتح شمس لغت فارسی است و نام
ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بخم
بہ ہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش
شود توانیم عرض کرد کہ راے مہملہ آخر زائد است
چنانکہ شتا و شتار بدون سند اعتبار را نشاید
معاصرین عجم ہم زبان ندارند و از حقیقت این
ساکت (اردو) دیکھو بخم۔

بخمہ بالفتح برہان و ناصری و سراج و ہفت
بوزن دخمہ (۱) نوعی از حرشف کہ آنرا کنگر
ہم خوانند و بید گیاہ ہم گویند صاحب جامع
گوید کہ بخیل ہم ہمین است کہ می آید صاحب
محیط بر بخمہ حوالہ کنگر دہد و بر کنگر فرماید کہ
اسم حرشف است و بر حرشف گوید کہ لغت
نبطی است و بیونانی سقولوس و بعربی عکرب
وسلبین و خریع و بفارسی کنگر و منابت آن
زمین سنگریزہ و مواضع آبہا۔ بستانی و بری
بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول
و بری آن گرم و خشک در دوم مختلف الطبایع
بحسب اقالیم و اماکن و دران رطوبت فضلیہ
با لطافت و تخفیف و تنقیہ قلیل است چون
عرق بدبو را خوشبو گرداند و بوی رطوبت
عفنہ ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر بنگیاہ
فرماید کہ بخیل است و بر اغرسطس کہ گذشت
حوالہ حرشف نوشتہ و بید گیاہ را ہم آوردہ
ما از پریشان بیانی ایشان خصوصاً در مفردات

طلب خیلی پریشان می شویم و برا قتنا لوقی که
بجای خودش مذکور شد کنگر سفید را ذکر کرده
وخیال ما این است که در بید گیاه و کنگر
فرق است - جادارد که کنگر سفید را بید گیاه
نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما
این است که لغت فارسی زبان و اسم جامد
است و صاحب شمس گوید که (۲) بانگ
کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند
که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
که صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو)
(۱) دیکھو اغرسطس و اقتنالوقی (۲) گلا بیٹھی
ہوئی آواز - مؤنث -

بخند | بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح
اندوهگین و افسرده را گویند و آن را ترنده
نیز خوانند - مؤلف عرض کند که محققین
فارسی زبان ازین ساکت و بر لغت ترنده
هم ذکر این معنی نمی کنند البته ترنده بهمین معنی نیامد
مجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار
را نشاید و ماخذ این هم تحقیق نمی شود بخیال ما
جزین نیست که بخیده را که بمعنی مفعولی یعنی خمیده
از مصدر بخیدن است بخند نوشت و این
نتیجه بے خبری از ماخذ است و بس حیف است
که لغات فرس به بے تحقیقی و بے توجهی صاحبان
لغت در چه شکل هاست (اردو) دیکھو
بخیده -

بخنو | بقول برهان بفتح اوّل و نون بر وزن
پرتو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) پدر اندر
را هم که شوهر مادر باشد صاحبان جامع و
رشیدی و هفت هم ذکر این کرده اند و ما
حقیقت این را بر بخنو نوشته ایم که به فوقانی
سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو بخنو -

بخنود | بقول ضمیمه برهان بر وزن خوشنود
بمعنی بخنو باشد که رعد است صاحب مؤید

فرماید که . بضم تندر و غرنده کذا فی القنیه و در
دستور بجاے خا جیم مرقوم است واللہ اعلم
بالصواب مؤلف گوید که اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد که دال مہملہ در آخر این
زائد است چنانکه پیرہن و پیرہند اندرینصورت
مزید علیه بخنو باشد که بنون سوم گذشت (اردو)
دیکھو بخنو کے پہلے معنے ۔

بخنوه صاحب برہان این را مخصوص کند با
برق و فرماید که بفتح اول و ثانی و رابع ہم آمده
و صاحب سروری بحواله ادات گوید که بضم
با و نون و سکون خاے معجمه و واو بمعنی برق
و بحواله شرح السامی گوید که بفتح با و نون و واو
ہم آمد و بحواله فرہنگ فرماید که بخنوه بضم با
و تا بمعنی ہر چیز غرنده عموماً و رعد باشد خصوصاً
مؤلف عرض کند که مزید علیه بخنو است بزیادت
ہاے ہوز در آخر و ماذکر این بصراحت معنی داخل
بر بخنو کرده ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو ۔

بخنویدن بقول صاحب انند بحواله فرہنگ
فرنگ بفتح اول و ثالث و کسر واو بمعنی رعد
کردن و تندر زدن ۔ محققین مصادر فارسی
زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض
کند که موافق قیاس و اصول فارسیان است
که از اسم مصدر بخنو وضع کرده اند بزیادت
تحتانی مکسور و علامت مصدر دن ۔ بقاعدهٔ
محققین فارسی مصدر جعلی و باصول ما مصدر
اصلی که از اسم مصدر فارسی زبان مرکب
شد و بخنود مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر
و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا ۔ بقول آصفیه
ہندی ۔ کڑکنا ۔ بجلی کا آواز نکالنا ۔ بادلوں
کا بولنا (ناسخ ؎) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے
تجھکو سننے نه دے گجر بدلی کا

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
انند (۱) مرئی شدن چیزے بخواب مؤلف
عرض کند که (۲) خفتن ہم (ناصر علی ؎)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ٭ خزان
می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ٭
(والہ ہروی سلہ) بخواب بلبل و گل آمدی
مگر کہ گرفت ٭ گریستن بخود آن و این بخویش
خندیدن ٭ (صائب سلہ) عالم غیب اگر
نیست روان بخش چرا ٭ مردگان زندہ
بخواب ہمہ کس می آیند ٭ معاصرین عجم
تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱)
خواب میں آنا ۔ (۲) سونا ۔

بخواب افتادن | مصدر اصطلاحی مرادف (۲۲۲۳)
معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری سہ)
آرزوی عیش تا افتد بخواب ٭ در شب
غم گوش بر افسانہ باش ٭ (اردو) آرام
کرنا ۔ بقول امیر ۔ سونا ۔

بخواب دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
آنند در از کشیدن بقصد خواب (باقر کاشی
سہ) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل
خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می دہد خود را بخواب
امشب ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خواباندن
است متعدی خفتن (اردو) لٹانا ۔ سلانا ۔

(۲۲۲۴) **بخواب داشتن** | مصدر اصطلاحی ۔ در غفلت
داشتن و بخواب آوردن و خواباندن ۔
(ظہوری سہ) بر ایم بستہ است افسانہ
عشق ٭ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ٭ ۔
(اردو) غافل رکھنا ۔ سلانا ۔

بخواب درآمدن | استعمال ۔ بمعنی خفتن است
صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق این کردہ
اند کہ بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

(۲۲۲۵) **بخواب رفتن** | مصدر اصطلاحی ۔ خفتن
(ظہوری سہ) آوردہ آنکہ دولت بیدار را
نخست ٭ رفتست از فسانۂ زہرش بخواب تلخ
٭ (صائب سہ) بر لب بام خطر نتوان بخواب
امن رفت ٭ در بہشتم تا ز اوج اعتبار افتادہ ام
٭ (اردو) سونا ۔

بخواب رفتن پا | مصدر اصطلاحی بقول
بحر خدریست که بسبب نشستن و زیر عضو بودن
بهم رسد صاحب انند هم ذکر این بزیادت
تحتانی در آخر کند (از بهار ؎) از کوشش
تو می رود از پیش پاے ما ٭ پاے بخواب رفته
ما در رکاب نست ٭ (صائب ؎) هرگز بچشم
شوخی ابرو نمی رسد ٭ پاے بخواب رفته با هو
نمی رسد ٭ و فرماید که این را خفتن پاے نیز گویند
مؤلف عرض کند که چون در یک نشست دیر
گذرد و روانی خون در پاے کم شود حس
باقی نماند از همین است این کنایه (اردو)
پاؤن جھنجنانا۔ بقول آصفیه پاؤن سن ہونا
سردی یا کسی صدمه کے باعث پاؤن کا
بے حس و حرکت ہو جانا۔ پاؤن سونا کن مین
"پاؤن مین چیونٹیان بھر جانا"۔

(۵۲۳۲) **بخواب شدن** | مصدر اصطلاحی خفتن
(ظهوری ؎) سر غرور من و پاے بخت
بیداران ٭ بعد فسانه رگ گردنم بخواب شده
٭ (اردو) سونا۔

بخواب کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته در خواب کردن ٭ بقول بحر بخواب
متوجه کردن **مؤلف** عرض کند که خواباندن
و غافل کردن است و بس (باقر کاشی ؎)
مگر فهمیده‌تان بدخو که خواهم کرد دل خالی ٭
که می افتد بهر سو می کند خود را بخواب امشب ٭
صاحب انند همین شعر را براے سند (بخواب
دادن) آورده و در مصرع ثانی (می کند)
را (می دهد) نوشته (ظهوری ؎) طاقت کوه
را بخواب کنم ٭ اگر افسانهٔ کمر گویم ٭ (صائب
؎) فغان که باده مرد افگنی نمی یابم ٭ که چشم
شوخ تو بیرحم را بخواب کند ٭ (اردو) سلانا
غافل کرنا۔

(۲۳۲۴) **بخواب کسی بودن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی
حقیقی است (ظهوری ؎) دوشینه بخواب من

توبودی بہ بازی گروقت کارخواب است (اردو) خواب مین لطف آنا

([illegible]) **بخواری تن دادن** مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن وتحمل آن کردن۔ (ظہوری ۵) بخواری تن چرادردادہ خاشاک سرکویش بہ بطرف باغ وبستان رفتہ خود را یاسمین کردہ است (اردو) ذلت وخواری سہنا ۔

([illegible]) **بخواری فتادن** مصدر اصطلاحی۔ مبتلاے ذلت وخواری شدن (انوری ۵) اے بخواری فتادہ ہر خصمی بہ کاشہ خصمے تو خار گرفت بہ (اردو) ذلیل وخوار ہونا ۔

بخواست بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ارادہ وخواہش مؤلف عرض کند کہ موحدہ زائد است در اول خواست کہ بمعنی خواہش وارادہ می آید دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تامی دیدیم کہ مقصود صاحب سفرنامہ چہ بود (اردو) دیکھو ارادہ ۔

بخوان بقول شمس با اول مفتوح وثانی زدہ زعفران را گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند وماخذ این ہم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث کیسر۔ دیکھو اندرست ۔

بخوان سلیم نتباند اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ماسوی اللہ دارد (۲) بمعنی سلامت وبمعنی وخورسندی نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کردہ وصاحب شمس (بخوان سلوتم نتباند) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ ما در کلام خاقانی استعمال این یافتہ ایم

(ﮦ) بخوان سلوتم بنشاند خود حاجت نبود آنجا
؎ که اشکم خوش نمک بود و رُخ زرّین نمکدان شد
؎ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاندن)
بمعنی بہ غم و بآرام داشتن پیدا است معلوم شود
که در کتابت مؤید غلطی کاتب راه یافت و کنایۂ آن را
تعلقی بامعنی حقیقی نیست ۔ (اردو) (۱) ماسوی اللہ
سے بے تعلق ہے ۔ (۲) بمعنی خوشی مؤنث

بخود آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بہ ہوش آمدن مؤلف عرض کند کہ مقابل بخود شدن است
و موافق قیاس (اردو) ہوش میں آنا بقول آصفیہ آپے
میں آنا (آپ میں آنا) بقول امیر ہوش میں آنا خودی میں آنا

بخود افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بحال خود
پرداختن است مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و موافق
قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) اپنے حال پر توجہ کرنا

بخود بالیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب انند
مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ ﮦ) چون شمع ہر کہ
سوختہ داغ نیاز بود ؎ بالیدہ جامہ جامہ بخود
ازگداز بود ؎ (ارادتخان واضح ﮦ) شب
ہجومِ اشکِ مہتابِ کتانِ دیدہ بود ؎ این
شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیدہ بود ؎ مؤلف
عرض کند کہ بجاے خود شگفتن و نازکردن
باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود
قائل (صائب ﮦ) بوتہ از بہر گداز خویش
سامان دادہ اند ؎ سادہ لوحانی کہ ہمچون بہ
بخود بالیدہ اند ؎ (اردو) اترانا شگفتہ
ہونا اپنے میں آپ پھولنا ۔

بخود برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود
دانستن و فرماید کہ بجاے خود (بخویش) ہم
می آید (شفیع اثر ع) خط تو گشتن اغبار
را بخود برداشت ؎ مؤلف عرض کند کہ
براے خود تجویز کردن چیزے و انتخاب آن
براے ذات خود باشد و بس و ہم او فرماید
کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بخود

ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر هم ذکر این کرده ـ **مؤلف** گوید که این درخور آن نیست که درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لئے تجویز کرنا ـ منتخب کرنا ـ

بخود بستن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارسته مرادف (بخود برداشتن) که گذشت و فرماید که بجاے (بخود) (بخویش) هم آید (سالک یزدی ﷺ) من درین دریا دلی بر خود نبستم چون حباب ؛ گر شکستی می خورم در نیم تاوان نیستم ؛ **مؤلف** عرض کند که چیزے را بذمه خود گرفتن است و بس و هم او گوید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر هم ذکر این کرده ـ **مؤلف** گوید که این درخور آن نیست که درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که آنرا بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے ذمّه لے لینا ـ

(۲۸۲۵) **بخود پرداختن** مصدر اصطلاحی ـ رجوع شدن بخود و توجه کردن بسوی خود (انوری ﷺ) و ز کثادت روز دیگر چون بخود پرداخته ؛ دیده چون رخساره پر زخم پیکان یافته ؛ (اردو) اپنی جانب رجوع ہونا ـ اپنی جانب توجّه کرنا ـ

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند بمعنی بر خود پیچیدن و ناخوش شدن و هم او بر (بر خود پیچیدن) فرماید که پریشان و مضطر بودن (تاثیر ﷺ) کرده رگ پیدا زخط هر چند یاقوت لبش ؛ غنچه می پیچد بخود از لعل خندانش هنوز ؛ (ظهوری ﷺ) چون دوال خم فتراک بخود پیچیدن ؛ از ظهوری است که نخچیر سر تیر شود ؛ (صائب ﷺ) هر که آمد در غم آباد جهان چون گردباد ؛ روزگارے خاک خورد آخر بخود پیچید و رفت ؛ **مؤلف** عرض کند که بدل پیچ و تاب

خوردن است ویس (اردو) دل مین پیچ
وتاب کھانا۔ اپنے مین آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ وبحر مرادف بخود برداشتن وفرماید کہ بجای (بخود)
(بخویش) ہم می آید (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی
برتراشند ٭ بنازش رشک بر محمود پاشند ٭ مؤلف عرض
کند کہ منسوب کردن چیزی بخود وہم او گوید آنچہ بعد از
تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد دلیل اسناد
بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ
این درخور آن نیست کہ در اینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آنرا اینجا بیش
ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا۔
اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
حرکت کردن وخبردار شدن گویند ''تا بخود
جنبیدہ ٭ چنین می شود'' مؤلف عرض کند کہ
چون کسی یا کسی غیر از توقع چار چشم شود یا
واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف
حرکتے خاص سرزد شود ہمین است بخود
جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔
جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے
کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی
ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک
حرکت ہوجاتی ہے اور انسان اچھل
پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از متکبر ومغرور بودن
(وحید در تعریف جوراب دوز ؎) زرخ
خود بپایش چو مالیدہ ام ٭ از ان رو بخود
اینقدر چیدہ ام ٭ وفرماید کہ (۲) نیز کنایہ
از نذیرفتن (صائب ؎) خمش چو آب گہر
می رویم تا دریا ٭ بخیدہ ایم بخود ہیچو سیل
غوغائی ٭ (میرزا بیدل ؎) بیدل لبساط
وہم بخود چیدہ چو صبح ٭ ورنہ زجنس ہستی

من ہر چہ ہست نیست ؂ مؤلف عرض کند
کہ (بخود چیدن چیزی) کنایہ باشد از (۳)
حاصل کردن چیزی و بر ذمۂ خود گرفتن چیزے
و بر سر خود گرفتن بارے از ہر سہ اسناد بالا
ہمین معنی پیدا می شود و این من وجہٍ تعلق دارد
با معنی دوم و معنی اوّل بلحاظ معنی حقیقی خلاف
قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طالب
سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور
ہونا۔ (۲) قبول کرنا (کسی) چیز کو حاصل کرنا
جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے
" ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا "
بخود دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف (بخود بر داشتن) کہ گذشت و فرماید
کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آمدہ (شفیع اثر
ے) درین زمان کہ بزرگان پناہ کس نشوند
نمیدانم از چہ بخود داد کوہ رخنۂ غار ؂ مؤلف
عرض کند کہ بسر خود گرفتن است و بس و ہم

او بگوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
(برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر
ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این در خور
آن نیست کہ درینجا ذکرش رود اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن
را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔
بخود رسیدن مصدر اصطلاحی۔ خود را
شناختن باشد (صائب ے) بیک فرد بستہ
است صد دفتر اینجا ؂ بخود تا رسیدم بعالم
رسیدم ؂ (اردو) اپنے آپکو پہچاننا۔
بخود سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) مرادف بخود بر داشتن و فرماید
کہ بعوض (بخود) (بخویش) ہم می آید (طالب
کلیم ے) نیست نفس دون امانت دار یک
جو اعتبار ؂ حق بدست ماست گر چیزی بخود
نسپردہ ایم ؂ نیز فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم
شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر

(۴۲۰)

نیز آمدہ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) مغرور بودن
وگمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر سہ) بگذری
از سرچیزی کہ سپردی بخودت ٭ مردم غافل
از ان ہیچ بخود نہ سپارند ٭ مؤلف عرض کند
کہ (۳) بسر خود و بذمہ خود گرفتن دیگر ہیچ
و ہر دو سند بالا بکار ما می خورد نہ بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارستہ عرض می شود کہ
این درخور آن نیست کہ در ینجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد
باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
کہ معنی دوم پیدا کرد برای آن طالب سند
دیگر۔ باشیم کہ از معنی لفظی این تعلقی ندارد۔
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن | مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ و بحر تحمل ناملائم کردن و بر رونیاوردن
(محسن تاثیر سہ) تعدی کہ زموجت رسد بخود
بشکن ٭ بوصل بحر رسی ناحباب وار اینجا ٭
(مخلص کاشی سہ) ہر شکستی باتو کار مومیائی
می کند ٭ ہچو زلف یار یکدم تو بر خود بشکنی ٭
مؤلف عرض کند کہ (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچہ وارستہ نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کردہ بجایش
ذکر کنیم و این کنایہ باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتون کا تحمل کرنا منہہ پر نہ لانا۔

بخود فتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند کہ غور نکردہ کہ این
لازم است و مصادر بالا متعدی۔ بجز این نیست
کہ بمعنی افتادن بسر و افتادن بذمہ است
فتامل۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پر پڑنا
بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و بخود فرو شدن مصادر اصطلاحی۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر ماضی مطلق این ہر دو مصادر کردہ گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر محققین فارسی زبان کسے با او نیست۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بجاے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید (اسمعیل ایما ے) ہمیشہ مشت زرے ہیچو گل بکف دارد؛ بد ہر ہر کہ گذارد بخویش خوار می را؛ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است وارستہ می فرماید کہ مرادف (برخود و برخویش گذاشتن) و آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ باید کہ بجاے خودش مذکور شود و در این مقام صراحت این لاحاصل است (اردو) اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض بخود۔ برخود و برخویش ہم می آید (ثانی ے) مردہ و عریان بخاک کوی او افتادہ ام؛ وا ے اگر برخود نگیرد خاک کوے او مرا؛ (صائب ے) نہاد سخت تو سوہان بخود نمی گیرد؛ و گرنہ پست و بلند زمانہ سوہان است (ولہ ے) دلی کہ نقش تعلق بخود نمی گیرد؛ اگر بدست فتد خاتم سلیمان است؛ صاحب بحر ہم ذکر

این کردہ مؤلف عرض کند کہ قبول کردن اثبات ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت برخوند ارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ ذکر این در ینجا بے محل است باید کہ بجایش مذکور شود (اردو) قبول کرنا۔

بخود گرم بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر خود پسند و خود راے بودن (کمال خجند ے) آفتاب ار گویدت من با تومی نام مرنج ٭ چون بخود گرم است خود رامی ستاید آفتاب ٭ مؤلف عرض کند کہ ما (است) را مشتق مصدر (بودن) نمی دانیم پس سندے کہ پیش شد متعلق ازین مصدر نیست ولیکن این مصدر براے کنایہ معنی متذکرہ بالا موافق قیاس است (اردو) خود پسند ہونا۔ خود راے ہونا۔

بخود نازیدن مصدر اصطلاحی۔ بدل (ططط)
ناز کردن و بس (ظہوری ے) گشتی شکار در ظہوری بخود بنازد ٭ شادم کہ دام من نفس نالہ گیر تست ٭ (اردو) دل مین ناز کرنا۔ فخر کرنا۔

بخود نبودن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و انند از خود بیخبر بودن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد بمعنی مدہوش بودن۔ (شہیدی قمی ے) چو گفتیم کہ بر و بہشت آمدم از شوق ٭ بخود نبودم و این فہم کردم از سخنت ٭ (اردو) آپے مین نہ رہنا۔ آپ مین نہ رہنا۔ ہوش و حواس مین نہ رہنا۔ خودی سے گزر جانا۔ (فقرہ) روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو ٭

بخود نوشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ مرادف بخود بر داشتن و فرماید کہ بجاے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (مخلص کاشی ے) بیاض حال دل پارہ پارہ کردم عرض ٭ نوشتہ است بخود نامہ ام دریدن را ٭ مؤلف عرض کند

از سند بالا نوشتہ شدن چیزے بخود پیداست
مقصود شاعر آنست کہ من در نامۂ خود حال
دل پارہ پارۂ خود نوشتہ ام وخط من دریدن
را در خود دارد از اینجاست کہ یار من خط مرا
پارہ پارہ میکند۔ ہم او گوید کہ آنچہ بعد از تتبع
معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد
بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ ذکر این دریجا
بے محل است بجاے خودش باید نوشت۔
(اردو) لکھا ہونا جیسے "خط میں لکھا ہوا ہے"

بخود نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و گوید کہ
بجاے (بخود) برخود وبخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (سعید اشرف ؎) در
خلوت اگر دست دہد وصل حرام ست نامردی را
بخود نہادن مرد نیست ؎ (ملا وحشی ؎) اگر ناشد
رخنجر خار آن راہ پا نہم برخویشتن آزار آن راہ تا
مؤلف عرض کند کہ منسوب بخود کردن وہم او
گوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ
کہ ذکر این دریجا بے محل است باید کہ بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے سے منسوب کرنا۔

بخودی خود اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بنفسہ وذاتہ صاحب رہنما فرماید کہ معنی خود بخود و
برغبت خود است صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ
گوید کہ از خود وصاحب فرہنگ فدائی فرماید کہ
بے یاری وانبازی دیگری کہ ترجمۂ آن بتازی بنفسہ
باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف فدائی کہ از معاصرین
عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود بقول آصفیہ
از خود۔ آپ ہی آپ۔ بے کہے۔ بن چھیڑے بن بلاے مؤلف
عرض کرتا ہے کہ (بن بلاے) کا محل نہیں ہے۔

بخوس بقول جہانگیری وبرہان با اول وثانی مضموم وواو معروف وراے موقوف (۱) عسل
لبنی باشد کہ آن را بتازی میعہ سائلہ وبیونانی اصطفی وبہندی سلارس خوانند واز درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بهار گوید که بوزن صور (۲) آنچه بدان بوی دهند و بخورات
جمع آن و فرماید که با لفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که
انحصار مصادر بالا در ملحقات باقی نماند که قلت تلاش اوست هم او فرماید که مجازاً (۳)
بمعنی مجمر است (خواجه شیراز س ۵) مرغول را بگردان یعنی برغم سنبل ؛ گرد چمن بخوری همچو
صبا بگردان ؛ صاحب محیط بر بخور حوالهٔ میعهٔ سائله کرده و بر میعهٔ سائله گوید که بیونانی اسطراک
و بهندی سلارس و در انگریزی اسٹورکس باسم نامند و آن صمغ یا شیر درختی است بسیار خوشبو
و درخت آن را در بلاد شام عبهر گویند و گفته اند که آن صمغ درخت مر آن است . دو نوع
است یکی سفید که آن را عطاران میعهٔ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعهٔ مشکی نام است
گرم در اول و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوت منضجه ملینه بغایت و سخنه
محلله است در روغنی که از آن در مشام سگیرند ملین شدید باجمله مقوی و محلل ریاح و منضج
و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که بمعنی اول مفرس است از معنی دوم که نظر بر
خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو)
(۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور . بقول آصفیه . عربی . اسم مذکر . دھونی . خوشبودار چیزوں
کی دھونی . خوشبودار چیزیں جیسے مشک و عنبر وغیره (۳) انگیٹھی . بقول امیر . ہندی میں نوشت
آتشدان . مجمر .

(۲۳۴۲) بخور آه	استعمال . مرکب اضافی بمعنی آه هے که مثل بخور است (ظهوری س ۵) بخور آه ظهوری	بعود دل فرصت ؛ که شکوه کسی عنبرین کلاه شود ؛ (اردو) بخور آه . مذکر . جیسے دود آه

اردو مین بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین

بخور انداختن استعمال ۔ صاحب آصفی ازمعنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ۵) نماے جلوہ و برزنہ ہستم عبیر افشان ؎ کشای دامن و بر آتشم بخور انداز ؎ (ظہوری ۵) بخور از بال انداز د بر آتش ؎ کند پروانہ چون انداز آغوش ؎ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر ۔

بخور دادن استعمال ۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ۵) پرہی بکلبہ ما می کند گذار امشب ؎ کشای طرۂ کہ این کلبہ را بخور دہد ؎ (ظہوری ۵) طرۂ شام ندادی بہ تف آہ بخور ؎ گریۂ آل ضرور است پے غازۂ صبح ؎ (ولہ ۵) زگرد چہرۂ ما دامن عبیر زند ؎ بدود سنبل ما طرۂ بخور دہد ؎ (اردو) خوشبودار چیزون کا دہوان دینا ۔ بخور دینا ۔

بخور دان اصطلاح ۔ بقول انند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است موافق قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے ۔ دکن مین عود دان کہتے ہین ۔

بخور زیر دامن اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم و خاء بواو رسیدہ ضابطۂ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدود عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ۵) شمیم عطر آن فردوس مسکن ؎ فلک راند بخور زیر دامن ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

ومعاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو دئے جاوین۔ بخور زیر دامن بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین اسم مذکر۔

بخور سوختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عود وغیر ذلک را بر آتش ریختن امظہر
۵) شمع افروختہ وریختہ ہر جانب گل ؎ مجلسے ساختہ وسوختہ ہر سوی بخور ؎ (اردو) بخور جلانا

بخور شمہ اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱) چند از عطریاتی کہ بآب یا بشربت تر کردہ در مجلس بر آتش نہند چون دود از ان بر آید ہمہ مجلس معطر شود مؤلف عرض کند کہ ہای آخر این برای نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است بہ شم بخور مخفی مباد کہ شم بقول منتخب بفتحتین و تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درین مرکب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی بخوردان است وطرز بیان صاحب شمس غیر آن کہ مرکب عطریات باشد (اردو) (۱) وہ پانی یا شربت کا مرکب جس مین عطریات ملا کر آتشدان پر ٹپکاتے ہین تاکہ خوشبو پھیلے ۔مذکر (۲) دیکھو بخوردان ۔

بخور شیشہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ حوالۂ شرفنامہ مرادف معنی اول بخور شمہ کہ گذشت صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ وسکون تحتانی وشین دیگر مفتوح است صاحبان جامع وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ ہمین است نخلۂ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت است بمعنی شیشۂ کہ آب بخور دران است (اردو) وہ شیشہ جس مین عطریات کا مرکب ہوتا ہے جس کو آگ پر رکھنے سے خوشبو پھیلتی ہے ۔ مذکر ۔

بخور کردن (مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت (نظیری نیشاپوری ے) خرمش
زلا بہ کہ طبعش شوش است ہنوز ؛ شکر بخور مکن
شعلہ سرکش است ہنوز ؛ مؤلف عرض کند
کہ بمعنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین
شعر (بر آتش انداختن بخور) شیشہ پیدا است یعنی
مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو)
بخور دینا۔ عطریات کا دھوان دینا۔ مرکب
عطریات کو آگ پر چھڑکنا۔

بخور گرداندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی از معنی ساکت سند این بر لفظ بخور گذشت
مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است
کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشہ
مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش
می کنند۔ تا کلاہ خود را بالاے آن کنند و دود
در کلاہ گیرند ہمین است بخور گرداندن۔
(اردو) عطریات کو آتشدان مین ڈالکر تمام
گھر مین دور دینا پھرانا تا کہ ہر گوشۂ مکان مین
خوشبو پھیل جاے۔

بخور مریم اصطلاح۔ بقول سروری گیاہ است
کہ پنج انگشت را ماند و بحوالۂ شرفنامۂ گوید کہ
گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجہ
گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجۂ مریم نیز
گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان
بوقت ستایش و پرستش آتش بر دست گیرند
و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و
جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط فرماید کہ بلغت افریقیہ بخور المشائخ
و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلا سوس و
بسریانی طرمادوس و بعربی شجرۃ المریم و دخن الامر
و بفارسی پنجۂ مریم و بہندی ہاتھا جوڑی
گویند نباتے است مائل بہ سفیدی و دران
شبیہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم
و دران جلد و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل
قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر اٹلق ہم گذشت وبخور المریم مرکب عربی زبان است و در فارسی ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت این بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو اٹلق

بخورہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نافۂ مشک مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای نسبت در آخر بخور۔ نافۂ مشک را نام نہادہ باشند (اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے (ذکی ۵) یہہ ضبط بو ہے نافہ کہان تیرے عشق کا ؎ آہو چھپائے پھرتے ہین دشت ختن مین داغ ؎

(الف) **بخوریدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن ہم او فرماید کہ ---------

(ب) **بخوریدہ** بالضم (۱) دیو زدہ و پری و آسیب زدہ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر (الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر بخورہ بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن وضع کردہ اند و باصول مقننین فارسی مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ (۲) معنی حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن محققین بالا بر کنایہ سودن و فرسودن قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست زیرا کہ فرسودگی دودے را ماند اما طالب سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق (الف) کہ بیران ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و معنی مبینۂ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی اوّل این تائید خیال ما نسبت معنی دوم (الف)

ہم می شود (اردو) (الف) (۱) گھس جانا۔ دیکھو سودن و فرسودن (۲) بخور دینا (ب)	(۱) آسیب زدہ یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بخور دیا ہوا۔

بخولی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بمعنی ساق مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نشد نمی دانیم کہ معاصرین عجم از کدام زبان گرفتہ اند تازی نیست و ترکی نباشد۔ اسم جامد دانیم دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحبان بول چال و روزنامہ کہ ماخذ شان ہم سفرنامہ مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے۔

بخون صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بخاے معجمہ بوزن زبون مرّیخ باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف را باو اتفاق است کہ چون خونریزی ... نمای اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مرّیخ۔ دیکھو اختر نجم۔

بخون آمیختن مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ خون کردن است (ظہوری ۵) نشد جسم و جان تحفۂ خنجرت ؛ غمت را بخون تا نیا میختیم (اردو) خون مین آلودہ کرنا۔ **بخون افتادن نان** مصدر اصطلاحی۔ خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این	کنایہ باشد لطیف یعنی چون نان بخون نشد غذای خون بدہان رسد (صائب ۵) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتادہ است ؛ ہمچو داغ لالہ نان ما بخون افتادہ است ؛ (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔

بخون افگندن مصدر اصطلاحی۔ خون آلودہ کردن و مجروح ساختن (ظہوری ۵) یا دفرۂ بخونت افگند ؎ در خاطر خود خلیدی آخر ؎ (ولہ ۵) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند ؎ خاطرم یافت قرارے بطپیدن رفتم ؎ (اردو) آلودۂ خون کرنا۔ خون مین آلودہ کرنا۔ (۲۳۲۵)

بخون خنجر آلودن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ۵) عجب کہ بہ بخون تو خنجر آلاید ؎ ترا کہ رگ بہ تمنّاے نیشتر نہ پرد ؎ (اردو) قتل کرنا۔

(الف) **بخون خود بازی کردن** مصادر
(ب) **بخون خویش بازی کردن** اصطلاحی

صاحب بحر و انند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پرواے ہلاکت خود نکردن (ظہوری الف ۵) بصد بیباکی اوّل بخون خود کند بازی ؎ چو فرداشتۂ آن غمزۂ بیباک برخیزد ؎ (شیخ شیراز ب ع) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ؎ (سلمان ب ۵) در رسن ہاے دو زلف کافرت پیچیدہ ام ؎ غازیم غازی بخون خویش بازی می کند ؎ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا

(۲۳۲۶) **بخون دامن کشیدن** مصدر اصطلاحی دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ۵) نیست مانع حسن را مستور از خون ریختن ؎ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد ؎ (اردو) خون مین دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

(۲۳۲۷) **بخون درکشیدن** مصدر اصطلاحی بسیار آلودۂ خون کردن (ظہوری ۵) خندان و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت ؎ از گریہ گاہ اشک بخون درکشیدہ ؎ (اردو) خون مین ڈبونا۔

بخون دل اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشتہ گوید کہ بمحنت و مشقت کار کردن است و از حافظ شیراز سند دہد (وہو ہذا ع) دامن دوست بصد خون دل افتادہ بدست ٭ بفسوسیکہ کند خصم رہا نتوان کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ مصدر قائم کردۂ آنند راسندش بکار نمی خورد و از سند خواجہ شیراز مصدر (دامن بصد خون دل بدست افتادن) بدست می آید۔ ازینجاست کہ ما اصطلاح (بخون دل) را قائم کردہ ایم کہ کنایہ از محنت و مشقت است چنانکہ فارسیان گویند ”بخون دل این را حاصل کردیم“ یعنی بمشقت بسیار بدست آوردیم اسے بجگر کاوی (اردو) جگر کاوی کے ساتھہ۔ جان لڑا کر۔ جان مار کر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے (جان مار کر کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے کوئی کام کرنا۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب آنندراج کے مصدر کا۔

(۲۳۳۹) **بخون سعی کردن** مصدر اصطلاحی۔ سعی در قتل کردن مخفی مباد کہ درینجا خون بمعنی قتل است وبس (انوری ع) بادام تو بخون دلم سعی کرد لیک ٭ از لطف پستۂ تو بجان زینہار یافت ٭ (اردو) قتل مین کوشش کرنا۔

بخون طپیدن مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ خون شدن و فگار شدن (صائب ع) سپند خال لبت آتشین عذارانند ٭ بخون طپیدۂ لعل تو تاجدارانند ٭ (اردو) خون مین تڑپنا۔ زخمی ہونا۔ گھائل ہونا۔

(۲۳۴۱) **بخون غلطیدن** مصدر اصطلاحی مرادف (بخون طپیدن) کہ گذشت (ظہوری ع) بتان قتل اسیران کام دارند ٭ بخون غلطیدۂ ہرگام دارند ٭ (صائب ع) در قیامت کشتۂ ناز تو می غلطد بخون ٭ بر نیاید زود خون از زخم تیغ تیز را ٭ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

بخون کمر بستن مصدر اصطلاحی۔ آمادهٔ خون وقتل شدن (صائب ؎) هر رگ سنگی کمر بندد بخون من چو مار ٭ گوشهٔ غاری اگر سازم وطن در کوهسار ٭ (اردو) خون پر کمر باندھنا۔ قتل پر کمر باندھنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مزاحم شدن بعلت خون وقصاص خواستن

مؤلف عرض کند که کسی را بجرم خونریزی گرفتار کردن است طرز بیان انند خاطر ما را ناپسند (جمال الدین سلمان ؎) فردا که کشنده را شهیدان ٭ گیرند بخون بدین بهانه ٭ من دامن آن نگار گیرم ٭ وز هر دو جهان کنار گیرم ٭ (اردو) خون اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون وخاک افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری

مؤلف عرض کند که چرا نگوئیم که فگار کردن هم حیف است که سند استعمال پیش نکرد که تصنیف این می کردیم جزین نیست که کنایه باشد که بخاک وخون افگنده یا اینکه مجروح باشد یا کشته۔ (اردو) خاک وخون مین گرانا۔ ذلت کے ساتھ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

بخویش آمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از بهوش آمدن وخود را شناختن۔ مقابل بیخویش شدن وبیهوش شدن (ظهوری ؎) ز دوری تو ستمدیده که شد بیخویش ٭ هزار مرگ فزون دید چون بخویش آمد ٭ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر هوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎) آپ مین آئین جائین یار کے پاس ٭ کب سے همکو هے انتظار اپنا ٭

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بخود بالیدن که گذشت (محمد هاشم شهید ؎) تا بعاشق می رسد روز قیامت می شود ٭ بسکه از شوق خرامش راه می بالد

بخویش یکیؔ (صائب ع) مہر تابان از گداز خویش می بالد بخویش ۱۲ مؤلف عرض کند کہ ما تحقیق این بر (بخود بالیدن) کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بخود بالیدن۔

بخویش بر داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند مرادف بخود بر داشتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمد رانجا بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود بر داشتن

بخویش بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف (بخود بستن) مؤلف عرض کند کہ ما ہمد رانجا تعریف این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود بستن۔

بخویش تراشیدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند مرادف بخود تراشیدن مؤلف عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

بخویشتن نازیدن مصدر اصطلاحی۔ ہمان بخود نازیدن کہ گذشت (ظہوری ۵) عشق و جنونش بود پدر بر پدر ہمہ ۱۲ نازم بخویشتن دل والانژاد مین ۱۲ (اردو) دیکھو بخود نازیدن

بخویش خندیدن مصدر اصطلاحی خندیدن بر خود بنظر حقارت (والہ ہروی ۵) بخواب بلبل و گل آمدی بگر کہ گرفت ۱۲ گریستن بخود آن و من بخویش خندیدن ۱۲ (اردو) اپنے آپ پر ہنسنا۔ حقیر سمجھنا۔

بخویش دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود دادن مؤلف عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود دادن۔

بخویش سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود سپردن مؤلف عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود سپردن۔

بخویش گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول

وارستہ و انند مرادف بخود گذاشتن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم
وسند این ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو
بخود گذاشتن ۔

بخویش گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخود گرفتن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخود گرفتن ۔

بخویش نوشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخود نوشتن مؤلف
عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخود نوشتن ۔

بخویش نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخود نہادن مؤلف
عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخود نہادن ۔

(الف) بخیدن | صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

(ب) بخیدہ | نسبت (الف) گوید کہ بالفتح پنبہ
و ریشم زدن و نسبت (ب) فرماید کہ پنبہ
ریشم زدہ را گویند (حکیم نزاری ؎)
ہمہ دشت فرش است در ہم فکندہ ٭ ہمہ
کوہ ریشم است بر ہم بخیدہ ٭ صاحبان سروری
و جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و
جامع و سراج ذکر (ب) کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ (الف) وضع شد از اسم مصدر
پک کہ بالضم بمعنی ہرچیز گندہ و ناہموار و
بمعنی تبک و مطراق آہنگران ہم آمدہ باے
فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ اسب و اسپ
و کاف عربی بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ شاماکچہ
و شاماخچہ ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار
دادہ بزیادت تحتانی مکسور و علامت
مصدر دن مصدرے ساختند براے
پنبہ و ریشم زدن مخفی مباد کہ معنی لفظی این
تبک زدن یا ناہموار و پریشان کردن است

و بہ مجاز برای ریشم و پنبہ زدن مستعمل شد بقاعدۂ محققین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر را فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است کہ محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کردہ اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار دادہ آفرین بر صاحب فرہنگ فرنگ کہ این مصدر را بے نشان نکردہ تہ خاک نسپرد پس باید کہ این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُھنّا بقول آصفیہ روئی صاف کرنا۔ دُھنکنا۔ (ب) دُھنکا ہوا۔

بخیہ بقول برہان (۱) بر وزن حصیر گیاہی است کہ آنرا بید گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنگر است صاحب جامع گوید کہ مرادف بخمہ کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بخیر و بخیل نوعی از حرشف کہ کنگر باشد و صاحب محیط ہم بر بخیر اشارۂ کنگر کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است برای بخمہ و (۲) بفتح موحّدہ زائدہ بر لغت عرب یعنی خَیر کلمہ انیست کہ فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر فارسی مرکّب کنند کہ در ملحقات می آید گویند "الحمد للہ بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بخمہ۔ (۲) بخیر۔ بقول آصفیہ خوش۔ اچھی طرح سے۔ سلامت۔ جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفتہ ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر۔ بیہودہ ہے وہ شخص جو سرگرم لاف ہے۔

بخیر گذشتن استعمال۔ بخیر و عافیت گذشتن و ہیچ نقصان راہ نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیدہ بود بلائی و لی بخیر گذشت (ظہوری ؎) گزند تو بہ مگر بگذرد بخیر از من

(۵۴۵۲)

بروی ساقی گلگشت بوستان ندراست (اردو) بخیر گزرنا۔ بخیرو عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش نہ آنا۔ جیسے ''الحمد للہ رات بخیر گزری''

بخیرگی افتادن چشم مصدر اصطلاحی متحیر شدن چشم وخیرہ شدن نظر (ظہوری ۵)
کجا بدیدن ذرہ دیدہ سیر گردد چشم ؛ بخیرگی نفتد تا نگہ تماشا نیست ؛ (اردو) آنکھ کی خیرگی متعجب یا تحیر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند۔

(الف) **بخیز** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر ثانی وزای ہوز در آخر بمعنی کمین گاہ ومحلّ خوف وفرماید کہ ------

(ب) **بخیزیدن** بمعنی دوتا گردیدن برای تعظیم امیرے مؤلف عرض کند کہ دیگرکسے از محققین لغات فارسی ذکر این نکرد مشتاق سند باشیم واگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد وبکسر موحّدہ امر حاضرش ـ مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون

(۱۸۹۸)

موحدہ بروزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی ورفتن ولغزیدن می آید وخیز بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی بمعنی جست کہ درمحلّ خوف واقع شود پس خیال ما اینست کہ در (الف وب) ہردو موحدہ زائد است ونمی دانیم کہ محققین بالا بفتح اوّل چسان نوشتہ اند واختلاف در معنی بیان کردۂ انند وصاحب فرہنگ فرنگ خلاف قیاس نیست ولیکن محتاج سند است (اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لئے جھکنا

بخیل بقول برہان وجامع وناصری بروزن وکیل نام نوعی از حرشف باشد کہ کنگر است وآن را بید گیا خوانند ودرعربی مردم ممسک را گویند مؤلف عرض کند کہ مبدّل بخیر کہ گذشت رای مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار وچنال دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر وبخمہ :

بخیلہ بقول جہانگیری وبرہان ورشیدی

وجامع و ہفت بمعنی بخلہ کہ مذکور شد مؤلف عرض کند	کہ ما بر بخلہ اشارہ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخلہ

بخیہ بقول بہار نوعی از دوخت معروف و موج سوہان و دندان از تشبیہات اوست و با لفظ خوردن و دویدن و زدن و کشودن و گرفتن و گسیختن مستعمل (ملا شفیع بلخی ۵) زنو زیادہ کند زخم دردمندان را ۔ بچاک سینۂ من بخیہ موج سوہان است (ظہوری ۵) دندان بخیہ گشت بخندیدن آشکار ۔ چون نوبت رفوگریان ما رسید ۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ یک گونہ دوزندگی است و ہر بار کہ در پارچہ سوزنی با رشتہ فرو رود و بر می آید آن را یک بخیہ می گویند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست صراحت کند کہ لغت فارسی است و در ترکی مستعمل نمیدانیم کہ صاحبان ناصری و برہان و سراج و غیاث چرا این لغت را ترک کردہ اند بالجملہ نوع دوخت چنان باشد کہ چون سوزن رشتہ دار در پارچہ یک مرتبہ دوخت کنند دو سوراخ واقع شود یکی داخلی و دیگرے خارجی کہ در رفتن و برآمدنش جاے گیرد و بکرۂ ثانی باز سوزن را داخل می کنند در سوراخ خارجی چنانکہ سلسلۂ رشتہ بنظر مسلسل باقی می ماند و سوراخ بنظر نیاید و ہمین سلسلہ باقی ماند تا انتہا ۔ ہمین است بخیہ کہ بہترین اقسام دوخت است (اردو) بخیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کی مضبوط اور پاس پاس سیون ۔ دوہرا ٹانکا ۔ یکا ٹانکا مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی کو دکن مین ٹیپ کہتے ہین ۔ اور ٹیپ مارنا بمعنی بخیہ کرنا مستعمل ہے ۔

(۲۳۳۵)	بخیہ از چشم کشودن	مصدر اصطلاحی ۔	آگاہ و خبردار شدن و بصیرت پیدا شدن

وبیخودی دور شدن صاحب آصفی بربخیہ کشودن سند طالب آملی پیش کردہ کہ بکار ماہی خورد (؎) بخیہ از چشم دلم بکشو تا آگہ شوم ہمنشین را آب شمشیر از سرزانو گذشت ٭ (اردو) آنکھ کھلنا۔ بقول امیر بصیرت پیدا ہونا۔ بیخودی دور ہونا (درد؎) اے درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان مین ٭ شبنم کی طرح جان کو اپنے وہ رو گیا ٭ (ظفر ؎) غفلت سے آنکھ تیری جدم کھلیگی غافل ٭ جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے ٭ (قلق ؎) ہوگئی دور بیخودی اسکی ٭ یک بیک آنکھ کھلگئی اسکی ٭

بخیہ از روی کار افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) ظاہر شدن راز و (۲) رسوا شدن۔ صاحبان غیاث و ہفت بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دوخت باقی نماندن یعنی چون بر دہن راز دار کہ دوختہ بود۔ دوخت باقی نماند افشای راز شود و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) راز کا افشا ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بخیہ تا آب دروغ می زنند | مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف (آب بریسمان می بندد) است کہ گذشت فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ تلاش امر محال کند (اردو) دیکھو آب بریسمان می بندد صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے کہ " دھول کی رسی بٹتے ہو "

بخیہ بر اندام بر آمدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ بر آمدن چیزی بر چیزی (خسرو ؎) زنہار کہ آن بند قبا چست ببندید ٭ کز نازکیش بخیہ بر اندام بر آید ٭ مؤلف عرض کند کہ چون چیز سخت بر اندام نشیند نشان او بر پوست اندام گیرد پس معنی لفظی این گرفتن و پیدا شدن نشان بخیہ لباس بر اندام باشد کہ انتہای نزاکت جسم است و تعمیم معنی آصفی دور از نازک خیالی است فتامل (اردو) بخیہ لباس کا نشان جسم پر پڑنا۔ انتہای نزاکت کا اظہار

(۲۴۴۶) **بخیہ بر چشم زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی بر (بخیہ زدن) سندے کہ از صائب آوردہ بکار این می خورد (ص) بخیہ از جوہر زخم بر چشم شوخ آئینہ ؛ چہرۂ محجوب او گردیدہ ساز دمرا ؛ (اردو) کسی کی آنکھ بند کرنا۔

بخیہ بر چہرہ رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و چراغ (۱) ظاہر شدن چیز پنہان و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری ص) شرمم برون نکرد ببزم تو از حجاب ؛ بر چہرہ رفت بخیہ ز رنگ پریدہ ام ؛ مؤلف عرض کند کہ چون رنگ رو بپرد بد رونقی ظاہر و شکن ہا پیدا شود مقصود شاعر اینست کہ بخیۂ چہرہ یعنی شکنہاے رو پریدگی رنگ را ظاہر کرد پس معنی این مصدر اصطلاحی (۲) شکن رو ظاہر شدن است نہ فاش گردیدن راز فتاَمّل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ چہرہ پر جھرّیان پڑنا۔

بخیہ بر چہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) کنایہ از فاش و رسوا کردن راز مؤلف عرض کند کہ غیر از نقل نگارش (انند) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشتہ توانیم کہ بمعنی (۲) بے رونق کردن چہرہ گیریم (اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا (۲) چہرہ کو بے رونق کرنا۔

(۲۴۴۹) **بخیہ بر چیدن** (مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی از پیرہن بخیہ زدہ دوخت بخیہ را کشادن و (۲) کنایہ از دیوانہ و پریشان حال شدن کہ پریشان حالان و دیوانگان این قسم حرکات می کنند (ظہوری ص) باندازِ نگارش بخیہ شیخ از خرقہ برچیدی ؛ گر از دست غمت چاکے بجیبش سر فرو کردی ؛ (اردو)

(۱) ادہیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا (۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق ۵) ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیۂ جنون ٭ دیگا تمام عقل کے بخیے ادہیڑ تو ٭

بخیہ بر چیزے افتادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال پیش نشد و ما بجز قول ہر دو محققین ہند نژاد را براے معنئے کہ خلاف قیاس است کافی ندانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این بر عکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند کند نہ فاش فتامل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) **بخیہ بر رخ افتادن** مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا شدن مرادف (بخیہ بر چیزے افتادن) کہ گذشت (صائب ۵) بخیۂ شبنم و گل بر رخ کار افتاد است ٭ ورنہ حیران تو صاحب نظری نیست کہ نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر (ب) **بخیہ بر رخ کار افتادن** را بہمین معنی بوسیلۂ ہمین سند صائب نوشتہ یعنی ہمین یک سند باستناد دو مصدر اصطلاحی است ولیکن از معنی شعر عقدۂ در کار افتادن و بند شدن کار پیدا است نہ افشاے راز و رسوائی مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند کہ بخیہ بر چیزے کردن و دوختن آن اشارۂ بند کردنست نہ افشا۔ فتامل حاصل اینکہ ما (الف) را مرادف (بخیہ بر چہرہ رفتن) گیریم بمعنی بیان کردۂ خود کہ گذشت و (ب) را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف) دیکھو بخیہ بر چہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش گردیدن راز و رسوا شدن سندے پیش نشد مؤلف عرض کند کہ معنی بیان کردۂ ہر دو محققین را بدون سند تسلیم نہ کنیم و خیال ما ہمان است کہ بر (بخیہ بر رخ افتادن) گذشت (اردو) دیکھو (بخیہ بر رخ افتادن)

بخیہ بر رو فگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ متعدی (بخیہ بر رو افتادن) (قاسم مشہدی ۵) نفس سرکش بخیۂ بیجرتی بر رو فگند ؛ خصم اگر در پاے آتش شد بکفش خاشاک بود ؛ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نیست کہ کنایہ از فاش کردن راز و رسوا کردن۔ ما می گوئیم کہ مراد (بخیہ بر چہرہ کردن) یعنی بے رونق کردن چہرہ از شکن ہا و ہمین است تشبیہہ بخیہ و ہمین معنی در سند قاسم مشہدی درست می شود (اردو) دیکھو بخیہ بر چہرہ کردن

بخیہ بر روی کار اصطلاح۔ بقول سروری در ضمیمہ کنایہ از (۱) رسوا شدن و (۲) آشکارا گشتن راز (سعدی شیراز ۵) برہمن شد از روے من شرمسار ؛ کہ شنعت بود بخیہ بر روے کار ؛ مؤلف عرض کند کہ (۳) خرابی کار است و معنی اول و دوم خلاف قیاس و غیر متعلق از معنی حقیقی کہ وجہ کنایہ ندارد اصل این (بخیہ بر رو) است کہ بمعنی افسردگی و شکن ہاے رخ باشد ہمہ محققین در اکثر ملحقات بخیہ تسامح کردہ اند و غور نفرمودہ قائل (اردو) (۱) رسوائی مؤنث (۲) افشاے راز۔ مذکر (۳) کام کی خرابی۔ مؤنث۔

بخیہ بر روی کار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) کنایہ از فاش گردیدن سر و آشکارا شدن راز باشد۔ وارستہ بذکر معنی اول گوید کہ (۲) رسوا شدن ہم

صاحب بحر عجم بانش و صاحبان رشیدی و جامع
بمعنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج
ذکر معنی اوّل کردہ در چراغ ہدایت گوید کہ
ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی
فرماید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن
راز (صائب ـــه) مخور بر دل مرا گر زخم
دندان پشیمانی ؛ باندک روزگاری بخیہ اش
بر روے کار افتد ؛ مؤلف عرض کند کہ
صاحب آصفی غلط کرد کہ این مصدر را
متعدّی قرار داد و محققین بالا بمعنی اوّل
و دوم این تسامح کردہ اند یعنی (۲) معنی
بند شدن کار و روانشدنش باشد و بس
و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکہ می گوید
کہ دلم را گر ندم رسان کہ از زخم دندان پشیمانی
تو در مدّت قلیل بہ روے کار تو بخیہ بیفتد
یعنی گرہ در کار تو افتد و اضح باد کہ (بخیہ بر
روی کار افتادن) مرادف این است کہ
می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر
است براے معنی بیان کردہ ما (ـــه)
ز زخم تیغ تو آگہ شدند مدّعیان ؛ فغان
کہ بخیہ ام آخر بروی کار افتاد ؛ بمعنی کار
بر آری سن نشد بوجہ آگہی مدّعیان و سند
دیگر از ظہوری ہمدرانجا می آید کہ واضح تر است
ازین و مؤید خیال ما مخفی مباد کہ (بخیہ
بر رو افتادن) پرشکن شدن و بی رونقی
گشتن روست و محققین بالا ہمدرانجا ہم
ہمین قسم تسامح در عرض معنی کردہ اند و ما
اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و در ہمہ ملحقات
و استعمالات بخیہ آنان بر تسامح خود راہ رفتہ اند
و ما بر اختلاف خود - معاصرین عجم با ذوق
زبان تصفیہ این کنند فتامّل (اردو) (۱)
راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام
بند ہونا - بگڑنا -

بخیہ بر روی کار افگندن | مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و زآنکہ برداشتن بہار ہمزبانش و صاحب آصفی نقل نگارش (اثیر الدین آخسیکتی ے) ہمچو سوزن اگرچہ سرتیزی ٭ بخیہ بر روی کار می فگنی ٭ مؤلف عرض کند کہ (۲) گرہ در کار زدن و بند کردن و مزاحم شدن شاعر گوید کہ اگرچہ مانند سوزن سرتیز ہستی ولیکن از تو کار براری نمی شود بلکہ از دست تو کار بند می شود ۔ ما بجز اینکہ ذوق سخن داریم معنی اول را ہیچ تعلق ازین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی (بخیہ بر روی کار) تسامح کردند و باز در ہر یک استعمالش ہمان تسامح را بکار بردند و ہیچ اعتنا بر معنی حقیقی نکردند کہ تعلق کنایہ با او پیدا شود قاتل مخفی مباد کہ این تعدی معہ درگذشتہ باشد و بس (اردو) (۱) راز فاش کرنا (۲) کام میں خلل پیدا کرنا۔ کاربرای ہونے نہ دینا۔

(۲۲۵۰) **بخیہ برلب خوردن** مصدر اصطلاحی ۔ بند کردہ شدن لب باشد (قاسم مشہدی ے) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار ٭ خورم صد بخیہ برلب باز اگر سازم دہانم را ٭ صاحب آصفی بہ (بخیہ خوردن) ہمین شعر را آوردہ (اردو) بخیہ لب پر کیا جانا۔ لب بند کیا جانا۔

(۲۲۵۱) **بخیہ برلب دویدن** مصدر اصطلاحی بمعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی بر بخیہ دویدن سندی کہ پیش کردہ بکار این می خورد (ظہوری ے) برلب طعنہ زنان بخیہ دوید ٭ بار فو حال گریبان گفتم ٭ (اردو) بخیہ ہونا

بخیہ برلب زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن (ظہوری ے) خراش سینہ را گر از شگاف سینہ بنمایم ٭ زدندان بخیہ ہا برلب زنم اہل ملامت را ٭ (ولہ ے) برلب طعنہ من

بخیہ زدند ٭ با تو تا حال گریبان گفتم ٭ (اردو) خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

(۱۵۵۲) **بخیہ بر روی فتادن** مصدر اصطلاحی شکن بر رو قائم شدن (ظہوری ؎) عجبی نیست گر از گریہ فتد بخیہ بر روے ٭ جگر داغ فرورفت اگر گل نکند ٭ (اردو) دیکھو بخیہ بر رخ فتادن

بخیہ بر روے کار افتادن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از فاش شدن سر و آشکار گشتن راز باشد و سندی کہ از اثیر الدین اخسیکتی آوردہ ہمان است کہ بہ (بخیہ بر روے کار افگندن) گذشت و از ین تعلق ندارد مؤلف گوید کہ سوال از آسمان است و جواب از ریسمان ما بحث این بر (بخیہ بر روے کار افتادن) کردہ ایم کہ گذشت و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظہوری ؎) بر روے کارمن ہر بخیۂ افتاد برچیدم ٭ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینیم ٭

(اردو) دیکھو بخیہ بر روی کار افتادن۔

(۱۵۵۴) **بخیہ بر روی نہادن** (مصدر اصطلاحی) (۱) بند کردن دہن باشد صاحب آصفی بر بخیہ نہادن سندے آوردہ کہ بکار ما می خورد۔ و بہار این را بمعنی (۲) رسوا کردن و (۳) فاش کردن راز آوردہ سکندری خوردہ۔ (بدر چاچی ؎) سوزن عیسی مشو بخیہ بر ویم منہ ٭ پیرہن غم بدوز بر یدۂ شادی بدر ٭ (اردو) (۱) منہ بند کرنا۔ (۲) رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

(۱۵۵۵) **بخیہ بستن دہان را** مصدر اصطلاحی۔ بند کردن زبان باشد (صائب ؎) بخیۂ انجم اگر بند دہان صبح را ٭ میتوان کردن رفو چاک گریبان مرا ٭ (اردو) زبان بند کرنا۔

بخیہ بلب زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بخیہ بر لب زدن کہ گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔
(اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن ۔

بخیہ خوردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر دوختہ شدن ۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم مشہدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا ۔

بخیہ دار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ "ملبوس بخیہ دار" موافق قیاس است ۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) **بخیہ دوز** | استعمال (ب) بمعنی بخیہ
(ب) **بخیہ دوزیدن** | زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار این می خورد (وحید قزوینی ؎)
بخیہ گوید کس از شوخی بخیہ دوز ۂ کز و بخیہ جیشم من گشت روز ۂ و (الف) اسم فاعل ترکیبی ۔ ترجمۂ خیاط حیف است کہ محقق ہند نژاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنیً مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ خیاط ۔ سینے والا ۔ (ب) بخیہ کرنا ۔

بخیہ دویدن | مصدر اصطلاحی بمعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ عیبی ندارد کہ بکار این ہم می خورد (اردو) بخیہ ہونا ۔

بخیہ را برو انداختن | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ برو انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اسد اللہ قلی اصفہانی ؎) بود پیوند زلف و دل پنہان ۂ خطش این بخیہ را برو انداخت ۂ مؤلف عرض کند کہ (برو انداختن) بمعنی

ظاہر کردن است وبس وبخیہ داخل اصطلاح
نیست شاعر گوید کہ پیوند دل با زلف پنہان
بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ
آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق ہند
نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تامح
محققین سلف کہ در ملحقات بخیہ گذشت این
مصدر اصطلاحی را قائم ساخت (اردو)
بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی این را قائم کردہ وسندے کہ از شوکت
بخاری پیش کرد ہمان است کہ بر (بخیہ بر
چہرہ رفتن) مذکور شد عیبی ندارد کہ مجرد
بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو)
بخیہ ہونا۔

بخیہ رفوکاران | اصطلاح۔ مرکب اضافی (۲۶۵۸)
است ودرینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است
(ظہوری ے) تا کی بخیۂ رفوکاران ؎ بر شگاف
دل و جگر خندد ؎ (اردو) رفوگرون کی دوخت
مؤنث۔

(الف) **بخیہ ریز** | مصدر اصطلاحی۔ (ب (۲۶۵۷)
(ب) **بخیہ ریختن** | بمعنی بخیہ کردن است
و(الف) بمعنی خیاط (ظہوری ے) گشتیم باشک
گریۂ مستانہ بخیہ ریز ؎ خوش عارفانہ خرقۂ تقوا
شگافتیم ؎ مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل
ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود
صاحب آصفی بذیل بخیہ ریختن سند بالا را آوردہ
(اردو) (الف) درزی۔ مذکر۔ (ب)
بخیہ کرنا۔

(الف) **بخیہ زدن** | مصدر اصطلاحی (الف)
(ب) **بخیہ زن** | بمعنی بخیہ کردن است
(صائب ع) بموئی می توان زد بخیہ این زخم
نمایان را ؎ (نظیری ع) بہر راحت نزنم بخیہ
بہ زخم تن خویش ؎ (ظہوری ے) ترسم کہ
بخیہ سوزن رسوائیم زند ؎ اے وای بر تو

عشوۂ پنہان ندیدہ ؎ بخیال ما (الف) (۲) کنایہ باشد از تکلیف مخفی دادن صاحب انند ذکر (ب) کردہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی خیاط و بخیہ کنندہ باشد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) (۱) بخیہ کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب) درزی۔ دیکھو بخیہ دوز۔

بخیہ شدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بعمل آمدن بخیہ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اشرف مازندرانی ؎) این بخیہ کہ می شود ز سوزن ؎ نتوان زجوال دوز کردن ؎ (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ کاری اصطلاح۔ بمعنی دوخت باشد (۲۵۲۲)
مطلقاً و خصوصیتی کہ درین است ظاہر (ظہوری ؎) سر انگشت رفو گو بخیہ کاری جای دیگر کن ؎ کہ با چاک دل ما رشتۂ سوزن نمی گنجد ؎ (اردو) بخیہ کاری ہونٹ لکھ سکتے ہین۔ دوخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سلائی سیون۔

بخیہ کردن استعمال۔ بقول بحر و وارستہ (۱) فاش و رسوا کردن بہار گوید کہ کنایہ از فاش کردن راز (سالک یزدی ؎) دمی کہ بخیہ کند راز من بلند شود ؎ صدای خندۂ چاک از لب گریبان ہا ؎ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنی بخیہ ساختن و نسبت معنی اول عرض می شود کہ معنی بیان کردۂ وارستہ و بحر لازم است و این مصدر متعدی است تسامح ہر دو محققین بیش نیست و آنچہ بہار بمعنی متعدی را ذکر می کند از معنی سند سالک یزدی برعکس آن ظاہر میشود کہ (بخیہ کردن راز) بمعنی (۳) در خفا داشتن آنست شاعر گوید کہ وقتی کہ راز مرا مخفی می کند۔ صدای خندہ از لب چاک گریبان بلند می شود مقصود آنست کہ چون چاکہا موجود است

در دل وگریبان عاشق۔ ممکن نیست کہ راز مخفی شود۔ نمی دانیم کہ محققین نازک خیال چطور معنی اوّل را ازین شعر پیدا کردہ اند۔ جز این نیست کہ تسامح در ملحقات بخیہ راہ یافتہ کہ در پیروی آن سکندری می خورند۔ قائل (اردو) راز فاش ہونا۔ (۲) بخیہ کرنا سینا (۳) راز کو چھپانا

بخیہ کشودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از کلام طالب آملی استنا د فرمودہ کہ بہ (بخیہ از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست کہ موافق قیاس است۔ یعنی کشودن دوخت بخیہ (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو بخیہ برچیدن۔

بخیہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید کہ بمعنی بخیہ قبول کردن و دوختہ شدن است (باقر کاشی سے) چاک ہای جگرم بخیہ نگیرند چو گل ؛ باقر این سعی رفوی تو عبث بود عبث ؛ (اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ۔ سیا جانا۔ دوخت ہونا

بخیہ گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وا شدن و شکستن بخیہ و دوخت باشد از تنگی لباس۔ (سروشی طہرانی سے) بخیہٴ در ہر نفس از جامہٴ ہستی گسیخت ؛ در بر ما زندگی حکم قبای تنگ داشت (اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا ٹوٹ جانا

بخیہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند ی کہ از بدر چاچی پیش کرد ہمان است کہ بہ (بخیہ بر و نہادن) گذشت مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست۔ موافق قیاس است بمعنی بخیہ کردن (اردو) سینا۔ بخیہ کرنا۔

بای موحّدہ با دال مہملہ

بد بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضدّ نیک۔ خان آرزو

در سراج بذکر این معنی گوید کہ بمعنی بدی نیز استعمال یابد چنانکہ گویند ’’ما با نیک و بدکس کار نداریم‘‘
مؤلف عرض کند کہ بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت چغد و بوم را گویند عجبی نیست کہ
فارسیان ہمین را مفرس کردہ براے ضد نیک استعمال کردہ باشند و بمعنی بیان کردۂ خان
آرزو مخفف بدی وجا دارد کہ فارسیان این را از لغت عرب بدّ مفرس کردہ باشند کہ بقول
انند بالفتح و تشدید بمعنی تعب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بدیٔ کہ بتخفیف دال
مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی قہر نخستین و مبتلا گردیدن بہ آزار جدری و بیمار شدن
(اردو) بد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ برا۔ خراب۔ زشت۔ (بدی۔ برائی۔ مؤنث)
(۲) بد۔ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بالضم مخفف بود (حکیم اسدی
ے) شبی بد ز زنگی سیہ تر ز زاغ ٭ نہ نوحچو در دست زنگی چراغ ٭ مؤلف عرض کند
کہ واو حذف شود چنانکہ ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ علامت ماضی بعید۔ فعل ناقص۔ بود کا ترجمہ۔
(۳) بد۔ بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح۔ لتہ و رکوی سوختہ را گویند کہ بجہت
آتشگیرہ مہیا کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا این را بامعنی چہارم
موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا کہ در ہر دو معنی۔ آتشگیرہ را جا دادہ اند دانہ
مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود کہ در ینجا خس و خاشاک یا لتہ مراد است کہ
براے آتش افروختن مہیا دارند تا آتش بوسیلۂ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است
کہ لتہ ہاے پارچہ یا ریزہ ہاے برادۂ چوبین را در روغن تر کردہ می گذارند کہ بیک اخگر دران

آتش بلند شود بای حالِ این اسم جامد فارسی زبان است بالجملہ مجاز معنی چہارم باشد کہ می آید (اردو) وہ لتہ یا لکڑی کا بُرادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک کر تیار رکھتے ہین تاکہ ایک چنگاری یا دیا سلائی سے اُس مین آگ روشن ہوجائے۔ مذکر۔

(۴) بد۔ بقول برہان و ناصری بالضم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب بوسیدہ باشد یا گیا ہے کہ چخماق آتش بران زنند صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قاو چخماق مؤلف عرض کند کہ اینہا پنبہ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند کہ اخگر چخماق در وافتد و در وقت آتش گیرد جا دارد کہ فارسیان از بدّ مفرس کردہ باشند بر سبیل مجاز کہ بقول انند لغت عربست بالضم و تشدید دال مہملہ بمعنی بدا و ساختن برائے زین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی۔ مؤنث۔ جس مین باروت شریک ہوتی ہے اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے۔

(۵) بد۔ بالضم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی مصاحب چون موبد و سپہبد و ہیربد و کہبد۔ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود (اردو) صاحب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ والا۔ جیسے صاحب علم بمعنی علم والا۔

(۶) بد۔ بالضم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمتگار۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

برسو بدہمان معنی پنجم را ذکر کرد کہ گذشت واین معنی ہم مجاز آنست کہ خدمت گار ہم صحبت آقا دارد۔ دیگر ہیچ ولیکن استعمال مجرّد بدؔ بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از نظر ما نگذشت قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔

(۷) بد۔ بالضم بقول رشیدی مرادف بتؔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدّل بتؔ مرادف نیست چنانکہ رشیدی گمان بردہ مؤلف گوید کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت و تنبورہ و دنبورہ (اردو) دیکھو بُت ۔۴۴

بدآرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی دغاباز و ریاکار مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارندہ وکنایہ از دغاباز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دغاباز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دہوکا دینے والا مکّار۔ دمباز۔ چھلیا فریبی ٹھگ (ریاکار) دیکھو باریا۔

(الف) **بدآغاز** اصطلاح۔ صاحبان سروری (ب) **بدآغازہ** ومؤید (الف) را مرادف (ب) قرار دادہ اند و (ب) بقول جہانگیری کنایہ از بدسرشت وبقول بحر وجامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید کہ بداصل را گویند وبقول بہار بدرگ و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب ناصری بہتر از ہمہ کہ این کنایۂ لطیف و با معنی حقیقی تعلق دارد کہ ہر کہ اصل او بد است آن را بدآغاز توان گفت بہار بذکر (الف) از ابوشکور سندے آوردہ (ع)

یکی زشت روئی بدآغاز بود ٭ تو گوئی بہ بردم گزی

۴۴ (۸) بد۔ بہ تحقیق ما مجازاً بمعنی مشکل و دشوار ہم چنانکہ بر (بدپسند) می آید (اردو) دشواری مشکل ہونا۔

ماربود۔ مخفی مباد کہ آغار بہ رای مہملہ اسم مصدر
آغاریدن است کہ گذشت حیف است کہ ما بجائش
بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک
خیال ہم صراحتش نکردہ اند حالا مثبت بعد از
جنگ است و بر (اغار۔ بالف مقصورہ)
چیزے تلافی مافات کردہ ایم صاحب برہان
(الف) را بہ مقصورۂ سوم نوشتہ کہ می آید و
در نسخۂ دیگرش ہمدودہ ولیکن ترتیب ردیف
الفاظ کہ او پابند آنست مقصورہ را قائم
دارد باقی حال الف و ب ہر دو صحیح باشد
(اردو) الف و ب۔ بدطینت۔ بقول آصفیہ
بدخصلت۔ بدذات۔ بدخو۔ آپ ہی نے بدذات
پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بد اصل
کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے۔

(الف) **بدآمد** اصطلاح۔ بقول وارستہ و
بحر و بہار مقابل خوش آمد (میر الہی ہمدانی
ع) چون خوش آمد نکنم ز انکہ بد آمد کفر است
۔ خاصہ جائیکہ حقیقت بود آنجا گفتار ۔ مؤلف
عرض کند کہ این حاصل بالمصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **بدآمدن** است کہ بمعنی ناپسند شدن
مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار از ہمین
مصدر (بدم می آید) را ذکر کردہ گوید کہ ناپسند
می باشد و صاحب رہنما ہم ذکر این کردہ حیف
است از صاحب بحر کہ محقق مصادر است
و این را ترک کرد (اردو) الف۔ ناپسند
ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
بدی۔ غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔ چغلی (ب)
ناپسند ہونا۔ ناگوار ہونا۔ برا معلوم ہونا۔

(الف) **بدآموختن** استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) **بدآموز** ذکر (الف) کردہ از معنی
ساکت و بر (ب) گوید کہ آنکہ تعلیم بد یافتہ باشد
(سلیم طہرانی ع) بلبل گلزار ایرانم بدآموز
گلم ۔ بو برنتابد دماغم سنبل و ریحان ہند ۔

وبہا ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف
عرض کند کہ آموختن لازم ومتعدی ہر دو
است کہ گذشت وآموزیدن را محققین
فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و
آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی
آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است
وجا دارد کہ بہ تبدیل زاے ہوز بہ خاے
معجمہ (چنانکہ فراز وفراخ) آموز را اسم
مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف)
مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل
کردن ودادن و (ب) را اسم فاعل و
مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ
وتعلیم بد یافتہ در سند سلیم بدآموز اسم
مفعول ترکیبی است۔ انوری ہم استعمال
این کردہ کہ بمعنی (۲) بداندیش ودشمن
است (سہ) ز رشک اشک بداندیش
تو برنگ لقم ہا ترنج روے بدآموز

تو منظبر زریرہ ہو (اردو) (الف) بری تعلیم
پانا۔ بری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بری تعلیم پایا
ہوا۔ بری تعلیم دینے والا (۲) دشمن۔ بدگو۔

بدآئین اصطلاح۔ بقول بہار مرادف
بدوضع وبدراہ ما سند این از کلام انوری
یافتہ ایم (سہ) نکوخواہ نکونام ونکوبخت
ہا بداندیشہ بدآئین وبداختر ہا مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است وبس
(اردو) بداطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن
۔ برے ڈھنگون کا۔ آپ ہی نے بدوضع کا
ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول اننذ بحوالہ جواہر الحروف (۱)
بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد
در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند
کہ الف آخر براے مبالغہ باشد چنانچہ بر
(الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم واشارہ
این ہم ہمدرانجا (خاقانی سہ) بدا سلطانیا

گورا بود رنج دل آشوبی ٭ خورشاد ر پیشیا
گورا بود گنج تن آسانی ٭ (اردو) بہت بد

بداختر | اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح ہمزہ
وتاے قرشت وسکون خاے نقطہ دار و
راے بی نقطہ بدطالع و بدبخت وشوم را
گویند صاحبان بحر وجامع و ناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) نسوزد دل
باہ گرم من چرخ بداختر را ٭ زدود تلخ پروا
نیست چشم سخت مجمر را ٭ (انوری ؎)
الا تا سال و مہ را در گذشتن ٭ بداختر در
قیاس نیک فال است ٭ (اردو) بدبخت
بقول آصفیہ ۔ بدنصیب ۔ بدقسمت ۔ بداقبال

بدادا | بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) کسے
است کہ اداے خارج از و سر زند و آن معروف
است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
اداے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ٭
بقرض دار میاموز بدادائی را ٭ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
و در سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری
است یعنی بدمعاملگی ۔ نسبت معنی اول عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند" چنانکہ نازو
اداے معشوق" پس معنی اول متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رو نماید و اداے غیر مناسب
موقع سر زند از غیر معشوق چنانکہ" کسی در
تقریر خود بدادا است" یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند و معنی دوم متعلق
بمعنی اول اداست کہ رسانیدن باشد بمقابلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برای معنی
اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ ۔ بقول آصفیہ

فارسی ۔ بدعہد ۔ لین دین کا کھوٹا ۔ ہاتھ کا جھوٹا
۔ بددیانت ۔

(۲۵۹) **بداد رسیدن** مصدر اصطلاحی ۔ (۱)
بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن ۔
(ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے ٭
از براہیم شاہ دادگر است ٭ (صائب ؒ)
بداد من برس اے عشق پیش ازین مپسند ٭ کہ
زندگانی من صرف خورد و خواب شود ٭
(اردو) (۱) داد کو پہنچنا ۔ بقول آصفیہ
داد ملنا ۔ انصاف ہونا ۔ داد پانا ۔ (۲) دوسرے
کا انصاف کرنا ۔ فریاد سننا ۔ (سودا ؒ)
عبث نالان ہے اس گلشن مین تو اے بلبل نالان
کہ نہین یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ٭

بدار آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر
مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بر دار کشیدن
مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال
پیش نکرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن
باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار
پر کھینچنا ۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا ۔

بدار بر آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
اند مرادف بدار بستن ۔ ہم او (بر دار زدن)
را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از
(بر دار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؒ)
زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ٭ غیرت منصور
بدار بر آورد ٭ مؤلف عرض کند کہ بر دار
استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن
قاتل (اردو) دار پر چڑھانا ۔ دار پر کھینچنے
کا ارادہ کرنا ۔ دار پر کھڑا کرنا ۔

بدار بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر
و اند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن
کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ
ملک ستمم بستہ بدار ٭ آنکہ بازم کند از
دار کدام است امروز ٭ مؤلف عرض
کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدانیست سند مولانا لسانی ہم تائید خیال ما می کند قائل (اردو) دار پر باندہنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بداز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزار بیست مرکفشگران را مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ از نوعیت این بحثی نرفت و بخیال ما غیر از آدرم نباشد واصل این بدوز بود بکسر باے موحدہ کہ واو بدل شد بالف چنانکہ توغ و تاغ و ریب و آریب و معنی لفظی این (بادوز) یعنی دوخت دارندہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی از زبانست معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ (اردو) چماروں اور کفش دوزوں کے ایک ہتیار کا نام بداز ہے جسکی نوعیت کی صراحت فارسیوں نے نہیں کی تمالبا یہہ ستاری ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداسقان بقول برہان وہفت وانند بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ ونون زدہ بیونانی حشیشی است گرم وخشک وآن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرب است از بدسگان فارسی و باشقان و بدکشان وقاتل ابیہ وکف الکلب نیز گویند وبیونانی قاماریون وقوماروس گیاہیست شبیہہ بہ بردی۔ بسیار گرم وخشک در اوّل ملطف ومحلل و مدر بول وجہتہ امراض بلغمی و رطوبی نافع وہم او بر کف الکلب گوید کہ بداشقان است وبعض عرب کف المریم را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہمدرین ردیف می آید و بدسغان ہم وجز این نیست کہ این مبدل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان و دہقان والف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار و ماہار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدرگان جس پر کامل صراحت کی جائیگی ۔

بداسلوب استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضم ثالث بدوضع وبدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداسلوب ۔ بقول آصفیہ بے ڈھنگا ۔ بے ڈول ۔ بری شکل کا ۔ بدراہ ۔ چال چلن کا خراب ۔

بداشتن بقول موارد ۔ بمعنی برداشتن (گلستان) دست ازسن بدارد مؤلف عرض کند کہ (دست ازکسی داشتن) بمعنی بازآمدن از دوست وسند گلستان متعلق بدوست ۔ سبحان اللہ محقق با نام ونشان چہ خوش مصدرے پیدا کرد کہ بائے زائد بر مصدر داشتن است وبس (اردو) دیکھو داشتن

بداصل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ وسکون صاد بمعنی بدنژاد وفرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداصل ۔ بقول آصفیہ کمینہ ۔ بری نسل کا ۔ پاجی ۔

بداغ بقول برہان وجامع وہفت وضمیمہ موارد بروزن عراق پاچۂ تنبان وشلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضاے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ با قاف چنانکہ آروغ و آروق این را مفرس کردہ بمعنی پاچہ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائینچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ اسم مذکر پائچہ ۔ ازار کا وہ حصہ جس مین ایک ٹانگ رہتی ہے

بداک بقول جہانگیری بہای مختفی در آخر با اوّل مفتوح (۱) بداندیش و (۲) خشم آلودرا

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہاے
مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب
بدارد صاحبان برہان وجامع ذکر این
کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق
آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی
ترکیبی این کسے کہ بہ بدنسبت داشتہ خواہ بداندیش
خواہ خشم آلود کہ خشم وغضب صفت بدی
است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر
کتابت کاف عربی بدون ہاے مختفی است
ولیکن آنچہ خان آرزو کلمہ اک را براے
نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم
خیال ما این است کہ اک بمدودہ بمعنی عیب
وعار و آسیب و آفت بجاے خود گذشت
و اک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم
فاعل ترکیبی چرا نگیریم کہ بمعنی عیب و آفت بد
دارندہ و استعمال این براے بداندیش و خشمناک
شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بداندیش ۔ بقول
آصفیہ ۔ فارسی ۔ بدخواہ ۔ بُرا چاہنے والا ۔ بیری
مخالف ۔ (۲) غصیلا ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔
بدمزاج ۔ مغلوب الغضب ۔ تندمزاج ۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
مرادف بدام شدن (نظامی ے) مرا خواندی و
خود بدام آمدی ؛ نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی
مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن
و شدن است واضح ہمین فرق درین ہردو
مصدر (اردو) دام مین آنا ۔ صاحب آصفیہ
نے دام مین لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے

بدام آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱)
صید کردن و (۲) تسخیر نمودن مؤلف عرض
کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری ے) دانم
اشک لالہ فام آوردہ ام ؛ تا تذرو غم بدام
آوردہ ام ؛ (صائب ے) می کند از طوق
قمری دامہا در خاک سرو ؛ تا بدام آرد مگر
آن سرو خوش رفتار را ؛ (اردو) دام مین

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال مین پھنسانا پھندے
مین لانا۔ آپ ہی نے صید کرنا بمعنی شکار کرنا
لکھا ہے (نصیر ؎) دل پر داغ کو میری نہ چھوڑا
چشم گلرو نے ٭ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے
صید آہو نے ٭ (۲) تسخیر کرنا۔ مسخر کرنا۔

بدام افتادن | مصدر اصطلاحی۔ گرفتار (۲۶۴۰)
شدن باشد (صائب ؎) دلدار ماست محو
خط مشکفام خویش ٭ صیاد را کہ دید کہ افتد
بدام خویش ٭ (حافظ شیراز ؎) ایدل اندر
بند زلفش از پریشانی منال ٭ مرغ زیرک
چون بدام افتد تحمل بایدش ٭ (اردو) دیکھو
بدام آمدن۔

بدام اندرون افتادن | مصدر اصطلاحی (۲۶۴۱)
۔ مرادف بدام افتادن (انوری ؎) عزم آن
دارم کہ رو نے چند بنویسم کہ نیست ٭ شعر
او مرغکیہ آسان اندرون افتد بدام ٭ (اردو)
دیکھو بدام افتادن۔

(۲۶۴۲) **بدام درآمدن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بدام آمدن کہ گذشت (انوری ؎) گر از جود
تو گیتی دانہ سازد ٭ بدام او درآید نسر طائر
٭ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
(بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام
است (حافظ شیراز ؎) بے ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم
روز خود ٭ دامی براہی می نہم مرغی بدامی می زنم
٭ مؤلف عرض کند کہ ما نہ پسندیدیم کہ این را
مخصوص با مرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلقاً
یا بدام زدن آہو وغیر ذٰلک ہم درست باشد
(اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

بدام شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
بحوالہ غواص سخن مرادف بدام آمدن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بزبان
دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۲۶۴۳) **بدام کشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہردو معنی (ظہوری رہ) بر آہوان تو گردیدہ ختم صیادی ؛ کرشمہ خاطر رم خوردہ را بدام کشید ؛ (صائب رہ) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت من ؛ مرا اگر دش چشمی تواں بدام کشید ؛ (ولہ رہ) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ؛ ز ہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ؛ (ولہ رہ) تواں بصبر سر سرکشان بدام کشید ؛ کہ نرم نرم خط از حسن انتقام کشید ؛ (اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی۔ بر (اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن استعمال۔ بقول انند مرادف
بدامن فرو ریختن بدامن کردن کہ می آید مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدامن ریختن مولف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی رہ) کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ؛ آنچہ دل در آستین دارد بہ امانش کنم ؛ (اردو) (۱) دامن میں ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت (امیر خسرو رہ) غنچہ رفت از چمن گل چوں بدو پیوند داشت ؛ بست محکم دامن خود را گرہ با دامنش ؛ مولف عرض کند کہ از سند بالا (دامن را با دامن گرہ بستن) پیدا است نمی دانیم کہ محققین در چہ خیال خامہ فرسائی می کنند۔ بخیال ما مصدر اصطلاحی بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا۔

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی و (سلیم رہ) ز پاکدامنی من بعشق می شاید ؛ کہ ہمچو صبح بدامان من نماز کنند ؛ مولف عرض کند کہ

کسی را پاکدامن تسلیم کردن است طرز بیان انند غیر دلپسند (اردو) کسی کی پاکدامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) امر از دانستن و (۲) بمعنی بآن مؤلف عرض کند کہ اصل لغت بمعنی اول دآن است و بای بکسورۂ زائدہ در اولش و بمعنی دوم بای مفتوح است مقابل بدین چنانکہ "بدان سبب" اصل این بآن بود بہ موحدۂ والف ممدودہ ونون۔ پس از والف کہ در ممدودہ می باشد الف اول بدل شد بہ دال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند این تبدیل بآن وبدان وباین وبدین را آوردہ و (۳) جمع بد بزیادت الف ونون جمع (سعدی ؎) شنیدم کہ در روز امید وبیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر (۲) اُس اور سے ان دونوں کے استعمال سے اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے "اُس سبب سے" (۳) بدلوگ۔ بدون۔ بد کی جمع جیسے "بدوں کی صحبت بُری ہے"

بداندیش اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بدخواہ وکینہ خواہ وبدسگال (شیخ شیراز ؎) چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ صاحب ناصری این را بمعنی بدخواہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اندیشہ وخیال بد دارندہ (انوری ؎) زاشک دیدۂ بدخواہ تو سفید چو قار ٭ ز زرشک روز بداندیش تو سیاہ چو قیر ٭ صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن) را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیراز را آوردہ عیبی ندارد (اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگوند استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بآنگونہ وبآن طور مؤلف عرض کند کہ حقیقت بدان بجای خودش بیان کردہ ایم کہ مبدل بآن است (اردو) اُس طرح پر۔ اُس طریقہ سے۔ اُس طور سے۔

بد بازد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند استعمال باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت وجزین نباشد که بازیہار را بد قرار دادہ بد باز نام نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو البواط۔ بہروپیا۔ دیکھو ابو قلمون۔

بد باطن اصطلاح بقول انند منافق و دورو (صائب ۵) زخاکساری بد باطنان فریب مخور ہا شود گزندہ چو زنبور گشت خاک آلود مؤلف عرض کند که کسی که کینہ ور باشد که کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بد باطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدنج صاحب مؤید بذیل لغات فارسی این را آوردہ گوید که بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر این نکردہ بر ہلیلہ فرماید که لغت فارسی است و معرب این اہلیلج و بہندی ہڑ وہرا وابہیا و اچھو لچھمی و در انگریزی مروبلن وچیبولک وآن ثمر درخت ہندی است و چہار نوع و کابلی آن بزرگ ترین۔ شیخ الرئیس جمیع اقسام این را سرد در اوّل و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفّی صفرا و نافع آن و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحش و درد طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که چارۂ جزین نیست که بدنج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطب و مؤید ولیکن صحت املای این بدست مطبع نولکشور است که محقق فاضل حلیۂ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل و نگارش انند ہیہ در دہن مؤلف عرض کند

کہ مرادف بداختر باشد کہ گذشت (شیخ شیراز ۵) بدبخت کسی کہ سر بتابد ز زین درکہ در دگر نیابد ز (انوری ۵) بسان شاہی اندر گلستانم ز چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم ز (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

بَدبَد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بفتح ہر دو موحدہ وسکون ہر دو دال ابجد اخت فارسی است بمعنی بسیار بد **مؤلف** عرض کند کہ تکرار لفظ افتادہ معنی مبالغہ کند وبس (اردو) بہت برا۔ نہایت بد اور خراب۔

بدبدک بقول جہانگیری با ہر دو بای مضموم و دال اول ساکن وثانی مفتوح ہُدہُد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان و جامع و ناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہدہد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نشد و گوید کہ احتمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود وآں تصغیر ہدہد بود **مؤلف** عرض کند کہ قول ناصری وجامع کہ ہر دو از اہل زبانند سند را ماند۔ ہر لفظی را کہ ماخذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بدبد۔ مبدل ہدہد است کہ ہای ہوز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیدخ و بیدخ وکاف آخر را برای تعظیم دانیم۔ چنانکہ بابک و مامک یا زائد۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است و نہ تحقیق بہ تبدیل وزیادتی مفرس ہدہد عربی است (اردو) ہُدہُد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مرغ سلیمان۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتے ہیں انہیں کی روایت ہی کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے۔ جب

اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو اُنھوں نے اس کے سونے کے تاج کو اس کی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ پروں کا تاج ہو جائے - چنانچہ جب سے اس کے سر پر پروں کا تاج ہو گیا -

بدبُردن | مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضمّ بای موحّدۂ ثانی بمعنی (۱) رنجیدہ کردن و آزردن مؤلّف عرض کند کہ (۲) بمعنی بدخیال کردن است چنانکہ "پند مرا بد می بری" ولیکن برای معنی بیان کردہ انند طالب سند باشیم (اردو) (۱) رنجیدہ کرنا (۲) بُرا خیال کرنا-

بدبستان دادن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر در مکتب نشاندن مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مدرسہ بھیجنا-

بدبو | استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل خوشبو مؤلّف عرض کند کہ قلب اضافت بوی بد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی بوی بد دارندہ سند این بر بدبوزدن می آید (اردو) (۱) بدبو بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنّث - دُرگند - سڑاند - خراب بو - (۲) بدبو (بمعنی سڑاند رکھنے والا) بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں" صاحب آصفیہ نے متعفّن بھی فرمایا ہے - عربی - عفونت رکھنے والا - سڑا ہوا ایسا ہوا جس میں سڑاند آئے - بدبودار-

بدبودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی خوب نبودن است بمعنی حقیقی (جمال اصفہانی ؎)
ترا این بندہ دانی بدنبود است ؛ وگر بد بود رفت و درد سر برد
(اردو) بُرا ہونا - بدہونا-

(۲۲۴۲)

بدبوزدن | مصدر اصطلاحی - بوی بد دادن (ظہوری ؎)
لالہ از روی تو کار رنگ ساخت ؛ سنبل از موی تو بد بومی زند ؛
(اردو) بُری بو دینا - یہ لفظی ترجمہ ہے - محاورہ میں کہتے ہیں "بدبو آنا"-

بدبین | اصطلاح - بقول بحر (۱) عیب جو - مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است -

ور ۲) بصفت چشمی کہ زخم رساند (صائب ۵۱) دیدۂ خفاش را سیلی است ہر خط شعاع ۔ مہر عالمتاب را ۔ از دیدۂ بدبین چہ باک ۔ (ظہوری ۵۲) در تماشا چشم تابیدن نماند ۔ چشم بدبین دور حیرانیست این ۔ (اردو) (۱) عیب جو ۔ بقول آصفیہ ۔ عیب بین ۔ خردہ گیر ۔ حرف گیر ۔ نقص نکالنے والا ۔ (۲) نظر لگانے والی ۔ جیسے نظر لگانے والی آنکھ ۔

بدپرتو اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح بای فارسی وسکون رای مہملہ بمعنی (۱) بدطالع ور ۲) گنہگار ور ۳) بدسرشت مؤلف عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ (۴) بمعنی بدصحبت باشد ۔ ای کسی کہ صحبتش بد باشد و من وجہ معنی اوّل ہم بلحاظ پرتو ستارۂ بد و معنی دوم وسوم غیر از مجاز نباشد برای ہمہ معانی طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو بداختر (۲) گنہگار بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ عاصی ۔ خطاوار ۔ قصوروار ور ۳) دیکھو بداصل یعنی بدذات ۔ بدطینت (۴) بدصحبت کہ سکتے ہیں یعنی وہ جس کو بُری صحبت ہو ۔

بدپرہیز اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ناپرہیز و بی پروا و بیماری کہ بحکم طبیب مقید نباشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ۔ مخفی مباد کہ پرہیز بقول برہان بمعنی حذر و احتراز و ترس و بیم و نگاہ داشت خود از مضرت آمدہ پس کسی کہ نگاہ داشت خود از مضرت نکند و بحکم طبیب عمل نہ نماید بدپرہیز است (اردو) بدپرہیز ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ بی احتیاط وہ شخص جو بیماری میں ہر ایک چیز کھائے پیئے ۔ بلانوش ۔ بلاچٹ ۔

بدپسران خانہ کن اصطلاح ۔ صاحب انند گوید کہ بفتح کاف وسکون نون بمعنی ناخلفان آمدہ و آنکہ خانۂ پدر را خشت خشت کندہ بفروشند صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ ۔ وصاحب ہفت ہمزبان مؤید و صاحب شمس گوید کہ پسران بدکہ خانۂ پدران بفروشند مؤلف عرض کند کہ خانمان

بربادان ونا خلفان را گویند (بدپسران) قلب اضافت مرکب توصیفی است و (خانہ کن) اسم فاعل ترکیبی صفت مرکب اوّل بخیال ما درین اصطلاح تخصیص خانۂ پدر ہم نباشد مطلق خانہ مراد است (اردو) گھر برباد کرنے والے لڑکے۔

بدپسند | اصطلاح۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع بمعنی (۱) مشکل پسند (فرخی ۵) سخنانش را بر دیدہ ہمی نقش کنند ؛ بدپسندان ہمہ بصرہ و آنِ بغداد ؛ صاحب انند بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کسی کہ برای کسی بدی پسند کند ونیکوئی نخواہد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ در ظاہر این لفظ مرکب بنظر می آید لیکن معلوم نیست کہ بد درینجا بچہ معنی است۔ زلہ بردارش بہار ہمزبان اوست و فرماید کہ معنی اوّل از جوہر الفاظ مستفاد نمی شود۔ صاحب آصفی نقل نگار بہار و مصدر (بدپسندیدن) بہ استناد ہمین کلام فرخی قائم کرد مؤلف عرض کند کہ بد بمعنی اوّلش خراب و بدی است و مشکل بمعنی دشوار و دشوار چیزی نیست کہ آنرا نایاب دانیم و در تعمیم بہ داخل بکنیم۔ پس استناد فرخی درینجا بد را بمعنی دشوار گرفتہ باشد از ینجاست کہ ما بر لفظ بد اشارہ این معنی کردہ ایم۔ پس چہ مشکل وچہ بد است اگر ما بد پسند را بمعنی مشکل پسند گیریم و بدپسند بمعنی ذوش کہ تحقیق است بمعنی خرابی پسند و بدی پسند و نکتہ چین [illegible] وعیب جو ہم آمدہ یعنی کسی کہ بدی وخرابی [illegible] را پسند کند۔ پس معنی دوم را در کلام فرخی گرفتن بہتر است از معنی اوّل خصوصاً بلحاظ معنی مصرع اوّلش کہ سخن را نقش دیدہ گردانند کہ عیب جویان ہمیشہ نظر بر ظاہر دارند و اگر متعلق بمعنی اوّل ہم کنیم عیبی ندارد۔ بیچارہ خان آرزو غور بر معنی نہ کرد ہمین وجہ بود کہ او را معنی [illegible] درین اصطلاح معلوم نہ شد تا زلہ بردارش [illegible] (اردو) (۱) مشکل پسند۔ بقول آصفیہ [illegible] دقت پسند۔ وہ شخص جو دقّت طلب مضمون [illegible] پسند کرتا ہو (۲) بدخواہ

بقول آصفیہ۔ بداندیش۔ بُرا چاہنے والا۔ دشمن۔ (بداندیش) دیکھو بداک۔

بدپُشت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای فارسی۔ ستور نارام شدہ کہ متحمل بار نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ از قبیل بدلگام است و (بدپشت) جانوری کہ بار بند از دو اجازت نہ دہد کہ زیر بار کنند (اردو) نہ سدھا ہوا جانور جو پیٹھ پر بوجھ نہ لادنے دے۔ مذکر۔

بدپوز اصطلاح۔ بقول سروری مرادف ہماں بتفوز کہ گذشت (مولوی معنوی ؎) چناں باشد بیان نور ناطق ٭ نہ لب باشد نہ آن دواز و نہ بدپوز ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ (بدفوز) ہم آمدہ۔ صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و مؤید ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل تبپوز کہ بہ بای فارسی گذشت و ما اشارۂ ایں ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز۔

بدپوس اصطلاح۔ صاحبان رشیدی و سراج ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ایں با بیان ماخذ بر تبپوز نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز۔

بدتبار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح تای مثناۃ و موحدہ بالف کشیدہ بدنژاد و بد اصل **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدتخمان اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (۱) غلّہ فروشان و (۲) مزارعان مفلس (۳) مردم ظالم و فاسق **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بد اصل است یعنی بدنژاد و الف و نون در آخرش برای جمع و ہر سہ معنی بالا کنایہ فارسیان از غلّہ فروشان نعل در آتش بوجہ گرو دغا و گراں فروشی و ہمچنین از مزارعان مفلس کہ افلاس شان حیلہ بازی را بیفزاید و ہوس پول بر دغا و فریب مجبور کند و مردم ظالم و فاسق را

ظلم و فسق دلیل بدبختی است (اردو) (۱) غلہ فروش دیکھو بجشناک (۲) مفلس کساں (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و رشیدی کنایہ از دُبر باشد و بحذف دال ہم آید مؤلف عرض کند کہ (بترجا) گذشت و این اصل است و آں مخفف این کہ بتر مخفف بدتر است بحذف دال مہملہ۔ صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی در آخر (بدترجای) نوشتہ اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو اصطلاح۔ بقول بحر اسپ سرکش بہار گوید کہ اسپی کہ مطاوعت سوار نکند (ظہوری ؎) پر بجولاں مباش تیز عنان ؛ توسن روزگار بدجلو است ؛ مخفی مباد کہ جلو بقول برہان بفتح اول و ثانی عنان اسپ را گویند۔ پس معنی لفظی این بدعنان و کنایہ از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیہ فارسی منہ زور گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔

بدجنس اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کمینہ و فرومایہ و بدنژاد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و مرادف بداصل باشد و بس (اردو) دیکھو بداصل۔

بدچشم اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) کسی کہ نظر او بد باشد و (۲) کسی کہ بمال دیگراں طمع کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیہ بُرا ارادہ رکھنے والا بدنظر۔ طامع۔ لالچی۔ حریص۔

بدحال اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بدروز و بدبخت۔ مقابل خوشحال بہار بر معروف قانع۔ ازینکہ زحمت تعریف نپسندید مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی کہ حال او خوش نیست و بد است۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیہ خستہ حال۔ ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انند اُس کا ترجمہ دیکھو بدبخت۔

(۳۲۳۵)

بدخان اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی تر۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نہ شد۔ حوالہ کتب نہ نوشت دانما خیلی بی احتیاط۔ نہ در لغات فارسی یافتیم نہ عربی و ترکی و سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری۔ مؤنث۔

بدخدمتی اصطلاح۔ خوش ادا نہ شدن خدمت کنایہ از گناہگاری (بدخدمت) ہم بمعنی ناکار گذار و گناہگار از اصطلاح پیدا است (انوری ۵) بیک بدخدمتی عاصی ندانم ؛ کہ در اخلاص دارم حظ موفور ؛ تحتانی آخرہ بر (بدخدمت) مصدری است و بدخدمت۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکار گزاری۔ مؤنث بری طرح خدمت بجا لانا۔ قصور واری۔ مؤنث

بدخش اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و دال مهمله (۱) گوهر نفیس کانی کہ معدن آن کوه های مشرق است و رنگ سرخ دارد (کذا فی المؤید) (خاقانی ۵) صبح ستاره نمای خنجر تست اندران ؛ گاه درخش جہان گاه بدخش مذاب ؛ و فرماید کہ مذاب بمیم و ذال معجمہ بمعنی گداختہ باشد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ (۲) نام ولایت بدخشاں بود چوں لعل از انجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ بدخش لعل باشد و بدخشاں ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برہان فرماید کہ مخفف بدخشاں و چوں لعل از انجا آرند لعل را ہم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی را ہم بدخش نامند۔ صاحب جامع باتفاق برہان گوید کہ بدخشاں مابین خراسان و ہند است۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا می نگارد کہ گویند کہ مردم بدخشاں بخشونت مثل اند و مروی بود کہ آں ولایت بدو منسوب و آں از اقلیم چہارم و بدخشی نام شاعری از اہل آنجا خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید کہ ایں ولایت در وسط ایران و توران و ہندوستان

واقع کہ لعل از انجا خیزد و بقول بعض فرماید کہ معدن لعل آنجا نیست بلکہ در انجا آوردہ می فروشند مؤلّف عرض کند کہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بدخش بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف ونون مزید علیہ ومعنی اوّل بمجاز آں (اردو) (۱) یاقوت۔ دیکھو باکند (۲) بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران اور توران اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے۔ جہاں یاقوت کی کان ہے۔

بدخشان بقول سروری نام ولایتی است میان خراسان وہند کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشد دراں ناحیہ کہ بروسوار شوند از غائت بزرگی و بحوالہ جواہر نامہ گوید کہ نسبت لعل بدخشاں نہ از انست کہ کانش در انجاست بلکہ بواسطہ آنست کہ از معاون بہ بدخشاں نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ اما ازیں بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشاں باشد (۵) سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن ۔ صاحبان برہان وجامع ومؤید ہم ذکرش کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی دوم بدخش مذکور شد (اردو) دیکھو بدخش کے دوسرے معنے۔

ضمیمہ(۱) کنایہ از می سرخ سندش ہماں کہ بر بدخش گذشت۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشاں ہم۔ صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی ایں لعل گداختہ و کنایہ از معنی اوّل و (۳) خون۔ صاحب بحر با برہان متّفق وصاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب مؤید با رشیدی متّفق ۔ خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلّف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجّہ کہ بدخش خود لعل است و مذاب۔ گداختہ را گویند۔ اندرینصورت بدخش مذاب برای لعل بدخشان نباشد۔ بالجملہ ایں مرکّب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مونث (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے (۳) خون۔ مذکر۔

بدخش مذاب اصطلاح۔ بقول جہانگیری

بدخشی | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بکسر شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخش۔
صاحب ناصری ذکر ایں بذیل بدخش کردہ (بدخشی
ص) زہر و زیرا اگر شود عالم پر از ای بدخشی چہ غم کہ در گذرا ست
کایں جہاں ہچو شیشۂ ساعت ٭ ساعتی زیر و ساعتی
زبر است ٭ صاحب موید این را بمعنی (۲) لعل
بدخشانی آوردہ و صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی
کردہ **مؤلف** گوید کہ یای نسبت در آخر بدخش زیادہ
کردہ اند بمعنی منسوب بہ بدخش کہ شاعر ہم باشد و لعل ہم
مخفی مباد کہ نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو)
(۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشاں میں گزرا ہے
مذکر (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے۔

بدخصال | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی بد افعال و کردار **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدچلن۔ بقول
آصفیہ۔ بدراہ۔ بدرویہ۔ بداطوار۔ بد وضع۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدخط | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی بد نویس **مؤلف** عرض کند کہ بفتح خای معجمہ
اسم فاعل ترکیبی است کہ مقابل خوشخط و خوشنویس
یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا۔

بدخُلق | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بضمّ ثالث بمعنی بدخو و شریر **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی۔ کسی کہ اخلاق او بد باشد
مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق۔ بقول آصفیہ
بدمزاج۔ اکھڑ۔ اکھل کھرا۔

بدخو | استعمال۔ بقول انند و بہار معروف
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی خوی بد دارندہ (صائب ص) می کند اثر
مہربانی شیر مادر را زیادہ ٭ طفل بدخو ہر قدر خون در
دل مادر کند ٭ (انوری ص) طعنۂ بدگوی می باشد
زبانش ٭ ہر کہ در او دلبری بدخوی نیست ٭ (اردو)
بدخو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بُری خصلت والا

بدسیرت۔ بد اخلاق۔

(الف) **بدخواب** اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند بدخوئی آغاز کند و اکثر ایں حال در اطفال مشاہدہ می شود (اشرف ۵) بساں طفل بدخو بخت خواب آلودہ دارم ٪ کہ گر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (ولہ ۵) پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں ٪ نگرو دبخت با من رام بدخوابست پنداری ٪ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کسی کہ شب خواب اورا نیاید و بی طاقت شود و وقت خواب بگذرد (اشرف ۵) پس از عمری شبی در خلوتی اورا اگر یابم ٪ شود بدخواب بختم جای نامانوس را ماند ٪ **مؤلف** عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مرض را ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نباشد یانو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجۂ آں بدخوابی است و کسی کہ مبتلای ایں شود بدخواب است اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال........

(ب) **بدخواب شدن کسی** وازسند اول استعمال...

(ج) **بدخواب گردیدن کسی** پیداست بمعنی عارض شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب۔ کہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا۔ بقول آصفیہ۔ بُرا سپنا دیکھنا۔ نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔ لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب آنکھ کھُل جانا۔

(الف) **بدخوان** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ ۵) جوہر از تیغ زباں شد ریخت تا دنداں مرا ٪ گفت وگو شد ہمچو سطر بی نقط بدخواں مرا ٪ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ صاحب آصفی بوسیلۂ ہمین یک سند مصدر..........

(ب) **بدخواندن** را قائم کردہ از معنی گریز کند **مؤلف** گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد (اردو) الف۔ نہ پڑھا جانے والا خط۔ بدخط۔

زشت خط جو پڑھا نہ جائے نذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا صاف نہ پڑھنا رک رک نہ پڑھنا۔ دکن کی بول چال امیر نے اٹکنا پر فرمایا ہے۔ رک رک کے پڑھنا جیسے " صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو " (الخ) اور لفظی ترجمہ برا پڑھنا۔

بدخواہ اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداندیش وکینہ ور۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود نویسد کہ دوشمان نیک خواہ و آنکہ دشمن باشد (انتہی) ما سند استعمال این یافتہ ایم (انوری ؎) بدخواہ تو بر تختۂ این سکنہ خاک تر صفرنیست کہ مبتشی نہد ہیچ رقم راؔ (ظہوری ؎) دل بدخواہ تو خوں باد مپرس احوالم ؛ چوں بگویم کہ جدا از تو ظہوری چوں است ؛ (اردو) بدخواہ دیکھو بدپسند۔

بدخواہ کسان ہیچ مطالب نرسد مثل۔ بہار وانند بذکر این پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بحق بدخواہ و بداندیش زنند کہ او از بدنیتی خود کہ بحق دیگران کند بر مقصد خود فائز نہ شود۔ معاصرین عجم ہم برزبان دارند۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی بجای (مطلب) (مقصد) را ذکر کردہ اند و از محل استعمال ساکت (اردو) دکن میں کہتے ہیں " بدنیت کا خانہ خراب " غیروں کی برائی چاہے تو خود کیا کمائے "

(الف) **بدخور** اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ دوائی کہ جہت کراہیت طعم یا بو خوردہ نہ شود (وحید ؎) شہد صحبت در مذاقم چوں دوای بدخور است ؛ تا بیا دچشم بیمار تو دارم الفتی ؛ صاحبان بحر و بہار عجم وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب آصفی ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخوردن** را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است واگر برای (ب) سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد و بس (اردو) (الف) بدمزہ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شئے

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ بد ذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے مزہ سے اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف) سے وہ دوا مراد ہے جو کراہیت کی وجہ سے کھائی نہ جائے بدمزہ کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ (بد طُعم) کہہ سکتے ہیں (ب) بد وضعی سے کھانا۔

بدخیم اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی گرفتہ رو و بد طبیعت صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ خیم بقول منتخب لغت عرب است بالکسر بمعنی خو و طبیعت (الخ) پس معنی این مرکب بد طبیعت و بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج۔ بقول آصفیہ۔ تندخو۔ غصہ ور۔ جھلا۔ ترش رو۔ چڑ انداد۔

بدعا استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب توصیفی یعنی دعای بد و برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دھرکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ ورسیس۔ ملامت۔

بددل اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بدزہرہ (۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) کسے کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض۔ و (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالا در تعریف لفظ احتیاط بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیہ این می کرد (اردو) (۱) ڈرپوک بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا۔ (۲) بد دل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض (۳) شکستہ خاطر۔ بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ ۔ خستہ خاطر (۴) بددل ۔ بقول آصفیہ
بدظن ۔ بدگمان ۔

بدماغ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) ناقانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بدماغ ۔ بقول آصفیہ ۔ وہ شخص جو بات بات پر ناک چڑھائے ۔ نازک دماغ ۔ (۲) ہوسناک ۔ بقول آصفیہ ۔ پرہوس ۔ لالچی ۔ حرصی ۔

بددین | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر دال ثانی بی دین و بدراہ و ملحد (فردوسی ؎)
کہ بد دین و بدکیش خوانی مرا ؏ منم شیر نر پیش خوانی مرا
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ملحد ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ راہ حق سے پھرنے والا ۔ فاسق ۔ بیدین ۔ کافر ۔ ہماری رائے میں بددین ۔ بدمذہب ۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں ۔

بدذات | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ نفائس بد اصل و بدنژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی آنرا خبیث خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدذات ۔ بقول آصفیہ ۔ خبیث ۔ بدطینت ۔

بدذہن | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کند ذہن و (۲) بی وقوف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) بدذہن ۔ بقول آصفیہ ۔ کند ذہن کوڑمغز (۲) بے وقوف ۔ بقول آصفیہ ۔ احمق ۔ نادان

بَدَر | استعمال ۔ بقول آصفی بفتحتین بمعنی (۱) بیرون صاحب مؤید ذیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و در کہ دروازہ باشد و معنی بیرون پیدا شد ازہمین ترکیب و بمعنی دوم لغت عرب است ۔ تسامح صاحب مؤید بیش نیست کہ بدین معنی فارسی گفت و بمعنی سوم مزید علیہ در کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسور

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔
اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پہاڑ۔ پھاڑنا
کا امر حاضر۔

بدر آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن وظاہر
شدن (ظہوری ؎) بدر آ از خرد بعشق درا ؏
ناقص و دعوی کمال بلاست ؏ (صائب ؎)
سخنے کز دہن تنگ تو بر می آید ؏ راز غیب است
کہ از پردہ بدر می آید ؏ (انوری ؎) دل خانہ فروش
نام و ننگم زد ؏ دلبر ز تتق بدر نمی آید ؏ (اردو)
باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

بدر آمدن از خویش | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (۲۲۴۴)
(از خویش بر آمدن) و (از خود بر آمدن) است کہ
گذشت (صائب ؎) صائب اگر از خویش توانی
بدر آمد ؏ این دائرہ با نقطۂ پرکار تو باشد ؏
(اردو) دیکھو از خویش بر آمدن و از خود بر آمدن۔

بدر آوردن | استعمال۔ بمعنی بیرون آوردن (۲۲۴۵)
وظاہر کردن است (ظہوری ؎) خواہم کہ کشایم
بہ تماشای تو چشمی ؏ از عقدۂ تنگی بدر آرم نظرم را ؏ (صائب
؎) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد ؏ غیرتم
زور بر کسب ہنر می آورد ؏ (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا

(۲۲۴۶) **بدر افتادن** | استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ
بیرون افتادن وظاہر شدن است (ظہوری ؎)
زنجیر می ساید دگر کاکل میفشان بر کمر ؏ از پردہ
می افتد بدر در پردہ کش رخسار را ؏ (ولہ ؎)
بر راز تو می طپد چنیں دل ؏ از سینہ اگر بدر نیفتد ؏
(ولہ ؎) خود را مبادا گم کنم بر بی غلط تا کی روم ؏
از دست می افتم بدر در مغز جاں کیسی ؏ مخفی ہماں
کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن)
بجای خودش گذشت کہ متعلق از ہمین است یعنی
اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام | بقول سروری و برہان و جامع و ناصری
بدال و رای مہملتین بوزن اندام (۱) خوش خرم
صاحب جہانگیری این را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند کہ معنی پنجم کہ می آید حقیقی است یعنی جانوری را کہ رام نیست و بدمزاج و وحشی است بدرام گفتند مقابل رام و معنی خوش و خرم مجاز او ست کہ از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بیخود معنی خوش و خرم گرفتن مجاز مجاز است ۔ چنانکہ (حکیم فرخی ۔ ہ) گل بخندید و باغ شد بدرام ۔۔ ای خوشا اینجہاں بدیں ہنگام ۔۔ و ازیں سند ثابت (بدرام شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی و خرمی ۔ وانچہ بہ بای فارسی می آید بظاہر مبدل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شد چنانکہ اسب و اسپ (اردو) جامہ سے باہر ۔ خوش ۔ صاحب آصفیہ نے (جامہ سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے ۔ خوشی سے خودی میں نہ رہنا ۔

(۲) بدرام ۔ بقول سروری (الف) بمعنی آراستہ و (ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ۔ ہ) ای ز طبع تو طبعہا خرم ۔۔ وی ز عیش تو عیشہا بدرام (فرخی الف ۔ ہ) مجلس ساز اے بہار بدرام ۔۔ و اندر بفگن می بیک جام ۔۔ (فردوسی ب ۔ ہ) بسامان یوسف بہ پیوست دل ۔۔ در آئین و بدرام او بست دل ۔۔ و فرماید کہ در فرہنگ جہانگیری بہ بای فارسی آمدہ صاحب برہان گوید کہ بمعنی آراستہ و صاحب جامع ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم کہ از سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زین بر سبیل مجاز مجاز باشد و بس و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو آراستہ و آراستگی ۔

(۳) بدرام ۔ بقول سروری ۔ بمعنی دلکشا و بقول برہان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم (اردو) دلکشا مجلس ۔ مؤنث ۔

(۴) بدرام ۔ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی بمعنی توسن خصوصاً (شمس فخری ۔ ہ) چرخ بدرام تا کہ شد رامش ۔۔ از کواکب چو خلد شد بدرام ۔۔

مؤلف عرض کند که سندی که پیش شد متعلق بمعنی دوم ضمن (الف) ونیز بمعنی پنجم است واگر سند دیگر برای این معنی بدست آید توانیم عرض کرد که باظهار صفت ارادهٔ موصوف کردند چنانکه مطلق مشکین زلف را گویند دیگر هیچ (اردو) توسن بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر- بے سدھا گھوڑا۔ تند اور سرکش بچھیرا۔ گھوڑا۔

(۵) بدرام بقول جهانگیری وبرهان وجامع وسراج جانوران وحشی را گویند عموماً واسپ واستر سرکش را خصوصاً (اثیر ادمعانی ــہ) رائض رای تراگشته مطیع ٭ توسن کرده چرخ بدرام ٭ (شرف شفرده ــہ) زهی خواجه صدر چهارم علا مست ٭ زهی ابلق دهر بدرام رامست ٭ صاحب رشیدی بر مطلق سرکش قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد - خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید که این مرکب از بد ورام است یعنی آنچه خوب رام و فرمان بردار نباشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این سرکش وغیر مطیع است و ترکیب بیان کردهٔ خان آرزو درست باشد - اسم فاعل ترکیبی است و تخصیص اسپ واستر هم داخل آنست و بمجاز برای غیر جانوران هم مستعمل (مولوی معنوی ــہ) تاکه نور شوق شمس الدین شد ٭ بمن راحت نمود ٭ نفس بدرام کنون در عشق او رام رام ٭ (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشائسته گھوڑا اور خچر اور نفس سرکش اور اس کا خالص ترجمه (سرکش) بقول آصفیه - فارسی - مغرور - باغی - نافرمان - حکم عدول -

(۶) بدرام - بقول برهان وجامع وناصری بروزن اندام بمعنی همیشه ومدام (مختاری ــہ) دران بکوی کزین عید صد هزار بباب ٭ ز روزگار وفادار دولت بدرام ٭ خان آرزو فرماید که به بای فارسی هم آمده - خان آرزو بذکر این گوید که تصحیف است و بدین معنی به بای فارسی است واین از اعجب العجائب مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد معنی اول ظاهر است و برای معنی همیشه ومدام طالب سند دیگر باشیم -

معلوم می شود که محققین اوّل الذکر از همین یک شعر معنی همیشه و مدام پیدا کرده اند و آنچه بدین معنی به بای فارسی می آید تصفیه ماخذش هم در آنجا کنیم بمقابلهٔ استنادش (اردو) همیشه بقول آصفیه فارسی۔ دائم۔ مُدام۔ سدا۔ نت۔ آئے دن۔

(۷) بدرام۔ بقول برهان بر وزن اندام بمعنی خرام **مؤلف** عرض کند که غیر از برهان دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ جا دارد که خرّم را خرام نوشته و اگر سند استعمال این معنی پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی پنجم باشد که خرام ناز هم نوعی از سرکشی است که در اختیار یار است و بمقابلهٔ عاشق سرکشی را ماند (اردو) خرام۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناز و انداز کی ملائم اور نرم چال۔ رفتار ناز۔ مٹک چال اہلی گہلی رفتار (منه ۵) ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن ٭ نه کبک کو نه یه طاؤس کو خرام آیا ٭

بدرام شدن | استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و (۲۲۲۴)
(۲) سرکشی شدن اسناد این بر معنی اوّل و پنجم بدرام گذشت و جا دارد که برای همه معانی بدرام استعمال این کنیم (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) سرکش ہونا۔

بدران | بقول سروری بحواله ادات (۱) یعنی اندک بد و (۲) سبزه ایست مثل ترب بدبو باشد (اسحق ۵۲)
عیب بدران مکن و هرچه بود نیکو بین ٭ که بصحرای جهان هیچ نروید بیکار ٭
صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج بر معنی دوم قانع صاحب برهان بذکر معنی دوم گوید که این را گندنا هم خوانند و بذکر معنی اوّل فرماید که (۳) ران بدهم و (۴) بکسر اوّل و تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و پاره گردان و صاحب ناصری بر ذکر معنی دوم و چهارم اکتفا کرد۔ صاحب محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که صراحت این بر اشتق گذشت۔ مخفی مباد که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است مرکب از ران که امر حاضر راندن است چنانکه گویند ''اسپ را بدراند و خوش نمی راند'' و نسبت معنی دوم عرض می شود که اصل این (بدرانکه) بود۔ فارسیان از لفظ رائحه عربی کلمه رآ گرفته و نون

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدرسان) کردند بمعنی بدبو
چنانچہ گذارش وگذارش ومعنی سوم ہم اسم فاعل
ترکیبی است گویند کہ؎ این سوار بدران است؎
یعنی مہارت سواری ندارد ورانش بر اسپ خوش
نمی چسپد وبمعنی چہارم بای موحدہ اول زائد گیریم
و(دران) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدی
دریدن است ودریدن بمعنی چاک کردن وپارہ
نمودن می آید پس نمیدانیم کہ صاحب برہان تشدید
رای مہملہ را چطور نوشت کہ در مصدر رای مشدد
نیست ومعنی تمام کردن کار از کجا پیدا کردند؎
(اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی کو
بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشق (۳) سواری کا
کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال میں وہ شخص جس کی
ران نہیں جمی (۴) پھڑوا۔ پھڑوانا کا امر حاضر۔ اس
مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا ترجمہ

بدرانداختن | استعمال بمعنی بیرون انگندن است (۲۲ن)
(ظہوری ؎) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش؎
گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش؎ (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب
بمعنی بد آئین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎)
زقدرش جا بر اوج ماہ کردہ؎ فلک کشمیر را بدراہ
کردہ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ کھوٹا

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہہ سکتے
ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی راے اور مشورہ اور تدبیر بری ہو

بدربردن | استعمال۔ صاحب آصفی از بمعنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است
(کمال اصفہانی ؎) نور مہر گز نتوان کرد زخورشید جدائی
کرم از خاطر خسرو نتوان برد بدر؎ (اردو) باہر کرنا
جدا کرنا۔ نکالنا۔

(۱۶۴۳) **بدرتاختن** | استعمال۔ بمعنی بیرون رفتن ودویدن
وجدا شدن (ظہوری ؎) ذوق چابک نفسی نالہ

ربایاں وارند؛ ہر کجا دربدر تاخت عناں گیر شدیم؛

(ولہ ؎) بمنزل میرساند کاروان صبر و طاقت را؛ چو دانستم بدر تازد نگاہی از کمین او؛ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جُدا ہونا۔

(۲۲۷۰) **بدر جوشیدن** استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن ولبریز شدن (ظہوری ؎) لبم خشک است از سوز جگر بر چشم تر جوشم؛ بزور شوق از فوارۂ مژگاں بدر جوشم؛ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا۔ کنارہ سے باہر ہونا۔

(۲۲۷۱) **بدر چیدن** استعمال۔ بمعنی بیروں کردن ودور کردن (ظہوری ؎) رونق از دکان بدر چیں روز بازاری بجز؛ نیست گر از مشتری گیراں خریداری دگر؛ (ولہ ؎) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو دارم؛ بزور گریۂ شادی ز دل حسرت بدر چیدن؛ (ولہ ؎) لبم مہر است وچشم تر خدا روزی کند روزی؛ کہ بنشینم نگہ از چشم وحرف از لب بدر چینم؛ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔

بدر ختہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح رای مہملہ وسکون خای معجمہ بمعنی محزون و اندوہگیں۔ صاحب شمس از گمنامی سند آوردہ کہ مال فردوسی است (؎) ززادن چو مادرش پر درختہ شد؛ روانش ازاں دیو بدر ختہ شد؛ مؤلف عرض کند کہ رخت بقول برہان بمعنی اسباب خانہ وسامان می آید ہای مفعولی بر آخرش زیادہ کردہ با کلمۂ بد مرکّب کردند و معنی لفظی ایں کسی کہ بد سامان است۔ اسم مفعول ترکیبی و کنایہ از محزون و اندوہگیں دیگر ہیچ۔ صاحب برہان (پدرختہ) را بہ بای فارسی مکسور بہمیں معنی آوردہ اگر آنرا اصل گیریم ایں مبدّل آں باشد واگر ایں را اصل دانیم آں مبدّل ایں کہ بای فارسی بدل شود بعربی و بالعکس آں ہم چنانکہ اسپ و اسب وتب وتپ (اردو) غمگین بقول آصفیہ فارسی۔ مغموم۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔

(۲۲۷۲) **بدر خندیدن** مصدر اصطلاحی۔ فاش خندیدن بطوری کہ آوازش دور رسد مقابل فرو گریستن۔

(ظہوری ؎) صحبت حسن وعشق در گیرد٭ من فرود
گریم او بدر خندد٭ (ولہ ؎) فرو میر بزم از رخ
گریۂ شوری مگر روزی٭ بہ بخت تلخ من قندی بدر
خندد و نمک دانش٭ (اردو) کھلکھلا کر ہنسنا-
دیکھو بآواز خندیدن-

(الف) **بدرد آمدن** مصادر اصطلاحی- صاحب
(ب) **بدرد آوردن** انند بذکر این ہر دو از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) مبتلای درد
شدن است و (ب) متعدی آں یعنی مبتلای درد
کردن (سعدی شیرازی ؎) چو عضوی بدرد آورد
روزگار٭ دگر عضوہا را نماند قرار٭ (اردو) (الف)
درد میں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا-

بدر دادن مصدر اصطلاحی- بیروں افگندن (۲۲۶۵)
است (ظہوری ؎) آرزوہا در کنار از گریۂ حسرت
مباد٭ پارہائے دل بدر دادم ہمیں احوال چیست٭
(اردو) باہر پھینکنا-

بدرد بید رمال گرفتار است مثل- صاحبان

خزینۃ الامثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی ومحل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را
بحق کسی زنند کہ چارۂ کارش نباشد وبحق عاشق
ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں"
اس درد کی دوا نہیں" لاعلاج مرض ہے"

(۲۲۶۴) **بدرد دل دیگراں رسیدن** مصدر اصطلاحی
بامخلوق ہمدرد شدن وہمدردی شان کردن
(صائب ؎) احوال من مپرس کہ با صد ہزار درد
می بایدم بدرد دل دیگراں رسید٭ (اردو) اوروں
کے ساتھ ہمدردی کرنا- صاحب آصفیہ نے
(ہمدرد) پر لکھا ہے- شریک درد- درد دکھ کا
ساتھی- غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی
کرنا- شریک رنج وراحت ہونا- دلسوزی کرنا
غمگساری کرنا-

(۲۲۶۶) **بدر در آمدن از در** مصدر اصطلاحی-
بیروں در شدن وظاہر شدن (ظہوری ؎)
چوں بزم دیت نہند فردا٭ خونم از در بدر در آید٭

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا (نکل پڑنا) بقول آصفیہ۔ ظاہر ہو جانا۔ باہر آ جانا۔

بدر ساختن | مصدر اصطلاحی۔ موافقت با درد کردن و متحمل درد شدن (ظہوری ۵) بدرد عاقبت اے دل نمیتوانی ساخت ؎ زنالہ تو بلای اثر نگردانم ؎ (اردو) درد کا متحمل ہونا۔ (۲۷۸)

بدر کسی نشستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ۵) اگر خواہی بدر داو نشستہ ؎ فروتر شو بدلہای شکستہ ؎ (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا۔ غم خوار ہونا۔ کسی کی ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔

(الف) **بدر رفتن جان** | استعمال۔ بیرون رفتن جان است (ظہوری ۵) بدر کہ می رودم جان ز مروت نیست ؎ غریب زیستنم در وطن مروت نیست ؎ (از خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد...... (۲۷۹)

(ب) **بدر رفتن ساعت** | بمعنی گذشتن ساعت و (۲۸۰)

(۲۸۱) (ج) **بدر رفتن عمر** | بمعنی گذشتن عمر ہمچنین است (ولہ ۵) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال ؎ عمری کہ در بلای فراقت بدر رود ؎........

(۲۸۲) (د) **بدر رفتن کسی** | بمعنی بیخود شدن ہم آمدہ (ولہ ۵) از سیر قطرہ چو ظہوری بدر روم ؎ خمخانہ بایدم کہ بساغر فرو کنم ؎ (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا۔ (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا۔

بدررو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثانی و سکون رای اول و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیرون روندہ و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدررو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ موری۔ پانی باہر جانے کا راستہ۔

بدرزدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیرون رفتن و (۲) گریختن

وبہ تحقیق ما (۳) اجازت طلب کردن برای دخول
بہ خانہ (ظہوری ؔ) نزند ظلمت افسردگی از سینہ
بدر ؏ نکشاید گر از ہر طرفی روزن داغ ؏ (والہؔ)
بکشا دری بروی دعای من ای اثر ؏ شاید زبند خانہ
حرمان بدر زنم ؏ (غالب دہلوی ؔ) من بوفا
مردم ورقیب بدر زد ؏ نیمہ لبش انگبین و
نیمہ تبرزد ؏ **مؤلف** عرض کند کہ بدر بمعنی بیرون
گذشت وبمعنی سوم موحدہ اول بمعنی بر باشد
کہ در ولایت چون کسی برای ملاقات می آید
آہستہ بر در می زند یا زنجیر در را حرکت می دہد
تا از اندرون خانہ صدای دبفرمائید) در آید۔
معاصرین عجم تصدیق معنی سوم کنند (اردو)
(۱) باہر جانا (۲) بھاگنا۔ فرار ہونا (۳) کنڈی
کھڑکھڑانا۔ بقول آصفیہ دروازہ پر زنجیر مار کر
ہلانا۔ دستک دینا۔ پکارنا۔ آپ ہی نے زنجیر کھٹکھٹانا
یا مارنا پر (کنڈی کھڑکھڑانا) کا حوالہ دیا ہے۔

بدرزہ | اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و
دال وزای معجمہ وسکون رای مہملہ (۱) بہرہ باشد
وبحوالہ لسان الشعرا گوید کہ (۲) چیزی باشد کہ
در جامہ وازار گرہ کردہ باشد و فرماید کہ در نسخہ
میرزا بایعنی بہ بای فارسی آمدہ وبقول صاحب
جہانگیری با اول مکسور بثانی زدہ ورای مضموم
ورای منقوطہ مفتوح وہای مختفی (۳) طعامی کہ
در رومال وپارچہ از جای بجای برند و این را
زلہ نیز گویند صاحب برہان نسبت معنی اول
گوید کہ حصہ وبہرہ باشد و بذکر معنی سوم فرماید
کہ بفتح ثالث نیز آمدہ صاحب ناصری بذکر معنی
سوم گوید کہ ازین لغت مفہوم می شود کہ آن
طعامی است کہ از درہا بدریوزہ گدائی جمع کنند
وبرداشتہ بجای برند وبا کسی خورند وبذکر معنی اول
گوید کہ این معنی ثابت نشد۔ صاحب رشیدی
بر معنی سوم قانع وصاحب جامع معنی اول را
بفتح اول ودوم گیرد ومعنی سوم را بالکسر بروزن
ہیزہ۔ خان آرزو ودر سراج بر ذکر معنی اول وسوم

بحوالۂ برہان قانع مؤلّف عرض کند کہ این مخفف (بدرزدہ) بمعنی بیرون بردہ شدہ دال مہملہ بکثرت استعمال حذف شد چنانکہ زودتر و زوتر پس معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آں و معنی سوم مخصوص از تعمیم معنی دوم کہ در بلاد عجم رسم است کہ بر سفرۂ شاہی امرای مہمان حصّہ خود را بعد فراغ بوسیلۂ پیش خدمتیان بخانہ می برند و بر سفرہ ہای عام۔ متوسطین وغرباآنرا بدامن یا رومال یا لنگ بستہ بخانہ می برند۔ یکی از معاصرین بخارائی با ما گفت کہ ہمین رسم در بخارا ہم الی یومنا ہذا جاری است و بہترین رسم دانند کہ شریک مہمانی خود ہم می خورد و اہل و عیال خود را ہم می رسانند۔ اختلاف اعراب حروف نتیجہ کثرت استعمال است و اقتفی از ما خذ است و تصرّف محاورہ و دیگر ہیچ (اردو) (۱) حصّہ مذکر۔ دیکھو بخش (۲) وہ چیز جسکو دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر لیجاویں۔ مؤنث (۳) وہ غذا جو سفرۂ دعوت پر کھانے سے بچ رہنے کے بعد گھر لیجاتے ہیں۔ خواہ بذریعہ خدمتگار یا اپنے ہی دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر۔ یہ عجم و بخاری کا دستور ہے مؤنث

بدرستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بفتح یکم و ضم سوم (۱) بمعنی گیاہ تنہ دار و (۲) ضد بربستہ و پرمایہ مؤلّف عرض کند کہ محقق بے تحقیق ہرچہ بدل می آید بخامہ می سپارد و از قیاس و سند و استعمال کار ندارد۔ معنی اوّل خلاف الفاظ است و معنی دوم ہم خلاف قیاس دیگرے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) موٹی گھانس مؤنث (۲) بربستہ اور پرمایہ کی ضد۔

بدرستی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ضم ثانی و ثالث یعنی بہ تحقیق و ہر آئینہ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است و موحّدہ اوّل بمعنی معیت (اردو) البتہ بقول امیر۔ ضرور۔ بیشک (آتش مہ) دہن یار آپکے البتہ ہمکو حجت ہے کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم

بدر شب اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بلا اضافت شب ماہ چہاردہم مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت شب بدر دیگر ہیچ (اردو) چودھویں رات جس میں بدر ہوتا ہے یعنی چاند پورا نظر آتا ہے۔ مؤنث۔

بدر شتافتن بیروں گریختن (ظہوری ؎) گرد جولاں ماست کون و مکاں ٭ گرچہ از خود بدر شتافتہ ام ٭ مؤلف عرض کند کہ ازین سند (از خود بدر شتافتن) پیدا است کہ مرادف (از خود بدر رفتن) است کہ بجای خودش گذشت (اردو) باہر دوڑ جانا۔ بھاگ جانا۔

بدر شدن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بفتح اول و دوم بمعنی بیروں شدن است و (۲) بفتح اول و سکون مابعد کامل شدن قمر (حافظ شیرازی ؎) گفتم کہ ابتدا کنم از بوسہ گفت نی ٭ بگذار تا کہ ماہ ز عقرب بدر شود ٭ (اردو) (۱) باہر ہونا (۲) چاند کا کامل ہونا۔ بدر ہونا۔

بدرغہ بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود با پیش نخستین بچم نگاہبان راہ ہا وہمراہیانی کہ برای نگاہبانی ہمراہ می باشند و آنچہ درین روزہا (بلد) می نامند ہر کس یا کسانی را کہ ہمراہ کسی کنند برای رسانیدنش بجائے کہ می خواہد و فرماید کہ این روزہا باز بر نخستین می گویند مؤلف عرض کند کہ دریں جا ہمین قدر کافی است کہ مبدّل (بدرقہ) باشد کہ می آید قاف بدل شد بغین معجمہ۔ چنانکہ آروق و آروغ (اردو) دیکھو بدرقہ۔

بدر فتادن از پردہ مصادر اصطلاحی۔

بدر فتادن راز از دل از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔ بجایش مذکور شد۔ (ظہوری ؎) با آفتاب من فتد از پردہ چوں بدر ٭ مہ گر فروغ خویش نقابش نمی دہند ٭ (ولہ ؎) ترسم کہ راز ہا ہمہ از دل بدر فتد ٭ رسوا شوم گر آہ نہانی بر آورم ٭ (اردو) دیکھو از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔

(۲۴۴)

بدرفتار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بدروش (اردو) بدچلن - دیکھو بدخصال بدروش بھی کہہ سکتے ہیں -

بدرقگی کردن مصدر اصطلاحی - بطور بدرقہ ہمراہ بودن برای حفاظت (ظہوری ؎) نکند شوشۂ حسن تو اگر بدرقگی تو ہر ذرہ بہ تماشای تو نظارۂ ما از مخفی مبادکہ (بدرقہ) بجای خودش می آید (اردو) بدرقہ بنکر ساتھ آنا -

بدرقہ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری (۱) بمعنی راہبر و راہ نما (آذری ؎) گر کند بدرقہ لطف تو ہمراہی ما ؛ چرخ بر دوش کشد غاشیۂ شاہی ما (حافظ شیراز ؎) حافظ اگر قدم نہی در رہ خاندان بصدق ؛ بدرقۂ رہت شود ہمت شحنۂ النجف ؛ (انوری ؎) در ممالک اثرت فتنہ نشان شہر بشہر ؛ در مسالک ظفرت بدرقہ سان میل بمیل ؛ صاحب ناصری گوید کہ این لغت معرب است و اصل این بدرہ بود یعنی صاحب و حافظ و بزرگ راہ کہ مسافر را حفظ می کردہ و بمنزل می رسانیدہ - صاحب منتخب بذرقہ را بہ ذال معجمہ بمعنی راہ بری آوردہ گوید کہ مبذرق بضم میم و کسر را راہ برو فرماید کہ در فارسی بدرقہ بدال مہملہ بمعنی راہ بر مستعمل است و بحوالۂ صاحب مغرب فرماید کہ بدرقہ بدال مہملہ جماعتی کہ راہ بر قافلہ و نگاہبان باشند و این عربی اصل نیست بلکہ مؤلد است (انتہی) و صاحب منتہی الارب بدرقہ را بمعنی راہبر و نگاہبان آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بقول ناصری بدرہ بمعنی کسی کہ منسوب بہ صاحب راہ و خدمتی راہ است کہ بد بمعنی صاحب و خدمتی بجای خودش گذشت ہای ہوز آخرہ سا برای نسبت گیریم یا زائد پس ہای ہوز بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ ملہم و ملغم - بدرغہ شد کہ بجایش بہ ہمین معنی گذشت و پس ازان غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق یا ہمین لغت را سند تبدیل ہای ہوز

بہ قاف گیریم۔ بحث تعریب دریجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ و نمیتواں گفت کہ استعمال معرب شد زیراکہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرب را بجائیش استعمال کنند پس این مبدّل بدرہ باشد و بدرہ مستعمل نیست و بذرقہ بذال معجمہ معرب این کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ باد ارد و بہ ہمیار و ہند کہ مُصلح دوا باشد یا معین آں ودر فارسی ہند (۳) لشکری کہ با قافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اوّل بر سبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ رہبر۔ رہنما۔ ہمسفر (۲) اطبّا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو۔ مدد۔ وسیلہ (۳) سپاہ محافظ۔

بدرکاب بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ اسپی کہ کسی را نمی گذارد کہ سوار شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے۔ شریر۔

بدر کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن و راندن و اخراج ساختن۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود بر اخراج قانع (ظہوری ؎) آں بلا ہا ہمہ دل بہ سر من می آرد ٭ بدرش می کنم از سینہ بجرأت سوگند ٭ (اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا۔ اخراج۔

بدر کردن حرف از لب مصدر اصطلاحی۔ برآوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) ہر جا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ٭ لذت زبا شہد بہ شکر فرو کنم (اردو) منہ سے بات نکالنا۔ بات کرنا۔

بدر کردن سر از دریچہ استعمال سر از دریچہ برآوردن و بیرون کردن است (صائب ؎) نرفتہ است سررشتہ تا ز دست برون ٭ سر از دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ٭ (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا۔

(۵۲۸۵)

(۳۲۸۳) **بدر کشیدن از پردہ** | استعمال - بیرون آوردن
از پردہ باشد و ظاہر کردن (ظہوری ﷺ) ہمگی عشق
رسوا کشد از پردہ بدر ؛ گرنگہ ہای نہان صرف
تغافل نکند ؛ (اردو) پردہ سے باہر لانا . ظاہر کرنا -

(۳۲۸۴) **بدر کشیدن از دل** | استعمال - بیرون آوردن
از دل باشد (ظہوری ﷺ) ز دوست صرف نو سعی
مشرب زدن گر ؛ کاری مکن کہ از دل تنگست بدر
کشم ؛ (اردو) دل سے باہر لانا - نکالنا -

بدرگ | اصطلاح - بقول انند - مرادف بدسرشت
بدطینت - بدگوہر - بدگہر (صائب ع) بخاموشی
زکرد دشمن بدرگ مشو ایمن ؛ (میر محمد باقر داماد
اشراق تخلص ﷺ) بودہ بندم چو ناکس بدرگی تا
حادثہ نگذاشت ازاں صدیکی ؛ (صائب ﷺ)
کمن زچرخ شکایت کہ توسن بدرگ ؛ لگد بکجروی
از تازیانہ افزاید ؛ (اردو) بدطینت - دیکھو بدنہاد
بدرگ بھی کہہ سکتے ہیں -

(۳۲۸۷) **بدرمان رسیدن دست** | مصدر اصطلاحی -
قدرت یافتن و قادر شدن بر علاج (انوری ﷺ)
دردم فزود و دست بدرمان نمی رسد ؛ صبرم رسید
و ہجر بپایاں نمی رسد (اردو) علاج پر قادر ہونا -

بدر می گویم ای دیوار بشنو | مثل - خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ ماخوذ است ازیں مثل -
(در بتو می گویم دیوار تو بشنو) یعنی چون بشخصی چیزے
گویند و خواہند کہ بگوش دیگری کشند ایں مثل
می آرند (سلیم ﷺ) ندارم اختیار گریہ امشب ؛
بدر می گویم ای دیوار بشنو ؛ مؤلف عرض کند کہ
مثل حقیقی کہ بر زبان عجم است (ای در بتو می گویم
دیوار تو ہم بشنو) واین بجای خودش گذشت -
سلیم از ہمین مثل باختصار قلیل استعمال کردہ است
و خان آرزو و نظر برسند. کلام سلیم این را مثل قرار داد
و مثل حقیقی را ماخوذ ازیں کرد . دیگرہ ہیچ (اردو)
دیکھو ''ای در بتو می گویم دیوار تو ہم بشنو''

(۳۲۸۹) **بدر نشستن** | استعمال .. (۱) بیرون شدن و بیرون
نشستن باشد (ظہوری ﷺ) شادم کہ کار عقل طرف نیست

دگر نشست تو هرچیز غیر عشق ز خاطر بدر نشست تو

(غزلیه) در گریه چون حباب بدر رود و هاز چشم تو زندان

خود مشو بهوایش بدر نشین تو و جا دارد که (۲) بمعنی

بدر نشستن هم گیریم (اردو) (۱) باهر هونا - باهر بیٹھنا

(۳) دروازه پر بیٹھنا -

بدرنگ | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ نا فر

بفتح رای مهمله (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند

که اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی که

رنگ حقیقی او متغیر شده و این مجاز معنی اول است

(اردو) بدرنگ - بقول آصفیه (۱) وه شی

جس کا رنگ خوشنما نه هو (۲) مدهم رنگ -

بدرنویسی | اصطلاح - بقول انند بحواله نفائس

بفتح اول و دوم و سکون رای مهمله و فتح نون و

کسر واو در اصطلاح اهل دفتر هند وجوه مطالبه

است که از روی آن بر عمال مواخذه کنند و بفارسی

آن را ابواب خوانند مؤلف عرض کند که اصطلاح

سیاق است و بدر لغت هند بمعنی فاضلات

بر ذمه کسی - و شک نیست که بدر لغت فارسی است

بمعنی بیرون و هندیان همین لغت را بر سبیل کنایه

برای زری استعمال کرده اند که خارج از حساب است و

مواخذه آن از ذمه دار حساب کنند که باراده تغلب

آنرا از حساب خارج داشته و چون این زر خارجی

را بر ذمه اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب افراد

بدر را بدرنویسی نام است - ما حقیقت ابواب را

بجایش ذکر کرده ایم - معاصرین عجم استعمال بدرنویسی

بمعنی بیان کرده ما نمی کنند - نمی دانیم که در ایران

از برای این چه باشد و از معاصرین عجم هیچ متحقق

نمی شود هر یک از انها لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت

این است که مقصود اصطلاح سیاق را نمی فهمند

و ترجمه این در فارسی مواخذه بر آوردن و فاضلات

بر آوردن است و بس (اردو) بدرنویسی -

بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - قابل سماعت

رقوم کا لکھنا - حساب کی ماهیت کا دریافت کرنا -

(انتهی) مؤلف عرض کرتا هے که صاحب آصفیه نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتّب کرنے کو (بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے ذمّہ دار حساب کے ذمّہ بدر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور مواخذہ قائم کریں۔

(۱۲۵۰) **بدر نهادن** | استعمال۔ بیرون کردن است (ظهوری ؎) در دل مباد تنگ شود جای حسرتش ٭ هر آرزو که داشت ظهوری بدر نهاد ٭ (اردو) باہر رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برهان (۱) بمعنی درمانده شدن ۰ و (۲) بیرون نیامدن صاحب بحر ذکر معنی اوّل کرده۔ صاحب مؤیّد بحوالۂ قنیه ذکر مضارع این (بدر نیاید) کرده گوید که ای درمانده نگردد و فرماید که معنی ترکیبی این بیرون نیاید **مؤلّف** عرض کند که قول مؤیّد برعکس محقّقین بالا است۔ فارسیان گویند که ”او از عهدهٔ اینکار بدر نیامد“ یعنی کامیاب نه شد۔ پس بخیالِ مجرّد (بدر نیامدن) را بمعنی درماندن گرفتن قابلِ نظر است حیف است که محقّقین بالا سندِ استعمال پیش نکردند و محقّقین اهلِ زبان ذکر این نکرده اند معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔ (اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بفتح رای مهمله بمعنی بد رفتار **مؤلّف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید که مقصود ازین بدروش است یا بد خصال است یا مشی۔ معاصرین عجم و محقّقین زباندان ازین ساکت۔ سندِ استعمال پیش نه شد که تصفیهٔ معنی می کرد (اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بدخصال۔ وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود | اصطلاح۔ بقول سروری بکسر با و ضم رای مهمله (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز ؎) ماه کنعانی من مسند مصر آن تو شد ٭ وقت آنست که بدرود کنی زندان را ٭ صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی سلامت (نظامی ؎) اگر قطره شد چشمه بدرود باد ٭ شکسته سبو بر لب

رودباد ۲؎ صاحب برہان بذکر معنی اول گوید که (۳) بمعنی ترک که واگذاشتن ودست برداشتن از چیزی ونسبت معنی دوم فرماید که سالم وسلامت ۲؎ صاحبان جامع وناصری همزبانش خان آرزو در سراج گوید که معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشته شده واطلاق کرده می شود بر معنی اول ودوم ومشهور بهای فارسی است. صاحب فدائی که از معاصرین عجم بود بر معنی دوم قانع وصاحب غیاث بحواله مدار وکشف گوید که بالکسر وبالضم هر دو آمده **مولف** عرض کند که همین لغت بمعنی اول ودوم به بای فارسی هم می آید جزین نیست که (درو) بالکسر اسم مصدر و(درود) حاصل بالمصدر (درودن است که بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد. فارسیان در اولش موحده زائد آورده (بدرود) کردند ومعنی اول وسوم بر سبیل مجاز باشد ومعنی دوم مجاز مجاز یعنی چیزی را که ترک کنند بسلامت باشد ومأخذ این معنی درینجا همان شعر نظامی است که بالا مذکور شد وخیال ما اینست که (بدرودباد) در سند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذارا ورا بحال خودش) باشد که متعلق بمعنی سوم (بدرود) است ومعنی سلامت مرادی است وجا دارد که این را بالغت سنسکرت بدا تعلقی باشد که بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمده ولیکن ترکیب این با رود درست نمی شود فالاول اقوی من الثانی. آنچه به بای فارسی می آید مبدل این باشد چنانکه اسب واسپ (اردو) (۱) وداع بقول آصفیه. عربی. اسم مؤنث. رخصت. روانگی بدا. (۲) سلامت بقول آصفیه. عربی. محفوظ. هر ایک بلا سے بچا ہوا. صحیح. تندرست (۳) ترک. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. واگزاشت. درگزر. دست برداری.

(۱۷۵۱)	**بدرود کردن**	استعمال بمعنی ترک کردن	است سند این از کلام خواجه حافظ بر معنی اول

(بدرود) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بدروز اصطلاح۔ بقول انند وبہار بمعنی بدبخت (ملا وحشی سہ) می کند صد بار ہر ساعت من بدروز را ؎ من نمیدانم کہ روزی چند بارم می کشد ؎ (مثل) بدروز ہم روزی می خواہد "
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بد دارندہ (اردو) دیکھو بداختر۔

بدروزگار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بدطالع و (۲) ظالم و جفاکار (سعدی شیراز سہ) نماند ستمگار بدروزگا ؎ بماند برو لعنت پایدار ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بدروز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی است معنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط

(اردو) (۱) دیکھو بداختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بدروز ہم روزی می خورد مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و بہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح بہار و انند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بے روزی نباشد و فاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان او را ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا "

بدرود اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بدان پنبہ و پشم ندف کنند و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب و ترک و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم آلہ کہ بوسیلۂ آں پنبہ می زنند مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا رتہ جو نداف کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ندکر۔

بدرہ | بقول جہانگیری مرادف بدری وبدکہ با اول مفتوح وثانی زدہ خریطہ باشد مربع کہ طول وعرض اندک بیشتر آنرا از چرم وگلیم وشال گندہ پدوزند وزر وپول دراں پرکردہ ازجای بجای برند وبہندی بوری گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اول بحوالہ مؤید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار ومیوہ ندارد وصاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالہ لسان الشعرا ذکر معنی دوم کردہ وبذیل لغات عرب گوید کہ پوست بز وبزغالہ شیرخوارہ ودہ ہزار درم وبقول جامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدکہ مبدل بدرہ وبدرہ ظاہرا معرب است ونسبت معنی دوم فرماید کہ بدہ را کہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید کہ بالفتح پوست بزغالہ کہ ازوی مشک سازند برای شیر وروغن وغیر آں وہمان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطۂ زر استعمال کردہ اند وخصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اندو بدری مبدل این کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہگان وشایگان وبدکہ ہم مبدل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچوں چنار وچنال ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اول باشد کہ کیسۂ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ وبدینوجہ کہ صاحب مؤید۔ بدہ وبدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ۵) جلوۂ احسان خود در عمر کردی تو نثار

گر ہمہ صد بدرہ زر بود است و صد رزمہ شتا ﴿ (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعہ سے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت۔ مذکر۔

بدری بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی ؎) حبہ نخواہم و دراعہ نخواہم زر و سیم ﴿ زانکہ بہتر بود آں ہر دو زیا نصد بدری ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدریا آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندرنامہ بمقام خطرناک رسیدن **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند باشیم و ایں کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطر است (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدریا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) کنایہ از شستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اول و دوم قانع صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول موافق قیاس است کہ شست و شو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دوری باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدریا ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا **مؤلف** عرض کند کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

بدریا نشستن مصدر اصطلاحی۔ ما اشارہ ایں بر (۲) بجیون نشستن کردہ ایم کہ مرادف آن است

(۲۹۶۳)

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو نچیون نشستن۔

(الف) بدزیوزہ آمدن | استعمال بقول
(ب) بدریوزہ فرستادن | انند (الف) مرادف
(ج) بدزیوزہ کف گرفتن | (ب) ونذکر (ج)

ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف وج) دریوزہ گری کردن است و (ب) متعدی آں کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف ــہ) ہواماہ دیگر جہاں گرم کردہ ؎ کہ دوزخ بدنیا بدریوزہ آید ؎ (شیخ شیراز ج ــہ) بصحرای محشر زمیں تف گرفت ؎ بدریوزہ آسماں کف گرفت ؎ (اردو) (الف وج) (ہاتھ پھیلانا) بقول آصفیہ دست سوال درازکرنا (رند ــہ) تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب ؎ ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی ؎ (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون | بقول ناصری بروزن سرنگوں بمعنی مقل ازرق و گوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکراین نکرد و بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ و برومی بذالیون و بیونانی ماذیقون و افلاطن و فدیلیون و بترکی قاراہ و بعربی قفصر و مقل الیہود و بفارسی بوی جہودان برای آنکہ یہودان ازاں بسیار بخور می نمایند و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما برآلہ بحث این کردہ ایم مخفی مباد کہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما اینست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشند کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہملہ می شود چنانکہ استاذ و استاد و لام بہ رای مہملہ بدل شود چنانکہ آلوند و آروند و الف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو الہ

بدزبان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح وضم زای معجمہ بدگو و مفتری و عیب گو و زبان دراز بہار بذکر این زبان را بند کردہ تا بدزبان نشنوم مؤلف عرض کند کہ افراد در معنی این داخل

کردن زبان درازیست۔ اسم فاعل ترکیبی است
یعنی زبان بدرانندہ (اردو) بدزبان بقول
آصفیہ۔ سخت زبان سخت کلام۔ گالی گلوچ
بکنے والا۔ گستاخ۔

بدزدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و
انند بمعنی بدکردن (میر خسروؒ) بمردن خویش را
چون فال بدزدۂ ہماں فال بدا و را حال بدزدۂ
مولف عرض کند کہ بہار و انند نقل نگار زہرہ و
از سند بالا خوب کار گرفتہ اند و نبید انند کہ (فال زدن
و (حال زدن) است۔ این است تلاش محققین و تا آنکہ
(بدزدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را
نشاید (اردو) بدکرنا۔

بدزندگانی | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (
(شیخ شیرازیؒ) اینچنیں بدزندگانی مردہ بہ
مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
یعنی کسی کہ بہ بدحالی و بدمعاشی می گذارد (اردو)
بدزندگانی کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے
بدمعاش پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسکی
روزی برے کاموں پر منحصر ہو۔ حرام خوار۔
بدچلن۔ شریر۔ بدذات۔ لچّہ۔ شہدا۔ حرامزادہ
گنڈا۔ لنگارا۔

بدزہرہ | اصطلاح۔ بقول سروری در
ملحقات۔ بددل کہ بعربی جبان گویند (شیخ سعدیؒ
) سرانداز در عاشقی صادق است ؎ کہ بد
زہرہ برخویشتن عاشق است ؎ صاحب جہانگیری
صراحت مزید کند کہ مرد ترسندہ را نامند و بقول
برہان و جامع و ناصری بروزن خزہرہ کنایہ
از بددل و ترسندہ و واہمہ ناک و بقول بحر نامرد
مولف عرض کند کہ (۱) ترجمۂ جبان عربی یعنی نامرد است
سند بالا برای ہمینی است و (۲) کسی کہ دل او
صاف نباشد۔ بددل (میر خسروؒ) خرد
ببیں و دشمن بدزہرہ را ؎ آب دہ از زہرہ او
زہرہ را ؎ (اردو) (۱) ڈرپوک۔ بقول آصفیہ

بُزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بددل بقول آصفیہ
ناخوش۔ ناراض۔ بدظن۔ بدگمان۔

بدزیب اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدنما و نازیب
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
مقابل زیبا گویند کہ " جامہ تو بدزیب است "
یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ
بدنما۔ ناموزوں۔ نازیبا۔ بیڈول۔ بھونڈا۔

(الف) **بدساختن** استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) **بدساز** (الف) را قائم کردہ از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع
کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است
و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ
باشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (امیر خسرو
ع) کوزہ کہ می نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند ؎
شیشہ کہ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است ؎ مخفی
مباد (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بدوضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن
(ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز۔ بدوضع
بقول آصفیہ۔ ناموزوں۔

بدساعت استعمال۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس و وقت
شوم **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت ساعت
بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت۔
مذکر۔ بُری گھڑی مؤنث۔ بُرائی کا وقت۔
بُرا وقت۔ مذکر۔

بدست بقول سروری و برہان و جامع بفتح
با و دال و سکون سین۔ وجب را گویند کہ بعربی
شبر گویند و بکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی
در ہزل ع) بدستی را کہ در مشتی نگنجد ؎ چو انگشتی
فرو بردہ بخاتم ؎ صاحب جہانگیری و رشیدی
با اول و ثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صنعت
اسپ ع) بر طراز آختہ پویہ کند چون عنکبوت ؎
بر بدستی جای برجولان کند چون باب زن ؎

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو بردن ٭ یک بدست از زمین ملک و ملک ٭ صاحب ناصری گوید کہ بفتح اول و ثانی نزدیک تر است از معنی وبکسر اول و ثانی چرا مؤلف عرض کند کہ ماخذ اول تعلق دست پیدا کند آنانکہ این را بکسر موحدہ و دال مہملہ خوانند غور بر ماخذ نمی کنند وحیا ورہ سہ قیان جاہل است کہ غلط العوام شد (اردو) بالشت دیکھو اوس۔

بدست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی) امروز ندانم بچہ دست آمدہ ٭ کز اول بامداد مست آمدہ ٭ گر خون دلم خوری ز دستت ندہم ٭ زیرا کہ بخون دل بدست آمدہ ٭ (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی توبہ شکستی غلط باشد ٭ نہ انستی غنیمت کاینچنین ساقی بدست آید ٭ (ولہ ؎) رہ شوریدہ حالان می سوم شاید بدست آید ٭ دل جمعی کہ از زلف پریشان بر نگیر دانم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی کنایہ است و حاصل شدن چیزیست اگرچہ در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ بہم پہنچنا۔ دستیاب ہونا (سوز ؎) بس غم تو نے بہت ستایا ٭ سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا ٭ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اس کے سہلانا ٭ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ٭ (امانت ؎) ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابرو کمان مراد ٭ آخر کو چلے رہ گئے دو چار کھینچکر ٭

(الف) **بدست آوردن** | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حاصل کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعدی (بدست آمدن) است و کنایہ است بامعنی حقیقی یعنی حصول چیزی کہ حقیقۃً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری ؎) از گریبان من نداری دست ٭ تا دگر دامنی بدست آرم ٭ حاصل اینست کہ در بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ
در کلام انوری گذشت و..........
(ب) **بدست آوردن دل کسی** | راضی کردنش
باخود (صائب ؎) صنوبر با تہیدستی بدست آورد
صد دل را ٭ توبی پروا بروں از عہدۂ یکدل نمی آئی
٭ واز ہمیں قبیل مصدر..........
(ج) **بدست آوردن دنیا** | کہ بمعنی مالدار
و دولت مند شدن است (سعدی شیرازی ؎)
بدست آوردن دنیا ہنر نیست ٭ یکی را گر توانی
دل بدست آر ٭ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا
بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ پہانا۔ قبضہ کرنا (ب)
دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی
رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ؎)
دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ٭ آجاے
ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ٭ (ج) دنیا حاصل کرنا۔
بدست آوریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
دست آوریدن بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی
؎) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ٭ کز ان
زنگیاں را درآید شکست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ
آوریدن بجای خودش گذشت کہ مرادف آوردن
است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ
بست و بیست بالجملہ ایں مرادف بدست آوردن
باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔
بدست آہک تفتہ کردن خمیر | مثل۔ صاحب
بہ از دست بر سینہ پیش امیر | گلدستہ ذکر
ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیراز است
صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف
آزادی و بمذمت دنیاداری می زنند و بس
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "امیروں کی خوشامد
سے کونا بھلا" امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی"
بدستار بستن | استعمال۔ بقول انند مرادف
بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب
؎) زشور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ٭ سر

شوریدهٔ منصور را بردارمی بستم ؎ درحضرت شیخ
که غیر از سعدی نباشد ۵) از بس مرا بمشرب
پروانه الفت است ؎ آتش بجای لاله بدستار
بسته ام ؎ **مؤلف** عرض کند که از سند اول
مصدر (بردستار بستن) پیدا است عیبی ندارد
معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بردستار بستن
چیزی) خبری دهد از آئین و رسم فارسیان که لاله و
سرپیچ بردستاری بندند (اردو) کسی چیز کو دستار
میں لگانا جیسے طرہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے
سرپیچ وغیرہ۔

بدستارچه دادن | مصدر اصطلاحی - بقول
انند بهدیه وتحفه دادن (خاقانی ۵) جان بدستار
چه دهم آنرا ؎ کز غبب طوق در برانداز ؎ **مؤلف**
عرض کند که دستارچه بقول غیاث رومال را گویند
شاعر گوید که کسی که از غبب خود طوق در گردن ما
می اندازد جان خود را نذرش کنیم - پس دراینجا معنی
هدیه وتحفه دادن درست نمی شود بلکه نذر دادن است
که بهتر از هدیه دادن باشد نظر به بزرگی نذر دستی
که سکه طلا ونقره را بررومال کرده پیش کنند -
(اردو) نذر دینا - بقول آصفیه کسی حاکم یا
رئیس یا بادشاه کو بھیٹ دینا - پیشکش پیش کرنا

بدستار زدن | استعمال - بقول انند مرادف
بدستار بستن که گذشت سندی پیش نه شد مؤلف
عرض کند که خلاف قیاس نیست وتعریف این
بر (بدستار بستن) گذشت (اردو) دیکھو بدستار بستن

بدست استبرق | اصطلاح - بقول شمس
بیابانهای سبز رسته **مؤلف** عرض کند که استبرق
لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت وگنده
مثل اطلس واستبره هم بدینمعنی آمده پس معنی
لفظی این استبرق را بدست دارنده قلب (استبرق
بدست) اسم فاعل ترکیبی وکنایه از سبزه زار -
مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید - محققین فارسی زبان ازین ساکت و
معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

نیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو اولنگ۔

(۱۲۳۹۲) **بدست افتادن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدین امید کہ سر رشتۂ بدست افتد ٭ شود چو سوزن اگر پیکرت نزار مخسپ ٭ (ولہ ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ٭ خلق زانگشت اشارت تیر بارانم کنند ٭ (ظہوری ؎) کشیدم در گریباں سینہ صبح ٭ بدست افتادہ داماں دل شب ٭ (ولہ ؎) سبوی بادۂ عشقے بدست افتاد از جانان ٭ دگر سنگ جفای دور ساغر برنمی آید ٭ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس میں کشتہ مہوس ہوا نہ کچھ حاصل ٭ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ٭ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش اصطلاح۔ بقول سروری و بحر یعنی (را) آگاہ باش و تقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو بر ولایت دل دست یافت لشکر دل ٭ بدست باش کہ ہر بامداد یغما نیست ٭ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست براید مراد خاطر ما ٭ بدست باش کہ خیری بجای خویشتن است ٭ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی بالا گوید کہ حاضر باش و از ہر دو اشعار بالا استناد کند و گوید کہ ہر دو مال حافظ شیراز است و در مصرع اوّل سند اوّل بجای (لشکر دل) (لشکر عشق) نوشتہ و بقول برہان آگاہ باش و باخبر باش و خود را از دست مدہ و تقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ حاضر باش و آگاہ باش مؤلف گوید کہ مصدر باشیدن بجای خودش گذشت و بودن می آید و باش امر حاضر باشیدن است و (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر و آگاہ و ہشیار بودن می آید و در (بدست باشیدن) را اہم قیاس ہمین معنی

می خواہد و معنی ہر دو آمادہ بودن و با خبر و ہشیار بودن کنایہ ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن و این امر حاضر آن است بمعنی آمادہ باش و ہشیار باش - طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) خوش باش - حیف است کہ نقل عبارت نکرد تا می دیدیم کہ استعمال این بر چہ معنی است مجرد بیانش تسکین نمی کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) آمادہ رہ - آگاہ رہ - نہ چوک (۲) خوش رہ -

بدست بودن مصدر اصطلاحی - بقول رشیدی و جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از حاضر و ہوشیار بودن است و بقول برہان با خبر و آگاہ و ہوشیار بودن و بقول جامع باخبر و آگاہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بر (بدست باش) گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) آمادہ رہنا - با خبر رہنا - ہشیار رہنا -

بدست چپ حساب کردن مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) و صراحت ماخذ ہمدر انجا خان آرزو در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ص) زبسکہ چشم تو باشد کریم بر مژگانت بدست چپ نگہ آشنا حساب کند ؎ (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن -

بدست چپ خفتن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بحر و انند بآرام خواب کردن (طالب آملی ص) خلوتی دارم از ہوس رفتہ ؎ عشق در وی بدست چپ خفتہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ بدست چپ خواب راحت می آید از ہمین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائیں کروٹ سونا -

بدست چپ شمار کردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن -

(۱۸۸۹)

بدست چپ شمردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
سروری در ملحقات وبقول جہانگیری در ضمیمہ کنایہ
از بسیاری (خاقانی ؎) عاشق بکشی بہ تیغ غمزہ تو
چندانکہ بدست چپ شماری ؛ صاحبان برہان و
بحر وجامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی فرماید
کہ بسیاری حساب وبقول خان آرزو در سراج
بسیاری معدود محققین فوق الذکر بالاتفاق صراحت
کردہ اند کہ در حساب عقد انامل احاد وعشرات
بانامل دست راست مخصوص است ومآت والوف
بانامل دست چپ مؤلف عرض کند کہ ازینجاست
کہ فارسیان این مصدر اصطلاحی را قائم کردہ اند
معنی این بسیار شمار کردن است نہ مجرد بسیار۔
(اردو) زیادہ تعداد میں گننا۔ شمار کرنا۔

(۲۳۹۵) **بدست خوردن کف آب** | استعمال۔ رسم است
کہ چون برلب جوے وامثال آن آب خورند۔
عوام الناس کف دست را واسطہ وبجای آبخورہ
می گیرند پس معنی حقیقی این آب خوردن بغیر آبخورہ
باشد (صائب ؎) کف آبے بدست خویش تا ممکن
بود خوردن ؛ غبار آلودہ منت مکن از کوزہ آب
خور ؛ (اردو) اوک سے پانی پینا۔ بدون آبخورہ

(۲۳۹۶) **بدست دادن زمام وعنان** | مصدر اصطلاحی
بگفت
باختیار کسی سپردن است (انوری ؎) قضا
بدست وہم زمام جہان ؛ زمانہ گفت کہ او خود
جہان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا
اختیار پر چھوڑ دینا۔

بدست داشتن | استعمال۔ صاحب انند بقول
بہار عجم گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض وتصرف
واختیار واقتدار است مؤلف عرض کند کہ (۱)
بقبضہ داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی کہ بکف
دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا
بقول آصفیہ (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا
قبضہ میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا۔

(الف) **بدست دیگری مار گرفتن** | مصدر اصطلاحی۔
بقول انند کنایہ از مباشر کار خطرناک شدن (خسرو

ص) گفتی که مگیر زلف او میخواهی ؎ تا مار بدست
دگری گیرانی ؎ ای دل که ز سودای کسی ویرانی ؎
تا چند مرا زیاد او دیوانی ؎ (رع) بدست دگری
افسونگر من ماری گیرد ؎ بهار - این مصدر را آورده
بجای مار آز به موحده و زای هوز نوشت و همین
اسناد را بذیل آن نقل کرد **مؤلف** عرض کند که
غلطی کاتبش بیش نیست و سکوتش از معنی ظاهر
می کند که غور بر اسناد نکرد و از ینجاست که در قائم
کردن مصدر ہم سکندری خورد بالجمله از سند اول مصدر
(ب) **بدست دیگری مار گیرانیدن** پیداست
که بمعنی دادن مار بدست دیگری است و سند دوم
بکار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دیگری
مار گرفتن) است - پس اگر از ین ہر دو مصادر
اصطلاحی معنی مرادی پیدا کنیم ہماں باشد که صاحب
آنند ذکرش کرد (اردو) الف و ب کسی خطرناک
کام کا مرتکب ہونا -

بدست شدن مصدر اصطلاحی - بقول
سروری در ملحقاتش کنایه از (دست آوردن و حاصل
کردن) (اوحدی ص) در جهان دوستی بدست نه شد ؎
که از و در دلم شکست نه شد ؎ و بقول صاحب
جهانگیری (در ملحقات) و صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج بمعنی حاصل شدن و بدست آمدن
مؤلف عرض کند که محقق زباندان غلط کرده
که لازم را متعدی پنداشت و نظر بر سند نه گماشت
مخفی مباد که شدن بمعنی بودن و حاصل شدن
می آید و معنی این مصدر مرکب تعلق به همین معنی
وارد (اردو) دیکھو بدست آمدن -

بدست کردن مصدر اصطلاحی - صاحب آنند
گوید که دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار
است **مؤلف** عرض کند که چراغ می گوید که بمعنی
حاصل کردن و قبضه کردن است (خواجه شیراز
ص) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ؎
برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ؎ انوری
ص) دشمن گریزگاه فنا را بدست کرد ؎ کانجا ندیده بود

کہ با جانش دشمن است ؎ (اردو) حاصل کرنا۔ دکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن استعمال۔ صاحب انند گوید کہ دریںجا دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ بقبضہ کسی دادن (صائب ؎) بہ باد دست کلید خزانہ را مسپار ؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشانرا ؎ (حافظ شیراز ؎) شکنج زلف پریشاں بدست باد مدہ ؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشاں باش ؎ (اردو) کسی کے حوالے کرنا۔ کسی کے قبضے میں دینا۔ ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں کپڑانا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا

بدست کسی سپردن استعمال۔ صاحب انند گوید کہ دست دریںجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ مرادف (بدست کسی دادن) است (حافظ شیراز ؎) عشقت بدست طوفاں خواہد سپردن ایجاں ؎ چوں برق زیں کشاکش پندا شتی کہ رستی ؎

(اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن است در کنائی (بیع ؎) بر مدارای محتشم با دست کم درویش را ؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب انند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا مصدر (با دست کم برداشتن) پیدا است عیبی ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب ؎) ماسبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عماں سفید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمدر انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گرداں گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (دست گرداں گرفتن) وفرماید کہ دوم معروف است یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ؎) گرفتم از کف ساقی پیالۂ زرّیں ؛ چو مفلسے کہ بگیرد بدستگرداں زر ؛ صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ **مولّف** عرض کند کہ (دست گرداں) بمعنی قرض ووام وچیزی کہ بعاریت گیرند می آید واین مرکّب است از ہماں (اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن استعمال۔ بقول انند از قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا کہ گرفتن ورفتن وایستادن بلا دستیاری دست و پای ممکن نیست وتکرار دست و پای محض برای مزید تاکید و یقین است **مولّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است وگرفتن بدون دستیاری ہم ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب لذاشت داو قبولش کرد توانیم گفت کہ پیشکش مارا گرفت اگرچہ او بدست نگرفتہ باشد۔ پس

درین مصدر مرکّب تخصیص دست ظاہر می شود وبس حیف است از محقق بالا کہ در تعریف ایں مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا

بدست نگاہ داشتن استعمال۔ صاحب انند گوید کہ دست بمعنی قبض وتصرّف واختیار و اقتدار است وبس **مولّف** عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص دست بمقابلۂ قبضۂ مطلق کہ غیر از کف دست ہم ممکن است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا مٹھی میں رکھنا

بدست وپای کسی افتادن مصدر اصطلاحی بقول انند وبہار اینعنی در ہنگام غلبۂ شوق و مستی در وصال صورت می گیرد اما تنہا بپای افتادن در زمان عذرخواہی وشفاعت بود۔ (اشرف ؎) اگر روزی بدست وصلت ای گلگوں قبا افتم ؛ بدست وپایت افتم آنقدر کز دست وپا افتم ؛ **مولّف** عرض کند کہ محققین بالا تخصیصے کہ پیدا کردہ اند از معنی ہمین

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم این را عام خیال می کنند برای کسی که بحالت مجبوری برای عذرخواهی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و صورت حال همین است که عذرخواه دست مخاطب را بوسه دهد و نوبت آپای هم می رسد و این اظهار کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پابوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی

صاحبان انند و بہار عجم بینبه در دہن مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۱) برای مار است که عادتاً بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت خود و (۲) کنایه از کسی که باظہار عجز خود دست و پای کسی گیرد و نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبهٔ این از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است سکوت محققین از برای ہمین بود که از زحمت بیان مصئون باشند والا از شان تحقیق دور است (صائب ۵) آب می پیچد ز حیرانی بدست و پای سروت از گلستانی که آن شمشاد بالا بگذرد (اردو) (۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲) عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا جب تک مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دندان بر چیزی چسپیدن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ بجدّ تمام پاس و محافظت آن کردن مرادف (بدست و دندان نگاہداشتن) و (بہر دو دست چسپیدن) و (بہر دو دست و دہان نگاہداشتن) (شفیع اثر ۵) ہرکس اثر نوائی از شغل خویش ہیند؟ چسپید بدست و دندان بر کار خود چو نائی؟ خان آرزو در چراغ ہدایت (بدست و دندان چسپیدن) را باستناد ہمین یک شعر اثر آورده گوید که کاری بجدّ و کدّ تمام کردن است؟ صاحب بحر نقل نگار قول ہر دو مؤلف عرض کند که (۱) معنی حقیقی این برای جانورانی است که بعالم خوف یا حفاظت خود اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپند

و (۲) کنایہ باشد از معنی بیان کردۂ خان آرزو۔ وارستہ معنی اول را بیان کردہ است و طرز بیانش خوب نیست زکہ ترک الاول للاکثر و بحث مراد فات بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا لپٹ جانا (۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

بدست و دندان نگاہداری کردن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن شفیع اثر نماید ہر کہ چون مسواک جمعی را پرستاری بکنند اہل دعا بدست و دندانش نگہداری بُو وارستہ این را مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) گفتہ و نگہداری کردن) را (نگاہداشتن) نوشتہ و از ہمین بیت شفیع اثر استناد فرمودہ وای بر وکہ در لفظ و معنی احتیاط بکار نبرد مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی بالاخصوص بسبحا برای جانوران مثل گربہ و شیر و امثال آن و (۲) کنایہ باشد از مطلق محافظت کلی بر سبیل مجاز و سند شفیع اثر برای معنی دوم باشد و بس مخفی مباد کہ از سند شفیع اثر (نگہداری کردن) پیدا است و صاحب بحر درین مصدر نگاہداری را جا دادہ است عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است کہ نگہ و نگاہ ہر دو درست باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا۔

بدست و دندان نگاہداشتن

مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان نگاہداری کردن) مؤلف عرض کند کہ ما با وارستہ اتفاق نداریم۔ خیال خود را بر مصدر ما فوق الذکر ظاہر کردہ ایم و این مرادف ہمان است و بس۔ (اردو) دیکھو۔ بدست و دندان نگاہداری کردن۔

بدستور

اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است مؤلف عرض کند کہ موحدہ بمعنی معیت است و دستور بمعنی طرز و روش و قاعدہ و قانون پس معنی لفظی این با قاعدہ و کنایہ از حسب معمول و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکہ ؎ او بدستور

این کار را می کنند۔ (اردو) بدستور۔ بقول آصفیہ فارسی۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور۔ معمولی طور پر۔ اصطلاح

بدسرشت اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بدطینت کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت کہہ سکتے ہیں۔ بدطینت کا ذکر (بداغاز) پر گزرا ہے۔

بدسغان اصطلاح بقول جہانگیری مرادف (بدسگان) و (بدشغان) و (بدشگان) نام گیاہیست کہ آنرا گشت گبرشت گویند۔ صاحبان برہان گوید کہ بروزن دلستان نام گیاہی است برہم پیچیدہ مانند ریسمان تافتہ و آں از بیخ ساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و لبلاب خوانند و گویند کہ طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری از آں در زیر سر او گذارند خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آں قطع شہوت کند و عربان آنرا قاتل ابنہ گویند۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند کہ مابحث ایں بر بد اسقان کردہ ایم و بدسگان کہ

می آید اصل این است کہ ایں گیاہ سگان را مخالف است و سگان از و احتراز کنند و مضر و سم خویش دانند ہمین است وجہ تسمیہ این کاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدسگال اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی بدگوی (حکیم فردوسی ؎) یکی شربت آب از پئے بدسگال بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال؛ و بقول برہان دشمن و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر و اندیشہ و گفتگوی باشد۔ صاحبان بحر و ناصری و موئید و ہفت و انند ذکر ایں کردہ اند (سعدی شیرازی ؎) تو نیکو روش باش تا بدسگال؛ بہ بد گفتن تو نیابد مجال؛ (انوری ؎) بدسگالت در دو گیتی در سقر باد و سقر؛ نیک خواہت در دو عالم در ثنا و در عذاب؛ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش و سگالیدن مصدر آنست **مؤلف** عرض کند کہ سکندری می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

وسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است نه بدسگال و (بدسگالیدن) که می آید البته مصدر این است محققین زباندان کار به نزاکت لفظ و معنی نمی گیرند (اردو) بداندیش - دیکھو بداندیش

بدسگالیدن باکسی استعمال - بہار بذکر این از تعریف ساکت ونقل نگارش آصفی رشلمه **مؤلف** عرض کند که بدخواهی کسی کردن (مغربی سه) خویشتن راهم بدست خویشتن کشت ای عجب ؛ آنکه با تو بدسگالیدوز تو بازایستاد ؛ (اردو) بدخواہی کرنا -

بدسگان اصطلاح - همان بدستخان است که گذشت وبحث این بر بدآستقان هم مذکور (اردو) عشق پیچاں دیکھو ارغج -

بدسوار اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ (۱) مقابل شهسوار و (۲) اسپ سرکش ونارام **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم (اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲) دیکھو بدرام کے پانچویں معنے -

بدسودا اصطلاح - بقول وارسته وبحر وانند مرادف بدمعامله (طہماسپ قلمی وہی سه) چو زلفت دل ربود از صبر هم قطع نظر کردم ؛ به بدسودا چو کار افتاد مرد از سود برخیزد ؛ (مخلص کاشی سه) هر پری روئی که باشد خوش ادا در سادگی ؛ چون برون آورد خط البته بدسودا شود ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعامله دیکھو بدادا -

بدسیرت اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بدخو وزشت خصلت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است - انوری بدسیرتی را استعمال کرده است که بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (سه) بالله ار با من توان بستن به مسمار قضا ؛ جنس این

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری ہے (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق | اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبز رستہ **مؤلف** عرض کند کہ ہماں کہ صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت و بجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ در روشت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق۔

بدشغان | اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و جامع و ہفت مرادف بداسقان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی و کشتی وکاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان | اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کلمی محققین فارسی زبان با او نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان و دہقان پس ایں را مبدّل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشکل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدہیئت و بد وضع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیئت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراؤنی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع مرادف بدسگان **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی کشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون | اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم شین معجمہ وکاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنای کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں دہ ویرانہ برند ٭ تابوت مرا غافل و دیوانہ برند ٭ ایں نقل مکانست کہ بیماراں را ٭ زیں خانہ بدشگون بآں خانہ برند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

بدشگونی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدفالی۔ نحوست

بدطرز با حرز اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم از این بی خبر وما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بدآئین است وبس۔ ہیچ نکشود که این شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار رانشاید (اردو) (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بداسلوب۔

بدطریق اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداعتقاد و گمراہ و بدراہ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدراہ اور گمراہ بقول آصفیہ بددین بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طای مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدطینت

دیکھو بدآغاز۔ بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان۔ متشکی۔

بدعا آمدن استعمال۔ بفتح اوّل وضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مؤلف** عرض کند که مقصودش از آغاز کردن دعا باشد وبس (حافظ شیراز ۵) بدعا آمدہ ام ہم بدعا دست برار ٭ که وفا با تو قرین باد وخدا یار ترا ٭ (اردو) دعا کا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) **بدعای گربہ باران نمی بارد** | مثل۔ صاحبان
(ب) **بدعای گرگان باران نمی بارد** | خزینہ و امثال

فارسی ذکر (الف) وصاحب احسن ذکر (ب) کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون کشش باران بینند این مثل را زنند مقصود شان این است که ضعیفے که باران بحق او خطرناک است دعا کردہ باشد تا باران نبا[رد]

مخفی مباد کہ گربہ وگرگ دائماً از باران می ترسند و باران رانمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بڑھیا کے ڈر سے ابر بھاگا" یعنی بڑھیا نے اپنی جھونپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہوگی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت بقول بہار بکسر اوّل وفتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو کہ در دین پیدا شود بدع جمع آں و فرماید کہ فارسیان بمعنی دوم بالفظ نہادن استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کردہ فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین بترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ اختراع۔ احداث۔ نیا دستور۔ رخنہ۔ خرابی۔ دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی۔

بدعت سرا اصطلاح۔ بہار ذکر ایں با تحتانی زائد در آخر کردہ گوید کہ کنایہ از دنیاست (انوری ع) دست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار دست محمود است بر بتخانہای سومنات مؤلف عرض کند کہ جائی کہ دراں بدعت راہ یابد آنرا بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آں بسوی روزگار دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایہ دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آں نباشد (اردو) بدعت سرا۔ کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ۔ دنیا۔ مؤنث۔

بدعت نہادن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ عمل تازہ در شریعت کردن است و بجز ہمز بانش (وحشی ع) گرچہ توانی چارہ ام سہل است از درد م مکش نتواں نہادن بدعتی عاشق بدرماں کے رسد بہار بذیل بدعت ذکر ایں کردہ از ظہوری سند آرد (ع) شام ہجراں تو این بدعت نہاد روزہا زیں پیش دیجوری بنداشت مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ

محققین بالا چطور درمان عاشق و دیجوری روز را
بدعت شرعی قرار دادہ اند ونمی دانیم کہ چرا بمعنی
عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازہ مطلقاً۔
(اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلف | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک و کسی کہ غذای
لطیف و کثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد کہ علف لغت
عرب است بقول منتخب بفتحتین خورش ستور و
جز آں و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورۂ
فارسی بدعلف چارپائی باشد بسیار خوار کہ بسیار خواری
عیب جانوران است حیف است کہ سند استعمال
پیش نہ شد تا تصفیہ اختلاف مامی کرد معاصرین عجم
باما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہہ سکتے ہیں اور
بلحاظ ہماری رائے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ ہو

بدعمل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بدکار و خطاکار و گنہگار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدکار بقول آصفیہ۔ حرامکار
فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ بہار بفتح
عین مہملہ دروغ گو۔ پیماں شکن۔ مقابل نیک عہد
یعنی آنکہ عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است (انوری ؎) بدعہد نخوانمت
نگارا ؛ ہرچند کہ عہد من شکستی ؛ (اردو) بدعہد بقول
آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنے قول سے پھر نیوالا۔

بدعہدی | اصطلاح۔ بقول بہار (بذیل بدعہد)
بدظنی و بدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی
؎) دل خود ز بدعہدی آزاد کن ؛ ازیں خوب
ترشاہ را یاد کن ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بہار غور
نکرد کہ ایں بمعنی پیماں شکنی و دروغ گوئی است
بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) نمیدانیم کہ
بدظنی و بدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی
بدقولی کہہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیماں شکنی۔ وعدہ کا
وفا نکرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ عاقبت بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی سہ) یا رسول اللہ از ارباب عصیان ہیچکس ؛ ہمچو والہ نیست بدفرجام و رسوا برزمین ؛ مؤلف عرض کند کہ فرجام بقول برہان بروزن ومعنی انجام است (الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت بخیر من وجہ تخصیص عقبیٰ پیدا می شود ومقصود ما از تعمیم است کہ دنیا ہم درو داخل باشد۔ (اردو) بدانجام کہہ سکتے ہیں یعنے وہ شخص جس کا انجام بخیر نہو۔

بدفوز اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف (بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی سہ) دایہ کو طفل بدآموز را ؛ تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را ؛ مؤلف عرض کند کہ مبدل بتپوز است کہ گذشت وصراحت ماخذش ہمد رانجا کردہ ایم تاے فوقانی بدل شد بدال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و باے فارسی بدل شد بفا چنانکہ سپید وسفید صاحبان برہان ورشیدی وجامع وسراج ہم ذکراین کردہ اند (اردو) دیکھو بتپوز۔

بدق بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است ومرادف بیذق کہ بہ تحتانی دوم وذال معجمہ بمعنی پیادۂ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است وظاہر معرب پیادہ وہمین است خیال صاحب منتخب ہم مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب پیدل می نماید وپیدل بقول آصفیہ ہندی وبقول ساطع سنسکرت عجبی نیست کہ فارسیان از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند وعربان تعریب پیدل۔ بہ تبدیل باے فارسی بعربی ودال مہملہ بہ معجمہ وتبدیل لام بہ قاف باتی حالِ بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود توانیم عرض کرد کہ

مخفف و مبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ و استاد و تحتانی دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرّد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم بزبان ندارند و پیادہ را بجاے این استعمال کنند (اردو) پیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج کا وہ ادنی درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقّت بقول بول چال کہ ماخذش محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلّف عرض کند کہ موحّدہ را کہ افادۂ معنی معیت می دہد بر لفظ دقّت زیادہ کردہ اند و دقّت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر و تشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ مشکل و بہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت ولیکن فرق نازک دارد و تائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود و تائید صاحب بول چال از مصدر (بدقّت گردش کردن) کہ می آید (اردو) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنون کے دقّت سے۔ بدقّت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقّت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار دیدن بغور و این موافق قیاس ماست کہ بر (بدقّت) ظاہر کردہ ایم (اردو) غور سے دیکھنا۔

بدقّت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار کاشتن بدشواری مؤلّف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقّت) ظاہر کردہ ایم (اردو) دقّت اور دشواری سے بونا۔

بدقّت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلّف عرض کند کہ

این مصادر مرکب سند معنی بیان کردهٔ صاحب بول چال است که بر (بدقت) گذشت اردو اچھی طرح سے بسر کرنا۔

بدقدم اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر شوم قدم (شفیع اثر ے) بدقدم مانند طاؤس است درکیشم ہما؛ بسکہ دیدم دولت ایام را بے اعتبار؛ بہار گوید کہ معنی آنکہ مقدم او یمن نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کسے کہ شگون پسندان آمدنش را نیک ندانند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہین جس کے آنے کو شگون لینے والے بُرا سمجھین نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہین "فلان شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا تو میرے گھر مین ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی"

بدقمار اصطلاح۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ قمار بناراستی بازد (ملا اوجی نظیری ے) زدست طالع بد می رویم شہر بشہر؛ چو بدقمار کہ تغییر می دہد جا را؛ (قاسم مشہدی ے) بطرف نرد محبت خدا ابیاز د قاسم؛ کہ کار ما بہ حریفان بدقمار نیفتد؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو قمار بازی یعنے جُوا کھیلنے مین بدمعاملگی کرے اور قواعد کا پابند نہ ہے۔

بدک بقول جہانگیری بمعنی بدبدک است کہ گذشت و بقول برہان و رشیدی بضم اوّل و فتح دوم ہم و بقول جامع صفات (بدبدک) خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ مثال این یافت نمی شود مؤلف عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین اہل زبان است سند است و بس (اردو) دیکھو بدبدک۔

بدکار اصطلاح۔ بقول اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گنہ گار و فاجر مؤلف عرض کند

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار، فاسق و فاجر

بدکان فال نہادن مصدر اصطلاحی
بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا
جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد
دیدہ زود خرید نماید و این در کساد و
ارزانی جنس باشد (اشرف ۵) شعر
این زمان اگر ہمہ دیوان حافظ است ؎ کز
بے رواجیش بدکان فال می نہند ؎ صاحب
منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک
و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض
کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون
استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع
دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آزمائی
کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی
شعر درین زمان (اگرچہ آن مثل کلام حافظ
مرغوب باشد) بدرجہ ایست کہ خریدارش
پیدا نمی شود۔ یعنی قدر کلام مفقود است پس
خیال قدر سخن کردن بمشابہ آرایش دکان
است کہ بامید خریداری می کنند (اردو)
دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ
سے رکھنا تاکہ خریداروں کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بدعمل
صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار
و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو
بدکار۔ بداطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش
دیکھو بدزندگانی۔ بدکرداری بھی کہہ سکتے ہیں

بدکرداری را بدانجامی مثل۔ صاحب مجموعۃ الامثال
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدروشنان
آرند کہ انجام بدروشی بد است و چون
بدکردارے را ابتلائے مصیبتی بینند استعمال
این می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین

"بدمعاشی کا نتیجہ بُرا"۔ "بدمعاشی کا منہ کالا"۔ جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پھنسا ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین۔

بدکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی گنجوی ۵) تو نیکی کنی من نہ بدکردہ ام ٭ کہ بدرا حوالت بخود کردہ ام ٭ (ظہوری ۵) آن راکہ قبول عشق ردکرد ٭ ہر کار کہ نیک کرد بدکرد ٭ (انوری ۵) نگفتمت کہ مکن بدبجاے وصلت من ٭ کہ ہر کسی کہ کند بد بدی کشد کیفر ٭ (اردو) بُرا کرنا۔ دکن مین مستعمل ہے (اچھانکرنا) صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیاہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو بُرا کیا۔ اچھانہ کیا"۔

(۱۹۷۵) **بدکمان** اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی ست مقابل تیرانداز ے کہ نشانہ خوب زند (نظامی ۵) چو برجیس در جنگ ہر بدکمان ٭ کمان دارم و برندارم کمان ٭ بہار ہمین شعر را بسند (بدگمان۔ بہ کاف فارسی) آوردہ فتاملُ (اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھانہ ہو۔

بدکند اصطلاح۔ بقول جہانگیری و سروری و برہان و جامع و ناصری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد (شمس فخری ۵) تا بہ بیند یک نظر دیدار شان ٭ روح قدسی جان بہ بدکند آورید ٭ خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت و بارہ ببای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید ماخذ بیان کردہ خان آرزو من وجہ درست باشد و لیکن اکثر محققین فارسی زبان این را بکاف عربی آوردہ اند اندرین صورت

کنند را بمعنی شکر گیریم کہ می آید و معنی لفظی این قندی کہ بد است یعنی اگرچہ رشوت شیرین می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این ماخذ بہتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو بارہ کے تیرہویں معنے ۔

(الف) بدکنش | (ب) بدکنشت اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و بہار بضم کاف و کسر نون ہر دو بمعنی بدکردار و بدفعل (مخلص کاشی الف ۵) بدکنش را زخش روشندلان بوجہ نیست ٭ زشت رومی ببیند از آئینہ عکس مدعا ٭ (سیر معزی الف ۵) از فر دولت تو باطراف مملکت ٭ شد خانمان بدکنشان جملہ تار و مار ٭ مؤلف عرض کند کہ (الف) مخفف (ب) باشد کہ صاحب برہان کنش را مخفف کنشت گفتہ و حذف فوقانی ہم آمدہ چنانکہ راست و راس ۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدکردار ۔

بدکیش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذہب و ناپارسا و بد دین سند این از فردوسی بر بدین گذشت مؤلف عرض کند کہ کیش و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب سفرنگ بحوالۂ (شصت و سومی فقرۂ نامۂ سوم شت شاسے کلیو) استعمال این پیش کردہ (وہو ہذا) راست پوش یا بدکیش کردد ٭ و فرماید کہ بدکیش باطل مذہب است بالجملہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیدہ ۔ بدمذہب کہہ سکتے ہیں ۔

(الف) بدگرد | (ب) بدگردش | (ج) بدگردی | (د) بدگردیدن اصطلاح ۔ (الف) بقول بہار آنکہ گردیدن او خوب نباشد (ابوطالب کلیم ۵) تاکہ پیش از مرگ آسایش تمنا می کنیم ٭ شکوہ از بدگردی افلاک بیجا می کنیم ٭ صاحبان آصفی و انند نقل نگارش مؤلف

عرض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای
(ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل
ترکیبی باشد قیاساً۔ طالب سند استعمال باشیم۔
و (ب) (۱) حاصل بالمصدر۔ (د) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی ہم بمعنی چرخی کہ گردش او خوش
نیست و (ج) مرادف (ب) بمعنی اوّلش و
(د) مصدر مرکب مقابل خوش گردیدن صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو)
(الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب)
(۱) بُری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی۔ بُری
طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے
پہلے معنے (د) بُری گردش کرنا۔ بُرا ہونا۔

(الف) **بدگفت** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بدگفتن** بحر (۱) زشت گفتار و
بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ؎)
از بد بدگفت نرنجد حکیم ٭ ہیچ جو سخت است
ز صرصر چہ بیم ٭ (نظامی ؎) ز بدگوے
بدگفت پنہان کنم ٭ گفتار نیکش پشیمان کنم ٭
و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکب
مقابل خوش گفتن۔ صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
(الف) بمعنی اوّلش اسم فاعل ترکیبی است
و بمعنی دوّمش مرکب توصیفی و بمعنی سوم مشتق
از (ب) و (ب) مصدر مرکب (۱) بمعنی
کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) عکس خوش
گفتن کہ بدی گفتار مراد است (حافظ ؎)
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ٭
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا ٭ (ظہوری
؎) تا بدنگفت شیخم خود را نکو نگفتم ٭ بگذار
تا برندان بد اعتقاد باشد ٭ (اردو)
(الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو
بُری ہو۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی
بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدی۔
غیبت۔ برائی۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔

چغل (۳) بُرا کہا۔ ماضی مطلق (ب) بُرا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک بآب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل ۔ بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ے) جائی نمی روی کہ دل بدگمان من ٭ تا بازگشتن تو بصد جا نمی رود ٭ (انوری ے) دل در غم انتظار خون شد ٭ بیچارہ ہنوز بدگمان است ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی ۔ ظنی۔ شکی۔ بُرا گمان رکھنے والا۔

(۲۸۵)

بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یاے مصدری بر بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ے) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ٭ سراسر امتحانی چیست باعث ٭ (اردو) بدگمانی بقول آصفیہ ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد ۔ بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول انند بر وزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ و سندی کہ از شمس فخری ہمدرانجا گذشت نقل آن باضافۂ مرکز کاف درینجا

ہم فرمودہ وبے بر شعار محققین ہند نثار اد (اردو) دیکھو بدکند۔

بدگو اصطلاح۔ بقول انند (۱) کسی کہ گفتار زشت دارد سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور مؤلف عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید (انوری ؎) تلخ ہمچون عیش بدخواہان ملک ؛ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر ؛ (ظہوری ؎) شکر کز بہر ظہوری ہست خوب ؛ ہرچہ بر گوش تو بدگوی زند ؛ (اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی کرنے والا غیبت کرنے والا۔

بدگونیا اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح وسکون دال وکاف فارسی بواو رسیدہ ونون مکسور ویای تحتانی بالف کشیدہ کنایہ از خانۂ دیوار کج ونا رست (وحید ؎) ز راستی است کہ بدگونیا ست خانہ معمر ؛ بہ بین گمان کہ ز کج خانہ رست تا نداخت ؛ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح معماران کنایہ از خانۂ دیوار کج ونارست وخانۂ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند بہار گوید کہ خانۂ دیوار کج ونا راست مؤلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی بقول برہان مثلث الزاویہ را گویند کہ کجی وراستی عمارت را ازان یابند الخ وہمین را در ہند گنیا بدون واو بکاف فارسی مضموم خوانند پس معنی این ترکیب لفظ بدظاہر وکنایہ از مکانی کہ صحن او کج باشد یا عمارتش نا راست در عرض وطول۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند غور نکردہ اند ومقصود شان غیر از بنا نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجہ آن نا راستی زمین مکان است طرز بیان شان بغلط انداز د۔ فتامل (اردو) وہ مکان جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہو یعنی دونوں

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو جو گنیا
سے نہ ملے یعنے جب زاویہ مین گُنیا قائم
کرین تو معلوم ہو جاے کہ عرض و طول مین
راستی نہین ہے۔ جیسے ایک دالان ہے
جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور
دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ
اسکے عرض کی دیوارین اپنے طول مین ٹیڑہی
ہونگی اور گنیا سے نہ ملین گی۔

بدگوہر اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار
و جامع کنایہ از بدذات و بد اصل باشد
چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب
ع) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست
ہامس بدگوہر اگر ناز باکسیر کند ۞ (انوری
ع) عاجزی بود کرد با تو پناہ ۞ از بدِ روزگار
بدگوہر ۞ (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدگوہری اصطلاح یعنی بد ذاتی و (۲۳۹۹)
بد اصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر
زیادہ کردہ اند و بس (انوری ع) باللہ
اربامن توان بستن بمسمار قضا ۞ جنس این
بدسیرتی یا شکل آن بدگوہری ۞ (اردو) بد
ذاتی۔ بدطینتی۔ خباثت۔ مؤنث۔

بدگوے اصطلاح۔ بقول بہار و انند
کسی کہ گفتار زشت دارد مؤلف عرض کند
کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرہ۔ زائد
است و بس و سند این ہم ہمانجا مذکور (اردو)
دیکھو بدگو۔

بدگہر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی
در ملحقات کنایہ از کم اصل و بقول برہان
مخفف (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو
در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا
کم اصل نوشت و چرا در استعارات قائم
کرد چہ گوہر بمعنی سرشت و اصل است
پس بدگہر بمعنی بدسرشت خواہد بود حقیقۃً۔
مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد (شیخ

شیراز سہ) کنون دشمن بدگہر دست یافت ٭ سر دستہ مردی وجہدم بتافت ٭ (صائب سہ) باہیچ بدگہر نشود چرخ سینہ صاف ٭ خونست شیر کودک پستان گزیدہ را ٭ (اردو) دیکھو بدگوہر۔

بدگہر با کسی وفا نکند مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بہ مذمت بدگوہران زنند دیگرہا ہیچ کہ بی وفائی بداصلان متحقق است (اردو) دکن مین کہتے ہین "بداصل بدوفا" رذیلون سے رذالت شریفون سے شرافت"

بدل بقول وارستہ بفتحتین (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی کہ دفع فن حریف بدان کنند چہ ہر فن کشتی بدل دارد (میرنجات سہ) دارد آن پیر جہان دیدۂ ہرفن ماہر ٭ ہرفنی را بدلی ہمچو فلک در خاطر ٭ و فرماید کہ لیکن بدل بدین معنی خصوصیت باکشتی ندارد و دفع کردن حملۂ خصم است عموماً (ظہوری سہ) زدم برتیغ تا او تیغ می کند ٭ بنازم دست پیشین را بدل نیست ٭ نیز فرماید کہ بضمتین (۳) جمعی است سروپا برہنہ نامقید کہ آنرا در ہند بودلہ گویند و زن فاحشۂ کوچہ گرد را بودلی (فوقی سہ) ہمہ زینت آب لیک دنی ٭ ہمہ فطرت آب لیک بدل ٭ بہار نسبت معنی اول صراحت فرماید کہ عوض چیزی ہی ونذکر معنی دوم گوید کہ در عرف ہند آن را توڑ گویند مؤلف عرض کند کہ معنی اول لغت عربست کذا فی المنتخب وبمعنی دوم مجاز معنی اول است کہ اصطلاح خاص کشتی گیران شد۔ وبدین معنی اصطلاحی سفرس باشد ونسبت معنی سوم عرض می شود کہ بقول ساطع (بودلی) لغت ہندیست بمعنی زن آزاد کہ بافقرای بانوا اوقات خویش

بسر می برد و لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را بودلہ گفتند و فارسیان بحذف واو و ہای ہوز آخر بدل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است وجادارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند وجادارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ الیست از اولیاء اللہ کہ جمع آن بدلا است و تکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجہ لب ولہجہ فارسیانست بر سبیل تفریس (اردو) (۱) بدل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا۔ (۲) توڑ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ پیچ داؤں کا الٹ۔ بدل (۳) فقیروں کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے پاؤں رہتے ہیں۔

بدل آوردن استعمال۔ معاوضہ پیدا کردن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (عرفی ﴿) پر غرور یست کہ تا من در مدحت نزدم ؛ این گمان داشت کہ دورانش نیاوردہ بدل ؛ (انوری ﴿) دہر نتواندت آورد نظیر ؛ چرخ نتواندت آورد بدل ؛ (اردو) بدل لانا۔ معاوضہ پیدا کرنا قائم مقام پیدا کرنا

بدلا وارستہ بدیل بمعنی سوم لفظ بدل گوید کہ بدلا نیز (حاذق گیلانی ﴿) بدور این جہلا آنچنان غم آگنیم ؛ بعصر این بدلا با الم چنان یکسان ؛ کہ گر سخن بطرازم درین شغبدوام ؛ بجای شعر ترا و دغم از بن شریان ؛ صاحب انند این را لغت عرب گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از آبدال اند چه اَبدالِ ورہم
عالم بقا دشخص اند وبحوالہ کشف گوید که
ابدال بعضی از عباد مخلص وصالح حضرت
حق باشند ودر اصطلاح این ہفت مردان
اند که چون مسافرت کنند یکی از ایشان از
موضع ترک جسد کند بصورتی که داشت
بحیثیتی که ہیچکس نداند که وی غائب شده است
مؤلف عرض کند که تسامح وارسته است
که بذیل بُدَل ذکر این کرد واین را لغت فارسی
خیال فرمود. گیلانی در کلام خود که بالا گذشت
ہمین لغت عرب را استعمال کرده است
که جمع بدیل است وعجمی نیست که فارسیان
بُدَل را که بمعنی سومش گذشت از ہمین لغت
بدیل مفرّس کرده باشند که جمع آن بدلاست
(اردو) خداشناس فقیرون اور اولیاء الله
کے ایک گروه کا نام عربی مین بدیل ہے اور
اسکی جمع بدلا ۔

بدل بودن استعمال. صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (قاسمی
گونابادی ــه) ازو پیش گوہم در گنبه راه
که نبود بدل دست پیشینه راه (اردو)
بدل ہونا. عوض ہونا ۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی. خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید که جا گرفتن
در خاطر (اشرف در تعریف سرما ــه)
از عناصر آنچه در خاطر بود نار است بس
با غیر یک یار نمی چسپد بدل زین چاریار
و صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کرده اند
(صائب ــه) گرچه لب ہای شکر گفتار می چسپد
بدل ہا دل زمن چشم سخنگو می رباید بیشتر
و مؤلف عرض کند که مقصود محققین بالا
غیر از مقبول دل وپسند دل شدن نباشد
(اردو) دل مین جگه کرنا. بقول آصفیه

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا۔ خصوصیت
پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے (دل
مین چُھبنا) پر فرمایا ہے۔ دل مین گُھبنا۔ دل
پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا

بدل چیدن | مصدر اصطلاحی گرفتن بخاطر (۲۵۰۰)
۔ سند این از ظہوری بر (بدل شدن) می آید
(اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔

بدل داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بفتح اوّل و دوم (۱) بمعنی عوض داشتن آن
است متعلق بمعنی اوّل و دوم بدل کہ گذشت
و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم مرادف بخاطر داشتن آن
کہ گذشت (عرفی ؒ) سال مولودش از ان
شاخ گل بی بدل است ٭ کہ ندارد بدلی در
چمن دولت و رای ٭ سندی از میر نجات
بر معنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱)
بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲)
دل مین رکھنا۔ دیکھو بخاطر داشتن۔

بدل ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل
لباس کردن و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم بہ صدق
دل موافقت کردن (سالک قزوینی ؒ)
ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ٭ ہمانی خورم
ز تلبیس روزگار فریب ٭ (خاقانی ؒ) بدل
سازم بزنّار و بہ بُرنس ٭ (لاادری ؒ)
من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ٭
(اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ
کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا
بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے
موافقت کرنا۔

بدل شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اوّل و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

یافتن (صائب ؎) ستم مکن به ضعیفان که شد تبسم برق ٭ بدل بنالهٔ جان سوز در نیستانها ٭ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور و آب نیلوپل ٭ شد مرا از عبیر و مشک بدل ٭ (ظهوری ؎) بآسایش بدل شد رنج دشمن ٭ بدل مهرش بجای کینه چیدم ٭ (اردو) بدل جانا۔ تبدیل پانا۔ بدل ہونا۔

بدل غلط اصطلاح۔ بہار گوید که در کلام فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود و تدارک آن بلفظ (غلط) کنند چنانچه درین بیت عرفی (؎) گل اندیشهٔ من سحر۔ غلط معجز رنگ ٭ بلبل نطق من الهام غلط وحی سرای ٭ و فرماید که لفظ (معجز رنگ) و لفظ (وحی سرای) بدل غلط از (سحر و الهام) باشد و بعبارت (نی غلط گفتم و نی نی) و (لابل) نیز بدل غلط کنند چنانچه درین بیت عرفی (؎) نی نی غلط این نغمه بموقع نسرودم ٭ این نغمه نشید است دگر صوت و نغم را (وله ؎) کام جان را تازه کردی ای غم لذت شعار ٭ نی غلط گفتم چه غم ای من و ای سلوای من ٭ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی با من ٭ می باید چه جای خواب است ٭ زان می که برنگ و بوی گوئی ٭ چون سرخ گلست و چون گلابست ٭ لا بلکه ز نور تابش خویش ٭ یک جزو زماه و آفتابست ٭ صاحب آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است یعنی چیزی که بعوض چیزی آرند و درمیان هر دو لفظ (غلط) یا (غلط کردم) یا کلمهٔ (لا) یا (نی نی) یا (نه چنانست) نوشته می شود چنانکه در شعر اول عرفی گل اندیشهٔ خود را سحر نام نهاد و گفت که غلط است بلکه معجزه رنگ است و همچنین بلبل نطق را الهام گفت و گفت که غلط است یعنی الهام نیست بلکه وحی سرا است و همچنین

شاعری گوید (ھ) گلاب و مشک و بادام
و نبات است ؛ غلط کردم تمام آب حیاتؔ
است ؛ مقصود آنست کہ چیزی را بہ چیزی
تشبیہ دادن و باز از و انکار کردہ تشبیہ
بلند تراز ان آوردن را بدل غلط گویند
زیرا کہ اوّل را غلط گفتہ رجوع شوند بہ تشبیہ
ثانی پس ہمین است (بدل غلط) (اردو)
بدل غلط مرکب اضافی ۔ فارسیون نے
اُس تشبیہ کو کہا ہے جو تشبیہ اوّل سے
بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہین
نہین) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ''
میرا یار تارا ہے نہین نہین بلکہ چاند ہے ''
'' میرے معشوق کا درجہ آسمان ۔ غلط کہا ۔
عرش کے برابر ہے '' '' میرے ممدوح کا
رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے ''
بدل کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ معاوضہ کردن و تبدیل ساختن
باشد (فغانی شیرازی ھ) بہ نعیم ہر دو
عالم نکند بدل فغانیؔ ؛ نظری بہ نازنینی
زرہ نیاز کردن ؛ (انوری ھ) ای کردہ
درد عشق تو اشکم بخون بدل ؛ وی ایزدم
سرشتہ زعشق تو در ازل ؛ (اردو)
معاوضہ کرنا ۔ بدلنا ۔
بدلگام اصطلاح ۔ بقول سروری در
ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از کسیکہ
سر با طاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در
ہزل ھ) نازک اندام ناخوشی می کرد
؛ بدلگامی و سرکشی می کرد ؛ خوابنیدش
ز لطف بر زانو ؛ قضی الامر کیف ما کانوا
؛ صاحب برہان صراحت معنی اوّل کند
کہ اسپ بدلجام باشد یعنی ہیچ دہنہ را
قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید کہ کنایہ
از مخالفت کنندہ صاحب رشیدی می فرماید کہ

توسن وسرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کرده اند خان آرزو در سراج گوید
که اسپی راگویند که هیچ دہنہ راقبول نکند
وازین جهت بر مطلق سرکش خواه انسان
باشد خواه اسپ واشتر وغیره اطلاق
کنند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است وبمعنی اوّل برای اسپی استعمال کنند
که در اطاعت نباشد ولجام رامی کشد و
غالب باشد بران وپروای آن نکند
وبمعنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
ہم یعنی انسانی که ناسخن شنو است و زبان
دراز وسرکش (اردو) منه زور (۱)
بقول آصفیه سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نه مانے۔ روکے نه رُکے۔ ناصر
۵) سخت منه زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ﴿ اُس په کوڑا ترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ﴿ (۲) منه پھٹ۔ بدلگام۔
دریده دہن۔ بدزبان۔ جیسے ﴿ وہ بڑی
منه زور عورت ہے اسکے منه کون لگے ﴿ سرکش
بقول آصفیه فارسی۔ باغی۔ نافرمان۔ متمرد

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که مرادف بدل شدن است که گذشت
(سنائی غزنوی ۵) پندی دہمت اگر پذیری
از من ﴿ ناسور ترا بدل نگردد شیون ﴿
(ظهوری ۵) شکوه ہای گردش گردون
بدل گردد بشکر ﴿ طول روز وصل اگر عرض
شب ہجران شود ﴿ (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
وبحر وانند بکسر دال مهمله (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ۵) فلک بعمر خود از ہر که
یافت آزاری ﴿ بدل گرفت وبعہد تو انتقام
کشید ﴿ مؤلف عرض کند که (۲) ناراض
بودن بدل وکینه در دل داشتن است

مطلقاً یاد داشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل
و دوم معاوضہ گرفتن (ملّا جامی ع) بر ہیچ
بد توان گرفتن بدلی ؛ تو بی بدلی ترا بدل
نتوان یافت ؛ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔
(۲) دل میں رکھنا۔ بقول آصفیہ کینہ توز
ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندھنا۔
(۳) معاوضہ قبول کرنا۔

(۵۰۱) **بدل گزیدن** | استعمال۔ بفتح اوّل و دوم
وبضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن
وبدل قبول کردن (انوری ع) ای بی بدل
چو جان بدلی نیست بر تو ام ؛ بر بی بدل چگونہ
گزیند کسی بدل ؛ (اردو) بدل قبول کرنا
بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اول و دوم بمعنی بدل شدن است
کہ گذشت (خسرو ع) پرتو او تافت بر
زحل ؛ گشت سعادت بہ نحوست بدل ؛
(اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل ما یتحلّل | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث
عوض چیزی کہ تحلیل می شود از بدن مؤلف
عرض کند کہ باضافت لام اوّل و تشدید لام
دوم و سکون لام سوم مرکّب عربی زبان
است کہ فارسیان بترکیب خود استعمال کردہ
اند (اردو) بدل ما یتحلّل کہہ سکتے ہیں یعنی
اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکر۔

(۵۰۲) **بدل مہمل** | اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است
وکنایہ از لفظی کہ بی معنی و ہم وزن لفظی باشد
واستعمال آن در محاورہ می آید و ہیچ اثر
بر معنی نکند چنانکہ تال مال و تار مار وغیرہ ذلک
و ہمین را (تابع مہمل) ہم گویند ما این اصطلاح
از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم و معنی لفظی
این عوضی کہ مہمل است یعنی لفظی کہ مرکّب ست
از دو لفظ یکی اصلی کہ معنی دارد و دیگری بدلش

که مهمل است - بخیال ما (تابع مهمل) بلحاظ معنیش
بهتر از (بدل مهمل) است ما این را باعتبار
(مؤید الشعرا) قائم کرده ایم که از معاصرین عجم
بود خدایش بیامرزد او می گفت که (تابع مهمل)
اصطلاح عرب است فارسیان همین را (بدل
مهمل) می گویند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو)
تابع مہمل - اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور
ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ میں ہوا ہو
جیسے آتا پتا - بقول امیر (تابع مہمل) یہاں متبوع
پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (ادل بدل)

بدل نقش بستن | مصدر اصطلاحی - بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
بمعنی تصور کردن است مؤلف عرض کند
که (نقش بستن) مصدریست که بجای خودش
می آید که آن را با لفظ بدل مرکب کرده اند و
موحده مفتوحه بمعنی بر باشد که ترجمۂ علی است
و دل بدال مهمله مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی
لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی
مباد که صاحب رهنما در معنی این کار از احتیاط
گرفت - معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که (بدل
نقش بستن) تصور کردن نیست بلکه قائم شدن
تصوری و خیالی مستحکم در دل است چنانکه
"محبت او بدلم نقش بست" یا "صورت
او بدلم نقش بست" فتامل (اردو) دل
پر نقش ہونا - بقول آصفیہ - کسی بات کا دل میں
جم جانا - دل میں بیٹھ جانا - نقش کالحجر ہو جانا
- صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب
آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے - اسم مذکر -
کسی شئی کی صورت دل میں باندھنا - غور - دھیان
ادراک - منصوبہ - سوچ -

بدله | بقول جهانگیری و جامع و رشیدی مرادف
بدره - مؤلف عرض کند که ما بر بدره حقیقت
ماخذ این بیان کرده ایم که این مبدل آن باشد
رای مهمله بدل شده بنام چنانکه چنار و چنال

دیگ ہیچ (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدلہجہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام وجیم تازی بمعنی بدآواز و بدالحان وبدزبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان ومحاورہ ووضع تکلم وآواز خوش ولغت (انتہی) پس بہ تحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی وکسی باشد کہ لفظ ہر یک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند وتعمیم بیان کردہ محققین اوّل الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ کہتے ہین وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اُس زبان کے لہجہ مین ادا نہ کرے۔

بدل یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ت) اگر بہر لفظت بدل یافتند ؎ بمعنی ترا گوش بر تافتند ؎ وسند دیگر از جاجی برّ بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا۔ معاوضہ پانا۔

بدلیون بقول برہان بایای حطی بروزن سرنگون بلغت سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ وبسرخی مائل۔ مشہور بہ (مقل ازرق) اگر بخور برگیرند یا بخور کنند بواسیر را نافع صاحب محیط برمقل گوید کہ بسریانی مقلا وبرومی بذاّلیون وبیونانی مادلیقون و افلاطن وفدیلیون وبترکی قاراہ وبعربی قفر وکور ومقل الیہود وبفارسی بوی جہودان وبہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این برآلہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند از ینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند۔ بدریون ہم بہمین معنی گذشت واین مبدّل آنست

که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال
پس این مفرّس باشد (اردو) دیکهوا له ۔

بدم بقول هفت بفتح اوّل و دال ابجد (۱)
ای بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اوّل
امر دمیدان ۔ صاحب مؤید ذکر معنی اوّل کند
بحواله قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴)
بمعنی بَد آمَ و (۵) بد مرا و (۶) بضمّ اوّل و فتح
دوم مخفف بودم و بقول شمس بکسر با و ضم (۷)
دنبه و (۸) قفا زدن ۔ مؤلّف عرض کند که سخن
چه موشکافیها بکار برده اند در معنی اوّل بای
معیّت است و استعمال این بر زبان معاصرین
عجم نیست البته ابدم بمعنی همین دم وفی الفور
مستعمل است ۔ طالب سند باشیم و در معنی
دوم هم بای معیّت ۔ استعمال این هم ندیدیم
و مشتاق سند می باشیم و شک نیست که دم
بمعنی نفس است و بمعنی سوم ضرورت بیان
نداشت که بوجود مصدر و مشتقاتش را بیان
کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل
است و بمعنی چهارم مخفف بَد آمم یعنی بَد
ستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (س)
بدم گفتی و خرسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را ؎
و بمعنی ششم مخفف واحد متکلم مصدر بودن
و معنی هفتم خبر می دهد از مایهٔ تحقیق صاحب
شمس و مقصودش جزین نباشد که به لفظ
(دُم ـ بالضّم) بای زائد زیاده شد
بمعنی با دُم دنبه را گفتند ما نشنیدیم و ندیدیم
که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی
باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند
و معنی هشتم بیان کرده صاحب شمس هم غلط
محض است و خبر می دهد از فهم محقق بی
تحقیق ـ حق آنست که این لغت اصلا قابل
بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع
صاحب مؤید است و این است بی تحقیقی صاحب

شمس و نا این رانگذ اشتیم تا حقیقت طلبان
در غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے
جلدی سے ۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ
نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر ۔
پھونک مار ۔ اور دیکھو دمیدن کے تمام معنون
پر شامل ہے (۴) بدھون برا ہون (۵) مجھ
کو برا جیسے ”مجھکو برا مت کہو“ (۶) مین
تھا (۷) دُمبہ ۔ دکن مین اُس عربی بکرے
کا نام ہے جسکی دُم زبردست اور عریض
اور چربی دار ہو ۔ معلوم ہوتا ہے کہ دُنب
پر ہائے نسبت زیادہ کرکے دُنبہ بنا لیا اور
پھر نون میم سے بدلکر دُمبہ ہوا بعض معاصرین
عرب بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال
کرتے ہین ۔ (۸) گردنی دینا ۔ دکن مین مستعمل
ہے ہمیں کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین
ہاتھ دیکے نکالنا) کہا ہے ۔ یعنے گردن پکڑ کر نکالنا

بدم تیغ زدن کسی را | مصدر اصطلاحی
بہ تہ تیغ آوردن کسی را و قتل کردنش (صائب
ص) قطرہ آنکس کہ پی آب بظلمت می زد
کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد (اردو)
کسی کو تہ تیغ کرنا ۔ قتل کرنا ۔

بدمذہب | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح میم و سکون ذال معجمہ و فتح ہا
بدمشرب و بدطریق مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب
کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ
بگڑا ہوا ہو ۔

بدمذہبان | اصطلاح ۔ بقول بحر و ضمیمۂ برہان
اشارہ با فلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد
نیست مؤلف عرض کند کسانی کہ بر مذہب
و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد بر فلکیات
دارند چنین نیست کہ این جمع اصطلاح
گذشتہ باشد و بس (اردو) دیکھو بدمذہب
یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بدمذہبون

بدمرد اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ بفتح اول وسوم مقابل نیکمرد است۔ قلب اضافت مرد بد (اردو) برا شخص۔ مذکر۔

بدمزاج اصطلاح۔ کسی کہ زشت خو باشد (۲۵۰۴)
اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ۵) مردم زغم وغمم علاجست ٭ با خود چہ کند کہ بدمزاج است ٭ (اردو) بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدمزگی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح میم وزای ہوز (۱) عدم لذت وبیمزگی و (۲) بمجاز کنایہ از سردمہری میان دوستان مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدمزہ بقاعدۂ فارسی بحذف ہای ہوز کاف فارسی ویای مصدری زیادہ کردہ اند (اردو) بدمزگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱) بدذائقہ پن (۲) رنجش۔ آزردگی۔ رنجیدگی۔ بگاڑ۔ ناموافقت۔

بدمست اصطلاح۔ بقول انند وبحر بفتح میم وسکون سین مہملہ کنایہ از مست گذرا و بی خود (ملا جامی ۵) گر دو قدح با دو کف چشم غزالان ٭ بدست نگاہ تو کہ بر ساغرم افتد ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول آصفیہ۔ نشہ میں چور۔ مدہوش۔ نشہ میں باولا۔ سیہ مست۔ شریر۔ لچا۔ شہوت پرست۔

(۲۵۰۵) **بدمستی** اصطلاح۔ حالت مستی۔ و بی خودی است۔ یای مصدری بر بدمست زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) وسع در مجلس رندان زبان خود نگہدارد ٭ کہ می ترسد کند بدمستی آنگہ خمار من ٭ (اردو) بدمستی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بدمعاشی۔ سیہ مستی۔ شہوت پرستی۔

بدمعاش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدروزگار و بدزندگانی مؤلف

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
بدمعاش ۔ دیکھو بدزندگانی ۔
بدمعامله اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ

فرهنگ فرنگ بدسودا یعنی آنکه معامله بنا راستی
کند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدمعامله دیکھو بدادا کے دوسرے معنے ۔

(الف) **بدممومم** اصطلاح ۔ صاحب ناصری ذکر الف بحوالهٔ برهان کند و فرماید که بدنام
(ب) **بدممون** معروف است و صاحب برهان (الف) را نوشته فرماید که لغت زند و پازند
باشد بمعنی ترسیدن و رمیدن و در نسخهٔ دیگرش (ب) به همین معنی آرد و (الف) را ترک کرده
صاحب هفت هر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند که
(مدمونتن) به میم اول مفتوح و دال مهمله ساکن و میم مفتوح با میم مضموم و واو و نون
ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رمیدن
که بجایش می آید و صاحب موارد ذکرش کرده پس اگر علامت مصدر (تن) را دور
کنیم (مدمون) باقی می ماند به میم اول و همین است اسم جامد و اسم مصدر ۔ صاحب
برهان هم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کرده پس متحقق شد که درین اصطلاح میم
بدل شد بموحده بر خلاف قیاس یا همین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کرده موافق
قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد که در کتابت میم را موحده کردند و خیال ما تائید
آخر می کند زیرا که از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچه ناصری بدنام را معروف
گفته هیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدلش و هر دو بمعنی ترس
و ترسندگی و فرار و رمیدگی ۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر۔

دیکھو باس۔ فِرار بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ بھاگنا۔

(۲۰۵۲) **بدمهر** اصطلاح۔ بی مهر و بی محبت و سرد مهر و سنگدل و ظالم و بیرحم۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری سه) از تو بدمهر جز جفا غلط است ✿ عرض خوبی مبر وفا غلط است ✿ (ولہ سه) رسم دیرینۂ بدمهر الست ✿ یار گردیدن و برگردیدن ✿ (اردو) سرد مهر بقول آصفیہ۔ بے مهر۔ بے محبت۔ بیمروت۔ بیوفا۔ سخت دل۔ ظالم (میر سه) صبح اس سرد مهر کے آگے ✿ قرص خورشید مہر گیا ✿

بدمهری اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بمعنی سرد مهری۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر سرد مهر زیادہ کردہ اند بمعنی این بی مهری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سرد مهری۔ فارسی اسم مؤنث۔ بے مهری۔ بے وفائی۔ بے مروتی۔ سنگدلی۔ (ناسخ سه) میرے سینہ پر تیون کی سرد مهری سے ہے داغ ✿ مشک سے بدتر ہے کیا مرہم کافور کا ✿

بدن بقول ضمیمۂ برهان (۱) معروف است و (۲) زرۂ کوتاه۔ صاحب انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ گوید کہ (۳) بالضم اوّل بر وزن شدن مخفف بودن ✿ بهار نسبت معنی اوّل فرماید کہ بالتحریک در صراح جسد آدمی و بحوالۂ قاموس گوید کہ از جسد آدمی سوای سر و بحوالۂ عین الخلیل می آرد کہ از جسد سوای موی و سر و فرماید کہ در هندی تمام روی و کلہ و ابدان جمع آن۔ فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند ولهذا (بدن شمع) و (بدن کوه) نیز آمده و (بدن صبح) استعارہ باشد (با فر کاشی سه) دائم خورند خون دل خویش عاشقان ✿ پیوستہ باشد از بدن خود غذای شمع ✿ (خواجہ جمال الدین سلمان

ﮯ) تا عماریّ فلک راست غلاف از اطلس * تا قبای بدن کوه گران از خار است
از بقای ابدی باد بقای قد تو * که بقائی بوجود تو مزیّن چو قباست * نیز فرماید که از سینه
و پشت مراد است (نظامی ﮯ) بپوشید خفتانی از کرگدن * مکلّل بزر ز آستین تا
بدن * و گوید که بهر تقدیر (۱) دفترگل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز بادام
(۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام - از صفات و تشبیهات او ست ازعندیب
ﮯ) رتبهٔ چهر است در صفا بدنش را * دفترگل فرد انتخاب ندارد * (سلمان ﮯ)
بباغ شیر فلک باد خشمت ار گذرد * ز شاخ ثور بریزد شگوفهٔ بدنش * (ملا مفید
بلخی ﮯ) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام * تن تو در قفس سیم کرده است
مرا * (هلالی ﮯ) پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام * نازک بدنی چو مغز بادام * صاحب مخزن
فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سر و چهره - صاحب ساطع مشفق با او موافق
عرض کند که معنی اوّل لغت عرب است و تصرّف فارسیان در معنی چنانکه بالا مذکور
شد بر سبیل تفریس باشد - مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵)
و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن - عجبی نیست که بر بان
سنسکرت از لغت عرب آمده جا دارد که بالعکس آن - مخفی مباد که از کلام نظامی
پیدا است که بدن از گردن تا کمر را گفته اند و هر دو دست و ران داخل است بود
که از سینه و پشت مراد گرفت - درست نباشد - فتأمّل و نسبت معنی دوم عرض می‌شود
که بر سبیل مجاز است و معنی سوم مخفّف (اردو) (۱) بَدَن بقول آصفیه عربی

اسم مذکر جسم۔ تن۔ ڈیل۔ گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فارسیون نے بدن کہا ہے۔ (۲) وہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چلتہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیون سے بنی ہوئی ہوتی ہے (اسیر ؎) ڈر گیا اس درجہ تیغ ابروخمدار سے ۞ آئینہ پہنے ہے جوہر سے زرہ فولاد کی ۞ (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنام اصطلاح۔ بقول برہان و بہار بانون بر وزن سرسام (۱) شہرت کردن بہ بدی باشد و (۲) مرضی است کہ اسپ و استر را بہم میرسد و آن را سراجہ گویند صاحب بحر بذکر ہر دو معنی بالاصراحت معنی اوّل کند کہ کسی کہ شہرت بہ بدی گرفتہ باشد خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل بر صاحب برہان اعتراض کند و فرماید کہ این غلط فاحش است چراکہ بدین معنی بدنامی است بیای مصدری مؤلّف عرض کند کہ مقصود محققین بالا چنین نباشد کہ معنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است یعنی نام بد دارندہ طرز بیان محققین بالا خان آرزو را در غلط انداخت او مقصود شان را نفہمید۔ صاحب بحر صراحتش کرد حق آنست کہ طرز بیان شان خوب نبود (ظہوری ؎) چون ظہوری در گداز انفعال ناکسی ۞ چون نباشم (نیک نامی چون تو) بدنام فلست ۞ مخفی مباد کہ درین شعر (بدنام) مضاف است بسوی (من) شاعر گوید کہ در گداز انفعال ناکسی (مثل ظہوری) چرا نباشم کہ چون تو نیکنامی بدنام من است یعنی بدنام شد بہ معشوقی من و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب برہان بر سراجہ ہم ہمین قدر نوشتہ و صراحت مزید نکردہ کہ چہ قسم مرض است

وصاحب انند سراجہ را ہم لغت فارسی
گفتہ و در تعریف علامات مرض پی نبردہ
وصاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است کہ
از تحقیق مزید قاصریم معاصرین عجم ہم تائید
نمی کنند و بیطار عجمی را نیافتیم کہ صراحت
مزید می کرد (اردو) (۱) بدنام۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ
گیا ہو (۲) چارپایوں کا ایک مرض جس کا اردو
نام اور تعریف معلوم نہو سکی۔

بدنام افتادن | مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۵۰۷)
بدنام شدن۔ باشارۂ این بر معنی سوم
افتادن کردہ ایم (حافظ شیراز ؎)
صوفیان جملہ حریفند و نظر باز ولی ؛ زین
میان حافظ دل سوختہ بدنام افتاد ؛
(اردو) بدنام ہونا۔

بدنام ساختن | استعمال۔ بمعنی بدنام (۲۵۰۸)
کردن است (ظہوری ؎) بنقص آرام
را سازند بدنام ؛ گریبان ہم ہم با برامی نسازند
؛ (اردو) بدنام کرنا۔

(۲۵۰۹) **بدنبال افتادن** | مصدر اصطلاحی۔ در پی
کسی شدن و تعاقب کردن (ظہوری
؎) پیش خواہد رفت کارم در تماشای شہر ہا ؛
چون ظہوری خویش بدنبال سخن افتادہ ام
؛ (ولہ ؎) بس مشکل است حال دل ناتوان
من ؛ افتادہ مرگ رشک بدنبال جان من
؛ (اردو) پیچھا کرنا۔ بقول آصفیہ تعاقب
کرنا۔ رگیدنا۔ درپے ہونا۔ (شوق ؎)
میرا پیچھا بس اب نہ کیجیے آپ ؛ میرے گھر
مجھکو جانے دیجیے آپ ؛ پیچھے پڑنا۔ بقولہ
درپے ہونا۔

بدنبال افگندن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بحوالۂ بہار در عقب گذاشتن (صائب
؎) سبک جولان کند شوق سبکروحش گر
آنہارا ؛ بدنبال افگند منزل درین رہ

کاروان ہا را ۔ مؤلف عرض کند که دنبال درینجا بمعنی پس است ۔ مطلقا (اردو) پیچھے چھوڑنا ۔	بمعنی درپی شدن است (ظهوری ۵) بدنبال ملک گردم ظهوری ہا که بر ریش دل افگار بندم ۔ (اردو) پیچھے پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔
بدنبال گردیدن مصدر اصطلاحی	

بدنج بقول شمس باوّل و ثانی مکسور ہلیلہ باشد صاحب محیط بر ہلیلہ گوید که اسم فارسی است معرّب آن ہلیلج و اہلیلج و بہندی ہڑ و ہڑا و در انگریزی مروبلن و چیبولک نامند و آن ثمر درختی است چهار نوع باشد (۱) زرد (۲) ہندی (۳) کابلی (۴) چینی جمیع اقسام آن سرد در اوّل و خشک در دوم و ہمه مطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام و خفقان و توحّش و در د طحال و نافع معده و ہمه آلات غذا و ہاضم غذا و مقوّی خمل معده و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که ہیچ نگشود که بدنج لغت کدام زبان است و کسی از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و مخزن نیست که (بدبج) را که بجیم دوم گذشته است محقق بی تحقیق به نون سوم نقل کرد و ہمدرانجا ہم (بدبج) در عالم بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحده با نون یا بالعکس آن ہم نیامده که بوسیلهٔ آن این را مبدل آن دانیم و الله اعلم بحقیقة اللغت (اردو) دیکھو بدبج

بدندان اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید که بمعنی (۱) از ته دل و فرماید که در کتب دیگر نوشته اند که نقط دندان در معنی	دخل بسیار دارد و اگرچه وجه آن معلوم نیست (وحید ۵) آن عقیق لب که از نقش تکلم ساده است ۔ گر اجازت می دہی جانان

بدندان می کنم ۶ فرماید که اگرچه معنی حقیقی درینجا بی تکلف درست می شود ولیکن انسب اوّل است چراکه ظرف لطف ایهامی همانست وارسته فرماید که کنایه باشد از لائق و مناسب و بمعنی رغبت وخواهش نیز. صاحب بحر بر معنی دوم وسوم قانع. صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که بالفظ بودن وخائیدن وخوش آمدن وکشادن وکشیدن وکندن وگرفتن وگزیدن ونوشتن مستعمل مؤلف عرض کند که حیف از هرسه محققین اوّل الذکر که ناحق وناروا طبع آزمائی کرده اند. سند وحید متعلق با مصدر (بدندان کردن) که می آید و (بدندان) ترکیب موحده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بردندان و در دندان و با دندان است وبس و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب وسند این از (اثیر اخسیکتی) بر (بدندان بودن) می آید که متعلق به همین لفظ وهمین معنی است واصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر فرس قائم می شود در ملحقات این عرضه میدهیم وبحث آن درینجا بی حاصل است (اردو) (۱) دانتون مین. دانتون پر. دانتون کے ساتهه. (۲) مرغوب.

بدندان بودن مصدر اصطلاحی. بقول سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب بودن (اثیر اخسیکتی ؎) لب و دندان ترا سجده برم چون په وین ۶ کز جهان ای مه تابان تو بدندان منی ۶ صاحب جهانگیری در ملحقات بحواله سند بالا گوید که بمعنی لائق ومناسب بودن (اثیر ؎) هستند نشایدان شکرلب به لعل تو ۶ لیکن ازان میانه بدندان من توئی ۶ صاحبان برهان ورشیدی وبحر وسراج متفق با جهانگیری (میر معزی ؎) دوش بدندان بگزیدم لبت ۶ زانکه لبت

بود بدندان من ۱۲ مؤلف عرض کند که سند
میر معزی بکار این می خورد و بس ولیکن
بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر مرغوب
بودن است و این بهتر از مناسب واثق
بودن و سند میر معزی تائید خیال ما می کند
و هر دو اسناد اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر
نیست بلکه متعلق است (بدندان) گذشت
و هم را آنجا اشارهٔ این هم کرده ایم - خان
آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر
این هم کرده و همین معنی مرغوب بودن را
نوشته (اردو) مرغوب ہونا -

بدندان خائیدن | مصدر اصطلاحی صاحب
انند بذیل (بدندان) اشارهٔ این کرده از
معنی این ساکت مؤلف عرض کند که معنی
حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی جاویدن
می آید (اردو) دانتون مین چبانا -

بدندان خوش آمدن | مصدر اصطلاحی
- بقول سروری در ملحقات کنایه از محظوظ بودن
(انوری ؎) ای بدندان دولت آمده
خوش ۱۲ درد دندانت هیچ بهتر هست ۱۲
سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که
فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات
آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است
و این محل تامل چه معنی مذکور تنها از خوش
مستفاد می شود - دندان را دخلی نیست -
صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن
و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر هم باشش
خان آرزو در سراج گوید که بمعنی خوش
آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما انچه از
اطلاق دندان معلوم می شود آنست که
در جائیکه بدل نیت داشته باشد استعمال
می نمایند چنانکه از بن دندان بمعنی از ته
دل و صمیم قلب و غالب که (بدندان بودن)

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن هیچ
معلوم نشد که دندان اینجا بدل چه نسبت دارد
مؤلف عرض کند که درین اصطلاح۔
(دندان) برسبیل مجاز بمعنی ذوق است
ومعنی لفظی این مصدر اصطلاحی۔ بذوق
خوش آمدن وکنایه از مرغوب دل شدن
وبس۔ خان آرزو قریب بمنزل رسیده
راه گم کرده است ونمیدانیم که ضرورت
نسبت بدل چه است وچرا نسبت بذوق
نمی کند تا ذوق آن را بدل ببرد (اردو)
مرغوب ہونا۔

بدندان فروکردن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته (۱) خوردن و(۲) فروبردن
صاحب انند گوید که می توان گفت که محمول
برحقیقت است (ظهوری ے) آن روز
که افگند قضا سفرهٔ روزی ؎ خصمت
جگر خویش فروکرده بدندان ؎ مؤلف
عرض کند که معنی اوّل درست است برسبیل
کنایه ومعنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است
که علامت خوردن باشد ومعنی دوم بیان
کردهٔ وارسته قابل نظر است که فروبردن
بمعنی داخل کردن است وبس وایمعنی
ازین مصدر اصلا پیدا نیست وقریب
بمعنی (فروبردن بحلق) باشد ومرادف
(بدهن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (اندرون
افتادن) که می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا
بقول آصفیہ۔ لقمہ کرنا۔ کھاجانا۔ (۲) داخل
کرنا (۳) دانتوں میں لینا۔ منہ میں لینا۔

بدندان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده ازمعنی
ساکت۔ مؤلف عرض کند که (۱) گرفتن
بدندان و(۲) کنایه ازمکیدن۔ امیرخسرو
ے) زنخدانت بدندان می کنم که یاسمین
مرجان خود را می کنم چه؎ (اردو) (۱) دانتوں

مین پکڑنا۔ (۲) چوسنا۔ بقول آصفیہ مکیدن کا ترجمہ۔

(الف) بدندان کشادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند ہی کہ او پیش کردہ مصدر مرکب ۔۔۔۔۔

(ب) بدندان کشادن گرہ | پیدا می شود (۲۱۱۵)
کہ بہ تکلف عقدہ کشادن است کہ چون ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در صفت نیشکر ؎) بتان چون لعل خندان می کشایند ٭ گرہ ہایش بدندان می کشایند ٭ (اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے ''گرہ مضبوط ہوگئی ہے دانت سے کھولو'' (ب) گرہ دانت سے کھولنا۔

بدندان کشیدن | استعمال۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت و سندی ہی پیش نکرد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در شدت تب ؎) تا نسوزد در تن من یادگار دوست را ٭ ز استخوان پیکان جانان را بدندان می کشم ٭ (اردو) دانتون سے کھینچنا

(الف) بدندان کندن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت (انوری ؎) در پشت دست باز بدندان بکند چرخ ٭ تا چون خوش آمدی تو بدندان روزگار ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی خراشیدن بدندان باشد و از سند دیگر کہ پیش کرد مصدر مرکب ۔۔

(ب) بدندان کندن لب | پیدا است کہ کنایہ از مکیدن لب باشد دیگر ہیچ (وحید ؎) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ است ٭ گر اجازت می دہی جانان بدندان می کنم ٭ (اردو) (الف) دانتون سے کریدنا کھرچنا۔ (ب) لب چوسنا۔

(الف) بدندان گرفتن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این بذیل (بدندان) کردہ ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی گرفتن چیزی بدندان است و از اسنادی کہ پیش کردہ مصادر ــ ــ ــ

(ب) بدندان گرفتہ آوردن | پیداست

(ج) بدندان گرفتہ بخدمت گذاشتن | واین رسم ولایت است کہ چیزی راکہ نذر دہند (غیر از زر) بر سر گذاشتہ می آرند یا بدندان گرفتہ و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر ہیچ ـ پس استعمال ہمین آئین درین ہردو شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) ہمیشہ باد جہان کاو رند سر بدرت ٭ گرفتہ کام جہان اختران بدندان باز ٭ (نظامی ؎) اگر میل دارد بجان ہم خوشم ٭ بدندان گرفتہ بخدمت کشم ٭ (اردو) (الف) دانتون مین پکڑنا (ب وج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا اور بلحاظ محاورۂ ہند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن | استعمال ـ صاحب آنند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است واز سند میر معزی کہ بر (بدندان بودن) گذشت مصدر ــ ــ ــ

(۵۱۵۶)

بدندان گزیدن لب | پیداست کہ بمعنی (۱) مکیدن لب باشد و (۲) از رشک و افسوس کردن بحیرت (صائب ؎) تا زلف را دست صائب دامن وصل ترا ٭ گاہ پشت دست گاہی لب بدندان می گزد ٭ (ولہ ؎) ہرکسی راہست بر سیب زنخدان تو چشم ٭ تا شکر خند قیامت لب بہ دندان می گزد ٭ (اردو) (الف) دانت سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا ـ (ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) ہونٹھ کاٹنا ـ بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

ہونٹھہ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۵) کاٹتے
ہین ہونٹھہ اس حسرت سے ہم اے بادہ
نوش ؎ لب بلب محفل مین تجھ سے ساغر مُل
کیون ہوا ؎

بدندان نداشت اصطلاح ۔ بقول شمس
وخزینہ نداشت و فرماید کہ لغت فارسی است
مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند
سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است
و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغات ایمن
من الامس ۔ چارۂ جز این نیست کہ اعتبارش
نہ کنیم (اردو) لڑکی نہ رکھتا تھا ۔ اسکو
لڑکی نہ تھی ۔

بدندان نوشتن استعمال ۔ صاحب انند
بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش
مصدر مرکب (بدندان نوشتن لب را) پیداست
کہ بمجاز مکیدن لب و بوسہ دادن باشد ۔
(میر حسن ۵) دارد ز دل بدست لبت
بندہ قصۂ ؎ لب پیش دار تا کہ بدندان نویسمش ؎
بخیال ما این را مصدر اصطلاحی قرار
دادن درست نیست (اردو) اس کا
ترجمہ دانتون سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل
لب چوسنا ۔

بدنژاد اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بکسر نون و زای فارسی بداصل و فرومایہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بداصل ۔

بدنسل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح نون و سین مہملہ بداصل و حرامزادہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بداصل ۔

بدن سیمین بر آب فلانی مقولہ ۔ بقول شمس
یعنی بر شکل و بر طریق فلان ۔ مؤلف عرض کند

صاحب مؤید (بذل سیمین) را به ذال معجمه
دوم و لام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشته و
(برآب فلان) را بمعنی بر طریق فلان و
بر شکل فلان آورده. صاحب شمس هر
دو را جمع کرده و بر معنی آخر الذکر قانع شد
لله العجب چه بی تحقیقی است لغات فرس
در چه خرابی فتاده (اردو) ناقابل ترجمه

(الف) **بدنشستن** — استعمال. صاحب
(ب) **بدنشین** — آصفی بذکر (الف)
از معنی ساکت معلوم می شود که از برای
(ب) این مصدر را قائم کرده است
و (ب) را ذکر کرده گوید که اکثر با لفظ
نقش و قمار مستعمل می شود (کلیم همدانی
ره) بگذر ز خمار بوسه بازی که اینجا است
که نقش بدنشین است ز بهار نسبت اب
همزبان آصفی که نقل بردار بهار است
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی
مقابل خوش نشستن است گویند که "
این نقش خوش نه نشست" و (ب) اسم
مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و
غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شده
را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف)
برا بیٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "
یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار — مصدر اصطلاحی
بهار بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (بدنشین) بجایش گذشت
و این مصدر ترکیبی متعلق بهمان است.
بمعنی نشست درست نشدن در کاری
که غیر از قمار هم مستعمل چنانکه گویند که "بعضی
ما درین کار بدنشین شد" یعنی درست
نه نشست. پس این را مخصوص به قمار کردن
درست نباشد (صائب ره) مثال از
نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا که چشم بد

بقدر نقش باشد۔ رکمین اینجا ہو (اردو)
پانسونکی نشست درست نہ ہونا۔ کسی کام
کی نشست درست نہ ہونا۔

بدنعل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ از صفات ذمیمۂ اسپ باشد مؤلف
عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی کہ رفتار او بد
است و نتیجۂ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو)
وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہ ہو۔ بدپویہ کہہ سکتے ہین

بدن عمارت اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی
ترکیب عمارت مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است و بدن را درینجا بمعنی ترکیب
و طرز گرفتہ اند بر سبیل مجاز۔ و دیگر ہیچ (اردو)
ترکیب عمارت۔ مؤنث۔ طرز عمارت مذکر۔
کہہ سکتے ہین۔

بدنفس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح نون و سکون فا بمعنی بد ذات و
بد سرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (منہ ۵) بدنفس مباش بد
گمان باش ہو و ز بد اندیش در امان باش
ہو (اردو) دیکھو بد اندیش۔ بد ذات۔
بد سرشت۔ بدنفس بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنگار اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات
(۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف و شخصی کہ
سر اطاعت و انقیاد فرو نیارد مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال بہم
نشد و مقصود جہانگیری از معنی اوّل غیر از
(بدخط) نباشد کہ گذشت و برای این معنی
نگار درینجا اسم مصدر یا امر حاضر نگاشتن
است و در معنی دوم نگار بمعنی نقش پس
معنی لفظی این بد نقش و کنایہ از بد خصائل
و بدخو و سرکش و مخالف (اردو) (۱)
دیکھو بدخط (۲) دیکھو بد ذات۔ بدخیم

بدنگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ ۔ بدنظر کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ سے گھورے ۔ صاحب آصفیہ نے (بدنظر دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے ۔

بدنما اصطلاح ۔ بقول بہار و انند و بحر بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) ز من نصیحت اگر نیست خوشنما اما ٭ ببزم غیر تو بس بدنما است پہلونیت ٭ (ولہ ؎) بیجا ست التفات تو با غیر و بدنماست ٭ بر خیرگی مشورو ز طعن بجا بترس ٭ (اردو) بدنما ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ بدزیب ۔ بھونڈا ۔ شکل

بدنمود اصطلاح ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) نمودی گر ز تیرگی بدنمود ٭ شدی گاو تکیہ ز چرخ کبود ٭ (اردو) دیکھو بدنما ۔

بدنمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا از انتقامش نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت مؤلف عرض کند کہ (بدنمود) را در شعر مذکور ماضی مطلق این خیال کردو ورنہ بسند این مصدر رنمی آورد معنی شعر خوب می فہمد ۔ مخفی مبادکہ بدنمودن بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بد ظاہر کردن ہر دو آمدہ کہ نمودن لازم و متعدی ہر دو باشد (اردو) (۱) برا لگنا ۔ بقول آصفیہ ناگوار گزرنا ۔ گران معلوم ہونا ۔ دکن مین اسی کو برا دکھنا کہتے ہین (۲) برا بنانا

بقول آصفیہ۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ہماری رائے میں (بُرا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدنہاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدسرشت۔

(الف) **بدنہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از سعدی شیرازیش کردہ ازان ---

(ب) **بدنہادن بنیاد** پیداست (س ۵) بسی بر نیامد کہ بنیاد خود بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) (الف) کسی چیز کو بُری طرح سے رکھنا۔ ٹیڑھی رکھنا۔ سیدھی نہ رکھنا (ب) بُری بنیاد ڈالنا۔ بُری بنیاد قائم کرنا۔

بدنہ کوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) حصّۂ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کوہ۔ مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعاً مرکب اضافی حیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تصفیہ معنی می کردیم و قیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصّہ۔ مذکر (۲) پہاڑ کا جسم۔ مذکر۔

بدنیّت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بدارادہ و بدباطن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ۔ (اردو) بدنیّت۔ بقول آصفیہ۔ بُرا ارادہ رکھنے والا۔ بدنظر۔

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تندرو را گویند صاحب

جامع گوید که اسپ دونده و تند دَو باشد
خان آرزو در سراج فرماید که بکسر مشهور
است و اگر مشتق است از دَویدن بفتح
باید چنانکه در برهان است و بمجاز بکسر نیز
صحیح است ـ بهار نقل نگارش مؤلف عرض
کند که محققین آخر الذکر که ذکر اشتقاق دویدن
کنند ـ امر حاضرش دانسته اند و بمعنی غور نفرموده اند
بخیال ما مخفف (بَد دو) باشد که یک دال
مهمله حذف شده (بدو) باقی ماند و بفتح
اوّل درست است نه بکسر و اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بد دونده و کنایه از
اسپ تند رو و آنچه بکسر مشهور است (۲)
امر حاضر بددویدن (ظهوری ـ) در معرکهٔ
بدو سواران عیب است ٭ از لاشه
سوار ترکتازی کردن ٭ (ملا طغرا در تعریف
براق ـ) ز رفتار آن آسمانی بدو ٭
بود جاده چون کهکشان راه رو ٭ صاحب
رهنما ذکر این بمعنی دوم کرده (اردو) (۱)
تندرو گھوڑا ـ مذکر (۲) دوڑ ـ دوڑنا کا امر حاضر

بدواز اصطلاح ـ بقول سروری بحوالهٔ تحفه
بدال مهمله بروزن انباز (۱) جای آرام و
نشیمن و قرار باشد و بحوالهٔ شرفنامه گوید که برواز
به رای مهمله و بتواز به تا هر دو بمعنی آرام گاه
و نشیمنهٔ باز است که بعربی متبعه گویند و فرماید
که ببای فارسی هم آمده صاحب برهان بذکر
معنی اوّل گوید که (۲) بال کشودن طیور
را هم گویند و صاحب جامع هم بانش صاحب
ناصری این را مرادف بتواز گوید که بتای
فوقانی گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل
مرادف و مبدّل معنی اوّل بتواز که تای فوقانی
بدال مهمله بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت
و بدواز که ببای فارسی و دال مهمله می آید
مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شود
چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود که مبدل پرواز است که می آید به
تبدیل بای فارسی بموحده و رای مهمله به دال
مهمله چنانکه بار دان و باد وان (اردو)
(۱) دیکھو تواز کے پہلے معنے (۲) پرواز مونث

بدوختن درآمدن | استعمال. در معنی دوختن (۲۱۵۲)
دوخت آمدن و دوخته شدن. لازم دوختن
(ظهوری ۵) عیب است مباد آفت
جیب * چاکی که بدوختن درآید * (اردو)
سیا جانا ..

بدو دست و دهان نگاری کردن | مصادر
بدو دست و دهان نگاه داشتن | اصطلاحی
بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن
حیف است که سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد
که موافق قیاس و معاصرین عجم هم بر زبان
دارند و حقیقت اینست که این اصطلاح
مخصوص بود با جانوران چهار پایه که بر
سبیل مجاز عام شد برای انسانان هم
(اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط
کے ساتھ ۔

بدور انداختن | استعمال. بصاحبان
انند و بهار عجم بذکر ضم دال از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که بمعنی دور انداختن
و دور کردن است موحده مفتوح اول
زائد است و بس (صائب ۵) چون
فلاخن بگرد خویش مگرد * هر که بر دل گران
بدور انداز * (اردو) دور کرنا ۔

بدوره | صاحب سروری بحواله نسخه
وفائی گوید که بفتح با و را و ضم دال مهمله
(۱) خوردنی باشد که در ابزاری گره بسته
باشند صاحب برهان گوید که بروزن
تنوره طعامی را نام است که از جائی زله
کرده در لنگی و رومالی بسته باشند و فرهنگ
که بروزن مسخره هم آمده و باین وزن
(۲) بمعنی حصه و بهره نیز صاحب جامع

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که
گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان
گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت
بدرزه است که گذشت تبدیل یکدیگر
یا تصحیف و بروزن سنجره بی معنی است
و بروزن تنوره درست باشد لیکن بفتح
دال نه بضم و معنی این نیز مانند (دریوزه)
خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه
درویشان کنند۔ خان آرزو در سراج
گوید که بروزن تنوره بمعنی بدرزه و بدرنه
وچون کسی سند نیاورد جرم بخطای شخصی
معیّن نمی توان کرد مگر آنکه گوئیم هر سه صحیح
است مؤلف عرض کند که قول جامع
که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند
نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو
مجرم باشد که اصلا پابند سند نیست و این
لغت را هم صحیح داند و سند نیارد آنچه ناصری
تصحیف گوید غلط است و بروزن تنوره
موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام
را در لنگ یا رومال دوَر کرده می برند
و از جائی بجائی منتقل کنند بزیادت موحده
که افادهٔ معنی معیت کند بدوره نام کردند
ضرورت ندارد که تبدیل (بدرزه) گیریم
که ماخذ این واضح تر است و تعلق با (دریوزه)
هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است
و معنی دوم بر سبیل مجاز است صراحت فرمید
بر (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالا بفتح
دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است
(اردو) دیکهو بدرزه۔

بدوس اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بفتح اوّل وضمّ ثانی لغت فارسی است
بمعنی (۱) محبّت و مهربانی و (۲) امید و
(۳) شمشیر مؤلف عرض کند که از برای
معنی اوّل توانیم که این را بفتح اوّل مخفف

(بدوستی) گیریم و معنی دوم را مجاز دانیم
امّا معنی سوم هیچ تعلّق ازین قیاس و ماخذ
ندارد جز این که اسم جامد دانیم ولیکن مجرّد قول
محقّق بالا بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محقّقین
فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو)
(۱) محبّت ۔ مہربانی ۔ مؤنّث (۲) امید ۔ مؤنّث
(۳) تلوار ۔ مؤنّث ۔

بدوستی استعمال ۔ بقول وارستہ و بحر
یعنی قسم دوستی و فرماید که این قسم در ایران
بسیار شائع (سالک یزدی ے) بدوستی
که ز ما دشمنی نمی آید ۔ تہی ز خود شده چون
شیشه سنگ خارهٔ ما ۔ صاحب آنند گوید
که تخصیص دوستی بیجاست بلکه در غیر نیز
مستعمل چون بجان تو و بجان پای تو وامثال
آن مؤلّف عرض کند که بای قسم است
در اوّل این و دوستی بمعنی حقیقی است
خلاف دشمنی و وارسته بحکم غور ربی حلف را
به دوستی مخصوص کرده است و تخصیص
با ایران هم کرده و ما هیچ تخصیص را پسند
نه کنیم ۔ این استعمال قابل بیان نبود که اقسام
موحّده بجایش مذکور شد دارد و قسم ہے
دوستی کی ۔

بدولت فلان اصطلاح ۔ بقول آنند
و بہار ۔ مثل باقبال فلان مؤلّف عرض کند
که معنی این بوجه فلان و بوسیلهٔ فلان است
و حقیقت اینست که موحّده افادهٔ معنی ذریعه
کند که ذکرش در اقسام موحّده بر معنی سیزدهم
گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی
لفظی این بوسیلهٔ دولت فلان و حالا در استعمال
برای غیر دولت مند هم نهند ۔ بیاء مرقوم چنانکہ
بحق غیر دولت مند هم گویند ۔ "بدولت شما
این مضمون را یافتیم" یعنی بوسیلهٔ معزز شما
۔ مرادف (از دولت فلان) که گذشت ۔

(والہ ہروی ؔ) چرا بدولت دل مرجع زمانہ
بناشم ؎ کہ ہست حادثہ ہا را تمام پشت و
پناہی ؎ (صائب ؔ) ہوا بدولت پیری
مسخر من شد ؎ قد خمیدہ کم از خاتم سلیمان
نیست ؎ (اردو) بدولت۔ دیکھو از دولت

بدون استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح اوّل و ضم ثانی بمعنی بغیر و بجز و
علاوہ مؤلف عرض کند کہ دون لغت
عرب است بقول منتخب بالضم بمعنی زیر
و خلاف و فوق و غیر۔ پس فارسیان بزیادت
موحدۂ مکسور در اوّلش مفرس کردند در
محاورہ بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامچہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار استعمال
این پیش می کند ”بدون جفت وزیرہ و امداد
می استد“ یعنی غیر تائید و امداد چیزے
ایستادہ می شود (اردو) بدون۔ بقول
آصفیہ حرف استثنا بغیر۔ ماسوا۔

(۲۵۱۵) **(۱) بدو نیم** **(۲) بدو نیم زدن** اصطلاح۔ (۱) بقول
بحر۔ دو پارہ و (۲)
بہ تحقیق یا تنصیف کردن و دو پارہ کردن
(انوری ؔ) تیغ کینت نعوذ باللہ
از وی ؎ روح را در بدن زند بدو نیم ؎
مؤلف عرض کند کہ موحدہ دریجا بمعنی
بر یا در باشد کہ ترجمۂ آن در عربی علی و
فی آمدہ (اردو) (۱) دو ٹکڑوں میں۔ دو
حصّوں میں (۲) دو ٹکڑے کرنا۔

(۲۵۱۶) **بدو نیم کردن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بدو نیم زدن کہ گذشت (انوری ؔ)
از معجزہ کہ ماہ کردی بدو نیم ؎ معصومان را
ز آتش قلب چہ بیم ؎ (اردو) دیکھو بدو نیم زدن

بدہ بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح و ہای مختفی خشکہ پلاو را گویند و آن را
بتہ نیز خوانند (حکیم فردوسی ؔ) پرستندہ باشم بآتش کدہ ؎ نسازم خورش

جز بشیر و بده ہ؎ صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت سخت که هرگز بار ندہد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رکوئی سوخته که با چخماق آتش بران زنند صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده نسبت معنی پنجم گوید که قاد چخماق است که پدّه هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غَرَب گویند (منه ؎) این پنج درخت است که می نارد باره ؎ بید و بده و سرو سپیدار و چنار ہ؎ (نزاری قهستانی ؎) ستم تو او فکنده به پیکان بید برگ ہا بر پیکر معاند تو لرزه چون بده ہ؎ و بذکر معنی پنجم گوید که در عراق عجم بَد و پود دارا با هم ترکیب کرده خف را (بدپود) گویند (حکیم فردوسی ؎) همه دیگ کز پود و چوب و بده ہ؎ جهان چون سیه دیگ تاری شده ہ؎ صاحب فدائی گوید که (۶) با هر دو زیر باجی است که با درم ہا بکارگذاران کشور می رسانند (مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدّل بتّه که گذشت دال مهمله به تا بدل شود (چنانکه تتّر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان فرماید که تحقیق آن در بای فارسی بر پدّه می آید و بر پدّه فرماید که درختی که در عربی غَرَب گویند و همدرانجا بحوالهٔ قوسی گوید که ببای تازی و بروایتی پارسی درخت بیداست و فرماید که حقیقت آنست که بدّه و رای بیداست مؤلّف عرض کند که بمعنی اوّل با خان آرزو اتفاق داریم که مبدّل بتّه باشد بمعنی دوم ش که ببای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بدہ گوید کہ اسم فارسی معرب است (پس متحقق شد کہ لغت فارسی زبان است واسم جامد بدینمعنی) و بر معرب ہرچہ می نویسد ما ذکرش بر ارطی کردہ ایم کہ بجایش گذشت و معنی سوم و چہارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را مبدل بدہ دانیم کہ بیای فارسی می آید و بد بدون ہای ہوز ہم بہ معنی چارمش گذشت و نسبت معنی ششم باعتبار فدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بتہ کے دوسرے معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہمر درخت جو بار نہ لائے (۴) بید ۔ مذکر (۵) دیکھو بد کے چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے ۔

بدہضمی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف عرض کند کہ بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) بدہضمی ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ سوء ہضمی اجیرن ۔ گرانی ۔ آن پیچ ۔

بدہ عاقبت نزار اصطلاح ۔ بقول شمس تندرستی و بیغمی مؤلف عرض کند کہ بدہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح ناگاہ و بی اندیشہ آمدن و بقول انند بالفتح و ضم آغاز ہر چیز ناگاہ و ناگاہ آیندہ پس معنی ترکیبی این برای معنی اصطلاحی درست نمی شود و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند پیش نشد و محققین فارسی زبان ازین ساکت مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) تندرستی بیغمی ۔ مؤنث ۔

بدہ قرأت دانستن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و ملحقات برہان کنایہ از شناختن بواجبی ۔ صاحب انند

بذکر معنی بالا گوید کہ دہ نفر بودہ اند کہ قرأت را وضع کردہ اند و عاصم و حمزہ از آنجماعہ اند (ظہوری ؎) ای شیخ ز اہل صحبت میدانم ٭ در ربیع حرام حرمتت می دانم ٭ مصحف خوری و بہر کہ کردی پیمان ٭ رسوات بدہ قرائتت می دانم ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این (۱) واقف بودن بہ دہ اقسام قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجازاً (۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن قرأت مین کامل ہونا (۲) اچھی طرح پر جاننا۔ بخوبی واقف ہونا۔

بدہ کار اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی کہ از معاصرین عجم است بمعنی مقروض مؤلف عرض کند کہ بدہ لغت فارسی است کہ گذشت و کار بمعنی حقیقتش پس معنی لفظی این کسی کہ باج بذمہ او باشد و مجازاً بمعنی قرضدار۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از قرضدار (اردو) مقروض بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ قرض دار۔ وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دین دار۔ مدیون۔ وامدار۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو۔

بدہ ماہی بلورین آبدار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی بدہ انگشت تر و تازہ معشوق صاحب ہفت گوید کہ ای قسم دہ انگشت تر و تازہ معشوق۔ صاحبان مؤید و آنند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ در اول این بای قسم است کہ بجایش گذشت و (دہ ماہی بلورین آبدار) بر سبیل کنایہ دہ انگشتان یار را گفتہ اند بہ تشبیہ بلور و آبداری محققین کہ تعریف این با تر و تازہ کردہ اند دلیل آنست کہ از تعریف تشبیہ بی خبر و ذوق سخن ندارند۔ حق آنست کہ این لطور اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا کہ بای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید کہ

حدّی و انحصاری ندارد و ذکرش بر معنی دوازدہم موحدہ گذشت (دہ ماہی بلورین آبدار) البتہ کنایہ ایست کہ بجای خودش می آید و (ماہی بلورین) ہم (اردو) قسم ہے یار کے انگلیون کی۔

بدہ مرات دانستن مصدر اصطلاحی بقول شمس یعنی بواجبی دانستن مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدہ قرأت دانستن) است کہ گذشت محقق بی تحقیق (قرأت) را (مراٗت) نوشت۔ تسامح اوست و بی خبری از ماخذ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو بدہ قرأت دانستن۔

بدہمہ را بدمیداند مثل۔ صاحب محبوب الامثال بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجی بدسرشت و بدنیت می زنند کہ او ہمہ را مثل خود می داند و این ترجمۂ (المرء یقیس علیٰ نفسہ) باشد (اردو) بقول محبوب الامثال ؎ ساون کے پھوٹے کو ہرا ہرا سوجھتا ہے ؎ دکن مین کہتے ہین ؎ جیسا خود ہو ویسا اورونکو سمجھتا ہے ؎

بدہن افتادن استعمال۔ بقول انند و بہار کنایہ از رسوا شدن و زبان زد مردم گشتن بزبونی و عیب (اشرف ؎ خویش را در نظر خلق نگہدار اشرف کز نظرہا چو فتادی بدہن ہا افتی) و خان آرزو و بحر این را (بدہن ہا افتادن) نوشتہ اند و احتیاط شان نظر بسند اشرف است مؤلف عرض کند کہ (بدہن افتادن) بہتر است از (بدہن ہا افتادن) (اردو) منہ مین پڑنا۔ بقول آصفیہ زبان پر چڑہنا ؎ بچے کے منہ مین بات پڑی اور سب مین پہیلی ؎

بدہن گرفتن استعمال۔ گرفتن چیزی بدہان متعدی یعنی حقیقی بدہن افتادن۔

(۲۵۱۶)

اشارۂ این بر (بدندان فرو کردن) گذشت
(اردو) دانتوں میں پکڑنا۔

بدی بقول ضمیمۂ برہان و مؤید دانند و ہفت (۱) مخفف بادی است یعنی ہمیشہ و جاوید باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۳) بمعنی برج مؤلف عرض کند کہ در محاورۂ فارسی بمعنی اوّل باشی می آید و بودی ہم اگرچہ لفظاً بادی ہم صحیح است ولیکن استعمالش نیافتیم تا بمخففش چہ رسد البتہ (۴) بالضم مخفف (بودی) است کہ واحد مخاطب است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای مصدری بر لفظ بد زیادہ کردہ اند و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب ہفت بر بادی فرماید کہ آنچہ منسوب بہ باد باشد از فلکیات ہمچو برج جوزا و دلو و میزان پس معلوم می شود کہ معاصرین عجم استعمال مخفف این کردہ اند بحذف الف دوم دیگر ہیچ
(اردو) (۱) تو رہے (۲) بَدی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بُرائی۔ بد خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر راس۔ منازل سیارہ۔ سیارہ کا گھر یا مقام آسمانی دائرہ کا بارہواں حصّہ۔ (۴) تو تھا۔

بدیج بقول جہانگیری و برہان و جامع و رشیدی می دانند با اوّل و ثانی مکسور بلیلہ باشد مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ موحّدہ سوم عوض تحتانی گذشتہ است۔ ذکر خواص و طبیعت این ہمہ آنجا کردہ ایم خان آرزو گوید کہ غالباً تصحیف است و ما گوئیم کہ مبدّل (بدبج) باشد کہ موحّدہ بہ تحتانی بدل شود چنانکہ بالبوس و بالیوس
(اردو) دیکھو بدبج۔

بدید بقول انند و غیاث بفتح اوّل و کسر ثانی بمعنی ظاہر مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ موحّدہ

زائد بر لفظ دید زیادہ کردہ اند و دید بمعنی
نظارہ و تماشا اسم مصدر دیدن است
که می آید و معنی لفظی این با تماشا و نظارہ و کنایہ
از ظاہر دیگر ہیچ (اردو) ظاہر۔ بقول آصفیہ
عربی۔ آشکار۔ صریح۔ عیاں۔ روشن۔ واضح
کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہہ
۔ باطن کا نقیض ۔

بدیدن بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن
و (۲) یکسو شدن راہ از راہ و فرماید کہ
لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان با او نیست۔ معاصرین عجم بزبان
ندارند۔ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض
کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید و از
ماخذ (بدید) ہم ہیچ تعلق ندارد صاحبان
بحر و نوادر و موارد کہ محقق مصادر اند
این را ترک کردہ اند جز این نیست کہ (۳)
بر مصدر دیدن موحدہ مکسور زائد است
و بس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستہ
کا جدا ہونا (۳) دیکھنا ۔

(۲۵۸۱) **بدیدن دادن** مصدر اصطلاحی۔ اجازت
مشاہدہ دادن است و مشغول مشاہدہ کردن
(ظہوری ؎) بدیدن دادہ ام از ہر بن مو
دیدۂ دیگر ہا بحکم دولت بیدار در خواب
است خواب امشب ہم (اردو) مشاہدہ
کی اجازت دینا مشاہدہ مین مشغول کرنا ۔

بدی رابدی سہل باشد جزا مثل صاحبان
اگر مردی احسن الی من اسا نغزینہ و
امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
این شعر را بطور مثل موقع عفو بجائی زنند
کہ دشمنی کہ از وگزند رسیدہ باشد بدست
گرفتار باشد و او ہم برای عفو خود این مثل
را زند مقصود ہمین قدر است کہ جزای بدی
بہ بدی سہل است ولیکن مردی آنست کہ

معاوضه بدی به نیکی کنی مرادف (در عفو لذتیست که در انتقام نیست) (اردو) دکن مین کہتے ہین "برائی کا بدلہ بھلائی سے کرلے" بدون سے نیکی بھلی"

بدریسه بقول برہان بروزن حریسه (۱) چرم و چوبی باشد مدور که در گلوی دوک کنند و (۲) تخته میان سوراخی را نیز گویند که بر سر چوب خیمه می گذارند صاحب جامع فرماید که مخفف بادریسه کما مر صاحب ناصری گوید که ہمان بادریسه خیمه. خان آرزو در سراج آورده که مخفف بادریسه

مؤلف عرض کند که غیر از تصرف محاوره نباشد که معنی سوم بادریسه درین لغت نیست و صراحت ماخذ ہم در انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بادریسه کے پہلے اور دوسرے معنے

بدیشان استعمال. بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بایشان صاحب ہفت بذکر معنی اول گوید که (۲) بمعنی بدی ایشان. مؤلف عرض کند که در معنی اول دال مهمله مبدل الف است چنانکه آن و بدان و در معنی دوم باضافت تحتانی مرکب اضافی است و شان مخفف ایشان (اردو) (۱) اِن کو (۲) اون کی برائی.

(الف) **بدیع** بقول بہار. تازه و نو و نام یکی از فرزندان امیر حمزه (محسن تاثیر ع)

چه مه گیتی فروز شب نشینان * بدیع آثار آل لعل خفتان * مؤلف عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب نو پیدا شده و نو پیدا کننده فارسیان این را بمعنی عجیب و نادر استعمال کنند. وگاہے این را با لغات فارسی و عربی بقاعدهٔ فارسی مرکب ہم کنند که در ملحقات می آید چنانکه

(ب) **بدیع آثار** اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارنده و عجیب. سند این از کلام (۲۵۱۶)

محجن بالاگذشت (اردو) الف و ب نادر عجیب غریب۔ ندرت رکھنے والا۔

بدیع بدن استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی تناسب اعضا دارندہ و باعتبار تناسب اعضا کسی کہ عجیب و غریب و نادر و خوب باشد (انوری سہ) مقیم منزل ہفتم مہندسی دیدم ٭ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن ٭ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جثے والا۔ (۲۵۲۰)

بدیع دولت استعمال۔ ازقبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی کہ دولت او عجیب باشد و بسیار و (۲) قلب اضافت دولت بدیع کہ مرکب توصیفی است (انوری سہ) رفیع ہمت آن کرد باستارہ قران ٭ بدیع دولت این گشتہ در زمانہ سمر ٭ (اردو) (۱) نادر دولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔ (۲۵۲۱)

بدیع رقم استعمال۔ بقول بہار در صفات کاتب و قلم مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود کہ در قلمش ندرتی باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کی خوش نویسی مین ندرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر و شمس روح اعظم و ہم او گوید کہ روح اعظم (۱) کنایہ از جبرئیل علیہ السلام و (۲) اشارہ بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و نسبت اصطلاح زیر بحث فرماید کہ (۳) قالب آدم صاحب برہان در ملحقات خود این را (بدیع صنیع) نوشتہ ذکر ہر دو معنی بالا کند و صاحب مؤید بذکر این نسبت معنی سوم

برآدم قناعت کردہ و صاحب انند تشفق
با برہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادر است
وکنایہ از ہر سہ معنی بالاحیف است کہ سند
استعمال پیش شد کہ تصفیۂ این اختلاف میکردیم
مشتاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار مقرب
فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو
خدا ے تعالی کی طرف سے رسولون پر احکام
پہنچایا کرتے تھے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم۔ مذکر (۳) قالب انسانی بدن
انسانی۔ انسان کا جسم۔ مذکر۔

بدیمن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالفتح وضم تحتانی وسکون میم شوم
و نامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدیمن کہہ سکتے ہین
یعنی نامبارک۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے
منحوس پر فرمایا ہے۔ بدبخت۔ بدنصیب
شوم۔ بدطالع۔

بدین استعمال۔ بقول انند وغیاث وشمس
بالفتح وکسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند
کہ حرج نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ
چنانکہ بآن و بدان (اردو) اس سے۔

بدین تخت روان اصطلاح۔ بقول مؤلف
بحوالۂ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نعش فلک
صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و
تخت سلیمان علیہ السلام و آسیب و چہار
ستارۂ نعش می آید پس در ینجا بترکیب کلمۂ
بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن حرج
نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت
کتابی بعوض آنکہ اصطلاح تخت روان را
گیرد نقل لفظ (بدین) ہم با او کرد مجموعۂ آن را
در ردیف موحدہ جا داد و صاحب شمس

نقلش بر داشت و در نسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست که تشبیهه
تخت را برای آسمان ثابت می کند ما بدان گذاشتیم
در ینجا همین قدر کافی است که کلمهٔ بدین
درین اصطلاح تحریف است و بس (اردو)
دیکھو تخت روان - مذکر -

بدینسان استعمال - بمعنی باین طرز و باین (۲۲۵۲)
صورت است که سان بقول برهان بمعنی طرز
و روش می آید (ظهوری ۵) در آب زندهٔ
بدینسان باد در صبحم عجیب نیست که گاهی
به آه شام برآیم (اردو) اس طرح - اس
طور سے - اس طریقہ سے -

بدین سبزه زار اصطلاح - صاحب مؤید
گوید که (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید که در قنیه (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بر معنی اول قانع
مؤلف عرض کند که (سبزه زار) بمعنی مردم فاسق
و بد اصل می آید و همدر انجا صراحت ماخذ
کنیم در ینجا برای هر دو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا ببینیم که لفظ بدین بچه ضرورت زیاده
شده است بخیال ما ضرورت ندارد که لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم - فلک را نظر
به رنگش سبز طاق گویند و این کنایه باشد و
اگر استعارهٔ سبزه زار هم گویند عیبی ندارد
و لیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبز طاق (۲) دیکھو سبزه زار -

بدین گاو اصطلاح - بقول شمس اشارت
به گاو زمین است مخفی مبادکه (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایه از قوتی است که خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کرده است و (۲)
گاوی است که زمین بر پشت اوست مؤلف
عرض کند که معنی دوم مبنی بر عقائد هنود و اهل
فارس است که گویند بر آب زیر زمین ماهی
است و بر پشت ماهی گاوی و بر یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا بر شاخ دوم گیرد زلزلہ در زمین پیدا شود پس ہر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن محتاج سند است مجرد قول صاحب شمس کافی نیست و بخیال ما کلمۂ بدین درین اصطلاح داخل کردن غلط باشد جا دارد کہ گاو یا این گاو را استعارہ گیریم از گاو زمین۔ (اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت۔ مؤنث۔ (۲) گاو زمین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عقائد اہل ہنود اور فارس مین وہ گاے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی ہے۔ عوام مین مشہور ہے کہ اس گاے کے دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہون کے بوجھ سے زمین بھاری ہوجاتی ہے تو گاے تھک کر ایک سینگ سے دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے (صحفی ۵) جب تیغ خوش غلاف کل انکی اُگل پڑی ہا گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی ہا

بدیوار ہا کار گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار نصب کردن در دیوار ہا چنانکہ ''بدیوار ہا کار میگذارند'' مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو) دیوارون مین نصب کرنا۔

(۲۵۲۳) بدیوان بردن | استعمال کسی را حاضر کردن و بردن بدیوان شاہی (ظہوری ۵) برسم دادخواہی می برد بحنیم بدیوانی ہا کہ از بیداد در کام و زبان فریادی نیست ہا (اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا بھیجنا۔

بدیہ | بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اول بر وزن تنبیہ (۱) بمعنی آرزومندی۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کردہ کہ توبیہ را بدیہ نوشت و واو را دال پنداشت مؤلف عرض کند کہ اگر توبیہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ خلاف

قیاس نیست چنانکہ بیو و بید پس این را بدل بویہ توان گرفت و اتفاق ہر چہار محققین بالا بالفظ و معنی سیما قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است کافی است و جا دارد کہ این مفرس لغت عربی بداۃ باشد کہ بمعنی رای است (از کتب لغات عرب) پس فارسیان بہ تبدیل الف بالتحتانی بر سبیل امالہ تصرف در لفظ کردند و معنی رای را بہ آرزومندی بدل ساختند چنانکہ ارمغان و یرمغان و اغلب کہ مفرس باشد از لغت عرب بدا کہ بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اول است فارسیان بہ تبدیل الف بہ تحتانی ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ بدیہ کردند و بمعنی آرزومندی مستعمل شد (فالاول اقوی من الثانی) باقی حال خیال صاحب ناصری غلط است و اعتراض بر برہان درست نیست (اردو) آرزومندی۔ مؤنث۔

(۲) بدیہ۔ بقول صاحب مجمع الصنائع۔ صنعتی است در کلام کہ منشی یا شاعر کلام را بی رویت و تفکر انشا نماید و شاعر را بہ بدیہ گفتن بیازمایند و این فن نزد ہمہ کس اعتبار تمام دارد و ہمین را ارتجال ہم نامند مؤلف عرض کند کہ (فی البدیہ گفتن) معروف است (اردو) فی البدیہ۔ برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا۔

بدہی ہمسایہ را ہمسایہ داند مثل۔ صاحب احسن بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت ہمسایۂ بد می زنند مقصود اینست کہ از حال ہمسایۂ بد ہمسایہ واقف باشد نہ غیرش۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "پچھواڑے کی مصیبت ہم سے پوچھو" اس کا استعمال اوس موقع پر ہوتا ہے جب کہ بُرے ہمسایہ کی

ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(الف) **بدیهه** بالفتح اول وکسر دال مهمله وتحتانی ساکن وفتح های هوّز اول وفوقانی آخر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشه گفتن وسخن بی اندیشه فارسیان استعمال این بترکیب خود کنند و های مذکوره را بقاعدهٔ خود به تلفظ های هوز چنانکه ------

(ب) **بدیهه در آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از ناگاه چار چشم شدن بیکدیگر (۲۵۲۲)
آمدن۔ چنانکه ظهوری گوید (؎) زجور چند بشاطگی رود زاهد ؛ اگر بدیهه در آید نظر نگر دانم ؛ (اردو) (الف) بدیہہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بلا تامل۔ بے سوچے۔ برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا۔ اچانک آجانا۔ دفعتہً مقابل ہونا۔ اچانک چار چشم ہونا۔ امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچانچک۔ (امیر ؎) جیسے بجلی کے چمکنے سے کسی کی سُدھ جائے ؛ بیخودی آئے اچانک ترے آجانے میں ؛

موحده با ذال معجمه

بذخیره نهادن مصدر اصطلاحی جمع کردن چیزی است (انوری ؎) گر همت دل زمن جهان برنهدی ؛ طبعم بذخیره گنج گوهر بنهدی ؛ مؤلف عرض کند که ذخیره بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچه نگاه داشته شود وبفارسی آن را گنجی گویند (اردو) ذخیره کرنا بقول (۲۵۹۵)
آصفیہ ڈھیر لگانا۔ جمع کرنا۔ گودام بھرنا۔ آیندہ کی آسایش کے لئے سامان کرنا۔

بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینه وتیغ وامثال آن دور کردن مؤلف عرض کند که زدائیدن بکسر اول به زای هوّز مصدر یست بمعنی صاف کردن د

پاکیزه ساختن عموماً چنانکه دل را از غم و اندوه و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش می آید و صراحت مآخذ هم همه را انجا کنیم دریجا همین قدر کافی است که موحده مکسور در اولش زائد است و محقق بی تحقیق زای هوز را ذال معجمه نوشت و غور بر مآخذ نکرد (اردو) دیکهو زدائیدن ۔

بذرگر اصطلاح ۔ بقول بحر و هفت و مؤید بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند بدنبالش پوید که درین لغت رای مهمله دوم و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی که ازین تحقیق آگاه نیند بذال معجمه بجای رای مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست صاحب مؤید فرماید که به رای مهمله دوم و زای معجمه سوم خواندن غلط است زیراچه بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند که بذر به موحده اول و ذال معجمه دوم و رای مهمله سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن و تخمی که از و غله حاصل شود مانند برنج و گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و بزر بقولش به زای هوز دوم و رای مهمله سوم بالفتح تخمی که از و تره و توابل حاصل شود و ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد که این را به رای مهمله دوم صحیح دانست معاصرین عجم هم به ذال معجمه دوم می خوانند و این مرکب است با کلمه گر که افاده معنی فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال آن بمعنی سازنده کوزه و کاسه معلوم می شود که صاحب غیاث نظر به برزیگر گماشت که به رای مهمله و زای هوز سوم بمعنی کشاورز می آید و دانست که این مخفف همان برزیگر باشد و دخل در محاوره کرد و ندانست

که (برزیگر) که می آید هم بدل بعض (برزیگر
به زای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است
که مرکّب از (بزر) عربی و کلمه گر است و
آنچه (برزه به رای مهمله دوم و زای هوّز
سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است
که فارسیان از لغت عربی (بزر) که به زای
هوّز دوم بالا گذشت به قاعده قلب بعض
وضع کرده اند (اردو) کسان دیکھو اِسے

بذرین | بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده
ایست در بلخ و (۲) نام مبارز ایرانی
مؤلّف عرض کند که (برزین) به رای مهمله
دوم و زای هوّز سوم بمعنی آتش و نام
یکی از ائمه دین ابراهیم زردشت که آتشکده
ساخت و آن را آذر برزین نام است
و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید)
پس محقّق بی تحقیق رای مهمله دوم را
ذال معجمه و زای هوّز را رای مهمله کرد و معنی اوّل
و دوم گرفت دیگر هیچ (اردو) دیکھو برزین

بذل | بقول بهار بالفتح چیزی بر دادن و در باختن و فرماید که با لفظ کردن مستعمل مؤلّف
عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و با لغات فارسی
بترکیب فارسی مرکّب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار بر قلّت تلاش اوست ۔
(اردو) عطا ۔ بقول آصفیه عربی ۔ اسم مؤنّث ۔ انعام ۔ بخشش ۔ سخاوت ۔ فیض ۔ دینا ۔ آتش
؎) عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھوں ہیں گناہ ۔ یہ عطا ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی ہے

بذل سیمین | اصطلاح ۔ بقول ضمیمه برهان
و بحر و مؤیّد بخشش و بخشندگی بسیار مؤلّف عرض
کند که مرکّب توصیفی است یا و نون نسبت
در آخرش و معنی لفظی این داد و دهشی که منسوب
بسیم است یعنی عطائی که از سکّه نقره بود
و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش مؤنّث

بذل کردن استعمال. صاحب آصفی
بذل نمودن ذکر هردو کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که بمعنی عطا کردن و صرف
کردن است (سعدی ۵) چو بذل تو کردم
جوانی خویش ٭ بهنگام پیری مرانم ز پیش
٭ (نصیر همدانی. نثر) مهما امکن در شرح
آن بذل جهد باید نمود" (اردو) عطا کرنا
بخشش کرنا. صرف کرنا۔

بذله بقول برهان و جامع بروزن طبله (۱) سخن مرغوب دلکش باشد و (۲) خواندن
شعر به آهنگ. صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع. صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت
معنی دوم گوید که شعری را گویند که به آهنگ خوانده شود خان آرزو در سراج نسبت
معنی اول گوید که سخن نیکو و لطیفه و بذکر معنی دوم فرماید که شهرت بمعنی اول است صاحب
انند بذکر هردو معنی فرماید که لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالهٔ مؤید و مدار گوید
که بالضم و بالکسر است و بحوالهٔ خیابان نوشته که عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی
داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آورده گوید که بالکسر والضم در عربی جامه که
بسیار بکار برند و هرچه بسیار بکار داشته شود و جامه که ناپاک باشد و در فارسی لطیفه و سخن
مرغوب و دلکش و خواندن شعر بهار گوید که در منتخب اللغت (که لغت عربست) بمعنی اول مذکور
مؤلف عرض کند که ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است که فارسیان بر لغت عربی
بذل های نسبت زیاده کرده مفرس کرده اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایه از سخن
مرغوب و لطیف که آن را هم کمتر از عطای مصنف یا خواننده ندانند و شعری که به آهنگ
خوانده شود آن را هم عطائی دانند (انوری ۵) گه طعنه از ین که رکابش دراز گشت کوته

بذلہ از ان کہ عنانش فرو گذار ٭ (اردو) (۱) لطیفہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چٹکلا۔ لطف آمیز بات۔ بذلہ۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات۔ دلچسپ بات۔ (۲) خوش الحانی سے پڑھا ہوا شعر۔ مذکر۔

(الف) بذلہ باز
(ب) بذلہ سنج
(ج) بذلہ گوی

اصطلاح۔ بقول انند ہر سہ مرادف یکدیگر بمعنی ظریف و خوش صحبت را گویند۔ بہار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی مصادر (بذلہ سنجیدن) و (بذلہ گفتن) ر دہ از معنی ساکت و سندش از ملا طاہر وحید کہ برای (ج) می آید مؤلف عرض کند کہ ہر سہ اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بر زبان دارند و (الف) خلاف قیاس نیست مگر سند استعمالش از نظر ما نگذشت مشتاق سند باشیم۔ تحتانی آخرہ در (ج) زائد است وبس۔ ملا وحید
ع) بیا پیش ای شاعر بذلہ گوی ٭ کہ از تست ہنگامہ را آبروی ٭ (اردو) بذلہ سنج۔ بذلہ گو۔ بقول آصفیہ۔ لطیفہ گو۔ چٹکلے کہنے والا۔ خوش طبع۔

(۲۵۲۶) بذوق چیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری
ع) بذوق خاکساری ہا ظہوری می رسی وقتی ٭ کہ شوخی را غبار چہرہ بر آستین باشد ٭ (اردو) ذوق حاصل کرنا۔

بذہ | بقول صاحب ضمیمۂ برہان و شمس با ذال نقطہ دار گوی ساختہ صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ بذر بمعنی بالا فرماید کہ در عربی بالفتح و تشدید بمعنی بل۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا التحقیق معنی چنانکہ باید نمی کند و ظاہر نمی شود کہ

ازگوی ساختہ چہ مراد است اگر گو را بفتح اول گیریم ظاہر امغاک مصنوعی است واگر بالضم گیریم گوئی کہ با چوگان زنند ولیکن صفت (ساختہ) تقاضای معنی اول کند حیف است کہ محققین کہ با اجمال بیان اعراب لفظ را ہم ترک می کنند ومعاصرین عجم برزبان ندارند وسند استعمال پیش نش مخفی مباد کہ در نسخہ قلمی مؤید ہمین لغت را بہمین معنی بدال مہملہ آوردہ وبدہ بہ دال مہملہ ہمان خشکہ پلاو وغیر ذلک کہ گذشت وجا دارد کہ اصل این (پدہ ببای فارسی) بود کہ در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی جای ومقام است فارسیان ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ بای فارسی را بموحدہ بدل کردہ باشند چنانکہ تپ وتب ودال مہملہ را بہ معجمہ چنانکہ آدر وآذر واین مفرس را بمعنی مغاک مصنوعی استعمال کردہ باشند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال این ہمہ تاویلات از برای آن پسندیدیم کہ صاحب مؤید فضیلتی دارد ومحقق معروفست ونظر بتائید فضلا ضرورت ببیان حلیہ لفظ واعرابش ندارد (اردو) مصنوعی مغاک کھودا ہوا گڑھا ۔ غار ۔ مذکر ۔

بذیون بقول سروری وجہانگیری وبرہان وناصری وجامع بذال معجمہ بوزن مقرون بمعنی قماشہای نفیس (فرہنگ منظومہ ۵) برزو بالا بود بلند وبرین ہا ہست بذیون قماشہای گزین ہ صاحب رشیدی گوید کہ لغت عربست وصاحب قاموس بکسر با آوردہ وخان آرزو در سراج متفق با رشیدی گوید کہ احتمال تعریب دارد وصاحب مؤید ہم این را بذیل لغات فارسی جا دادہ مؤلف عرض کند کہ بعض محققین بالا از تعریف این استعمال جمع کردہ اند یعنی قماشہا واین مبنی بر شعر فرہنگ منظومہ است وحقیقت

انیست که اسم جنس مقصود است یعنی قماشی که از ابریشم است و به تحقیق ما مفرّس است
زیرا که صاحب قاموس همین لغت را به زای هوّز بر وزن عصفور بالضم وجرد حل
بالکسر بمعنی قماش ابریشم آورده و بقول منتهی الارب و محیط المحیط به زای معجمه دیبا پس خز بنا
نیست که فارسیان به تبدیل زای هوّز به ذال معجمه این را استعمال کردند و این تصرف
عربان عجم باشد و بس بعض محققین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این
کلیه را بیان کرده اند که هر لغت که اوّل آن ذال معجمه بود فارسی نیست و هر لغت که حرف
ثانی آن ذال معجمه بود غیر از بذله و بذیون و پذیرفتن و پذیره و گذاشتن و گذارد
فارسی نباشد (انتهی) بخیال ما ایشان هم بذیون را فارسی دانسته اند ازینجاست
که از کلیه آخر الذکر مستثنی کرده اند ولیکن کار از تحقیق ماخذ نگرفته اند حاصل انیست
که این را مفرّس دانیم بوجه تصرّف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدهد ازینکه فعل عجمیان
نیست بلکه عربان ایران است ورنه ضرورت نداشت که زای هوّز را بذال معجمه
بدل کنند تا آنکه خیال تعریب دارند غلط باشد که عکس آن تفریس است (اردو)
دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو فارسیون نے بذیون کہا ہے ۔ مذکر

بذیه صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آورده فرماید که بمعنی زن بد زبان است
وگوید که بفتح اوّل وکسر دوم بذال منقوطه موکمون و به تشدید یا لغت عرب است که
فارسیان هم استعمالش کرده اند مؤلّف عرض کند که نه چنان باشد بلکه فارسیان به تخفیف
تحتانی و بزیادت های هوّز زائده در آخر این را مفرّس کرده اند یا اینکه بذیّه را که مؤنث

بدتی است بہ تخفیف استعمال کردند اندرین صورت ہم تفریس باشد مشتاق سند استعمال باشیم کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔
(اردو) بد زبان عورت۔ مؤنث۔

موحدہ بہ رای مہملہ

بر بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بفتح با (۱) بمعنی سینہ و بقول جامع سینہ و پستان (قطران تبریزی ؎) نگہ کن روی آن دلبر چو نقش لعبت بربر × دو گلنارش بہ بین پر بار و دو نارش نگر بر بر × خان آرزو در سراج گوید کہ این قریب بمعنی کنار است و فرماید کہ در اصل بمعنی سینہ است و ازین مرکب است (برساہم) کہ مرضی است معروف و بمعنی آغوش و کنار مجاز این بہار گوید کہ کلمۂ بر بمعنی اسمی و حرفی ہر دو آمدہ و صراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند کہ این حرفی است بمعنی علی کہ بر معنی دوم می آید و فارسیان بمجاز آن را بمعنی سینہ استعمال کردند کہ بالای حصہ اعظم جسم است و خان آرزو درست گوید کہ معنی سوم این یعنی آغوش و کنار مجاز این (اردو) سینہ۔ مذکر۔ دیکھو اسپا۔ صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سینہ۔ پستان۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو میں ان معنون میں مستعمل نہین ہے غالباً آپکا تسامح ہے۔ یا ہماری معلومات کی کمی۔
(۲) بر۔ بفتح با بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بمعنی بالا کہ زبر نیز گویند (کمال اسمعیل ؎) ہر کہ منظور تو شد ہمچو ستارہ ز شرف × جایگاہش بر این طارم

نه منظر باد ؎ خان آرزو در سراج گوید که حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکه گویند " بر بام رفت " یعنی بالای بام مؤلف عرض کند که استعمال حرف بر بمعنی فوق و علی مسلم (اردو) اوپر۔ پر (بلندی۔ مؤنث)۔ دیکھو با شجر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ بَر۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ اوپر۔ بالا۔ بلند۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳) بَر۔ بقول جامع بفتح اوّل بمعنی بلندی (انوری ؎) شرح آن دیگران ہمی ہم ؎ کہ فرود است در بر از خورشید ؎ (اردو) بلندی مؤنث۔

(۴) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح با بمعنی کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ؎) شرف بلطف ہمی پرورد ترا در ملک ؎ ہنر بناز ہمی پرورد ترا در بر ؎ (امیر خسرو ؎) نازک تر است آن بدن از برگ گل بسی ؎ عیشی است گر برہنہ کشد در برش کسی ؎ (حکیم فرخی ؎) نخست روز کہ دریا ترا بدید بدید ؎ کہ پیش فضل تو چون ناقص است و چون ابتر ؎ بمال با تو نتاند شد ار بخواہد جفت ؎ بقدر با تو نیارد زد ار بخواہد بر ؎ مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر بمعنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) بَر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن ؎) یون جلد جاے رات گزر اے فلک دریغ ؎ بَر سے جدا ہو رشک قمر اے فلک دریغ ؎

(۵) بر ـ بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح بامعنی پہنای ہرچیز (انوری ع) بر و بالای قصر جاه او را ؎ نه بپاید بسالی مرغ وہام ؎ مؤلف عرض کند که بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کرده جا دارد که فارسیان استعمال این کرده باشند وجا دارد که درین شعر (بر و بالا) بمعنی کنار وقد باشد وکنایه از بلندی وپہنائی که از قد بلندی مراد است و از کنار وآغوش عرض مقصود اندرین صورت این را متعلق به معنی چہارم کنیم و (بر و بالا) را درین شعر استعاره دانیم وجا دارد که بر در کلام انوری مرادف بالا باشد واز (بر و بالا) به تکرار لفظ معنی بلندی گیریم بای حال این لغت فارسی نیست بمعنی پہنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم که مفرس گوئیم (اردو) بر ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ عرض ـ پہنا ـ چوڑائی ـ مؤلف عرض کرتا ہے که ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا ـ غالبًا صاحب آصفیه کا تسامح ہے ـ

(۶) بر ـ بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح بامعنی نفع وفائده (سعدی ع) برنخورد از خود واز عمر خویش ؎ ہر که مرا از تو جدا می کند ؎ وفرماید که اصل این ہمان ثمر است چنانکه ؎ از عمر خود برخوردار باشد ؎ یعنی ثمر زندگانی خود را دریابد خان آرزو در سراج گوید که مجاز است مؤلف عرض کند که مجاز معنی ہفتم باشد (اردو) نفع ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ سود ـ فائده ـ منافع ـ منفعت ـ نتیجه ـ ثمره ـ

(۷) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع بفتح بامعنی ثمر (انوری ے) آمد نظام شاخش وصد رشہید برگ ہٗ و ان شاخ و برگ را تو خداوند بار و بر ہٗ (فرخی ے) در از تر زغم ستمند سوختہ دل ہٗ کشیدہ تر زغم دردمند خستہ جگر ہٗ چو چشم شوخ ہمہ چشمہای او بی آب ہٗ چو قول سفلہ ہمہ کشتہای او بی بر ہٗ خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہرا این مخفف بار است مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر لفظ بار کردہ ایم وہمدرانجا عرض کردہ ایم کہ بار فرید علیہ بر است ودرینجا ہمین قدر کافیست کہ مجاز معنی دوم یعنی چیزی کہ بالای درخت پیدا می شود آنرا بر گفتند (اردو) دیکھو بار کے دسوین معنی۔ صاحب آصفیہ نے بر کو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پھل۔ بار درخت۔

(۸) بر۔ بقول سروری وجامع بفتح بامعنی برندہ (انوری ے) شمس اسلام فلک مرتبہ برہان الدین ہٗ آنکہ مولانش بود شمس و فلک فرمان بر ہٗ مؤلف عرض کند کہ بی خبری زبان دانان از قواعد فارسی بر آنکاہی زبان است کہ این بمعنی فاعلی ذہنند ونمی دانند کہ بدون ترکیب با اسمی این معنی پیدا نمی شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی غور نفرمودند (اردو) لیجانے والا۔

(۹) بر۔ بقول سروری و برہان وجامع بفتح بامعنی ببر (انوری ے) بر سمرقند اگر بگذری ای باد سحر ہٗ خبر از اہل خراسان ببر خاقان بر ہٗ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی فرمایند کہ امر حاضر مصدر بردن است کہ بجای خودش می آید (اردو) لیجا۔

(۱۰) بر - بقول سروری بفتح بامعنی استقلال مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم کہ سکوت صاحبان ناصری وجامع کہ ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال - دیکھو استقامت -

(۱۱) بر - بقول سروری وجہانگیری وبرہان وجامع وسراج بفتح اوّل بمعنی یاد وحفظ (خاقانی ۵) پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار ؛ تا نسخۂ مناسک حج کرد از برش ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی آزبر است نہ بر اما بیر بہ تحتانی دوم ودیرہم بہ تحتانی دوم بمعنی حفظ و یاد آمدہ - خان آرزو در سراج گوید کہ این ماخوذ است از معنی اوّل چراکہ از بر کردن بمعنی یاد کردن از سینہ تعلق دارد یعنی چیزی را مملوک سینہ گردانیدن چنانکہ گویند کہ " علم در سینہ باشد نہ در سفینہ " مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سندی کہ پیش کردہ بر بمعنی حفظ ثابت نمی شود واز مصدر (برکردن) کہ می آید انشاء اللہ تصدیق این معنی می شود وبراعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مجاز معنی اوّل یعنی چیزی کہ در سینہ باشد واشارۂ این بر از بر ہم کردہ ایم وبیر را کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ بت وبیت و ویر متبدلش کہ موحدہ بہ واو بدل شود چنانکہ آب وآو (اردو) دیکھو آزبر - صاحب آصفیہ نے بر بہ فرمایا ہے کہ فارسی - اسم مذکر - یاد - حافظہ - مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح فرمایا ہے اردو مین یہ فارسی لفظ ان معنون مین مستعمل نہین ہے -

(۱۴۲) بر ۔ بقول سروری و برہان و جامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی ؎) زخسار عید رانگر از برقع زرش ٭ کز دست شاہ جامۂ عیدیست در برش ٭ (انوری ؎) تو بادی کہ جز با تو نیکو نیاید ٭ قبای بقا در بر آفرینش ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدن ۔ صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تن ۔ بدن ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو مین سنا نہین گیا ۔

(۱۴۳) بر ۔ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی ؎) دیریست تا سپیدۂ محشر ہمی دمید ٭ ای زندہ زادگان سر ازین خاک بر کنید ٭ مؤلف عرض کند کہ در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالا کردن و بلند کردن و از سند حکیم سنائی ہمین معنی پیدا می شود پس بوثیقۂ این مصدر بَر را بمعنی بیرون گرفتن زائد از ضرورت است محقق زبان دان از نزاکت کار نگرفت اگرچہ باعتبار این معنی را تسلیم توانیم کرد و بَر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن حقیقت ہمین قدر است کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) بر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ باہر ۔ بیرون ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بَر بمعنی بیرون کسی اہل زبان سے نہین سنا ۔ صاحب آصفیہ نے غالباً تسامح فرمایا ہے ۔

(۱۴۴) بر ۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامّل است مؤلف عرض کند

باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان گیریم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت۔ مؤنث۔

(۱۵) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح بمعنی طرف و جانب چنانکہ گویند ''از راہ یک بر شو'' یعنی یک طرف شو۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی چہارم (اردو) طرف۔ دیکھو بار کے ستر ہوین معنے۔

(۱۶) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک۔ سند این بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ ''بر من چنین است'' یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلق از معنی اوّل است یعنی سینہ (انوری ؎) بر در رنگ رکاب تو بید رنگ زمین ٭ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا ٭ (ولہ ؎) توئی کہ سایۂ عدلت چنان بسیط شدہ ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ نزدیک۔ قایم ۔۔

(۱۷) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ از معاصرین عجم نشنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصری و جامع تعجب خیز است (اردو) مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبت کرنے والا شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفف برگ۔ (کمال اسمعیل ۵) ہر کہ چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق ؛ چون گل از آرزوی دیدن او صد بر شد ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و جا دارد کہ مجاز بمعنی ہفتم گیریم کہ اصلش معنی دوم است کہ برگ ہم ہمچون ثمر بالای درخت است چنانکہ فارسیان بار را ہم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفتہ اند (اردو) برگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پتّا۔ پات۔ ورق۔

(۱۹) بر۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و سراج بمعنی در خانہ و سرا است۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تأمل است و صاحب ناصری گوید کہ برہان ندارد مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتماد محققین بالا کہ بعض شان از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مدخل۔ پھاٹک۔ در۔ باب۔

(۲۰) بر۔ بقول برہان و جامع بمعنی زمین خشک بی آب و علف و بیابان۔ صاحب ناصری گوید کہ بَرّ بہ تشدید رای مہملہ مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن براری و بہ تخفیف ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ مفرس باشد کہ فارسیان لغت مشدد را بہ تخفیف خواندہ اند (اردو) خشک زمین مؤنث۔ جنگل۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے بَرّ کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ خشک زمین۔ جنگل۔ بیابان۔ خشکی۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالبًا آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو مین مفرس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتہ اور مشدد کا استعمال نہین ہے ۔

(۲۱) بر ۔ بقول برہان ۔ نام درختی در ہند ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در ہندوستان می روید واز شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بزمین رسیدہ فرو می رود واز ان بیخ تنۂ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخہا بمنزلۂ ستون می شود (آزاد بلگرامی سہ) چو ریشۂ بر در نیم راہ واماندہ ✤ فسرد دشمن او در ترقی معکوس ✤ (مرشد قلیخان مخمور سہ) چو درختی کہ ز ہر شاخ دہد ریشہ بخاک ✤ در سجود تو ز ہر عضو زمین گیر شدم ✤ مؤلف عرض کند کہ بڑ بموحدہ و رای ہندی بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا بکار برند وچون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی را بہ رای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ ۔ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک مالوہ برگد گویند وبعربی ذات الذوائب وبفارسی درخت ریشا وبہندی بڑ و باسر و در سنسکرت مری وآن درختی است ہندی ۔ بسیار کلان ۔ گرم وتر نزد بعضی سرد در اول ودوم وخشک در آخر آن شیر او سرد وخشک در سوم گران وحابس شکم ودافع فساد باد وبلغم وصفرا ونافع دامیل وشور وتپ و حرارت وتشنگی وبیہوشی وزخمہا وریشہا را نافع ومنافع بسیار دارد (الخ) ۔

(اردو) بڑ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ برگد ۔ ایک قسم کا پیپل کی مانند بڑے سایہ اور پھیلاو کا درخت ہے جسمین داڑہی کی طرح نیچے جڑین سی لٹکتی رہتی ہین

(۲۲) بر - بقول برہان پرندہ را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین زباندان ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم باشد وبس کہ پرندہ راکہ بالاترمی باشد - بر گفتہ باشند حیف است کہ صراحت فرید نکرد از پرندہ مذکور وطرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ کو فارسیون نے بر کہا ہے - مذکر -

(۲۳) بر - بقول بہار بمعنی دَر وبالعکس وبحوالۂ مرزا جلالای طباطبا نوشتہ کہ دَر وبَر درموارد استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون این شور وغوغا بر سرم ؛ در حریم غنچہ چون لالہ سودا بر سرم ؛ (میر رضی ارتیمانی ؎) سر ببالین چون نہد آن را کہ دردی در دل است ؛ خواب شیرین چون کند آن را کہ شوری بر سر است ؛ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی ؛ بادۂ ناب بر کف شور شراب بر سرم ؛ مؤلف عرض کند کہ درست می گوید ہمین است محاورہ (اردو) مین - دیکھو اندر -

(۲۴) بر - بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک کہ عدد اول است مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید وصاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است تصدیق این می کند - نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت - (اردو) ایک - عدد واحد - مذکر -

(۲۵) بر - بالفتح بقول انند مثل بای موحدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بر دوش)

(و زمین بر زمین) (خواجہ نظامی ے) غلامان گل چہرہ و دلربای * کمر بر کمر گرد تختش بہ پای * زمین بر زمین تا باقصای روم * بجوشید دریا برزید بوم * و فرماید کہ اگر محمول بر معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواہد بود چنانکہ درین بیت شیخ شیراز (ے) آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز * پوست بر پوست بود ہمچو پیاز * وہمچنین (ا ے) بر تست پاس خاطر بیچارگان وشکر * بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا * و گوید کہ چون بر عوض مقدمۂ چیزی اخذ یا ترک کردہ شود می گویند کہ '' بر فلان چیز گرفت یا ترک کرد '' مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت کہ '' فلانی نوکری گذاشت بر دشنام '' و درینصورت مدخول لفظ بر سبب ما تقدم باشد وہم او گوید کہ ازین قبیل است درین بیت خواجہ نظامی (ے) جہان آن کسی راست کو دشمن دہد * پی مرد نگذاشت بر ہیچ مرد * ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند کہ در ہمہ اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلا نباشد واین ہمہ اسناد متعلق بمعنی دوم است کہ گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے ۔

(۲۶) بر ۔ بالفتح بقول بہار بمعنی الی چنانکہ نظامی گوید (ے) سکندر بتاریکی آرد شتاب * کہ رہ روشنی خضر یابد بر آب * مؤلف عرض کند کہ درین شعر ہم بر بمعنی علی است نہ الی فتامل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے ۔

(۲۷) بر ۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکہ (ع) ای تازہ تر از برگ گل و تازہ بہ بر بر * و فرماید کہ تقدم بای ابجد براین ردیف از شرائط بلغاست

خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که بدون تقدّم موحّده ہم زیادت بر را در کلام فارسیان یافته ایم و در بعض مصادر ہم که در محاورۀ فارسیان مستعمل است چنانکه انگیختن و برانگیختن و آہیختن و برآہیختن وغیر ذلک (اردو) بر فارسی میں زائد بھی آتا ہے ۔

(۲۸) بر ۔ بالفتح بمعنی روشن که مصدر (برکردن) بمعنی روشن کردن ازہمین معنی متعلّق است که می آید خان آرزو بذیل بر ذکر این مصدر کرده گوید که ظاہر در (برکردن) بمعنی روشن کردن متعلّق بمعنی دوم است مؤلّف عرض کند که درست گوید (اردو) روشن دیکھو ابرخیده ۔

برآب آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری (در ضمیمه) و بقول صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و مؤید و سراج (۱) کنایه از ظاہر و فاش شدن (امیرخسرو ؎) چو فوج ہندوان ره پیشتر یافت ؛ خلیفه ہم خلاف خصم دریافت ؛ برآب آمده کان آتش انگیز ؛ بجوش آورد سیل آتش تیز ؛ مؤلّف عرض کند که چیزی که از ته برآب آید ظاہر شود و ازہمین معنی حقیقی این اصطلاح عام قرار یافت و (۲) مشہور شدن ہم (انوری ؎) مولد و منشا مبین در خاک ہندستان مرا ؛ نظم و نثرم بین که برآب خراسان آمد است ؛ (اردو) (۱) ظاہر ہونا ۔ (۲) مشہور ہونا ۔

(الف) **برآب افگند چون زنش سپر** اصطلاح صاحب مؤید بذکر این گوید که (۱) ای ہیچو زمین سپر برآب افگند او را یعنی ازو عاجز شود و منہزم گردد کذا قیل ۔ صاحب ہفت فرماید که مثل چون زنیش سپر معلوم یعنی ازو عاجز شود و منہزم

گردد و نیز (۲) بمعنی مستعد شدن - مؤلف
عرض کند که تسامح هر دو که این را بصورت
مصدر قائم نکردند یعنی - - - - - - -
(ب) **برآب افگندن سپر** است بمعنی عاجز
ومنهزم شدن و درین مصدر تخصیص آب
هم نباشد بلکه (بر زمین افگندن سپر) هم همین
معنی دارد و مجرد (سپر افگندن) هم مرادفش -
حیف است که مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد
تا بیان میکردیم که مقصود شاعر چه بود - فاضل
تبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا
مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و
دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت و این
حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت که
از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ
کردن نتوانست یا مشکل دانست و معنی
دوم پیدا کردهٔ صاحب هفت غلط است
که الفاظ اصطلاح و معنی حقیقتش اجازت آن
نمی دهد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کند
و محققین فارسی زبان از هر دو معنی ساکت
بمعاصرین عجم هم به زبان ندارند (اردو)
(الف) (۱) عاجز ہوتا ہے - ہارتا ہے - (۲) مستعد
ہونا (ب) سپر پھینکنا - سپر ڈالنا - بقول آصفیہ
ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے - ڈھال
پھینک دینا - عاجز ہونا - مغلوب ہونا - پیٹھ دکھانا

برآب بردن بنا مصادر اصطلاحی -
برآب بردن بنیاد بهار و نقل نگارش
اند هر دو این هر دو مصادر را با (آب زدن بنیان
بنا و بنیاد) نوشته اند و سندی از برای این
پیش نکردند و ما حقیقت آن بجایش عرض کرده ایم
و نسبت این عرض کنیم که این من دحیه مرادف
آن باشد و لیکن استعمال این با کلمهٔ تبر از
نظر ما نگذشت - طالب سند باشیم که محققین زبان دان
این را ترک کرده اند (اردو) دیکھو آب
رساندن بنا -

برآب بستن اصطلاح۔ بقول انند سیراب کردن (طغرا ۵) زبان برگ پان تا در دهان غنچه اش دیدم ٭ برآب گریه بستم گلبن آشفته حالی را ٭ صاحب بحر وارسته (برآب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن آن آورده مؤلف عرض کند که (آب بچیزی بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خودش گذشت پس جا دارد که کلمهٔ بر را درین اصطلاح زائد گیریم چنانکه بمعنی بست و هفتمش مذکور شد یا اینکه (برآب بستن چیزی) بمعنی وابستهٔ آب کردنش یا بحال کنایه ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب کرنا۔ (دیکھو آب بچیزی بستن)

برآب بگوی مقوله۔ بقول صاحب (ملحقات) یعنی حالی بگوی و زود جواب بده مؤلف عرض کند که (برآب گفتن) مصدری است که بهمین معنی می آید۔ ضرورت نداشت که این را مقوله گردانیم که امر حاضر همان مصدر راست (اردو) دیکھو برآب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

برآب دیگر رفتن مصدر اصطلاحی بقول بهار مرادف برآن آب نبودن و (برآب فلان چیز آمدن) مؤلف عرض کند که در نسخهٔ اول الطبع بهار این را نیافتیم و در مطبوعهٔ نولکشور سندی پیش نشد پس تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار را نشاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم خرین نباشد که بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است که (برآب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا۔

برآب زدن مصدر اصطلاحی بقول بهار در آب فرو بردن و گوید که اطلاق زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن به آنچیز بسیار آمده درین صورت بر بمعنی

الی وزدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خویشتن
را آب رسانیدیم پس آب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن رندی ومستی بود (حسین
بیگ خروشی - رباعی ۵) یکچند در زهد چو
احباب زدیم ٭ آخر نقبی بگنج نایاب زدیم
٭ با شاهد تسبیح وردا برخیزد ٭ بردیم بمیخانه
و بر آب زدیم ٭ **مؤلف** عرض کند که در
نسخهٔ قدیم بهار (۱) بمعنی غرق کردن است
(پس هر با ستفنا) و همین رباعی نوشته که ای خراباتی
شدیم و رندی ومستی اختیار کردیم و گوید
که می تواند که درینجا بمعنی (۲) در آب انداختن
و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول
به تسبیح وردا خواهد بود و علی التقدیرین مفعول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر تصحیف و تصرف مصححین مطبع
باشد باقی حال (الف) بمعنی دوم حقیقی است
و معنی اول هم داخل آن است و (ب)

در شراب زدن که آب بمعنی شراب بجایش
گذشت و سند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگر هیچ - مخفی مباد که چون خود را
مفعول این گردانیم از معنی (ب) کنایه توان گفت
یعنی (ج) مبتلای می خواری کردن خود را
و خراباتی شدن - و بر درینجا بمعنی فی باشد
چنانکه بر بمعنی بست و سومش گذشت به معنی
آتی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈبونا - (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا -

بر آب فلان اصطلاح - بقول بحر و
برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و
روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل
فلان **مؤلف** عرض کند که آب بمعنی طریق
بر معنی چهارمش گذشت (اردو) کسی کی
روش پر کسی کی پیروی مین -

بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف (برآب دیگر رفتن) مؤلف عرض کند که آب درینجا بمعنی رونق است که بر معنی دوم گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی و رونق (امیر خسرو) برآب رخت یک گل سیراب نیاید ؎ آنچه از لبت آید زمی ناب نیاید ؎ (اردو) خوبی اور رونق اور تازگی مین کسی چیز کے مساوی ہونا۔

برآب گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وبحر وجامع و مؤید وہفت بمعنی فی الحال وزود گفتن وزود جواب دادن مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که (برآب آمدن) بمعنی ظاهر و فاش شدن گذشت و مقصود از (برآب) ظاهر و فاش است از همین اصطلاح این مصدر اصطلاحی قرار یافت حالا معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) فوراً کہنا۔ جلد کہنا۔ جلد جواب دینا۔

(الف) **برآب نقش زدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **برآب نوشتن** بہار (ب) را ذکر کرده گوید که انوری استعمال این کرده (ﮦ) بهرچه مفتی رایت قلم بدست گرفت ؎ قضا برآب نویسد جواب فتوی را ؎ ومیر ابو الحسن فراہانی علیه الرحمه در شرح این نوشته که یعنی مفتی رای تو بهر قصد که قلم بدست گیرد خواه بقصد فتوای امر خواه بارادهٔ فتوای نہی و اگرچه نه نوشته باشد قضا جواب آن فتوی و ردّ آن را برآب می نویسد یعنی جواب آن و ردّ آن صورت نمی بندد پس بہار گوید که چون صاحب اصطلاحات (برآب) را بمعنی درحال آورده ممکن است که (برآب نویسد) را بمعنی درحال نویسد فراگیریم تا محصّل معنی آن شود که هرچه اقتضای رای تست و ترا در مصالح دینی و جواب وسوال اہل عالم بخاطر می رسد همین که قضا

یافت که اقتضای رای توجیت و توجه فتوی
خواهی داد پیش از آنکه لعل آری بنا بر
نهایت موافقت و متابعت که سنت ہتو
دارد موافق مافی الضمیر تو فتوی میدہد
وفی الحال می نویسد (انتهی) صاحب رشیدی
بذیل (بر یخ نوشتن) گوید که بیهوده و ضایع
کردن کاری وهمچنین (برآب نوشتن) مؤلف
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه ایست
از محو کردن که هر چه برآب نقش کنند
خود بخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری
در شعر بالا همین است که مفتی رایت
بهر چه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و
جواب معنی ردّ آن را محو می نماید مقصود
شارح اوّل الذکر همین است ولیکن به
مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد و بهار
معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و
معنی . حالا عرض می شود که نسبت (الف)

که صائب استعمالش کرده (ﻫ) چرخ
چندانکه زند نقش حوادث برآب ؛ می شود
جوهر آئینۂ آگاهی ما ؛ مقصود صائب اینست
که هر چند که چرخ نقش حوادث رامی خواهد
که محو کند مگر بر آئینۂ آگاهی ما ظاهر می شود
همچو جوهرش و محو نمی شود و ما از و آگاهیم
(اردو) (الف و ب) محو کرنا . مٹانا . نقش
برآب کرنا . صاحب آصفیه نے (نقش برآب
ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
بمعنی بے ثبات ہونا . فانی ہونا . جلد مٹ جانا

برآب نهادن مصدر اصطلاحی . بقول
بهار کنایه از بی ثباتی و ناپایدار کردن
و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز ﻫ) جهان
برآب نهاده است و زندگی بر باد ؛ غلام خاطر
آنم که دل براو ننهاد ؛ صاحب بحر آفریدن
را ترک کرد مؤلف عرض کند که (برآب
نهادن چیزی) گویا غرق کردن است در آب

از اینجاست که معنی بی ثباتی ازو پیدا شده و
آفریدن راجز و معنی خیال کنیم صاحب بحر درست
نکرد که آن را ترک کرد (اردو) بے ثبات
اور ناپائدار کرنا اور ناپائدار پیدا کرنا۔

بر آب و آتش زدن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر (۱) در کمال تکلیف و تعب
بودن (صائب ؎) عبث آن جنگجو بر آب
و آتش می زند خود را ٭ برات خط چو حکم آسمانی
برنمی گردد ٭ بهار این را بر استناد سند بالا
بمعنی (۲) سعی بی فائده کردن آورده معنی
اوّل را هم ذکر و اسناد دیگر را هم پیش کرده۔
(صائب ؎) اینکه گاهی می زدم بر آب و
آتش خویش را ٭ روشنی کار مردم بود مقصودم
چو شمع ٭ (عبد اللطیف خان تنها ؎) فکر شبگیر
بلندی دارم از خود همرهان ٭ می زنم بر آب
و آتش خویش را شبها چو شمع ٭ مؤلف عرض
کند که محققین بالا در تعریف معنی اوّل غور
نفرموده اند به تحقیق ما از هر سه اسناد بالا (بر
آب و آتش زدن کسی را) پیداست بمعنی در
کمال تکلیف و تعب داشتن اور امحققین بالا
همین معنی را لازم کرده اند و اسناد شان برخلاف
آنست و معنی دوم بیان کردهٔ بهار از یک سند
هم حاصل نمی شود اعتبار را نشاید (اردو)
(۱) کمال تکلیف اور تعب مین مبتلا رکھنا (۲) سعی
بی فائده کرنا۔

بر آتش افتادن چیزی استعمال بمعنی سوختن
آن چیز در آتش است و این معنی حقیقی باشد
(ظهوری ؎) دل ظهوری بر آتش که فتاد ٭
که جهان بوی آن کباب گرفت ٭ مؤلف
عرض کند که کلمهٔ بر درینجا بمعنی در باشد۔
(اردو) آگ مین جلنا۔ امیر نے اس کا ذکر
فرمایا ہے (کیف ؎) تپ الفت کی حرارت
نہین کسکو اے کیف ٭ ایک ہی آگ مین سب
خلق خدا جلتی ہے ٭

بر آتش نشاندن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و آنند (۱) کنایہ از مضطرب و
بیقرار گردانیدن کسی را (صائب ے)
ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین
؎ خوشا کاری کہ بر آتش نشاند کار فرما را
؎ مؤلف عرض کند کہ متعدی آتش بزیر پا
داشتن و آتش زیر پا بودن کہ بجایش گذشت
و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را در آتش
(اردو) آتش پر یا آگ پر لٹانا۔ بقول امیر
(۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش ے) نہانے
کو نہجا حمام میں ہمرہ رقیبوں کے ؎ لٹا دیگا
ہمیں رشک آتش سوزان گلخن پہ ؎ (مومن
رباعی (۲)) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے
لئے ؎ گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے ؎ دشمن
پہ گناہ سرد مہری کے سبب ؎ تم آگ ہوئے
میرے جلانے کے لئے ؎

بر آتش نہادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مؤلف
عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی
حقیقیش یعنی سوختن (انوری ے) ہزار
جان لب لعلش نہادہ بر آتش ؎ ہزار دل
سر زلفش کشیدہ در زنجیر ؎ (اردو) دیکھو
بر آتش نشاندن۔

بر آر اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالفتح و الف ممدودہ بمعنی صلح و آشتی
مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر
بر آوردن را کہ می آید بر سبیل مجاز بدین
معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر
مذکور از ہم جدا کردن و مسدود نمودن
داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث۔ آشتی۔ میل ملاپ۔ مصالحت
مصالحہ (منہ ے) صلح کی ٹھہر لئے ابتو لڑائی
ہوچکی ؎ ہوچکی صاحب محبت آزمائی ہوچکی ؎

(الف) بر آرارندہ	اصطلاح ۔ بقول شمس
(ب) بر آرندہ	ہر دو بالفتح زیبندہ

وخوش آرایندہ و آراستہ مؤلف عرض کند کہ (الف) غلط محض است و مجرّد قولش اعتبار را نشاید و (ب) اسم فاعل (برآوردن) کہ می آید (اردو) دیکھو برآوردن۔

(الف) بر آسائیدن	استعمال (الف)
(ب) بر آسودن	مرادف ہمان آسائیدن

کہ در ممدودہ گذشت و (ب) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ آرام یافتن و آرام دادن مؤلف عرض کند کہ آسودن ہم در ممدودہ گذشت جز این نیست کہ در محاورہ کلمۂ بر بر ہر دو مصادر مذکور زیادہ شد و تخصیص یک در (ب) قابل نظر کہ آسودن بر معانی متعددہ شامل (ظہوری الف ے) بر آساید فلک از بیقراری ؛ اگر بی طاقتان آرام بخشند ؛ (انوری الف ے) چگونہ با تو درگیرد کہ از بندی برون آیم ؛ غمی با تو فرو گویم دمی با تو بر آسایم ؛ (اردو) (الف) دیکھو آسائیدن (ب) دیکھو آسودن ۔

(الف) بر آشفت	(الف) بقول سروری
(ب) بر آشفتن	برہم زد و پریشان

وسودائی شد و عاشق شد مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) بقول موارد بخشم آمدن (سعدی ے) شہنشہ بر آشفت کاینک و زیر ؛ تعلل میندیش و حجت مگیر ؛ پراگندہ دل شد ازین گفتگوی ؛ بر آشفت و گفت ای پراگندہ گوی ؛ مخفی مباد کہ آشفتن مصدریست کہ بچہار معنیش در ممدودہ گذشت و اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم انحصار صاحب سروری در ہیچ ہر دو معنی و قناعت صاحب موارد بر یک معنی قابل نظر است قیاس می خواہد کہ بر ہمہ معانی (آشفتن) شامل باشد

(اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق (ب)
دیکھو آشفتن ۔

برآغالیدن استعمال ۔ بقول موارد
برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف
عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در
ممدوده گذشت و تخصیص این بامعنی بالا
تقاضای سندمی کند (اردو) برانگیختہ کرنا

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار و انند خشک گردانیدن
چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی ؎) نی
زحیرانی بر وچشم برآب افگنده ام ٭ پرده ہای
چشم تر برآفتاب افگنده ام ٭ مؤلف عرض
کند کہ بر دریں جا بمعنی بست و سوش کہ گذشت
(اردو) دہوپ دینا ۔ یا دہوپ دکھانا
بقول آصفیہ ۔ دہوپ مین سکھانا خشک کرنا
دہوپ مین رکھنا ۔ دہوپ لگانا مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین ۔
(دہوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی
ملاحت پیدا کردن در چیزی و بر دریں جا بمعنی
در است (ظہوری ؎) ز حرف شکّری
بر داستان شوری برآگندم ٭ نمک در
چشم خواب انباشتم افسانہ نازم ٭ (اردو)
ملاحت پیدا کرنا ۔ نمکینی پیدا کرنا ۔ خوبصورتی
پیدا کرنا ۔

برآمد استعمال ۔ بقول صاحب فرہنگ
فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر (برآمدن) کہ می آید شامل
برہمہ معانیش (اردو) برآمد ۔ حاصل بالمصدر
ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنون پر شامل
۔ اور بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث نکاس
نکاسی ۔ خرج ۔ آمدنی ۔ وہ زمین جو دریا کے
ہٹجانے سے نکلے ۔

برآمد بہم بقول شمس بالفتح ۔ یعنی در غضب شد

مؤلف عرض کند که (بہم بر آمدن) بمعنی خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید پس این ہم ماضی مطلق آن مصدر مرکب باشد (اردو) غصے ہوا۔ دیکھو بہم بر آمدن جس کا یہ ماضی مطلق ہے۔

بر آمد جای اصطلاح۔ بقول ناصری و انند بمعنی مصدر است که جای صدور و بیرون آمدن باشد و آن را بر آمدگاه نیز گفته اند مؤلف عرض کند که قلب اضافت (جای بر آمد) است و بر آمد حاصل بالمصدر بر آمدن دیگر ہیچ (اردو) بر آمد ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ بر آمدگاه۔

بر آمدگی استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار (۱) کریوه که از پائین آن چشمه بر آمده باشد و (۲) بقول جامع که بذیل (بر آمدن) آورده بمعنی بلندی مؤلف عرض کند که این معنی حقیقی حاصل بالمصدر (بر آمدن) است که می آید و معنی بیان کرده صاحب رہنما بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) وه ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو مذکر (۲) بلندی مؤنث۔

بر آمدن بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرمایا که کامل التصریف است و مضارع این بر آید۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر تعظیم کردن و بر خاستن قانع و فرماید که این کنایه باشد صاحب جامع ہم ذکر این کرده صاحب موارد فرماید که حاصل بالمصدر این بر آمد و صاحب ناصری صراحت مزید کند که بر پای خاستن برای تعظیم کسی که در آمده مؤلف عرض کند که مصدر مرکب از کلمۂ بر (بمعنی حقیقیش یعنی علی) و آمدن (بمعنی خودش) و معنی حقیقی این مرکب به بلندی

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برای تعظیم برخیزند (اردو) اٹھنا تعظیم کے لئے تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا۔ کھڑے ہو کر عزت کرنا۔

(۲) بر آمدن۔ بقول موارد بمعنی پاک و صاف شدن چون (بر آمدن دیدہ از غبار) (حزین ؎) خوشا دمی کہ مرا دیدہ از غبار بر آید ✿ زگرد دستیم آن نازنین سوار بر آید ✿ مؤلف عرض کند کہ این سند مصدر مرکب (بر آمدن دیدہ از غبار) پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار) پس بر آمدن درینجا متعلق است بمعنی سومش کہ می آید و صاف و پاک شدن دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با مصدر مرکب مذکورہ و مجرد بر آمدن بمعنی صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف و پاک ہو جانا۔

(۳) بر آمدن۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن و خارج شدن و وارستہ این را معروف گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد بیرون آمدن (حزین ؎) شمشیر کین بکف نگہ کافر از فرنگ ✿ آیا بی کدام مسلمان بر آمدہ ✿ (اردو) بر آمد ہونا۔ نکلنا۔

(۴) بر آمدن۔ بقول بحر بمعنی مقاومت کردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است کہ این معنی از (بر آمدن با کسی و بکسی) این وجہ پیدا می شود و از مجرد بر آمدن قابل نظر۔ و قائل عجبی نیست کہ صاحب بحر این

معنی را از معنی پنجم وششم قائم کرده باشد بای
حال ما سندی در کلام صائب یافته ایم که
بکار این می خورد (ص) گرچه در روشنائی
دارد ید بیضا ز صبح * بر نمی آید بشبهای جدائی
آفتاب * (اردو) برابری کرنا۔ بقول
آصفیه همسری کرنا۔ مقابله کرنا۔
(۵) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار بمعنی
بلند شدن و بالا رفتن (سنجر کاشی ص)
سراغ یوسف خود گیرم و قرار نگیرم * اگر
بماه برآیم وگر بچاه درافتم * (ظهوری ص)
دو اول کوس بنام نهیب کوب ظهوری بام
صدا بلند کنم چرخ را ببام برآیم * مؤلف
عرض کند که از سند سنجر کاشی (برآمدن بماه
و امثال آن) پیدا می شود یعنی همسر ماه
شدن و کنایه از بلند شدن بماه عجبی نیست
که صاحب بحر معنی چهارم را که گذشت از
همین استعمال قائم کرد و حق آنست که سند

بالا مناسب تر است با معنی (بالا رفتن) و
(بلند شدن) که از سند نصیرای همدانی بمعنی بستان
دوم می آید (اردو) بلند هونا۔ چڑهنا۔
(۶) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار پرورش
یافتن و ترقی کردن و فرماید که ازینجاست
که چون دو کس باهم از خردی یکجا پرورش
یابند گویند " فلان فلان باهم برآمده اند
" یعنی با یکدیگر پرورش یافته اند (شانی تکلو
ص) کجا ز هر سوالم لب جواب کشاید * شکر
لبی که به شیر و شکر برآمده باشد * (سلیم ص)
ز گل مپرس که مرغ چمن چه می گوید * که من
برآمده ام همچو لاله در صحرا * (مخلص کاشی
ص) جدا ز هم چه تمتع برند چون دندان *
جماعتی که ز طفلی بهم برآمده اند (حزین ص)
ریزم من اشک حسرت و بالد نهال او
کز پرورش بآب دیده گریان برآمده * مؤلف
عرض کند که برآمدن بمعنی خوردش است و

اصطلاح (بهم برآمدن از طفلی) بمعنی بالیدگی
ترقی عمر کردن است در یکجائی و سند مخلص
کاشی متعلق است به همین مصدر اصطلاحی
و مجرد برآمدن درینجا اصلا بمعنی پرورش یافتن
و ترقی کردن نیست. سند شانی تکلو متعلق است
بمعنی دهم و سند سلیم و حزین متعلق بمعنی هشتم
این که می آید (اردو) پرورش پانا. ترقی
کرنا. ترقی پانا۔

(۷) برآمدن. بقول بحر و وارسته و بهار و
موارد بمعنی از عهده برآمدن (ظهوری
ع) دل نازکست ناز طبیبان نمی کشم ؛؛
نازم بدرد خویش بدارو برآمد است ؛؛
(شانی تکلو ع) چندانکه تاختم نظر از روی
مهوشان ؛؛ برنامدم به دیدهٔ زرد آشنای
خویش ؛؛ (گلستان سعدی) شیطان با مخلصان
بر نیاید و سلطان با مفلسان ؛؛ مؤلف
عرض کند که از کلام ظهوری (برآمدن در
به دارو) پیداست که بمعنی بیرون شدن
از علاج و مستغنی شدن از علاج و لا علاج
شدنش باشد. پس (برآمدن) درین شعر
بمعنی سوم اوست. و از کلام شانی تکلو
(برآمدن بتیزی) و از سند شیخ شیراز (برآمدن
با کسی) پیدا می شود و صرد و بمعنی غالب
شدن بران و (برآمدن) درینجا مجاز معنی
پنجمش که از بلندی غلبه مراد گرفته اند عجبی
نیست که صاحب بحر معنی چهارم را از سند
بالا قائم کرده باشد مخفی مبادکه مصدر (برآمدن
از عهده) بجای خودش می آید و مجرد برآمدن
بمعنی (از عهده برآمدن) نباشد (اردو)
عهده برا هونا. غالب آنا۔

(۸) برآمدن. بقول بهار بمعنی دمیدن و
بقول مؤید روئیدن (صائب ع) بر سیه
خانهٔ لیلی نزند برق اینجا ؛؛ بچه امید برآید نه
زمین دانه ما ؛؛ (ظهوری ع) ز طرف گلشن